مترجم : مظہر حسین

ERLE STANLEY GARDNER

THE DANGER ZONE

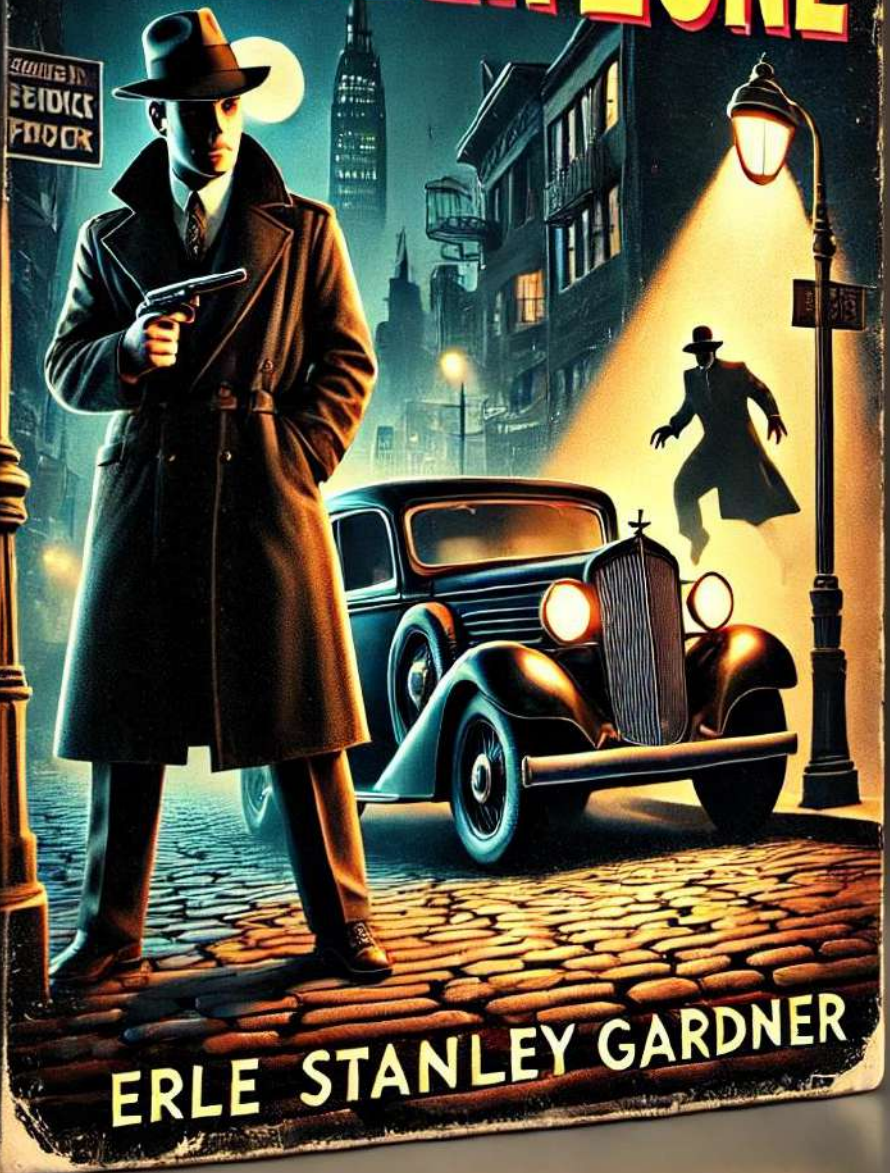

ERLE STANLEY GARDNER

فہرست ناولز

۱) برفانی جاسوس ۔ حقیقت کی تلاش ۴

۲) خطرناک علاقہ ۳۹

۳) "ایک منطقی انجام" ۹۶

۴) بیش قیمت موتی ۱۲۸

۵) قتل کا وقت ۱۶۶

۶) سخت مقابلہ ۲۳۲

۷) مکمل ڈیزائنز ۲۹۵

۸) ہاں یا ناں ۳۱۸

۹) تباہی کا سفر ۳۹۱

۱۰) ماضی سے خطرہ ۴۲۰

۱۱) "بارش کا اسرار" ۴۴۰

Snowy Ducks for Cover

by

Erle Stanley Gardner

تراجم و تدوین : مظہر حسین

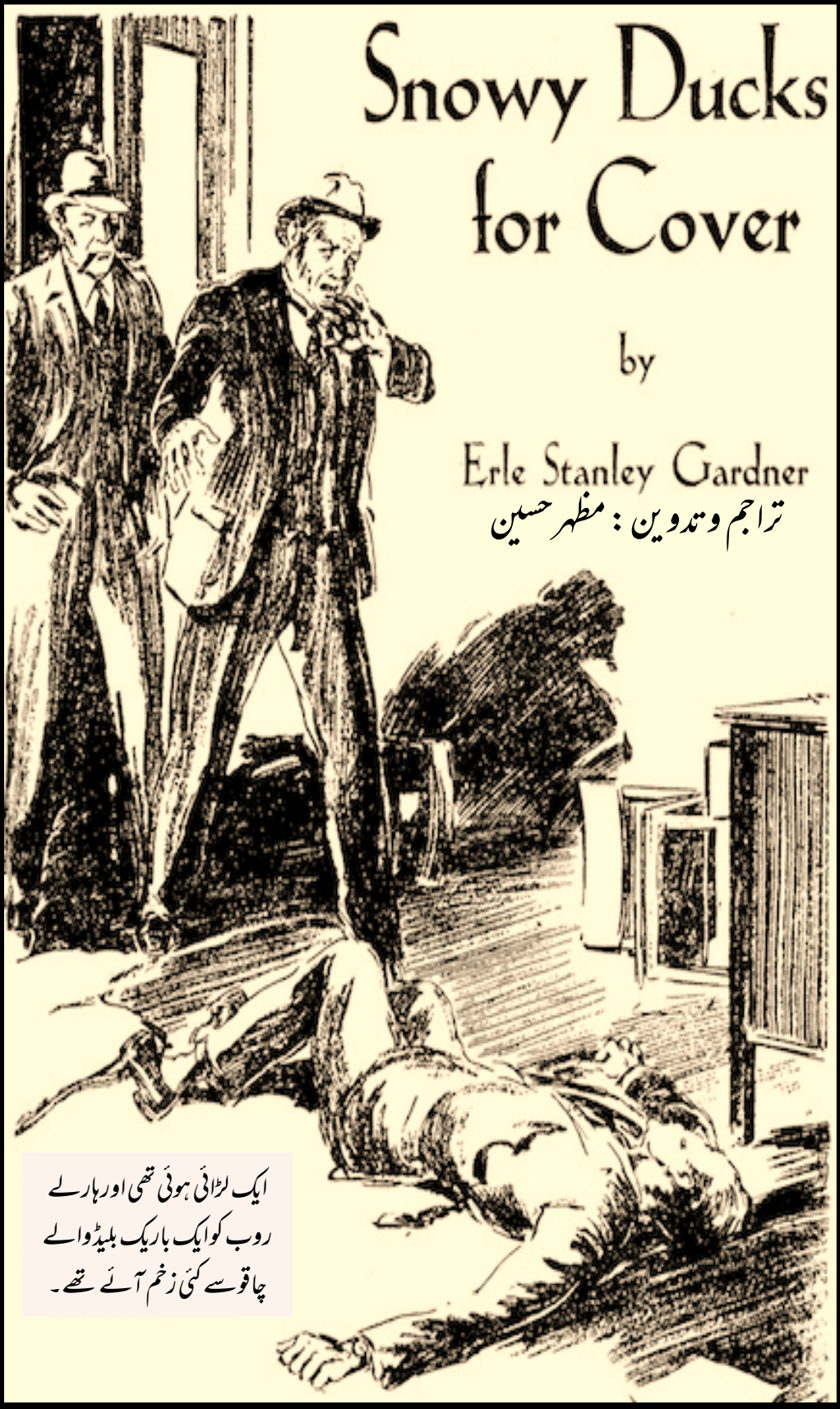

ایک لڑائی ہوئی تھی اور ہارلے روب کو ایک باریک بلیڈ والے چاقو سے کئی زخم آئے تھے۔

"برفانی جاسوس۔

حقیقت کی تلاش"

اگر مولی اوکیف کو عام زبان میں "خوبصورت نظر آنے والی" کہا جاتا تو فرینک شیریڈن کبھی "برفانی" شین سے مشورہ نہ کرتا۔ شیریڈن اتنا ہی زیرک کاروباری شخص تھا جتنا کہ بڑے مقدمات لڑنے والے فوجداری وکلا، اور یہ جاننے کے لیے کسی ذہین ریاضی دان کی ضرورت نہیں تھی کہ جتنی زیادہ فیس برفانی شین کی ہوگی، اتنا ہی کم فائدہ شیریڈن کو ہوگا۔

لیکن شیریڈن اپنے مقدمات جیتنے کا شوق رکھتا تھا۔ موت کی سزا کا فیصلہ دفاعی وکیل کے لیے اتنا ہی پریشان کن ہوتا ہے جتنا ملزم کے لیے جان لیوا۔ اسی لیے اس نے

اس موٹے، چھوٹے جاسوس سے مشورہ کیا اور اپنے تمام راز اس کے سامنے رکھ دیے۔ برفانی شین نے معاملہ نہایت مہارت اور جلدی سے سمجھ لیا۔

"زیادہ خوبصورت نہیں ہے، ہاں؟"

"اتنی خاص نہیں، کیوں؟"

"بس جاننا چاہتا تھا۔ اگر وہ ایک خوبصورت عورت ہوتی تو تم جیوری کے سامنے جاتے اور اس کے چند آنسوؤں پر بھروسہ کرتے۔"

"ہاں، شاید۔ لیکن بہرحال، میں یہاں ہوں۔ اب یہ تم پر منحصر ہے۔"

برفانی شین کو اس کا نام اس کے گھنے، سفید بالوں کی وجہ سے ملا تھا جو اس کے سر پر ایک گہری چمک کے ساتھ موجود تھے۔ اس کی آنکھیں بھی اس کے بالوں سے میل کھاتی تھیں، دھات کی طرح سرد، جیسے صبح کے وقت دھوپ میں چمکتی ہوئی گھاس۔ وہ جلدی کام کرنے والا تھا، اور پولیس کو اس کی پرواہ نہیں تھی۔ وہ معمول کے اصولوں کے مطابق کھیلنے کا قائل نہیں تھا، بلکہ ہمیشہ اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے شارٹ کٹس کا استعمال کرتا۔

اس نے اپنی جیب سے ایک پائپ نکالا، اس کے چمکدار پیالے کو غور سے دیکھا، خوشبودار تمباکو کے گیلے ٹکڑوں کو بھرا، اور ایک گہری آواز میں بولا:

"تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟"

"اسے باہر نکالو، ظاہر ہے۔"

"کیا وہ واقعی قصوروار ہے؟"

وکیل مسکراتا ہوا بولا:

"وہ کہتی ہے کہ وہ بے قصور ہے۔"

"ہمف!" شین نے ہلکی آواز میں کہا۔ "اگر وہ قصوروار نہیں، تو پھر کون ہے؟"

فرینک شیریڈن، اس موٹے جاسوس کے طریقوں سے واقف تھا اور جانتا تھا کہ اس پر کس حد تک بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔ اس نے سگار کا سرا کاٹا، دیا سلائی جلائی، اور احتیاط سے سگار کو آگ لگاتے ہوئے اس بات کا یقین کیا کہ سگار یکساں جلے۔

"ہارلی روب، جو میوچل مورہومز بلڈنگ اینڈ لون کے صدر تھے، کمپنی کے فنڈز میں گھپلے کر رہے تھے اور انہیں قیاس آرائیوں میں لگا رہے تھے۔ وہ ایک ملین ڈالر سے زائد کے خسارے میں تھے۔"

برفانی شین نے سر ہلایا۔

"کسی نے ان کی حقیقت ظاہر کر دی، اور انہیں اعترافی بیان پر دستخط کرنے پر مجبور کیا۔ وہ بیان ایک زبردست جذباتی دباؤ کے تحت لکھا گیا معلوم ہوتا ہے۔ یہ مکمل طور پر ان کی اپنی لکھائی میں ہے۔"

وکیل نے اپنی جیب سے ایک تہہ شدہ کاغذ نکالا۔

"اصل ہے؟" برفانی شین نے پوچھا۔

"نہیں، ایک نقل ہے۔ یہ ہے جو اس میں لکھا ہے:

'میں، ہارلی روب، میوچل مورہومز بلڈنگ اینڈ لون کا صدر، کمپنی کے فنڈز میں خرد برد کرتا رہا ہوں۔ میں اپنے جرم کو قبول کرتا ہوں۔ میرے کوئی ساتھی نہیں ہیں۔ یہ سب میرا ہی قصور ہے۔

ہارلی روب۔'"

"یہ اعترافی بیان خصوصی میسنجر کے ذریعے مشاورتی کمیٹی کے چیئرمین کو بھیجا گیا۔ ظاہر ہے، وہ فوراً روب سے ملنے گئے۔ وہ ایک جاسوس کو ساتھ لے کر گئے۔ وہاں جا کر انہوں نے روب کو مردہ پایا—"

برفانی شین نے ہلکی آواز میں کہا۔ قتل ہوا تھا؟

"یقین ہے یہ خودکشی نہیں تھی؟"
"جی نہیں۔ انہیں چاقو مارا گیا تھا۔ وہاں لڑائی جھگڑے کے آثار موجود تھے۔"
"مشاورتی کمیٹی کا چیئرمین کون تھا؟"
"آرتھر اسپرانگ۔"
"اس رقم سے سب سے زیادہ نقصان کس کو ہوگا؟"
"بہت سے لوگ۔ اسپرانگ بھی، اور میری مؤکل بھی۔ وہ اپنی تمام رقم کھو دے گی۔"
سفید بالوں والے جاسوس نے ایک پنسل گھماتے ہوئے کہا:
"کوئی سراغ؟"
"کوئی نہیں۔"
"پھر اس عورت کو کیوں نشانہ بنایا؟"
"کیونکہ پولیس کے مطابق وہ آخری عورت تھی جس نے روب کو زندہ دیکھا۔"
"مجھے تفصیل سے بتاؤ۔"
"قتل آدھی رات کے قریب ہوا۔ روب دفتر میں تھا اور سیکریٹری مولی اوکیف، کوڈکیشن دے رہا تھا۔ وہ پریشان اور گھبرایا ہوا لگ رہا تھا۔ مولی تقریباً بارہ بجے کے قریب گھر چلی گئی۔ اس کا کہنا ہے کہ روب اس وقت بھی دفتر میں موجود تھا۔
"اعترافی بیان ایک بجے کے قریب مشاورتی کمیٹی کے چیئرمین تک پہنچا۔ ایک میسنجر کو فون کے ذریعے بلایا گیا تھا اور اسے ہدایت دی گئی تھی کہ ایک لفافہ جو دفتر کے دروازے پر لگا ہوا ہوگا، اسے لے کر اس پر درج پتے پر پہنچا دے۔
"وہ لفافہ واقعی دروازے پر ملا اور ڈیلیور کیا گیا۔ اس میں روب کا اعترافی بیان تھا۔ اس وقت اسپرانگ اپنے گھر میں تھا اور سو رہا تھا جب یہ پیغام پہنچایا گیا۔ اس نے فوراً

ایک جاسوس کو بلایا اور دونوں کمپنی کے دفتر پہنچے، جہاں دروازہ بند تھا۔ انہوں نے دروازہ توڑ کر اندر داخل ہو کر روب کی لاش دیکھی۔"

"وہاں جھگڑے کے آثار واضح تھے۔ دو کرسیاں ٹوٹی ہوئی تھیں، قالین کونے میں لپٹا ہوا تھا، اور موم کی فرش پر بکھرا ہوا تھا۔ روب کو کئی مرتبہ چاقو مارا گیا تھا۔ یہ ایک خوفناک منظر تھا۔

"روب نے کلائی پر گھڑی پہنی ہوئی تھی، جو لڑائی کے دوران ٹوٹ گئی۔ گھڑی کی سوئیاں ۱۱:۵۷ پر رکی ہوئی تھیں۔ میری مؤکل نے ۱۲:۱۵ پر اسٹریٹ کار پکڑی۔ اس لفافے کے باہر خون کا ایک دھبہ بھی تھا جس میں اعترافی بیان موجود تھا۔

"جب پولیس نے مولی اوکیف کو گرفتار کیا تو ان کے پاس ایک بٹوا ملا، جس کی شناخت روب کی ملکیت کے طور پر کی گئی۔ اس بٹوے میں دس ہزار ڈالر سے زائد نقد رقم تھی۔ مولی نے اسے اپنے بستر کے گدے میں چھپا دیا تھا اور گدے کو دوبارہ سی دیا تھا جہاں اس نے اسے ڈالنے کے لیے کاٹا تھا۔"

فوجداری وکیل نے سگار کے سرے کو سوچتے ہوئے دیکھا۔

برفانی شین نے بات کاٹتے ہوئے کہا: "اس کا اس بٹوے کے بارے میں کیا کہنا ہے؟"

"وہ کہتی ہے کہ روب نے اسے ڈکٹیشن دیتے وقت بہت پریشان ہو کر اس سے پوچھا کہ کمپنی میں اس کی کتنی بچت ہے۔ اس نے جواب دیا کہ تقریباً پندرہ ہزار ڈالر، جو اس نے سالوں میں جمع کیے تھے۔ روب نے اپنا بٹوا نکالا اور اسے کہا کہ یہ محفوظ جگہ پر رکھ دے، اور اگر اس کی بچت کو کوئی نقصان پہنچا تو اس رقم کو اس نقصان کے بدلے سمجھ کر رکھ لے۔ لیکن کبھی کسی کو یہ نہ بتائے کہ اس کے پاس یہ رقم ہے۔"

شین نے ایک گہری سانس لی۔

"پولیس کا کیا نظریہ ہے؟"

"پولیس کا ماننا ہے کہ روب نے مولی کو اپنی مالی کمی کے بارے میں بتایا، پھر اعترافی بیان لکھا۔ مولی نے اس سے اپنی رقم کے بارے میں پوچھا، اور جب اس نے کہا کہ وہ بھی ضائع ہو چکی ہے، تو اس نے چاقو نکال کر اس پر حملہ کیا اور اسے قتل کر کے اس کے جسم سے بٹوا لیا، اور وہاں سے فرار ہو گئی۔"

"کیا چاقو ملا؟" برفانی شین نے پوچھا۔

"نہیں۔ انہیں چاقو نہیں ملا۔"

"کپڑوں پر کوئی داغ؟"

"نہیں۔ یہ اس کے حق میں ایک مثبت نکتہ ہے۔"

شین نے اپنے مضبوط کندھے جھٹک دیے۔

"ایسا لگتا ہے کہ وہ جیوری کے سامنے یہ مقدمہ جیت سکتی ہے۔ اگر ان کے پاس اس سے زیادہ کچھ نہیں ہے تو یہ تمام واقعاتی شواہد ہوں گے۔ وہ جیوری کے سامنے اپنی کہانی پیش کر سکتی ہے اور معقول شک پیدا کر سکتی ہے۔"

وکیل نے ناگواری کا اظہار کرتے ہوئے کہا: "اس کی ٹانگیں پتلی ہیں، اور چہرہ عام سا ہے۔"

"عمر کتنی ہے؟"

"تقریباً ۴۳ سال، لیکن ۵۰ کی لگتی ہے۔ اور—ٹھیک ہے، کیس ابھی ابتدائی مراحل میں ہے۔ آپ نہیں جان سکتے کہ پولیس کو آگے کیا ملے گا۔ میں چاہتا ہوں کہ تم ابھی شروع کرو۔"

"ہہہ، چاہتے ہو کہ میں پولیس سے پہلے سچ تک پہنچ جاؤں، ہاں؟"

"ہاں۔"

"اور اگر تمہیں ڈر ہے کہ وہ کچھ معلوم کریں گے، تو اس کی وجہ یہ ہے کہ تمہیں شک ہے کہ تمہاری مؤکل قصوروار ہے۔"

"ہماری مؤکل۔"

"ابھی نہیں،" برفانی شین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

فرینک شیریڈن نے اپنے سگار کو گھماتے ہوئے کہا، "ہو سکتا ہے وہ ہو۔" اس نے اعتراف کیا۔ "یہ عجیب بات ہے کہ روب نے اسے اپنی تمام رقم دے دی۔ اگر وہ اپنی جیب میں دس ہزار ڈالر لیے پھرتا تھا، تو یہ اس کا فرار کا پیسہ تھا۔ تم جانتے ہو کہ ایسے لوگ کیا کرتے ہیں۔ وہ ہمیشہ جلدی فرار کے لیے کچھ نقد رقم اپنے پاس رکھتے ہیں۔"

برفانی شین نے چند لمحے خاموشی سے آنکھیں سکوڑیں اور گہری سوچ میں پڑ گیا۔

"عجیب بات ہے کہ روب نے اتنی بڑی رقم نکال لی اور مشاورتی کمیٹی کو پتہ بھی نہ چلا۔"

وکیل کی آنکھیں تنگ ہو گئیں۔

"اگر ہم یہ بات جیوری کے ذہن میں ڈال دیں، اور اس کے ساتھ کچھ شواہد بھی فراہم کریں، تو شاید ہم اپنی مؤکل کو بچا سکیں۔"

"تمہاری مؤکل،" شین نے کہا اور اپنے پائپ کے گرم پیالے کو نرمی سے سہلاتے ہوئے۔

"شاید اگر تم مجھے کچھ حقائق دو،" وکیل نے اس کے تبصرے کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا، "تو میں ایک سوچ پر قائم رہ سکوں۔"

"یہ کمرہ کب صاف ہوا تھا؟" برفانی شین نے بات کاٹتے ہوئے پوچھا۔

"دفتر بند ہونے کے بعد۔"

"روب رات کی شفٹ میں کام کر رہا تھا؟"

"ایسا ہی لگتا ہے۔"

"کمرے میں اور کوئی تھا؟"

"نہیں۔"

"اگر ہم یہ دکھا سکیں کہ کمرے میں کوئی اور بھی موجود تھا، تو پھر کیا؟"

وکیل نے ایک گہری سانس لی۔

"تب ہمارے پاس ایک موقع ہوگا،" اس نے کہا۔

"تم چاہتے ہو کہ میں کیا کروں؟"

"مجھے کچھ حقائق دو۔ میں چاہتا ہوں کہ تم اپنے غیر روایتی طریقے استعمال کرو اور ہماری مؤکل کے لیے کچھ آسانی پیدا کرو۔"

برفانی شین مسکرایا۔

"ٹھیک ہے،" اس نے کہا، "چلو دیکھتے ہیں کہ ہم اپنی مؤکل کے لیے کیا کر سکتے ہیں۔"

وکیل ہنسا۔

" "مجھے معلوم تھا کہ تم مان جاؤ گے،" اس نے کہا۔

شین نے سنجیدگی سے جواب دیا، "یہ تمہارے منفرد طریقے تھے جنہوں نے تمہیں قائل کر لیا۔"

فرینک شیریڈن، ایک فوجداری وکیل اور انسانی نفسیات کو سمجھنے والا ماہر، نے اپنی مسکراہٹ چھپائی۔ برفانی شین کے کام پر لگنے کا مطلب تھا کہ مقابلہ شروع ہو چکا ہے، اور اس نے چوتھے درجے والے تبصرے کو صحیح وقت کے لیے بچا کر رکھا تھا۔

میوچل مورہومز بلڈنگ اینڈ لون کے صدر کا نجی دفتر ایک مقدس جگہ سے ایک موت کے کمرے میں تبدیل ہو چکا تھا۔

ایک وردی والے افسر نے دروازے کی حفاظت کرتے ہوئے وکیل کو اندر جانے دیا، لیکن پہلے اس کا پاس غور سے چیک کیا۔ قالین اب بھی الٹے ہوئے تھے، اور فرش پر خون کے ڈراؤنے دھبے دکھائی دے رہے تھے۔ زمین پر ایک خاکہ بنایا گیا تھا جو لاش کی جگہ ظاہر کر رہا تھا۔ کمرے میں موت کی بو اور پولیس اور اخباری فوٹوگرافروں کی روشنی کے اثرات باقی تھے۔

بیرونی دفاتر میں خواتین ملازمین کی ہلکی آوازوں میں سرگوشیاں ہو رہی تھیں، جو اس واقعے پر بحث کر رہی تھیں۔ ایک جاسوس۔

سگار منہ میں دبائے، محتاط اور ہوشیار نگاہوں کے ساتھ، شیریڈن اور برفانی شین کے ساتھ موت کے کمرے میں داخل ہوئے۔

"ذرا دیکھ لو، لیکن کچھ ہاتھ مت لگانا،" اس نے کہا۔

برفانی شین کمرے کے بیچ میں کھڑا ہو گیا۔ اس کی سرد، چمکتی ہوئی آنکھیں ہر چیز کو تیزی سے اور گہرائی سے دیکھ رہی تھیں۔

"کوئی فنگر پرنٹس؟"

جاسوس نے سر ہلایا۔ "نہیں۔"

"چاقو ملا؟"

"نہیں۔"

"یہ کیسا چاقو تھا؟"

"سرجن کہتا ہے کہ یہ کاغذ کا چاقو تھا، یا ایک پتلا اسٹیلٹو، جیسا کہ کسی کمزور آدمی کے پاس ہو سکتا ہے۔"

برفانی شین نے ہلکی آواز میں کہا، "چلو۔" کچھ دیر بعد وہ کمرے سے باہر آ گئے۔
شیریڈن نے اس کا پیچھا کرتے ہوئے بیرونی دفتر کا رخ کیا۔ وہاں شین نے مشاورتی کمیٹی کے تین ارکان کے نام اور پتے محفوظ کیے—آرتھر اسپرانگ، چیئرمین؛ ارنسٹ بیگلی اور سڈنی سمز۔
"ماحول کچھ اداس لگ رہا ہے،" وکیل نے کہا، جب وہ لفٹ میں نیچے اتر رہے تھے۔ "میں اپنے دفتر جا رہا ہوں۔ مجھے خبر دینا اگر"—
شین نے سر ہلا کر بات کاٹی۔
"تم میرے ساتھ رہو گے۔ میں ان آدمیوں سے ملنے جا رہا ہوں۔ ہو سکتا ہے مجھے ایک گواہ کی ضرورت پڑے۔"
وکیل کی آنکھیں چمک اٹھیں۔
"چوتھی درجے کی چیزیں؟" اس نے پوچھا۔ "کچھ خاص طریقے؟"
شین نے اپنے پائپ میں تمباکو بھرتے ہوئے کہا، "ہاں، ساتھ رہو۔"
وہ سب سے پہلے آرتھر اسپرانگ کے گھر گئے۔ اسپرانگ ایک موٹا، سرخ آنکھوں والا اور دبلا پتلا آدمی تھا۔ صدمے نے اسے واضح طور پر پریشان کر رکھا تھا۔ اس نے ان دونوں سے ملنے کی رضامندی ظاہر کی، لیکن شرط رکھی کہ انٹرویو مختصر ہوگا۔
"تمہیں وہ خط کتنے بجے ملا؟" شین نے پوچھا، اس کی بھوری آنکھیں اسپرانگ کی سرخ آنکھوں میں جھانک رہی تھیں۔
"تقریباً ایک بجے۔"
"ہمف،" شین نے کہا اور اپنا پائپ تمباکو سے بھرا۔

وکیل نے ایک سگار نکالا اور اسے اسپرانگ کی طرف بڑھایا، جو بے چینی سے اپنی نظروں کو ایک سے دوسرے کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"شکریہ،" اسپرانگ نے کہا۔ "میرے پاس میرا اپنا خاص برانڈ ہے۔"

اس نے اپنی اندرونی جیب سے ایک کیس نکالا، ایک سگار منتخب کیا، اس کا سرا کاٹا اور زور سے فرش پر تھوک دیا۔ اس کا ہاتھ ہلکے سے کانپ رہا تھا۔

"یہ ایک زبردست صدمہ تھا،" اس نے کہا۔

برفانی شین آگے جھک کر مشاورتی کمیٹی کے چیئرمین کے سینے پر ایک متاثر کن انگلی اٹھاتے ہوئے بولا:

"جب تم نے دروازہ توڑا تو وہ کس طرح پڑا ہوا تھا؟"

اسپرانگ نے اپنی ہلکی سی کپکپاہٹ کو دبانے کی کوشش کی۔

"پھیل کر پڑا ہوا تھا،" اس نے کہا اور اپنے کندھوں کو ہلایا۔

"سر دروازے کی طرف تھا یا اس سے دور؟"

"دروازے سے دور۔"

شین نے فتح مندی سے سر ہلایا۔

"یہی وہ بات ہے جو میں جاننا چاہتا تھا،" اس نے تیزی سے کہا۔ "چلو، فرینک۔"

اور وہ اپنی نشست سے اٹھا، الجھے ہوئے وکیل کو دروازے کی طرف لے گیا۔

"لیکن تم نے کہا تھا کہ تم مجھ سے کچھ بہت اہم معلومات لینا چاہتے ہو، جو میرے پاس ہو سکتی ہیں،" آرتھر اسپرانگ نے اعتراض کیا۔

"ہمیں مل گئی ہیں،" شین نے کہا اور دروازہ زور سے بند کر دیا۔

ٹیکسی میں، وکیل نے شین کی طرف تجسس سے دیکھا۔

"واقعی، برفانی، مجھے سمجھ نہیں آتا کہ تم نے کیا حاصل کیا ہے۔"

"چپ رہو،" جاسوس نے کہا، "میں سوچ رہا ہوں۔"

وہ خاموشی سے ارنسٹ بیگلی کے دفتر پہنچے۔ بیگلی، ایک دبلا پتلا اور نروس آدمی، انہیں جوش و خروش سے ملا۔ اس کی آواز جھنجھلاہٹ بھری تھی، اور اس کی خشک اور سرد انگلیاں مصافحہ کرتے وقت ہلکی سی کانپ رہی تھیں۔ وہ درمیانی عمر سے زیادہ کا تھا، بازو غیر معمولی طور پر لمبے، ہڈی نما گال اور گہرے گالوں کے ساتھ۔

"تم فون کال کے بارے میں فون پر کیوں پوچھنا چاہتے ہو؟"

"ہاں،" شین نے بغیر کسی رسمی بات چیت کے سوال اٹھایا۔

"تم روب کو کب سے جانتے ہو؟"

"دس سال سے۔"

"کیا تم دونوں ایک ہی گالف کلب کے ممبر ہو؟"

"نہیں، میں گالف نہیں کھیلتا، اور روب بھی نہیں کھیلتا تھا۔"

شین نے اپنی جیب سے پائپ نکالا، اس میں تمباکو بھرا اور کہا: "کیا تمہارے پاس پائپ کے لیے کوئی تمباکو ہے؟ میرا ختم ہو گیا ہے۔"

بیگلی نے سر ہلا کر کہا، "میں سگریٹ پیتا ہوں، وہ بھی خود رول کرتا ہوں۔ میں تمہیں وہ تمباکو دے سکتا ہوں جو میں سگریٹ کے لیے استعمال کرتا ہوں۔"

شین نے رضامندی ظاہر کی۔ بیگلی نے کپڑے کی ایک تھیلی نکالی اور اسے دیا۔

شین نے پائپ بھرا اور کہا: "بس اتنا ہی کافی تھا۔ یہ کام آئے گا۔"

اس نے تھیلی واپس اپنے بیگ میں ڈال دی۔

بیگلی نے اپنی جیکٹ کی جیب سے براؤن کاغذ نکالا اور ایک سگریٹ رول کیا۔ اس کے ہاتھ ہلکے سے کانپ رہے تھے۔

"کیا کبھی روب کے ساتھ تمہارے کوئی مشترکہ کاروباری مفادات رہے ہیں؟" شین نے اچانک پوچھا۔

بیگلی کی ہڈی نما انگلیاں اپنے کام کے درمیان رک گئیں۔

"کچھ مشترکہ معاملات رہے ہیں،" بیگلی نے مانا، اور اس کے محتاط لہجے کی احتیاط ان دونوں کے لیے واضح تھی، جو انسانی فطرت کی باریکیوں کو سمجھنے میں ماہر تھے۔

"کیا وہ منافع بخش تھے؟" شین نے پوچھا۔

بیگلی نے سگریٹ سے اوپر دیکھا اور کہا، "یہ سوال مناسب نہیں لگتا۔"

شین اپنی نشست سے کھڑا ہو گیا۔

"ٹھیک ہے،" اس نے کہا۔ "اگر تم ہمارے ساتھ تعاون نہیں کرو گے، تو ہمیں کسی اور طریقے سے اس تک پہنچنا ہوگا۔"

وکیل حیرت سے اس کے پیچھے باہر آیا۔ بیگلی نے انہیں ایک خالی تاثرات والے چہرے سے دیکھا۔

"یہ پوکر کھیلنے میں ماہر لگتا ہے،" وکیل نے کہا جب وہ دوبارہ ٹیکسی میں بیٹھے۔

"ہاں،" شین نے جواب دیا۔ "اب ہم سمز سے ملاقات کریں گے۔"

شیریڈن نے مضبوط اور چوڑے کندھوں والے، فولادی آنکھوں اور برف جیسے سفید بالوں والے اس شخص کی طرف دیکھا۔

"شین، کیا تمہیں پتہ ہے کہ تم کیا کر رہے ہو، یا تم بس اندھیرے میں تیر چلا رہے ہو؟"

جاسوس نے حیرت زدہ آنکھوں سے اس کی طرف دیکھا اور کہا:

"کیوں، یقیناً مجھے پتہ ہے کہ میں کیا کر رہا ہوں۔ تم نے کہا تھا کہ تمہیں حقائق چاہئیں، ہے نا؟ کچھ ایسا جس پر موکل کا دفاع بنایا جا سکے؟"

"ہاں،" وکیل نے جواب دیا، "تم مجھے کوئی بنیاد دو، اور باقی میں سنبھال لوں گا۔"
جاسوس نے سر ہلایا۔
"اور تم نہیں دیکھ رہے کہ میں کیا کر رہا ہوں؟"
"نہیں۔ اگر میں دیکھ رہا ہوتا، تو شاید میں پاگل ہو چکا ہوتا۔ مجھے لگتا ہے یہ تمہاری چوتھی درجے کی کوئی چال ہے، لیکن میں اسے سمجھ نہیں پا رہا ہوں۔"
"تب قریب ہی رہو،" شین نے مشورہ دیا، "اور میرے لیے ایک سگار بچا لو۔ میں تھوڑی دیر بعد پائپ سے سگار پر سوئچ کرنے والا ہوں۔"
شیریڈن نے گہری سوچ میں شین کی طرف دیکھا۔
"مجھے کچھ ایسا چاہیے جو بارہ آدمی مان سکیں،" اس نے کہا۔
جاسوس نے سر کو ہلکا سا جھکا لیا۔
"ہاں،" اس نے کہا، صاف ظاہر تھا کہ اس کے خیالات کہیں اور تھے۔
ٹیکسی سڑکوں پر لڑکھڑاتی ہوئی جا رہی تھی۔ دونوں مسافر مکمل خاموشی میں ڈوبے ہوئے تھے، ہر کوئی اپنے اپنے خیالات میں گم تھا۔
سڈنی سمز ایک لمبا، چوڑے کندھوں والا، صاف آنکھوں والا آدمی تھا، جس کی جلد اب بھی ہلکی کانسی جیسی دکھائی دیتی تھی۔
بلاشبہ اس نے اپنی زندگی کا زیادہ تر حصہ کھلی فضا میں گزارا تھا۔ اس کے منہ کے ایک کونے میں سگریٹ دبا ہوا تھا، اور وہ روایتی انداز میں ہاتھ ملاتے ہوئے کچھ رسمی جملے بولا۔
برفانی شین نے اسے اس طرح دیکھا جیسے اس کی شخصیت میں کوئی الجھن تلاش کر رہا ہو۔

"تم بلڈنگ اینڈ لون کے کام میں کیسے آئے؟" اس نے پوچھا۔ "تم تو کھلی فضا کے آدمی ہو۔"

سڈنی سمز نے قہقہہ لگایا۔

"اگر تم اپنی پیشہ ورانہ مہارت کا اسی طرح مظاہرہ کرتے رہے، تو تم اس لڑکی کے خلاف ایک ناقابل شکست مقدمہ ثابت کر دو گے۔"

شین ہلکے سے مسکرایا اور بے پروائی کا اشارہ کیا۔

"میں اس لڑکی کو بے گناہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔"

"اوہ،" سمز نے کہا، اور اس کے انداز میں ایک لطیف تبدیلی آ گئی۔ "میں سمجھا کہ تم کمپنی کے لیے کام کر رہے ہو۔"

برفانی شین نے اپنی بھوری آنکھوں سے سرد اور سخت نظروں سے دیکھا۔

"تم نہیں چاہتے کہ اس لڑکی کو مجرم ٹھہرایا جائے، جب تک کہ وہ واقعی قصوروار نہ ہو، ہے نا؟"

سمز نے اپنے جبڑوں کو منہ میں جکڑ لیا۔

"مس اوکیف قصوروار ہے،" اس نے کہا۔

برفانی شین نے مسکرا کر کہا،

"اوہ، ٹھیک ہے، چلو اس پر بحث نہ کریں۔ تم نے اپنی بیرونی رنگت کہاں سے حاصل کی؟"

سڈنی سمز ایک بار پھر دوستانہ ہو گیا۔ اس کی آنکھوں میں نرمی آ گئی۔

"میں نیو میکسیکو اور جنوبی کیلیفورنیا میں حکومت کے لیے پندرہ سال تک فاریسٹ رینجر تھا۔"

برفانی شین نے وکیل کی طرف رخ کیا۔

"تمہارے پاس کوئی سوال ہے؟" اس نے پوچھا۔
شیریڈن نے پیشانی پر بل ڈالتے ہوئے کہا،
"میں سن رہا ہوں۔"
شین نے اپنی توجہ دوبارہ سمز کی طرف موڑلی۔
"عجیب بات ہے کہ تم نے یہ کام کرنے کے لیے اپنی سروس چھوڑ دی۔"
"نہیں،" سمز نے کہا، "ایسا نہیں تھا۔ دیکھو، میں نے ایک وکیل کے طور پر تعلیم حاصل کی تھی، لیکن میری صحت خراب ہو گئی اور میں کھلی فضا میں چلا گیا۔ روب کالج میں میری کلاس میں تھا۔ وہ اکثر مشورہ دیتا تھا کہ مجھے شہر واپس آنا چاہیے۔ تقریباً ایک سال پہلے اس نے مجھے اس خیال پر قائل کر لیا۔ میرے پاس تھوڑا سا پیسہ تھا۔ میں نے اسے بلڈنگ اینڈ لون میں لگا دیا اور اس کے اثر و رسوخ سے مجھے مشاورتی کمیٹی میں رکھا گیا۔"
برفانی شین نے اپنے جبڑے کے زاویے پر سوچتے ہوئے انگلی پھیری۔
"یہ اعتراف تمہارے لیے ایک بڑا جھٹکا رہا ہوگا۔"
سمز نے اپنی آنکھیں سکڑ لیں اور آگے جھک گیا۔ اس کی مٹھیاں جذبات سے بھری ہوئی تھیں۔ اس کی آواز کانپ رہی تھی۔
"یہ اعتراف نامہ ایک جعل سازی ہے۔ جو کوئی یہ کہتا ہے کہ روب مالی خسارے میں تھا، وہ جھوٹا ہے، اور یہ بات ہر اس شخص پر لاگو ہوتی ہے جو یہ دعویٰ کرے۔ سمجھ گئے؟"
اس کی ہٹ دھرمی کو سمجھنا مشکل نہیں تھا۔
شین کھڑا ہوا اور کہا،
"یقیناً ہم سمجھ گئے ہیں۔"

پھر دروازے کی طرف بڑھا۔

"ذرا ٹھہرو،" سمز نے جلدی سے کہا۔ "میرا مطلب کوئی خاص الزام لگانا نہیں تھا۔ میں اپنے دوست کا دفاع کر رہا تھا اور شاید زیادہ جذباتی ہو گیا تھا۔"

"ہاں،" شین نے تبصرہ کیا۔ "تمہاری کھلی فضا کی تربیت یہی ہے۔ شاید تم سے بعد میں ملاقات ہو۔ الوداع۔"

شیریڈن نے ٹیکسی کے گدے میں بیٹھتے ہوئے پیشانی پر بل ڈالے۔

"یہ چوتھی درجے کی کوئی چال ہے؟"

شین نے بے پروائی سے سر ہلایا۔

"یہی ہے،" اس نے کہا۔

وکیل نے صبر کے ساتھ کہا،

"اس سے کوئی مدد نہیں ملتی۔"

برفانی شین نے اپنے بازو پھیلائے، جمائی لی، اور کہا،

"ٹھیک ہے، چلو واپس دفتر چلتے ہیں جہاں قتل ہوا تھا۔ میں کچھ اور دیکھنا چاہتا ہوں۔"

جو کارگ پولیس جاسوس نے ان کے دوسرے دورے کو ناپسندیدہ نظروں سے دیکھا۔

"تم لوگوں نے پہلی بار کافی نہیں دیکھا؟" اس نے پوچھا۔

برفانی شین نے اسے دشمنانہ نظروں سے گھورا۔

"نہیں،" اس نے کہا۔

اس نے اپنی جیب سے تمباکو کی ایک کپڑے کی تھیلی نکالی، اپنی پائپ کو بائیں ہاتھ میں تھامے رکھا، اور اس میں تمباکو بھر دیا، لیکن کچھ دانے فرش پر گر گئے۔ اس نے

پائپ جلائی اور دیا سلائی کو دو ٹکڑوں میں توڑ کر میز کے نیچے پھینک دیا، پھر فرش کا معائنہ کرنے کے لیے جھک گیا۔

"پرانا خون سونگھنے والا" جو کارگ نے مسکراتے ہوئے کہا، "پٹریوں کی تلاش میں ہے۔"

"چپ رہو، جو کارگ،" برفانی شین نے کہا۔

وہ پرسکون انداز میں اپنی پائپ کے کش لے رہا تھا، لیکن اس کی آنکھیں فرش پر اس طرح جھانک رہی تھیں جیسے وہ پیمائش کر رہا ہو۔ شیریڈن نے گھبرا کر اپنی گھڑی دیکھی، اپنی جیب سے ایک سگار نکالا، اس کا سرا کاٹا اور زور سے تھوک دیا۔

"سن لو، برفانی۔ مجھے اپنے دفتر جانا ہے۔ میں یہاں بیٹھا وقت ضائع نہیں کر سکتا۔"

برفانی شین سیدھا کھڑا ہوا۔ اس کی آنکھیں سرد جوش و خروش سے چمک رہی تھیں۔

"جو کارگ،" اس نے کہا، "کیا تم اسپرانگ، بیگلی، اور سمز کو فون کر کے بلا سکتے ہو؟ انہیں فوراً یہاں آنے کے لیے کہو۔ میں نے قتل کا راز حل کر لیا ہے۔"

جو کارگ نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔

"ہاں، تم واقعی انسانی خون سونگھنے والے ہو۔ قتل تمہارے لیے کھلی کتاب ہیں۔ ایک نظر ڈالی اور"——

برفانی شین نے بات کاٹ دی۔

"ظاہر ہے، اگر تمہیں ترقی کی خواہش نہیں۔"

اس نے اپنی آواز آہستہ کر دی۔ جو کارگ نے اس پر غور کیا۔

"کیا مجھے اس کا کریڈٹ ملے گا؟"

"ہاں، کریڈٹ تمہیں ہی ملے گا۔"

جو کارگ فوراً کام میں لگ گیا اور فون کے پاس جا پہنچا۔

سب سے پہلے اسپرانگ نے بلانے پر جواب دیا۔ وہ دفتر میں داخل ہوا، الجھن میں، بے آرام، اور پریشان۔ برفانی شین نے اسے ایک کرسی پر بٹھایا، یہ خیال رکھتے ہوئے کہ وہ کھڑکی کی طرف رخ کرے۔

"اسپرانگ،" اس نے دھیرے اور متاثر کن انداز میں کہا، "کل رات کوئی اس کمرے میں تھا۔ کوئی ایسا جو سگار پیتا تھا اور سروں کو کاٹتا تھا۔"

اسپرانگ کی شیشے جیسی آنکھیں ایک لمحے کے لیے ناقابل فہم نظر سے دیکھتی رہیں۔

"تمہارا مطلب مجھ سے ہے؟" اس نے پوچھا، اور اس کے چہرے پر شرمندگی پھیل گئی۔

"مجھے نہیں معلوم،" برفانی شین نے کہا، "لیکن یہ رہا سگار کا سرا جو فرش پر ملا۔ تم اپنا برانڈ استعمال کرتے ہو۔ مجھے ان میں سے ایک دو۔"

اس شخص نے نرمی سے ایک سگار دیا، سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے۔ برفانی شین نے ہاتھ بڑھایا۔

"تم نے مجھے اس کے لیے یہاں بلایا تھا؟"

"ہاں۔ بس اتنا ہی۔ محکمہ سگار کے تمباکو کا تجزیہ کرے گا اور دیکھے گا کہ یہ وہی ہے یا نہیں جو تم نے دیا۔"

اسپرانگ غصے سے کھڑا ہوا۔

"تمام بے وقوفوں ہیں!" اس نے غصے سے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور دفتر سے باہر نکل گیا۔

جب وہ جا چکا، تو شیریڈن نے جاسوس کو سرد نظروں سے دیکھا۔

"مجھے امید ہے کہ تمہیں معلوم ہے،" اس نے رسمی لہجے میں کہا، "کہ میں یہاں چند منٹ پہلے سگریٹ نوشی کر رہا تھا، اور جو سگار کا سرا تمہارے پاس ہے وہ وہی ہے جو میں نے کاٹا تھا۔"

برفانی شین خاموش رہا۔ اسی وقت بیگلی کمرے میں داخل ہوا، نروس، پریشان، اور تقریباً جھجکتے ہوئے انداز میں۔

"تم سگریٹ پیتے ہو۔ تم خود رول کرتے ہو۔ کبھی تمباکو گرایا ہے؟" برفانی شین نے پوچھا۔

نروس آدمی نے اپنی آنکھیں بند کیں۔

"کیا؟" اس نے پوچھا۔

برفانی شین نے فرش کی طرف اشارہ کیا۔

"یہاں نیچے دیکھو،" اس نے کہا۔ "یہاں فرش پر دیکھو، تمباکو کے دانے۔ وہی قسم جو تم اپنے سگریٹ کو رول کرنے کے لیے استعمال کرتے ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ کوئی اس کمرے میں موجود تھا جب چوکیدار نے اسے کل رات صاف کیا تھا۔ اور وہ تمہارے تمباکو کا برانڈ استعمال کر رہا تھا۔"

"کوئی یہ نہیں سوچے گا کہ وہ قاتل تھا۔ کام ختم کرنے کے بعد سگریٹ رولنا بالکل معمول کی بات ہو سکتی ہے، اور اگر اس کے ہاتھ کانپ رہے ہوں، تو کچھ تمباکو گر جانا بھی فطری ہے، اور"—

نروس آدمی نے مداخلت کی۔

"تم جھوٹ بول رہے ہو!" اس نے چیخ کر کہا۔ "میں یہاں نہیں تھا۔ میں قتل کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ میں یہ ثابت کر سکتا ہوں۔ تم ایک دھوکے باز ہو۔ تم

نے یہ تمباکو یہاں رکھا تھا۔ تم میرے گھر گئے اور دیکھا کہ میں کس قسم کا تمباکو پیتا ہوں، اور—

جو کارگ نے آدمی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے تنبیہ کی۔

"آرام سے، لڑکے،" اس نے کہا۔

برفانی شین نے دروازے کی طرف اشارہ کیا۔

"بس اتنا ہی،" اس نے کہا۔

بیگلی دفتر میں رک کر بات کرنا چاہتا تھا، لیکن کارگ اسے باہر لے گیا۔ دروازہ بند کر دیا گیا اور وہ تقریباً پانچ منٹ تک سمز کا انتظار کرتے رہے۔ کارگ کی آنکھوں میں واضح طور پر بے زاری جھلک رہی تھی۔

" "مجھے امید ہے کہ تم یہ نہیں سمجھ رہے کہ تم اس سب سے کچھ حاصل کر لو گے، برفانی،" کارگ نے طنزیہ انداز میں کہا۔

برفانی شین نے بے دلی سے اپنے چوڑے کندھے ہلائے۔

دروازے پر بے صبری سے دستک ہوئی۔ اس نے دروازہ کھولا اور سمز کو اندر آنے دیا۔

برفانی شین نے اسے اسی کرسی پر بٹھایا، کھڑکی کی طرف رخ کرتے ہوئے، گھٹنوں کے بل گر کر ٹوٹے ہوئے ماچس کی طرف اشارہ کیا۔

"سمز،" اس نے کہا، "تم اپنے کام کے بعد دوبارہ یہاں آئے تھے۔ کیا تم نے کسی موقع پر ماچس کو دو ٹکڑوں میں توڑنا سیکھا تھا، اسے پھینکنے سے پہلے؟"

سمز نے ماچس کی طرف دیکھا، اچھے سے ہنسا۔

"بالکل نہیں۔ میں نے ایسا نہیں کیا۔ لیکن وہ کرتی تھی۔ میں نے کبھی نہیں سیکھا۔"

برفانی شین اپنے پیروں پر کھڑا ہوا اور اپنی پتلون کے گھٹنوں سے دھول جھاڑ دی۔

"شکریہ،" اس نے کہا۔ "بس اتنا ہی ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ میں نے ایک غلطی کی، کارگ۔ ان میں سے کسی کا اس سے کوئی تعلق نہیں تھا۔"

سمز مسکرایا اور اپنا ہاتھ بڑھایا۔

"کوئی گلہ نہیں ہے،" اس نے کہا۔ "تم جاسوسوں کو اپنا فرض نبھانا ہوتا ہے۔ کسی بھی وقت مجھے بلاؤ۔"

وہ دفتر سے نکل گیا۔

جو کارگ کے چہرے پر ناپسندیدگی واضح تھی۔

" "اگلی بار جب میں کسی نجی جاسوس کو اندر آنے دوں گا اور وہ مجھے تمہارے کسی بے بنیاد نظریے پر قائل کرے گا، تو تمہیں خود ہی اس کا اندازہ ہو جائے گا!" جو کارگ نے غصے سے کہا۔

برفانی شین نے افسوس سے سر ہلایا۔

"معذرت، جو کارگ۔"

"اور اگلی بار تم مجھے کسی بے کار خیال کے پیچھے وقت ضائع کرتے ہوئے پکڑو گے۔" شیریڈن نے کہنا شروع کیا، لیکن برفانی شین کی تیز نظریں دیکھ کر رک گیا۔

" "یہ سب ٹھیک ہے، فرینک۔ تم خود بھی غلطیاں کرتے ہو۔ آؤ، چلیں۔ تمہارے پاس ایک اور کام باقی ہے،" شین نے کہا اور لفٹ کی طرف اشارہ کیا۔

سڈنی سمز لفٹ کے سامنے کھڑا تھا، جہاں سرخ روشنی جل رہی تھی۔

"بالکل وقت پر پہنچے ہو،" سمز نے کہا۔

شین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا، "پہنچنا تو یہی سوچا تھا۔"

وہ نیچے سڑک پر آ گئے۔

"میرے دفتر میں ایک منٹ کے لیے آؤ،" شین نے اسے مدعو کیا۔

سمز نے اپنی گھڑی کی طرف دیکھا اور پیشانی پر بل ڈالے۔
"صرف چند منٹ لگیں گے،" شین نے کہا۔
سمز نے بے دلی سے اتفاق کیا۔
دفتر میں پہنچنے کے بعد، برفانی شین نے بات کرنا شروع کر دی۔
"میرے پاس اس کیس کے بارے میں ایک نظریہ ہے،" اس نے کہا۔ "روب نے وہ رقم کسی کے ساتھ بانٹے بغیر حاصل نہیں کی۔ جس کے ساتھ اس نے بانٹا وہ ایک دوست تھا۔ اور اس نے یہ اعتراف تب نہیں لکھا جب مولی اوکیف دفتر میں تھی۔ یاد رکھو، وہ ایک سکریٹری تھی، اور وہ اسے ڈکٹیشن دے رہا تھا۔ اگر اسے اعتراف کرنا ہوتا تو وہ اسے ڈکٹیشن دیتا اور ایک لمبی کہانی لکھواتا۔
"یہ وہی طریقہ ہے جس طرح یہ لوگ کام کرتے ہیں جب وہ دباؤ میں ہوں۔ وہ ایک باقاعدہ بیان لکھتے ہیں۔ ہم نے یہ پہلے بھی دیکھا ہے۔ لیکن روب کا اعتراف بہت مختصر تھا، بہت مختصر۔ اور اس میں اس بات پر بہت زور دیا گیا تھا کہ وہ اکیلا ذمہ دار تھا۔ مجھے لگتا ہے کہ کسی نے اسے یہ اعتراف لکھنے پر مجبور کیا، کسی نہ کسی طرح اس پر دباؤ ڈالا۔
"پھر، جب اعتراف لکھ لیا گیا، تو اس شخص نے اسے مار دیا، میسنجر سروس کو فون کیا اور کہا کہ وہ لفافہ آ کر لے جائیں اور اسے پہنچا دیں۔"
سمز مسکرایا اور سر ہلایا۔
" "یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ کوئی واقعی کسی کیس پر سنجیدگی سے کام کر رہا ہے،" سمز نے کہا۔ "ہم جنگلات کی خدمت میں بھی یہی کرتے تھے۔ راستے پر چلتے رہتے تھے جب تک کہ ہم اپنے ہدف تک نہ پہنچ جاتے۔ لیکن قتل کے وقت کا کیا معاملہ ہے؟

کلائی کی گھڑی تو یہی دکھاتی ہے کہ یہ مس اوکیف کے جانے کے وقت ہوا تھا، ہے نا؟"

"ہرگز نہیں،" برفانی نے کہا۔ "قاتل نے اسے مارا اور کلائی کی گھڑی پیچھے کر دی، پھر اسے توڑ دیا۔ یہ قتل کے بعد کیا گیا تھا، پہلے نہیں۔"

اس نے اپنی جیب سے سگریٹ کا کیس نکالا اور سمز کی طرف بڑھایا۔ سمز نے ایک سگریٹ لیا، ماچس جلائی، فرش پر گرا دی، جواب بھی جل رہی تھی، پھر اسے اٹھایا اور بجھا دیا۔

برفانی شین نے شیریڈن کو اشارہ کیا۔

"میں تم سے ایک منٹ بات کرنا چاہتا ہوں،" اس نے کہا۔ "ہم فوراً واپس آئیں گے، سمز۔ بس یہیں انتظار کرو۔"

شیریڈن نے برفانی شین کا پیچھا کرتے ہوئے راہداری میں قدم رکھا۔

"کیا خیال ہے؟" اس نے پوچھا۔

شین مسکرا دیا۔

" "جو سگریٹ میں نے اسے دیا تھا، وہ بہت خراب تھا۔ یہ صرف اس کی تمباکو کی طلب کو بڑھائے گا، لیکن وہ اسے زیادہ دیر تک نہیں پی سکے گا۔ اگر ہم تھوڑی دیر اور انتظار کریں، تو وہ اپنی سگریٹ پینے لگے گا، شاید تین یا چار۔"

"اس سے کیا ہوگا؟" شیریڈن نے پوچھا۔

"دھوئیں کی ایک تہہ بنے گی،" شین نے کہا اور مسکرا دیا۔

"تمہیں لگتا ہے کہ وہ مجرم ہے؟"

شین نے کندھے جھکا دیے۔

"اگر ہم اسے انتظار میں رکھیں گے تو وہ چلا جائے گا،" شیریڈن نے احتجاج کیا۔

"وہ نہیں جا سکتا۔ دروازہ لاک ہے۔ یہ رات کی چٹخنی سے بند ہوتا ہے جو عام لاک کے الٹ ہے۔ یہ آدمی کو باہر جانے کے بجائے اندر بند کر دیتا ہے۔"

"لیکن مجھے بات سمجھ نہیں آئی"!

"تم نے کہا تھا کہ اگر تم یہ ثابت کر سکتے ہو کہ مشاورتی کمیٹی کا کوئی رکن رات کے وقت کمرے میں موجود تھا تو تم باقی کام خود کرو گے، ہے نا؟"

"ہاں، اور میرا مطلب یہی تھا۔ یہ وہی موقع ہے جو میں جیوری کے سامنے چاہتا ہوں۔"

شین مسکرا دیا۔

"چلو نیچے چل کر کچھ پائپ کے لیے تمباکو خریدتے ہیں، میں ان دنوں کچھ بھی پی رہا ہوں اور میرا اگلا کھرچ رہا ہے۔"

وہ تمباکو کی دکان گئے اور کافی وقت لیا۔ پھر شین نے تقریباً زبردستی شیریڈن کو دفتر واپس جانے سے دس منٹ تک روکے رکھا۔

اس نے نجی دفتر کا دروازہ کھولا۔ سڈنی سمزان کی طرف غصے سے دیکھ رہا تھا۔ اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔

"تم نے مجھے یہاں بند کرنے اور ٹیلی فون کاٹنے کا کیا مطلب؟ میں باہر نہیں جا سکا، اور"——

برفانی شین نے اسے راکھ دان میں رکھا۔

وہاں آدھے درجن سگریٹ کے ٹکڑے موجود تھے۔ جاسوس نے ان کا جائزہ لینا شروع کیا یہاں تک کہ اسے ایک جلی ہوئی ماچس ملی، جو سیدھی تھی اور ٹوٹی ہوئی نہیں تھی۔ پھر اسے ایک اور ماچس ملی، جو پہلے ٹوٹی ہوئی تھی لیکن دوبارہ سیدھی کر دی گئی تھی۔

"تو پھر؟" شین نے کہا۔

سمز نے گھبراہٹ کے ساتھ ہنسنا شروع کر دیا اور بولا، "میں تمہیں سچ بتاتا ہوں۔ تم نے مجھے کمرے میں واقعی الجھا دیا تھا۔ میں تمہیں بالکل سچ بتاتا ہوں۔ میں کل رات یہاں آیا تھا۔

"تقریباً گیارہ بجے۔ مس اوکیف ڈکٹیشن لے رہی تھی، لیکن وہ تھوڑی آرائش کے لیے خواتین کے کمرے میں چلی گئی تھی۔ روب نے مجھے بتایا کہ وہ ڈکٹیشن ختم کر چکا ہے۔ لیکن وہ بہت پریشان اور گھبرایا ہوا لگ رہا تھا، اس لیے میں وہاں زیادہ دیر نہیں رکا۔"

"جب مجھے قتل کے بارے میں پتا چلا تو میں نے فیصلہ کیا کہ میں یہ بات بالکل ظاہر نہ کروں کہ میں وہاں موجود تھا۔ میں ڈر گیا تھا کہ کہیں لوگ یہ نہ سمجھ لیں کہ میں روب سے ملنے گیا تھا، وہاں مس اوکیف کو پایا، اور پھر باہر چلا گیا تاکہ اس کے جانے کا انتظار کروں، اور پھر دوبارہ اندر آیا۔"

"حقیقت میں، میں ماچس توڑتا ہوں۔ اس ملک کے اس حصے میں موجود تمام کام کرنے والے ایسا کرتے ہیں، یا جب میں وہاں کام کرتا تھا۔ تم نے جب وہ ماچس نکالی تو مجھے الجھا دیا۔ مجھے معلوم تھا کہ مجھے محتاط رہنا چاہیے۔

"لیکن تم نے مجھے یہاں بند کر دیا، جس کی وجہ سے میں گھبرا گیا، اور سوچے سمجھے بغیر سگریٹ پینے لگا اور ماچس توڑنے لگا۔ میں نے ماچس کو جتنا سیدھا کر سکا، کر دیا۔ میں انہیں مکمل ٹھیک کر دیتا، لیکن مجھے پتہ تھا کہ لکڑی کی خاصیت ظاہر ہو جائے گی، اور مجھے لگا کہ تم لوگ شاید مجھے کسی خفیہ سوراخ سے دیکھ رہے ہو۔"

"میں تم لوگوں کو جو بتا رہا ہوں وہ بالکل سچ ہے، اور میں چاہتا ہوں کہ تم اس پر یقین کرو۔"

اس نے التجا بھری نظروں سے ان کی طرف دیکھا۔
برفانی شین نے سنجیدگی سے سر ہلایا۔
"تم نے مجھے قائل کر لیا ہے،" اس نے کہا۔
سمز نے سکون کی سانس لی۔
"مجھے لگا کہ تم سمجھو گے کہ یہ سب کیسے تھا۔"
شین نے ایک بار پھر سر ہلایا، مسکرایا۔
"خوشی ہوئی کہ تم نے وضاحت کی، سمز۔ تم جا سکتے ہو۔ مجھے انچارج افسر کو رپورٹ دینا پڑے گی، لیکن اس میں کچھ خاص نہیں ہوگا۔ وہ تم سے ایک یا دو سوال کر سکتے ہیں۔"
سمز دروازے کی طرف لپکا۔
"الوداع سمز۔"
"الوداع۔"
دروازہ بند ہوا۔ شیریڈن نے غصے سے جاسوس کی طرف دیکھا۔
"ان تمام بے وقوفوں میں سے! اگر وہ سچ بول رہا ہوتا تو کیا ہوتا؟ ہم اسے لے جا سکتے تھے، پولیس کو بلا سکتے تھے، اخبار کے رپورٹرز کو بلا سکتے تھے، سمز کو اس بات کا اعتراف کروا سکتے تھے کہ اس نے جھوٹ بولا تھا — یہ سب ہوتا تو میں اس کیس میں ایک ایسا موقع دے سکتا تھا جہاں جیوری کوئی فیصلہ نہ کر پاتی یا ہم معافی کی درخواست پر کوئی سمجھوتہ کر لیتے۔"
شین نے مسکرا کر کہا، "یہیں رہو۔ ہم اسے محض شک کی بنیاد پر دبا نہیں سکتے تھے۔ تم یہیں انتظار کرو۔ میں جو کارگ سے ملنے جا رہا ہوں۔"

اور وہ تیزی سے دروازے سے نکل گیا جیسے اسے کسی اہم جگہ پہنچنا ہو۔ وہ فوراً اس کمرے میں پہنچا جہاں قتل ہوا تھا، جہاں جو کارگ نے طنز کیا۔

"اوہ ہاں،" افسر نے طنزیہ انداز میں کہا، "مجھے کریڈٹ ملے گا۔ مجھے"—

وہ رک گیا۔ شین سگریٹ جلانے کی کوشش کر رہا تھا، اور اس کا ہاتھ اس قدر کانپ رہا تھا کہ وہ سگریٹ کے سرے پر رابطہ قائم رکھنے میں ناکام تھا جب تک کہ اس نے دوسرے ہاتھ سے اسے مستحکم نہ کیا۔

"سن لو، جو کارگ،" برفانی شین نے کہا، اس کی آواز جوش و خروش سے بھری ہوئی تھی۔ "یہ برسوں میں سب سے بڑی بات ہے۔ میں نے اس میں ایک غلطی کی"!

"کیا بات ہے؟" کارگ نے دلچسپی سے پوچھا۔ "تم کس بارے میں بات کر رہے ہو؟"

"وہ ماچس۔ وہ ٹوٹی ہوئی ماچس۔"

"ارے، وہ تو تم نے دھوئیں کے اشارے کے طور پر رکھی تھی۔"

"نہیں، نہیں۔ میرا مطلب ہے، کارگ، تم صحیح کہہ رہے ہو کہ میں نے انہیں رکھا، لیکن میرے پاس سمز کے بارے میں ایک اہم اشارہ تھا۔ جب اس نے قسم کھائی کہ اس نے کبھی ماچس نہیں توڑی، تو مجھے معلوم ہو گیا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔ میں نے اسے یہاں سے جانے کے بعد پکڑا اور اپنے دفتر لے گیا۔"

"ٹھیک ہے، یہ ہوا۔ میں نے اسے سگریٹ پینے پر لگایا، اور اس نے سوچنے سے پہلے ہی ایک ماچس توڑ دی۔ پھر میں نے اسے دباؤ میں ڈال دیا، دروازہ لاک کر دیا، ہتھکڑیاں دکھائیں، اور جو کچھ میرے پاس تھا سب اس کے سامنے رکھ دیا، اور اس نے اعتراف کر لیا"!

" "کیا!" افسر حیرت سے چلایا۔

"میں تمہیں پوری سچائی بتا رہا ہوں، جو۔ بالکل سچ"!
افسر کو شک ہوا۔
"تم پہلے بھی ہم سے جھوٹ بول چکے ہو، برفانی۔"
"لیکن ایسا کبھی نہیں ہوا کہ جھوٹ سے کیس صاف نہ ہوا ہو،" شین نے وضاحت دی۔
"ٹھیک ہے، بتاؤ۔ پھر کیا ہوا؟"
"اس نے اس پر غور کیا اور اپنا اعتراف واپس لے لیا اور ایک اور جھوٹ سوچا جو اسے اس سے باہر نکال دے۔ سمجھ رہے ہو؟"
برفانی شین کے کانپتے ہوئے جوش نے جوکارگ کو متاثر کیا۔
"کیا بات ہے!" اس نے کہا۔ "تم نے مجھے کیوں نہیں بلایا؟"
"میرے پاس وقت نہیں تھا۔ سنو۔ یہ ہوا۔ اسے معلوم تھا کہ روب دفتر میں ڈکٹیشن دے رہا تھا۔ اس نے اس وقت تک وہاں وقت گزارا جب تک وہ لڑکی گھر نہیں چلی گئی۔ پھر وہ اندر گیا اور روب کے ساتھ بات کی۔ وہ اور روب پیسہ بانٹ رہے تھے۔ روب اعتراف کرنے جا رہا تھا۔ سمز نے اسے قابو میں رکھنے کی کوشش کی، لیکن نہیں کر سکا۔
ریاستی تفتیش کار کمی کے راستے پر تھے اور روب گھبرا گیا تھا۔
"لہٰذا سمز نے آخر کار روب کو وعدہ دلایا کہ وہ اعتراف میں تمام الزامات اپنے سر لے گا۔ روب نے یہ اعتراف لکھا۔ پھر سمز نے اسے قتل کر دیا۔
"اس نے گھڑی کو پیچھے کر دیا، اسے توڑ دیا، اور وہاں سے نکل گیا۔ اس نے میسنجر ڈیپارٹمنٹ کو فون کیا کہ آئیں اور اعتراف حاصل کریں، اور اسے دروازے پر لگا دیا۔ پھر وہ اپنے بستر پر چلا گیا۔

"یہ بالکل اسی طرح تھا جیسے میں نے سوچا تھا۔ اعتراف میں اس بات پر بہت زور دیا گیا تھا کہ روب اکیلا ذمہ دار تھا۔"

جو کارگ کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

"یہ سب چھوڑو جو تم نے سوچا۔ خود سمز نے کیا کہا؟"

"بالکل وہی جو میں نے تمہیں بتایا"!

"پھر کیا؟"

"میں نے اسے کافی حد تک دبا دیا۔ وہ شروع میں تھوڑا بولا، لیکن محتاط ہو گیا، یہ جاننا چاہتا تھا کہ کیا میں ضمانت دے سکتا ہوں کہ وہ اپنی باتوں پر قابو پا سکتا ہے۔ پھر ایک بات دوسری بات کی طرف لے گئی، اور وہ توازن کھو بیٹھا۔ میں نے اسے یہ تسلیم کرنے پر مجبور کر دیا کہ وہ روب سے ملنے کے لیے تقریباً گیارہ بجے عمارت میں گیا تھا۔ پھر اس نے کہا کہ مس اوکیف بار بار اپنا میک اپ درست کرتی رہی، اور وہ سگریٹ چھوڑ کر ٹوٹی ہوئی ماچس پھینک کر نکل گیا، مس اوکیف کے واپس آنے سے پہلے۔"

"تو اب یہی ہے جو وہ قسم کھا کر کہے گا۔ وہ قسم کھا کر کہے گا کہ اس نے کبھی اعتراف نہیں کیا، کہ وہ کبھی میرے ساتھ اکیلا نہیں تھا، کہ شیریڈن ہر وقت وہاں موجود تھا، اور اسی طرح کی اور بہت سی باتیں۔"

کارگ نے گہری سانس لی۔

"کاش میں وہاں ہوتا! پھر کیا ہوا؟"

"کچھ نہیں۔ میں نے اسے جانے دیا۔ میں نے سوچا کہ اسے یہ سوچنے دوں کہ اس نے مجھے مات دے دی ہے۔ پھر تم اس پر کام کر سکتے تھے۔"

جو کارگ نے سگار کو دو حصوں میں چبا دیا۔

"کمبخت! ہم اس کو ٹھیک کر دیں گے۔ ہم ایک مخبر کو چوکیدار جیسا لباس پہنائیں گے اور قسم کھائیں گے کہ اس نے اسے عمارت کے آس پاس گھومتے ہوئے دیکھا۔ ہم عدالت میں مخبر کا استعمال نہیں کریں گے، لیکن ہم یقینی طور پر اسے سمز کو دوبارہ اعتراف کروانے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔"

"سن لو، برفانی، کیا تم میرے لیے کچھ کرو گے؟"

"کچھ بھی، جو۔"

"ٹھیک ہے، بس اس کیس سے باہر ہو جاؤ۔ یہ سب مجھ پر چھوڑ دو۔ تم نے کریڈٹ دینے کا وعدہ کیا ہے۔"

شین نے افسردگی سے کہا، "میں نے شیریڈن سے وعدہ کیا تھا کہ اگر وہ لڑکی بے گناہ ہے تو میں اسے آزاد کروا دوں گا۔"

"ٹھیک ہے، اگر میں سمز کو لے آؤں تو یہی تم چاہتے ہو، ہے نا؟"

کارگ نے بے چینی سے جاسوس کی طرف دیکھا۔ برفانی شین نے ہاتھ آگے بڑھایا۔

"ٹھیک ہے، یہی ہے،" اس نے کہا۔

شیریڈن اور برفانی شین ایک مضافاتی ہوٹل میں بیٹھے تھے جہاں انہوں نے فرضی ناموں سے اندراج کیا تھا۔

"مجھے اب بھی کچھ سمجھ نہیں آ رہا،" شیریڈن نے کہا۔ "تم نے کہا تھا کہ ناشتے پر سب کچھ بتاؤ گے۔"

برفانی شین نے اپنی گھڑی پر نظر ڈالی۔

"ٹھیک ہے، میں نے کچھ شروع کیا ہے۔"

"چوتھی ڈگری؟"

"ہاں۔ میں نے کارگ کو بتایا کہ سمز نے اعتراف کر لیا ہے، اور پھر میں نے تمہیں شہر سے باہر نکال دیا تاکہ وہ تم سے سوال نہ کریں اور تم مجھے نیچا نہ دکھاؤ۔"

وکیل کا جبڑا کھل گیا۔

"تم نے جو کارگ کو کیا بتایا؟"

"کہ سمز نے اعتراف کر لیا ہے۔"

"یا الٰہی! تمام بے وقوفوں میں سے ایک! یہ تو کردار کی مجرمانہ ہتک عزت ہے۔ تم نے ایسا کیوں کیا؟"

شین نے کندھے جھکا دیے۔

"دیکھو، اگر سمز نے ہمارے سامنے اعتراف کر لیا ہوتا، تو کارگ کو زیادہ کریڈٹ نہ ملتا۔ پھر، سمز کو اس سے زیادہ سختی کی ضرورت ہوتی جو ہم اسے دے سکتے تھے۔ لیکن کارگ کو یہ سوچنے دینا کہ سمز نے خفیہ طور پر اعتراف کر لیا ہے، اس نے سمز کے خلاف کیس بنانے پر کام شروع کر دیا۔"

"ورنہ وہ کچھ نہ کرتے، کیونکہ ان کا خیال تھا کہ ان کے پاس یہ کیس مکمل طور پر لڑکی پر ثابت ہے۔"

شیریڈن نے آہ بھری۔

"تمہیں توقع ہے کہ میں اس سے باہر نکل جاؤں؟"

"ہاں، قسم کھا کر کہوں گا کہ تم میرے ساتھ نہیں تھے۔"

وکیل نے ایک بار پھر آہ بھری، اس بار کچھ سکون کے ساتھ۔

"تم نے کارگ سے جھوٹ بولا۔"

شین نے آسانی سے سر ہلایا۔

"یقیناً۔ ایک جاسوس کو کبھی کبھار جھوٹ بولنا پڑتا ہے۔ یہ کھیل کا حصہ ہے۔ ہم سب ایسا کرتے ہیں۔ میں صرف دوسرے لوگوں سے مختلف قسم کے جھوٹ بولتا ہوں۔ تمہیں مجرموں کو جس طریقے سے پکڑ سکتے ہو اسی طریقے سے پکڑنا ہوتا ہے، نہ کہ جس طرح سے تم انہیں پکڑنا چاہتے ہو۔"

ایک وردی والا بیل بوائے کھانے کے کمرے میں داخل ہوا۔

"جناب، آپ نے کہا تھا کہ اگر کوئی خصوصی خبر آئے تو آپ کو مطلع کریں۔ یہ رہی۔"

برفانی شین نے اخبار کے لیے ہاتھ بڑھایا۔ اوپر کی طرف بڑی سرخیوں میں لکھا تھا—

"سمز نے روب کے قتل کا اعتراف کر لیا"

"جاسوس جو کارگ نے چالاکی سے سراغ لگا کر ملزم کو جھوٹ کے جال میں پھنسا دیا۔ پولیس نے مولی اوکیف کو رہا کر دیا۔"

وکیل نے حیرت سے اپنی بڑی آنکھیں کھول کر جاسوس کی طرف دیکھا۔

"دنیا کے تمام نڈر لوگوں میں، تم سب سے بڑھ کر ہو"!

برفانی شین نے معذرت خواہانہ اشارہ کیا۔

"نہیں۔ یہ ایک سادہ نظام ہے۔ مجھے صرف پولیس کو صحیح خیال دینا تھا اور انہیں کام کرنے دینا تھا۔ ہم کبھی بھی سمز کو توڑ نہیں سکتے تھے۔ جو کارگ نے کر دکھایا۔"

وکیل نے چیک بک اور قلم نکالا۔

"تم جیت گئے، برفانی۔"

جاسوس نے مسکرا کر کہا، "ہاں،" اس نے کہا، "میں نے کر دکھایا، لیکن بمشکل۔ تم نے مجھے اس لیے رکھا کیونکہ میرے طریقے غیر معمولی تھے۔ ٹھیک ہے، وہ اس بار

کافی غیر معمولی تھے۔ بس اس چیک کو بیئرر کے نام پر بنا دینا۔ میں نے آخری حربہ استعمال کرنے کے بعد خود کو چھپانے کی کوشش کی، اور میں اس وقت تک خفیہ رہوں گا جب تک جو کو اس کی ترقی نہیں مل جاتی۔"

اختتام۔۔۔۔۔

THE DANGER ZONE

مترجم : مظہر حسین

BY ERLE STANLEY GARDNER

خطرناک علاقہ

مصنف : ارل اسٹینلے گارڈنز
مترجم : مظہر حسین (ایم-اے)

سان فرانسسکو کی مارکٹ اسٹریٹ کے شمال میں چند بلاکس کے فاصلے پر، گرانٹ ایونیو کا ماحول بدل جاتا ہے۔ یہ گلی اعلیٰ درجے کی دکانوں کا علاقہ چھوڑ کر چین کے ایک حصے کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔

میجر کوپلی برین، جو ایک آزاد سفارتکار اور مہم جو تھا، اس منفرد علاقے سے خوب واقف تھا۔ وہ چینیوں کے بارے میں ایسے جانتا تھا جیسے بیس بال کے شائقین اپنی مخالف ٹیموں کی خوبیوں اور کمزوریوں کو جانتے ہیں۔

یہ نہیں تھا کہ میجر برین نے اپنی سرگرمیوں کو صرف مشرقی معاملات تک محدود رکھا ہو۔ وہ ہر اس فرد یا ادارے کے لیے کام کرتا تھا جو اس کے معاوضے کی ادائیگی کر سکتا تھا۔ ایک بار اس نے ایک محب وطن جرمن کے لیے کام کیا جو یہ جاننا چاہتا تھا کہ فرانسیسی لوگ جنگی جرمانے کے بارے میں کیا سوچتے ہیں۔ میجر کی غیر جانبداری کا ثبوت یہ تھا کہ اس نے جرمن کے کام کے لیے جو معاوضہ لیا، وہ اتنا ہی تھا جتنا اس

نے ایک فرانسیسی بینکار سے لیا تھا، جب اسے ایک مہمان سفیر کی فائل سے خفیہ معلومات حاصل کرنے کا کام دیا گیا تھا تاکہ جرمن حکومت کی پیشکش کی تفصیلات معلوم کی جا سکیں۔

مختصراً، میجر برین مختلف حکومتوں اور افراد کے لیے کام کرتا تھا۔ جو بھی اس کے معاوضے کی ادائیگی کر سکتا، وہ اس کی خدمات حاصل کر سکتا تھا، لیکن ایک شرط تھی۔ کام سفارتی دائرہ میں ہونا چاہیے۔ میجر برین بین الاقوامی اور سیاسی معلومات کا ماہر تھا، اور وہ اپنے کام کو بہترین طریقے سے کرنے پر فخر کرتا تھا۔ جن لوگوں نے اسے کام دیا، وہ اس کی وفاداری پر اعتماد کر سکتے تھے، اور اگر کبھی کسی مشکل میں پھنس جاتا، تو وہ کبھی اپنے آجر کا نام نہیں بتاتا تھا۔

یہ شام کا وقت تھا، اور سان فرانسسکو کے چائنا ٹاؤن کی گلیاں اپنی مخصوص آوازوں سے گونج رہی تھیں — سیاحوں کے قدموں کی آوازیں، جو حیرانی سے ارد گرد دیکھ رہے تھے؛ چینی ہاکرز کی آوازیں، جو قدموں کی گونج کے ساتھ بلند ہو رہی تھیں؛ اور خفیہ لباس میں پولیس اہلکاروں کی بھاری قدموں کی آوازیں، جو چائنا ٹاؤن میں ڈیوٹی پر ہوتے تھے۔

میجر برین ان آوازوں کو سن رہا تھا اور ان کا تجزیہ کر رہا تھا۔ خاص طور پر وہ چینی دکانوں کے بدلتے ہوئے شو ونڈو کو دیکھ کر دلچسپی لے رہا تھا۔ جاپانی مصنوعات پر پابندی نے نوادرات کی دکانوں میں دستیاب اشیاء کو تبدیل کر دیا تھا، اور میجر برین یہ سب دیکھ کر فکرمند تھا۔ ایک سیاہ بلی کے قتل پر ہونے والے جھگڑے کو ثالثی کے ذریعے حل کیا جا سکتا ہے، لیکن جب کسی قوم کے کاروبار پر شدید اثر پڑتا ہو، تو اس کا حل کچھ اور ہی ہوتا ہے۔

اسی دوران، میجر برین نے پیچھے بڑھتے قدموں کی رفتار سے کسی کو محسوس کی۔ وہ جان گیا تھا کہ کوئی اسے روکنے والا ہے، اس سے پہلے کہ وہ مڑ کر اس شخص کو دیکھ پاتا۔ وہ آدمی چینی تھا، شاید مغربی نژاد، کیونکہ اس نے مغربی لباس پہنا ہوا تھا اور اس کا چلنا بہت پر اعتماد تھا۔ وہ جلدی میں تھا اور اس کا سینہ تیز تیز حرکت کر رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں کسی جذبہ کی چمک تھی، جس کا اظہار صرف اس کے چہرے پر ایک ہلکی سی سختی سے ہو رہا تھا۔

"میجر برین،" اس نے بہترین انگریزی میں کہا، پھر گہری سانس لے کر رکا۔ "میں آپ کے ہوٹل گیا تھا۔ آپ نہیں تھے۔ پھر میں یہاں آیا۔ میں نے آپ کو دیکھا، اور دوڑ کر آپ کے پاس آیا۔"

میجر برین نے سر جھکایا اور جواباً سر ہلایا، لیکن یہ جھکاؤ شائستہ ہونے کے باوجود بے دلی سے تھا۔ میجر کو پسند نہیں تھا کہ لوگ سڑک پر اس کے پیچھے دوڑیں۔ اس کا کام اکثر بہت خطرناک ہوتا تھا، اور بہتر یہی ہوتا کہ وہ اپنے تعلقات جتنا ہو سکے خفیہ رکھے۔

گرانٹ ایونیو سان فرانسسکو کے چائنا ٹاؤن کے مرکز میں رات کے آٹھ بج کر سینتالیس منٹ پر کاروباری معاملات پر بات کرنے کے لیے یہ جگہ مناسب نہیں تھی —— خاص طور پر جب بات مشرق بعید کی سیاسی صورتحال میں مداخلت کی ہو۔

"کیا؟" میجر برین نے پوچھا۔

"آپ کو آنا ہوگا، جناب"!

"کہاں؟"

"میرے دادا کے پاس۔"

"اور تمہارے دادا کون ہیں؟"

"وانگ سنگ لی۔"

لڑکے نے چینی طریقے سے پہلے اپنے خاندان کا نام بتایا۔ میجر برین جانتا تھا کہ وانگ کا خاندان بہت بااثر ہے اور چینی روایات کے مطابق عمر کو حکمت کے مترادف سمجھا جاتا ہے۔ لہٰذا، یہ ممکن تھا کہ ہانپتا ہوا نوجوان کا دادا چائنا ٹاؤن کے سماجی حلقے میں بہت اہم شخصیت ہو، لیکن میجر برین کو وانگ خاندان کے کسی بڑے فرد کا نام سنگ لی یاد نہیں آ رہا تھا۔ اس لیے پورا نام اسے اس موقع کے لیے بنایا ہوا محسوس ہوا۔

میجر برین نے ان سب چیزوں کو اپنے ذہن میں تیزی سے پرکھا۔

"مجھے افسوس ہے کہ میں آپ کی درخواست قبول نہیں کر سکتا،" اس نے کہا۔ "براہ کرم اپنے معزز بزرگ کو میری دلی معذرت پہنچا دیں۔"

لڑکے نے تیزی سے ہاتھ حرکت کیا۔ اس کے چہرے پر کوئی تاثر نہ تھا، لیکن اس کی سیاہ آنکھوں میں ایک سرخی سی دکھائی دی، جو مشرقی ذہنیت کو سمجھنے والے لوگوں کے لیے بہت کچھ بیان کر رہی تھی۔

"تم چلتے ہو!" اس نے سخت لہجے میں کہا، اس کی آواز تھوڑی سی لرز رہی تھی، "ورنہ میں تمہیں مار ڈالوں گا"!

میجر برین نے اپنے کندھے سیدھے کیے اور لڑکے کو گہری نظر سے دیکھا۔ "شاید تم کامیاب ہو جاؤ،" اس نے بے حس انداز میں اور تقریباً غیر شخصی آواز میں کہا، "لیکن تم بیس فٹ دور جانے سے پہلے پکڑے جاؤ گے — اور پھر تمہیں پھانسی دی جائے گی۔"

لڑکے کی آنکھوں میں وہ سرخی اب بھی نظر آ رہی تھی۔ "اگر تمہاری مدد نہ ملی تو موت زندگی سے بہتر ہے"!

میجر برین نے لڑکے کے ساتھ جانے کا فیصلہ اس لیے کیا کیونکہ وہ چینیوں کو بہت اچھی طرح جانتا تھا۔ جب ایک چینی قتل کا ارادہ کرتا ہے، تو وہ بہت ٹھنڈے دماغ کا اور ضدی ہوتا ہے۔ وہ صرف تب کسی کو نقصان پہنچانے کا سوچتا ہے جب عزت کا مسئلہ ہو یا "چہرہ کھونے" کا خطرہ ہو، اور جب وہ ایسا کرتا ہے، تو وہ اپنی زندگی کا نہیں سوچتا ہے۔

میجر برین نے سر ہلایا۔ "بندوق سے ہاتھ ہٹا لو،" اس نے کہا، "ایک خفیہ پولیس افسر آ رہا ہے۔ میں تمہارے ساتھ چلوں گا۔"

جیسے ہی میجر نے اس کا بازو پکڑا، اسے اس کے جسم میں تناؤ کا احساس ہوا، جو کہ اعصاب کے دباؤ کی نشانی تھی۔

"پُرامن رہو!" اس نے اسے خبردار کیا۔

یہ عام طور پر مانا جاتا ہے کہ چینی جذبات سے عاری ہوتے ہیں، لیکن یہ غلط فہمی مغرب کو مشرق کو سمجھنے میں رکاوٹ ہے۔ میجر برین جانتا تھا کہ اس وقت کی صورتحال کتنی خطرناک ہو سکتی ہے۔ اگر افسر لڑکے کی تلاشی لینے پر اصرار کرتا، تو حالات بدل سکتے تھے، لیکن افسر میجر برین کی باتوں سے مطمئن ہو گیا۔

"اگر یہ اصلی ہے،" میجر برین نے بلند آواز میں کہا، لڑکے کی جیب میں موجود ابھری ہوئی چیز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے، "تو میں اسے دیکھوں گا، لیکن مجھے سودا کرنا ہے۔"

افسر نے سن کر اپنی راہ بدل لی۔ چینی لڑکے نے میجر برین کی طرف آنکھوں سے دیکھا، لیکن کچھ نہیں کہا۔ ایک عام مشاہدہ کرنے والا یہ سمجھ سکتا تھا کہ لڑکا نہ تو اس وقت کے خطرے سے آگاہ ہے، نہ ہی اس چالاکی سے جو میجر نے اسے بچانے کے

لیے استعمال کی۔ لیکن لڑکے کی آنکھوں میں سرخی اور اس کا گہری سانس لینا کچھ اور ہی کہانی بیان کر رہا تھا۔

"مگوئی!" اس نے میکانیکی انداز میں کہا، جو کینٹونیز زبان میں شکریہ کہنے کا طریقہ ہے، اور اس کا مطلب ہوتا ہے، "میں اس کے قابل نہیں۔"

میجر برین نے فوراً اس کا جواب دیا جو آداب کا تقاضا تھا۔ "موہی!" اس نے کہا، جس کا مطلب ہے، "اچھی بات"!

یہ حقیقت کہ زیادہ تر مغربی لوگ ان الفاظ کو نہ صرف مضحکہ خیز سمجھیں گے، بلکہ اس موقع کے لیے غیر متعلق بھی، مشرق اور مغرب کے درمیان فرق کی ایک اور مثال تھی۔

لڑکا ایک گلی کے راستے پر چل پڑا، اور میجر برین بلا جھجک اس کے پیچھے چلنے لگا۔ اس کے ہاتھ جھول رہے تھے اور اس نے اپنے شولڈر ہولسٹر کی طرف کوئی حرکت نہیں کی۔ اس نے اپنا وعدہ پورا کیا تھا۔

وہ ایک دروازے کے سامنے رک گئے جو ایک قطار میں موجود عمارتوں کے درمیان تھا۔ یہ عمارتیں ایک دوسرے کے قریب جڑی ہوئی تھیں، اور ان کی حالت غربت کی وجہ سے بہت خراب تھی۔ جب دروازہ کھلا، تو میجر برین نے خود کو ایک صحن میں پایا جو اینٹوں کی دیوار سے گھرا ہوا تھا۔ یہ صحن کھلا اور ہوادار تھا، اور باقی دروازے صرف دکھاوے کے طور پر اینٹوں کی دیوار میں لگے ہوئے تھے اور ہمیشہ بند رہتے تھے۔ اگر کوئی ان دروازوں میں سے کوئی کھولتا، تو اسے صرف اینٹوں کی دیوار ہی نظر آتی۔

میجر برین نے کوئی حیرت کا اظہار نہیں کیا، کیونکہ وہ پہلے بھی ایسے مقامات پر جا چکا تھا۔ امیر چینی ہمیشہ اپنے رہائشی مقامات کو باہر سے غربت کا تاثر دینے کے لیے

اس طرح بناتے ہیں۔ مشرق میں آپ کو کوئی محل نظر نہیں آتا، جب تک کہ آپ ذاتی گھروں تک نہ پہنچ جائیں۔ گلی کے داخلی دروازے ہمیشہ بھیڑ بھاڑ اور غربت کا تاثر دیتے ہیں، اور عمارتوں کا ڈیزائن اس طرح کیا جاتا ہے کہ اصلی عمارت کا منظر ان دھوکہ دینے والی دیواروں سے نظر نہ آئے۔

"جلدی کرو!" چینی لڑکے نے دھیمی آواز میں کہا۔

اس کے قدم پتھریلے فرش پر پڑے اور ایک دروازے کے قریب رک گئے۔ دروازے کے پاس ایک قربان گاہ تھی اور چینی زبان میں وہ الفاظ لکھے ہوئے تھے جو "توے دے" کی موجودگی کو ظاہر کرتے تھے—وہ دیوتا جو "بے گھر بھوتوں" کو ڈرا کر خاندان کے ساتھ جڑنے سے روکتا ہے، مگر مردہ روحوں کو آزادانہ طور پر آنا جانے کی اجازت دیتا ہے۔

ایک گھنٹی بجی، اور دروازہ کھل گیا۔ ایک بڑا چینی نوکر دروازے میں کھڑا تھا۔

"مالک انتظار کر رہے ہیں،" اس نے کہا۔ لڑکا اندر چلا گیا، ایک استقبالیہ کمرے سے گزرتا ہوا جو روایتی خالصتاً لکڑی کے فرنیچر سے سجایا گیا تھا، ایک اندرونی کمرے تک پہنچا، جس کا دروازہ گول تھا، اور اس کے داخلی حصے پر ایک اونچی چوکھٹ تھی تاکہ بدروحیں اندر نہ آسکیں۔

میجر برین فوراً سمجھ گیا کہ وہ ایک ایسے پرانے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں جو ہزاروں سال پرانی روایات کو برقرار رکھے ہوئے ہے۔ وہ یہ بھی جان گیا کہ اگر اسے قیدی کے طور پر قبول کیا گیا تو وہ دروازے کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھے گا، اور اگر اسے معزز مہمان کے طور پر بلایا گیا تو وہ دروازے کے سامنے بیٹھے گا۔

اس کی آنکھیں جو کسی چمکتے ہوئے فولاد کی طرح سخت ہو گئی تھیں، کمرے کے اندر کا جائزہ لینے لگیں۔ ایک بوڑھا آدمی ایک نیچی کرسی پر بیٹھا تھا، اس کی تھوڑی کے گرد

جھریوں میں سفید داڑھی کی چند لٹیں جھول رہی تھیں۔ اس کا چہرہ جھریوں اور شکنوں سے بھرا ہوا تھا، اور زیادہ تر بال جھڑ چکے تھے۔ اس کی چھوٹی انگلیوں کے ناخن تین انچ تک لمبے تھے۔ وہ کمرے کے آخر میں ایک نشست پر بیٹھا تھا، جو دروازے کی طرف رخ کیے ہوئے تھی۔

"چینگ نی چوئے," اس نے میجر برین سے کہا، اور لڑکے نے ترجمہ کیا: "براہ کرم بیٹھ جائیے۔"

میجر برین نے سکون کا سانس لیا اور سخت کرسی پر بیٹھ گیا جو دروازے کی طرف رخ کیے ہوئے معزز مہمان کی نشست تھی۔

نوکر فوراً اندر آیا اور خشک تربوز کے بیجوں کی ایک پلیٹ رکھی، اور اسے ایک ٹیبل پر رکھا جو ہاتھی دانت اور جَیڈ سے مزین تھا۔ میجر برین جانتا تھا کہ چاہے معاملہ جتنا بھی فوری ہو، اس پر بات نہیں کی جائے گی جب تک کہ وہ کھانے اور پینے میں شریک نہ ہو۔ اس نے گرم چائے کا ایک گھونٹ لیا، تربوز کے بیج کو دانتوں کے درمیان دبا کر توڑا، اور بیج کے اندر کا مغز نکال لیا، اس مہارت کے ساتھ جو فوراً ظاہر کر دیتی تھی کہ وہ ان معاملات سے بخوبی واقف ہے۔ چاپ اسٹکس کو کچھ اسباق میں سیکھا جا سکتا ہے، لیکن تربوز کے بیجوں میں مہارت حاصل کرنا اتنا آسان نہیں۔

بوڑھا آدمی ایک بانس کی نالی سے بھرپور کش لے رہا تھا، جس کا پیالہ نرم دھات سے بنا ہوا تھا۔ اس نالی میں چینی تمباکو سُک ین تھا، جو گلے کی جھلیوں کو جلا دیتا ہے۔ اس نے غُرغُراتے ہوئے بات شروع کی۔

میجر برین کو اس بات میں کوئی شک نہیں تھا کہ نوجوان لڑکا ترجمانی کرے گا۔ وہ سمجھ رہا تھا کہ لڑکا صورتحال سے بخوبی واقف ہے اور خود سے بھی اپنی بات کرنے کی خواہش بھی ہے۔ لیکن عمر کے احترام کے تحت، لڑکا بوڑھے شخص کے چہرے پر

نظریں جمائے بڑے دھیان سے سن رہا تھا، اور ترجمانی کے لیے تیار تھا، مگر وہ صرف وہی بات کہے گا جو خاندان کے سربراہ نے کہی تھی، نہ کہ جو وہ خود کہنا چاہتا تھا۔

تقریباً تین منٹ تک بوڑھا شخص بولتا رہا۔ میجر برین نے یہاں وہاں کچھ الفاظ سنے، اور جیسے ہی ان الفاظ نے اس کے دماغ میں جگہ بنائی، وہ پوری توجہ سے سننے لگا۔

پھر جب دادا نے بات ختم کی تو ترجمانی کی گئی، اور لڑکے کی آواز میں وہ روکھا پن تھا جو کسی اور کے الفاظ دہراتے وقت ہوتا ہے۔

"جیٹ کِٹ کِنگ کو ہمارے دشمنوں نے پکڑ لیا ہے۔ اسے اذیت دی جائے گی۔ وہ ابھی بھی اسے اذیت دینے کی تیاری کر رہے ہیں۔ وہ اسے اس وقت تک اذیت دیں گے جب تک وہ بول نہ دے یا مر نہ جائے۔ اور وہ نہیں بولے گی۔ تمہیں اسے بچانا ہوگا۔ تمہیں جلدی کرنی ہوگی۔ اور تمہاری اپنی جان بھی خطرے میں ہوگی۔"

میجر برین نے فوراً سوالات شروع کیے۔ "تمہارے دشمن کون ہیں؟"

"چین کے دشمن۔"

"وہ کون ہیں؟"

"ہم نہیں جانتے۔"

"لڑکی کتنی دیر سے غائب ہے؟"

"ایک گھنٹے سے کم۔"

"وہ اسے کیوں اذیت دے رہے ہیں؟"

"یہ جاننے کے لیے کہ اس نے شواہد کے ساتھ کیا کیا۔"

"کون سے شواہد؟"

یہ سوال سن کر کمرے میں خاموشی چھا گئی۔ پھر لڑکے نے بوڑھے شخص کی طرف مڑ کر تیز آواز میں کچھ کہا۔ میجر برین کو سمجھ آگیا کہ لڑکا بوڑھے شخص سے اجازت لے رہا ہے کہ وہ میجر برین کو حقیقت بتائے۔ لیکن جیسے ہی بوڑھے شخص نے اپنے دانتوں کے درمیان پائپ پکڑا اور اس کے دھوئیں کے بادل بنے، میجر برین کو احساس ہو گیا کہ جواب بہت الجھا ہوا ہو گا۔

لیکن کوئی جواب نہ آیا۔ بوڑھا شخص سکون سے اپنے تمباکو کی پائپ کے کش لیتا رہا، دھواں اگلتا رہا، اور اس کی نظریں دور خلا میں کہیں جمی رہیں۔

نوجوان لڑکے نے دوبارہ میجر برین کی طرف رخ کیا اور اپنی آواز دھیمی کر لی۔

"اس شہر میں مہ بک ہینگ نام کا ایک شخص ہے، جو کانٹون سے آیا ہے۔"

میجر برین نے بس دلچسپی دکھائی، کیونکہ وہ پہلے ہی مہ بک ہینگ اور اس کے مقصد کے بارے میں جانتا تھا، لیکن اس نے یہ بات اپنے چہرے پر نہیں آنے دی۔

لڑکے نے اہم باتیں بتانا شروع کیں۔

"مہ بک ہینگ کانٹون میں بہت طاقتور ہے۔ کانٹون، نانکنگ حکومت کے خلاف بغاوت کر رہا ہے۔ نانکنگ حکومت چین کو ایک کرنا چاہتی ہے تاکہ جاپان کے خلاف جنگ شروع کی جا سکے، خاص طور پر منشوریا کے بارے میں۔ جب تک کانٹون کا مسئلہ حل نہیں ہوتا، جنگ نہیں ہو سکتی۔ کانٹون کے پاس پیسہ اور طاقت ہے"...

"مہ بک ہینگ امن قائم کرنے میں رکاوٹ ڈال رہا ہے۔ وہ نانکنگ حکومت کو اپنے شرائط پر ہتھیار ڈالنے کا پیغام بھیج رہا ہے، اور وہ شرائط بالکل ناممکن ہیں۔ مہ بک ہینگ غدار ہے۔ وہ چین کے دشمنوں سے پیسہ لے کر بغاوت کو زندہ رکھے ہوئے ہے۔ اگر ہم یہ ثابت کر سکیں تو کانٹون کے لوگ غدار کی بات پر یقین نہیں کریں گے۔"

"جیٹ کٹ کِنگ میری بہن ہے۔ یہ آدمی میرے دادا ہیں۔ ہم نے اس مسئلے پر بات کی تھی۔ جیٹ کٹ کِنگ نے بزنس اسکول سے تعلیم حاصل کی ہے۔ وہ ایک آدمی کے بولے گئے الفاظ کو اس کی رفتار سے زیادہ تیزی سے لکھ سکتی ہے، اور پھر ان کو ٹائپ رائٹر پر نقل کر سکتی ہے۔ وہ بہت ذہین ہے۔ ہم نے فیصلہ کیا کہ وہ مہ بک ہینگ کو دھوکہ دے کر اس کی سیکریٹری بنے گی۔ پھر جب غداری کی رقم ملے گی، تو وہ ثبوت حاصل کرے گی اور ہمیں دے گی۔

"ہمیں معلوم ہے کہ اس نے وہ ثبوت حاصل کر لیے تھے۔ وہ مہ بک ہینگ کی جگہ سے نکل گئی۔ لیکن راستے میں دو آدمیوں نے اس سے بات کی۔ وہ ان کے ساتھ ایک گاڑی میں چلی گئی، اور اس کے بعد سے اسے کسی نے نہیں دیکھا۔"

لڑکا بولتے بولتے رک گیا اور ایک گہری سانس لی۔

بوڑھا شخص آرام سے تمباکو کے آخری کش لگاتا رہا، پھر اپنی داغدار انگلیوں سے چمڑے کی تھیلی میں سے تمباکو نکالنے لگا۔

میجر برین نے غور سے اپنی آنکھیں سکڑیں۔ "شاید وہ اپنے دوستوں کے ساتھ گئی ہو۔"

"نہیں۔ وہ دشمن تھے۔"

"کیا اس کے پاس ثبوت تھے؟"

"ظاہر ہے نہیں۔"

"کیوں؟"

"کیونکہ جب میں آپ کے پاس آیا تھا، تین آدمی اس کے کمرے میں آئے اور اس کی تلاشی لی۔"

میجر برین نے سوچتے ہوئے اپنی پیشانی پر شکن ڈالی۔ "اس کا کیا مطلب ہے؟" اس نے پوچھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے اسے پکڑلیا، اس کی تلاشی لی، لیکن جو چیز انہیں چاہیے تھی وہ نہیں ملی، پھر وہ اس کے کمرے میں گئے، یہ سوچ کر کہ وہ وہاں چھپی ہوگی۔"

"اور جب وہاں نہ ملی؟" میجر برین نے پوچھا۔

"جب وہ نہ ملی، تو وہ جیٹ کٹ کِنگ کو اذیت دیں گے۔" لڑکے نے اپنی زبان سے ہونٹوں کو تر کیا اور ایک ہلکی سی لرزتی حرکت کی۔ "وہ بہت ظالم ہیں،" اس نے کہا۔ "وہ اذیت دینے کے طریقے جانتے ہیں۔ وہ کپڑے اتارتے ہیں، جسم کو ہاتھوں اور پیروں سے باندھتے ہیں، اور پیٹھ کے بیچ میں چھوٹے چھوٹے آگ کے شعلے جلاتے ہیں۔"

"لڑکی نہیں بولے گی؟" میجر برین نے پوچھا۔ "کیا وہ اذیت کے دوران بھی نہیں بولے گی؟"

"وہ نہیں بولے گی۔"

"میں اسے کیسے بچا سکتا ہوں؟ وقت نہیں ہے۔ وہ اذیت دینے لگے ہوں گے!" میجر برین نے کہا اور کوشش کی کہ اپنی آواز جتنی ممکن ہو آہستہ رکھے۔

لڑکے نے ایک ہلکی سی چیخ ماری۔ اس کا ہاتھ تیزی سے جیب سے نکلا اور اس نے بے قابو ہو کر ریوالور کی نالی میجر برین کے پیٹ کے درمیان تان دی۔

"جب وہ مرے گی،" اس نے غصے سے کہا، "تم مرو گے! تم اسے بچا سکتے ہو! صرف تم! تمہیں ان معاملات کا علم ہے۔ اگر وہ مر گئی، تو تم بھی مر جاؤ گے! میں اپنے آبا و اجداد کی قسم کھاتا ہوں"!

میجر برین نے ایک نظر ریوالور کی نالی اور لرزتے ہوئے ہاتھ پر ڈالی۔ وہ جانتا تھا کہ اس وقت کتنے بڑے خطرے میں ہے۔ اس نے بوڑھے شخص کی طرف دیکھا، جو اب بھی آرام سے اپنی پائپ روشن کر رہا تھا، اور اس کے ہاتھ چٹان کی طرح تھے، جو جلتی ہوئی ماچس پکڑے ہوئے تھے۔ اس کی آنکھیں ابھی تک خلا میں جمی ہوئی تھیں اور وہ سر تک نہیں موڑ رہا تھا۔

میجر برین نے فوراً کئی باتیں سمجھیں۔

"میں اپنی پوری کوشش کروں گا،" اس نے نرمی سے کہا اور آہستہ آہستہ پیچھے ہٹنے لگا، جیسے کھڑا ہونے کے لیے جگہ بنا رہا ہو۔ اس حرکت سے ریوالور کا رخ تھوڑا سا بدل گیا۔

"اگر یہ لڑکی تمہاری بہن ہے،" اس نے کہا، "تو وہ کیسے تمہاری بہن ہو سکتی ہے جب تمہارا دادا اوانگ ہے؟"

"وہ میری بہن نہیں ہے۔ میں اسے چاہتا ہوں۔ میں اس سے شادی کرنے والا ہوں! تمہیں اسے بچانا ہوگا۔ فوراً! جا کر کچھ کرو، اور اگر تم نے کچھ نہ کیا، تو مرنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔ یہاں تمہیں پیسے ملیں گے، بہت پیسے"!

بوڑھے شخص نے، جو اب تک خلا میں گھور رہا تھا اور جس کا سر ذرا بھی نہیں مڑا تھا، اپنے چوغے کے نیچے سے بایاں ہاتھ نکالا اور ایک چمڑے کا تھیلا میجر برین کی طرف پھینک دیا۔ تھیلے کا منہ کھلا تھا جس میں روشنی سے کرنسی کے رول چمک رہے تھے۔

"لڑکی کا کمرہ کہاں ہے؟" میجر برین نے پوچھا، لیکن اس نے پیسے لینے کی کوئی کوشش نہیں کی۔

لڑکا اتنا گھبرایا ہوا تھا کہ وہ بول نہیں پا رہا تھا۔ وہ ایسا لگ رہا تھا جیسے فوراً بے ہوش ہو جائے گا یا ذہنی طور پر بے قابو ہو جائے گا۔ اس کے ہاتھ میں پکڑی ریوالور دائرے میں ہل رہی تھی۔

"جلدی کرو!" میجر برین نے سخت لہجے میں کہا۔ "اگر میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں تو مجھے یہ جاننا ضروری ہے کہ وہ کہاں ہے۔"

لڑکے نے بس اپنے ہونٹوں کو تَر کیا۔

یہ بوڑھا شخص تھا جس نے جواب دیا۔ اس نے اپنا پائپ منہ سے نکالا اور میجر برین حیران ہو گیا کہ وہ نہایت روانی سے انگریزی بول رہا تھا۔

"اس کے پاس اسٹاکٹن اسٹریٹ کے نمبر تیرہ بیس بائیس میں ایک کمرہ ہے," بوڑھے شخص نے کہا۔

"یہ کمرہ اس کے نام پر رکھا گیا ہے۔"

میجر برین نے غور سے اس پر نظر ڈالی۔

"میں نے تمہیں کہیں پہلے دیکھا ہے..." وہ کہنے لگا، اور پھر جیسے کسی بڑے ہاتھ نے روشنی بجھا دی ہو، کمرہ اچانک گہری تاریکی میں ڈوب گیا، ایسا اندھیرا جو جیسے ایک کمبل کے اندر ہوتا ہے۔ اس اندھیرے میں جسموں کی سرسراہٹ سنائی دی، جو خفیہ طور پر تیزی سے حرکت کر رہے تھے۔

میجر برین نے فوراً خود کو ایک طرف دھکیل دیا۔ اس کا ہاتھ تیزی سے اپنے کوٹ کے اندر گیا اور شولڈر ہولسٹر میں رکھی آٹومیٹک پستول کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔

پھر، اتنی ہی اچانک روشنی واپس آ گئی جتنی جلدی غائب ہوئی تھی۔ کمرہ بالکل ویسا ہی تھا جیسے تین یا چار سیکنڈ پہلے تھا، سوائے اس کے کہ اب میجر برین وہاں اکیلا تھا۔ کرسیاں وہیں رکھی تھیں، بوڑھے چینی کا پائپ، جس کا پیالہ ابھی بھی دھواں دے رہا

تھا ، ایک چھوٹی سی میز پر رکھا تھا۔ لیکن بوڑھا چینی اور لڑکا دونوں غائب ہو چکے تھے۔

ایک شخص باہر سے آہستہ آہستہ چلتا ہوا اندر آیا۔ یہ وہی نوکر تھا جس نے میجر برین کو کمرے تک پہنچایا تھا۔

"تم یہاں کیا چاہتے ہو؟" اس نے پوچھا۔

"میں مالک سے ملنا چاہتا ہوں۔"

"مالک گھر پر نہیں ہیں۔ تم اب باہر چلے جاؤ۔"

میجر برین نے اپنے ہتھیار ہولسٹر میں واپس رکھا اور دوستانہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا، "ٹھیک ہے۔"

نوکر صحن میں آیا، دروازہ کھولا اور کہا، "الوداع۔"

"الوداع،" میجر برین نے کہا اور گلی میں قدم رکھ دیا۔

کُہر بڑھنے لگا تھا اور اس کی نم، بل کھاتی سڑکیں پراسرار عمارتوں کے دھندلے گوشوں میں جا کر گم ہو رہی تھیں۔ مرکزی سڑکوں سے ٹریفک کی آوازیں مدھم ہو کر آ رہی تھیں، جیسے وہ کسی دوسرے جہان کی آوازیں ہوں۔

میجر برین نے قدم بڑھایا اور جیسے ہی وہ چلنے لگا، سڑک کے دوسرے طرف ایک سایہ حرکت میں آ گیا۔ ایک جھکا ہوا شخص تاریکی میں خاموش عمارتوں کے سامنے سے گزرا۔ ایک اور شخص ایک عمارت کے دروازے سے بے پرواہ نکل آیا، روشنی میں کھڑا ہو کر اوپر نیچے دیکھنے لگا، جیسے وہ کسی کا انتظار کر رہا ہو۔ ایک بھاری بھرکم شخص، جس کا جسم موٹی گدی دار کوٹ میں چھپا ہوا تھا، ہاتھ آستینوں میں دبا کر، پیچھے والے دروازے سے نکل کر سیدھا میجر برین کی طرف بڑھنے لگا۔

میجر برین نے گہری سانس لی، مڑا اور تیزی سے روشنی والے راستے کی طرف چلنے لگا۔

یہ حقیقت کہ لڑکے کو سڑک پر اسے روکنے پر مجبور ہونا پڑا، اس معاملے کو مزید پیچیدہ بنا رہی تھی۔ چائنا ٹاؤن کی گلیوں میں جو کچھ بھی ہوتا ہے، وہ زیادہ تر لوگوں کی نظروں سے بچتا نہیں ہے۔

میجر برین کو یہ جاننے کا کوئی طریقہ نہیں تھا کہ وہ سایے والے کون لوگ ہو سکتے ہیں۔ وہ شاید اس کے وہ لوگ ہوں جنہوں نے اسے یہ کام سونپا تھا، تاکہ وہ اس پر نظر رکھ سکیں، یا پھر دشمن کے ایجنٹ ہو سکتے تھے، جو اسے کسی اہم کام کو مکمل کرنے سے روکنا چاہتے ہوں۔

لیکن ایک بات واضح تھی۔ شہر میں کہیں ایک چینی لڑکی دشمنوں کی قید میں تھی، جو غالب امکان کے مطابق اس وقت بھی اس پر تشدد کر رہے تھے تاکہ یا تو وہ کچھ بول دے یا مر جائے۔ اور دوسری بات بھی اتنی ہی یقینی تھی۔ جب تک میجر برین اس لڑکی کو بچانے میں کامیاب نہیں ہوتا، اسے اپنی جان کی قربانی کے لیے تیار رہنا ہوگا۔

نوجوان آدمی نے اپنے آباواجداد کی قسم کھائی تھی، اور ایسی قسموں کو نظرانداز کرنا مشکل ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ، بوڑھے شخص کی خاموش رضامندی نے بھی صورتحال کو مزید سنگین بنا دیا تھا۔

"دادا!" میجر برین غصے سے بڑبڑایا۔ "وہ اس کا دادا نہیں ہے جتنا کہ میں جانتا ہوں! میں نے اسے کہیں نہ کہیں دیکھا ہے، اور میں اسے پہچانوں گا"!

لیکن وہ جانتا تھا کہ اس غیر واضح یاد کو ذہن میں دہرا کر وقت ضائع کرنا بے فائدہ ہوگا۔ اس وقت میجر برین کے پاس ایک اور بڑی ذمہ داری تھی جس کے لیے غیر

معمولی مہارت کی ضرورت تھی، اور اگر وہ اس میں ناکام ہوا تو اس کی قیمت موت ہو سکتی تھی۔

اس نے اپنی جیب میں تمباکو کا تھیلا تلاش کیا اور اس کا ہاتھ کچھ لٹکتی ہوئی چیز سے ٹکرا گیا جو اس کے کوٹ کے کنارے سے بندھی ہوئی تھی۔ اس نے کپڑے کو گھما کر دیکھا، اور یہ وہی چمڑے کا تھیلا تھا جو بوڑھے شخص نے اسے دیا تھا۔ وہ تھیلا کرنسی نوٹوں سے بھرا ہوا تھا، جو مضبوطی سے لپیٹے گئے تھے۔

یقیناً یہ تھیلا بوڑھے نوکر نے اس کے کوٹ سے باندھا تھا جب وہ صحن سے باہر جا رہا تھا۔ اس خیال نے میجر برین کو عجیب سی حفاظت اور بے چینی کا احساس دلایا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ ان سایوں میں سے کم از کم ایک شخص، جو اس کا پیچھا کر رہا تھا، اس بوڑھے شخص کے لیے کام کر رہا تھا جو لڑکی کے دادا ہونے کا دعویٰ کر رہا تھا۔ وہ سایہ یہ یقینی بنائے گا کہ میجر برین اس کرنسی کے تھیلے کو تلاش کرے اور یہ کہیں گم نہ ہو جائے۔

لیکن تین سائے تھے۔ باقی دو کا کیا ہوگا؟ اور یہ بھی ایک تشویش تھی کہ دوست سایہ بھی دشمن بن سکتا ہے، جب میجر برین اپنی مہم میں ناکام ہوگا۔

نوجوان آدمی نے کہا تھا کہ لڑکی کے مرنے کے بعد میجر برین بھی نہیں بچے گا؛ اور یہ وعدہ اس نے اپنے آباواجداد کی یاد کے ساتھ کیا تھا۔

میجر برین سیدھا اپنے ہوٹل کے کمرے کی طرف گیا، جو چائنا ٹاؤن کے قریب تھا، مگر شہر کے کنارے پر واقع تھا۔ اس کے پاس سوچنے کا وقت تھا۔ اس کے علاوہ، ہوٹل کے کمرے میں ایک خفیہ راستہ بھی تھا، جس سے وہ باہر جا سکتا تھا۔

اس نے دروازہ کھولا، لائٹ آن کی، دروازہ بند کیا اور لاک لگا دیا، پھر کرسی پر بیٹھ کر اپنی گھڑی کی ٹک ٹک سننے لگا۔

وہ جانتا تھا کہ بغیر کسی منصوبے کے فوراً عمل میں آنا بے فائدہ ہوگا۔ اور یہ بھی جانتا تھا کہ وقت ضائع کرنا جان لیوا ثابت ہو سکتا ہے۔ اس نے خود کو تین منٹ کا وقت دیا — صرف ایک سو اسی سیکنڈ — تاکہ وہ کوئی منصوبہ سوچ سکے، جو لڑکی کی جان بچا سکے اور اپنی زندگی کو بھی محفوظ رکھ سکے۔

مہ بک ہینگ کا خیال آیا۔ میجر برین کے ذہن میں مہ بک ہینگ کے بارے میں کچھ شک تھے، لیکن کوئی ٹھوس ثبوت نہیں تھا۔ ایک امکان یہ تھا کہ ان شکوں کو ثبوت میں بدلنے کے لیے کوئی لالچ دیا جا سکتا ہے، لیکن مسئلہ وقت کا تھا۔

میجر برین جانتا تھا کہ ضروری ثبوت ملنے کے باوجود، وہ قیدی کو فوراً آزاد نہیں کر سکے گا۔ لڑکی اس سے پہلے مر چکی ہوگی، جب تک وہ معلومات کو ایسی چیز میں بدل نہ سکے جو اس کے قید کرنے والوں کے لیے اتنی اہم ہو کہ وہ اس کی جان بچا سکیں۔

اس نے کرسی پر بے چینی سے پہلو بدلا، اور وقت کا اندازہ لگایا۔ تیس سیکنڈ گزر چکے تھے۔ وہ قسمت پر بھروسہ نہیں کر سکتا تھا، اور نہ ہی یہ پیش گوئی کر سکتا تھا کہ وہ کون ہو سکتا ہے جو لڑکی کو اغوا کرنے والا ہو، یا وہ کہاں اذیت دی جا رہی ہو۔ اس بات کا بہت کم امکان تھا کہ وہ اپنی مشرقی معاملات کی گہری سمجھ کے باوجود صحیح اندازہ لگا سکے گا۔ پھر بچانے کا کام باقی رہتا، لیکن اس وقت تک لڑکی کی موت واقع ہو چکی ہو گی۔

پینتالیس سیکنڈ گزر چکے تھے۔

میجر برین نے اپنی ٹانگوں کی پوزیشن بدلی۔ اس کی آنکھوں میں چمک تھی، جیسے وہ کسی قیمتی دھاتی آلے کو گھور رہا ہو۔ اس کے جبڑے کی لکیر صاف تھی اور ہونٹ پختہ بند تھے۔ روشنی اس کے چہرے پر پڑ رہی تھی۔

اس نے اپنے دماغ کو منطقی انداز میں سوچنے پر مرکوز کیا۔ لڑکی ایک جاسوس تھی، اور یقیناً اس کے پاس ایسی معلومات ہوں گی جو مہ بک ہینگ کو چین کے دشمنوں سے جوڑتی ہوں۔ سب سے زیادہ امکان یہ تھا کہ وہ معلومات پیسہ تھا، لیکن پیسہ کسی نشان کے بغیر دیا جاتا ہے۔ اس لیے لڑکی نے جو چیز حاصل کی تھی، وہ کچھ اور ہو سکتی تھی، جو اس شخص کو ظاہر کرتی تھی جس نے وہ پیسہ دیا تھا۔ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ وہ چیز ایک چیک کی صورت میں تھا۔

اب لڑکی اس جگہ سے نکل کر اپنے دوستوں کے پاس جا رہی تھی، اور دشمن جانتے تھے کہ وہ جاسوس تھی — کم از کم اتنی جلدی، شاید پہلے سے ہی۔ کیا لڑکی کو یہ احساس تھا کہ اس کا راز فاش ہو چکا ہے؟ یہ سوال صرف بعد میں واضح ہو سکتا تھا، جب حالات مزید سامنے آئیں گے۔ وہ حالات جن سے یہ ثابت ہوا کہ دشمن نے لڑکی کو اغوا کر لیا تھا۔

یقیناً، اس کی تلاشی فوراً لی گئی ہوگی، اور اس کے کمرے کی تلاشی اس بات کی نشاندہی کرتی تھی کہ وہ نہیں ملی تھی۔ دشمن نے چیک کا پتہ لگانے کے لیے اسے ہر جگہ ڈھونڈا، اور لڑکی نے اس چیک کو اپنے جسم کے علاوہ کہیں اور چھپایا تھا۔ کہاں؟

دشمنوں نے سمجھا تھا کہ سب سے ممکنہ جگہ لڑکی کا کمرہ تھا۔ صحیح ہے یا غلط، لیکن وہ یہ نتیجہ اخذ کر چکے تھے کہ چیک وہاں چھپا ہوا ہوگا۔

اب اس وقت لڑکی کو ڈھونڈنا اور زندگی بچانے کے لیے ناممکن لگ رہا تھا۔ لیکن دشمن اس لیے اسے اذیت نہیں دے رہے تھے کہ انہیں اس میں خوشی مل رہی ہو، بلکہ وہ چیک حاصل کرنے کے لیے یہ سب کر رہے تھے۔ اگر چیک بغیر اذیت کے مل جاتا، تو وہ اذیت دینے سے بچ جاتے۔

یہ خیال میجر برین کے ذہن میں آیا اور اس نے فوراً اس کو اس صورتحال کا مرکز سمجھا۔ اس کی آنکھیں بغیر کسی ہچکچاہٹ کے گھوم رہی تھیں، اور اس کی بھنویں گہری سوچ میں سیدھی ہو گئیں۔

چند لمحے بعد، اس نے سر ہلایا، اور اپنی نظریں گھڑی کے ڈائل پر مرکوز کر دیں۔ اب تین منٹ اور تیرہ سیکنڈ باقی تھے جو اس نے خود پر مقرر کیے تھے۔

میجر برین اپنے کمرے کے کونے میں موجود ڈیسک کی طرف بڑھا، جہاں کچھ عجیب و غریب چیزیں رکھی ہوئی تھیں۔ یہ وہ سامان تھا جو اس نے مستقبل کی ہنگامی صورتحال کے لیے جمع کیا تھا۔ اس نے ایک رنگین مستطیل کاغذ نکالا جو ایک بینک کا چیک تھا، جو مشرقی تعلقات میں مشہور تھا۔ یہ چیک خالی تھا، اور میجر برین نے اسے بھرنا شروع کیا۔

وصول کنندہ کا نام "مہ بک ہینگ" لکھتے ہوئے، اس نے رقم کا تعین کرنے کے لیے کچھ دیر سوچا۔ آخر کار، اس نے پچاس ہزار ڈالر منتخب کیے کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہ رقم سب سے زیادہ ہوگی اور مہ بک ہینگ اپنے کام کے لیے زیادہ پیسہ طلب کرے گا، خاص طور پر اگر پہلے بھی کچھ ادائیگیاں ہو چکی ہوں۔

جب چیک کے نیچے دستخط کا وقت آیا تو میجر برین نے بہت مہارت سے دستخط کیے۔ اس کے ہونٹوں پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ تھی کیونکہ اس نے ایک ایسا دستخط بنایا جو بہت ہی حقیقت پسندانہ تھا۔ یہ دستخط ایک ایسے شخص کا تھا جسے بہت کم لوگ جانتے تھے، لیکن میجر برین ہمیشہ ایسی معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرتا تھا جو عام سفارتکاروں کے لیے دستیاب نہیں ہوتی۔

چیک کو خشک کرنے کے بعد، اس نے اسے چند بار تہہ کیا اور پھر اسے ایک چھوٹے گولے کی شکل میں ڈھال لیا۔ پھر اس نے اسے ایک سیلوفین کور میں لپیٹا اور اپنی جیب میں ڈال لیا۔

اب وہ اپنے کمرے سے نکلنے کے لیے خفیہ راستے سے گزرا۔ ایک دروازے سے دوسرے کمرے میں، پھر ایک اور دروازے سے ایک ایسی کھڑکی تک جو آگ سے بچاؤ کی طرف کھلتی تھی، وہاں سے پلیٹ فارم تک، پھر ایک اور دروازے تک، اور اس دروازے سے سیڑھیوں تک، جہاں سے وہ ایک گلی کے دروازے تک پہنچا اور پھر گلی سے باہر نکلا۔

اس نے ایک ٹیکسی روکی اور لڑکی کے اپارٹمنٹ کا پتہ بتایا۔ جب ٹیکسی تیز رفتاری سے آگے بڑھی، میجر برین نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔

دو گاڑیاں پیچھے اس کے ساتھ چل رہی تھیں۔

میجر برین نے سانس لیا، کیونکہ یہ کوئی حیرانی کی بات نہیں تھی؛ یہ وہی تھا جس کی وہ توقع کر رہا تھا۔ وہ ایسے لوگوں سے نمٹ رہا تھا جو بہت ماہر تھے۔ اسے نہیں معلوم تھا کہ آیا وہ کسی سایے کو جھٹکنے میں کامیاب ہو چکا ہے یا نہیں، لیکن وہ یہ جانتا تھا کہ ان گاڑیوں میں ایک شخص ہر گاڑی میں موجود ہے اور وہ اس کا پیچھا کر رہے ہیں۔

اس نے تعاقب کو ختم کرنے کی کوشش کی، لیکن یہ ایک جان بوجھ کر غیر موثر کوشش تھی۔ گاڑیاں پیچھے رہ گئیں اور اپنی لائٹس بند کر دیں۔

ایک کم تجربہ کار شخص سمجھ سکتا تھا کہ چال کامیاب ہو چکی ہے اور اس کے تعاقب کرنے والے کھو گئے ہیں، لیکن میجر برین صرف مسکرایا اور ٹیکسی کو لڑکی کے اپارٹمنٹ کی طرف تیز رفتاری سے بڑھنے دیا۔

اس نے لڑکی کا اپارٹمنٹ آسانی سے ڈھونڈ لیا۔ یہ تیسری منزل پر تھا۔ عمارت میں زیادہ تر لوگ رہتے تھے جن کے پاس زیادہ پیسہ نہیں تھا، لیکن ان کے گھروں کی صفائی اور ترتیب بہت اچھی تھی۔

لڑکی کے اپارٹمنٹ کا دروازہ بند تھا۔ میجر برین نے صرف اتنا وقت لیا جتنا چابی کو گھمانے میں لگتا ہے۔ اس کے پاس ایسی ماسٹر چابیاں تھیں جو دروازہ کھولنے میں چار سیکنڈ سے بھی کم وقت لیتیں۔

وہ اپارٹمنٹ میں داخل ہوا اور دروازہ پیچھے سے کھلا چھوڑ دیا، تاکہ کسی کو خاموشی سے بند کرنے کا موقع نہ ملے۔

اس نے چند دراز کھول کر اور کپڑوں کو الٹ پلٹ کر چیک کیا، پھر ایک کولڈ کریم کا جار اٹھایا۔ اس کے چہرے پر تھوڑی سی جھنجھلاہٹ نظر آئی جب اس نے دیکھا کہ جار میں کریم بہت کم تھی۔

لیکن باتھ روم میں اسے ایک نیا، بند جار ملا۔ اس نے جار کا ڈھکن کھولا، اور چیک کو سیلوفین میں لپیٹ کر اس چکنی کریم میں ڈال دیا۔ کچھ سیکنڈ کے لیے وہ اسے وہاں چھوڑا، پھر نکال لیا۔

نکالنے کے بعد، اس نے جار کے کنارے پر کریم پھیلا دی اور اپنے ہاتھ ایک قریب پڑے تولیے سے صاف کیے۔ تولیے پر اضافی کریم کے نشان رہ گئے، جار کے درمیان ایک گہرا سوراخ نظر آ رہا تھا۔

چیک کو سیلوفین سے نکال کر، میجر برین نے اسے واش اسٹینڈ پر رکھا، یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ یہ کسی چھوٹی چیز کو رکھنے کے لیے استعمال ہوا تھا۔

پھر اس نے جعلی چیک اپنی جیب میں ڈالا، اور اپنے ہاتھ صاف کیے تاکہ کریم کے تمام نشان ہٹا دے، مگر اس بات کا دھیان رکھا کہ ناخنوں کے نیچے تھوڑی سی کریم رہ جائے جو آسانی سے دیکھی جا سکے۔

وہ دروازے کی طرف بڑھا اور باہر جھانکا۔ راہداری خالی تھی۔ جیسے رات کے چور کی طرح، میجر برین چپکے سے راہداری میں چل کر سیڑھیاں اُترا، اور فٹ پاتھ پر آ گیا۔

اس نے ٹیکسی کو اشارہ کیا۔

"شادی شدہ ہو؟" اس نے پوچھا۔

ڈرائیور نے سر ہلایا۔

"بچے ہیں؟"

ڈرائیور نے پھر سے سر ہلایا۔

"تو پھر انہیں یاد رکھنا، اگر کچھ ہو جائے،" میجر برین نے کہا۔ "تمہاری پہلی ذمہ داری ان کے لیے ہے۔"

"بے شک!" ڈرائیور نے کہا۔ "کیا معاملہ ہے؟"

"کچھ نہیں،" میجر برین نے مختصر جواب دیا۔ "چائنا ٹاؤن کی طرف جاؤ اور جتنا تیز جا سکتے ہو' جاؤ۔ تاریک گلیوں سے بچنا۔"

"چائنا ٹاؤن میں کہاں؟"

"کہیں بھی، بس اس سمت میں۔"

"اور تیز چلانا ہے؟"

"دو پہیوں پر گاڑی موڑو"!

"بیٹھو!" ڈرائیور نے فوراً کہا۔

اس نے دروازہ بند کیا، اور ٹیکسی تیزی سے چل پڑی۔ پہلے موڑ پر ٹائروں نے شور مچایا، لیکن گاڑی سڑک پر ہی رہی۔ دوسرے موڑ پر ڈرائیور نے بہتر انداز میں گاڑی چلائی، اور پھر ایک تاریک گلی میں مڑتے ہوئے گاڑی تقریباً الٹتے ہی رہ گئی۔

میجر برین گھبرایا نہیں۔ وہ پیچھے کی طرف دیکھ رہا تھا، اس کی آنکھیں سرد اور سخت تھیں، جیسے برف کی طرح چمک رہی ہوں۔

وہ سڑک کے بیچ میں تھے جب اچانک ایک گاڑی سڑک کے پار مڑی۔ یہ ایک نیچی روڈسٹر تھی، جو تیز اور طاقتور تھی، اور جیسے ہی ٹیکسی کے قریب پہنچی، وہ پرندے کی طرح جھپٹ کر آگے بڑھ گئی۔ اس کی ہیڈلائٹس بند تھیں، اور وہ رات کی تاریکی میں کسی شکار کے جانور کی طرح چمک رہی تھی۔

ٹیکسی دوسرے چوراہے پر مڑنے ہی والی تھی کہ روڈسٹر قریب آ گئی۔ اچانک ایک تیز دھماکے کی آواز آئی، جو شاید انجن کی بیک فائر ہو سکتی تھی۔ ٹیکسی کا پچھلا ٹائر پھٹ گیا اور گاڑی رم پر بیٹھتے ہوئے سڑک پر گھسٹتے رک گئی۔

ڈرائیور نے اپنا سفید چہرہ میجر برین کی طرف موڑا، کچھ کہنے کی کوشش کی، پھر اپنے ہاتھ اوپر اٹھائے اور انگلیوں کے کنارے چھت سے ٹکرا گئے۔ وہ ایک بڑی خودکار بندوق کے سامنے تھا، جو روڈسٹر سے کود کر ایک شخص نے پکڑ رکھی تھی۔ دوسرا شخص سب مشین گن کے ساتھ میجر برین کے پیٹ کے سامنے کھڑا تھا۔

دونوں آدمی نقاب پہنے ہوئے تھے۔

"ٹائر میں کوئی مسئلہ لگتا ہے،" ان میں سے ایک نے کہا، اور اس کا لہجہ ایسا تھا جیسے وہ غیر ملکی ہو جس کی زبان میں جھٹکے ہوں۔

میجر برین نے اپنے ہاتھ نہیں اٹھائے، بس انہیں نظر میں رکھا۔ "ہاں،" اس نے جواب دیا۔

سب مشین گن والے آدمی نے دانت نکال کر مسکرایا، اور اس کے ماسک کے نیچے چمکتے ہوئے دانت صاف نظر آ رہے تھے۔ اس نے انگریزی بہت آرام سے بولی جیسے وہ ہمیشہ یہی زبان بولتا ہو۔

"بہتر ہے کہ ہمارے ساتھ چلو،" اس نے کہا۔ "تم جلدی میں لگ رہے تھے، اور ٹائر ٹھیک کرنے میں وقت لگے گا۔"

"میں انتظار کرنا پسند کروں گا،" میجر برین نے مسکرا کر کہا۔

"میں تمہیں ساتھ چلنے کا مشورہ دوں گا،" سب مشین گن والے آدمی نے شائستگی سے کہا اور بندوق کا دہانہ ایک ہلکے دائرے میں ہلایا جو میجر برین کے جسم کو نشانہ بناتا تھا۔ "شاید ساتھ چلنا تمہارے لیے بہتر ہو۔"

"شکریہ،" میجر برین نے کہا۔ "پھر میں ساتھ چلوں گا۔"

روڈسٹر میں بیٹھے شخص نے حکم دیا، "کار کا دروازہ کھولو۔"

جو شخص خودکار بندوق پکڑے ہوئے تھا، اس نے اپنا بایاں ہاتھ پیچھے کر کے دروازہ کھول دیا۔

"ٹھیک ہے،" روڈسٹر والے نے کہا۔

میجر برین نے لڑکھڑانے کا مظاہرہ کیا۔ جیسے ہی وہ لڑکھڑایا، اس نے توازن برقرار رکھنے کے لیے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور دوسرے ہاتھ سے اپنی جیب سے چیک نکال لیا۔ اس نے اپنا سر جھکایا اور چیک اپنے منہ میں ڈال لیا۔

خودکار بندوق والے شخص نے اس کی طرف چھلانگ لگائی۔ سب مشین گن والے نے طنزیہ قہقہہ لگایا۔

"نہیں، ایسا نہیں ہوگا،" اس نے کہا۔ "لے لو"!

یہ الفاظ حکم کے طور پر دیے گئے، اور خودکار بندوق والے شخص نے فوراً آگے بڑھ کر میجر برین کی گردن پر دباؤ ڈالا۔ میجر برین نے درد سے تڑپتے ہوئے اپنے جبڑے کھولے، اور وہ تہہ شدہ کاغذ کا ٹکڑا فرش پر گر گیا۔ اس شخص نے فوراً جھک کر اسے اٹھا کر اپنے ہاتھوں میں تھام لیا۔

رات کی خاموشی میں پولیس کی سیٹی کی آواز سنائی دی۔

"اندر چلو!" سب مشین گن والے نے تیز لہجے میں کہا۔

میجر برین نے اپنے گرد بازوؤں کو محسوس کیا، خودکار بندوق کو شولڈر ہولسٹر سے نکالتے ہوئے دیکھا اور پھر اسے روڈسٹر میں دھکیل دیا۔ گاڑی کے گیئرز کھڑکھڑائے اور گاڑی تیزی سے آگے بڑھ گئی۔

پیچھے سے، میجر برین نے ٹیکسی ڈرائیور کی پولیس کو آواز دیتے ہوئے چیخیں سنیں، جو اتنی بلند تھیں کہ اندھیری گلیوں میں گونج رہی تھیں۔

روڈسٹر کی لائٹس روشن ہو گئیں۔ سب مشین گن والا آدمی گاڑی چلا رہا تھا، جبکہ دوسرا آدمی میجر برین کے قریب تھا، ایک ہاتھ اس کی گردن پر اور دوسرا بندوق اس کی پسلیوں سے ٹکا رہا تھا۔

گاڑی چلانے والا آدمی شہر کو اچھی طرح جانتا تھا اور اس کی گاڑی پر مکمل کنٹرول تھا۔ گاڑی زیادہ تر تاریک گلیوں میں تیزی سے چل رہی تھی۔ پانچ منٹ کے اندر، گاڑی ایک تنگ گلی میں پہنچی، جو ڈھلوان پر تھی۔ گاڑی آہستہ آہستہ نیچے سرکنے لگی اور ٹائروں کی آواز بریک بینڈز سے رگڑ کھاتی ہوئی سنائی دینے لگی۔

ایک گیراج کا دروازہ خاموشی سے کھلا۔ روڈسٹر اندر چلی گئی اور دروازہ بند ہو گیا۔ گاڑی کی لائٹس بند کر دی گئیں اور گیراج کی ایک طرف سے دروازہ کھلا۔

"ہاں؟" اندھیرے سے ایک آواز آئی۔

"ہم نے لے لیا۔ وہ اسے ڈھونڈ چکا تھا۔ ہم نے اسے پکڑ لیا۔ اس نے اسے نگلنے کی کوشش کی، لیکن ہم نے حاصل کر لیا۔"

"یہ کہاں تھا؟" آواز نے پوچھا۔

"اس کے اپارٹمنٹ میں کولڈ کریم کے جار میں۔"

آواز نے جواب نہیں دیا، اور کچھ سیکنڈ تک خاموشی چھا گئی۔ پھر وہ آواز ایک مختصر حکم کے ساتھ بولی، "اسے اندر لاؤ۔"

گاڑی چلانے والے آدمی نے میجر برین کے بازو کو کہنی سے پکڑا۔ دوسرا آدمی، جس کا ہاتھ اب بھی میجر برین کی گردن پر تھا، بندوق کو اس کی پسلیوں پر مزید زور سے دبانے لگا۔

"ٹھیک ہے، لڑکے، کوئی چالاکی نہیں،" سب مشین گن والے آدمی نے کہا۔

میجر برین اپنے پیروں پر کھڑا ہو گیا۔ دونوں محافظ اس کے دونوں طرف تھے اور اسے آگے دھکیل رہے تھے۔ ایک دروازہ کھلا، جس سے مدھم روشنی کی جھلک باہر آئی۔ سامنے سیڑھیاں اوپر کی طرف جا رہی تھیں۔

"اوپر چلو!" بائیں طرف والے آدمی نے کہا۔

وہ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے تینوں آدمی ایک تنگ قطار میں چل رہے تھے۔ سیڑھیوں کے اوپر ایک لینڈنگ تھی، اور پھر ایک راہداری تھی۔ میجر برین کو راہداری سے گزار کر ایک کمرے میں لے جایا گیا، جو نہایت نفاست سے سجا ہوا تھا۔ یہ کمرہ بھاری فرنیچر سے آراستہ تھا، جس کے باعث اونچی چھتیں اور چوڑی کھڑکیاں بھی چھوٹی لگ رہی تھیں۔ کھڑکیاں موٹے پردوں سے ڈھکی ہوئی تھیں، جو پوری طرح بند تھیں۔

میجر برین کو ایک کرسی پر دھکیل دیا گیا۔

"یہیں بیٹھ جاؤ، لڑکے۔"

میجر برین کرسی کے کشنوں میں دھنس گیا، اس کے ہاتھ کرسی کے بازوؤں پر رکھے ہوئے تھے۔ کمرہ خالی تھا، سوائے دو محافظوں کے۔ وہ شخص جس نے حکم دیا تھا، کہیں نظر نہیں آرہا تھا۔

"کیا میں سگریٹ پی سکتا ہوں؟" میجر برین نے پوچھا۔

نقاب پوش محافظ مسکرایا۔ "بھائی، اگر سگریٹ پینا ہے تو وہ میں پیوں گا۔ تم بس آرام سے بیٹھے رہو، جیسے تصویر کھنچوا رہے ہو، اور کوئی اچانک حرکت نہ کرنا۔ تمہاری بندوق میرے پاس ہے؛ لیکن کہتے ہیں تم چالاک ہو، اور اگر مجھے تم میں کوئی چالاکی نظر آئی تو میں تمہیں چاک کر کے دیکھوں گا کہ تمہارے اندر برادہ بھرا ہے یا کچھ اور۔"

میجر برین خاموش رہا۔

وہ آدمی جس نے چیک لیا تھا، پردے والے دروازے کی طرف بڑھا، قیمتی پردوں کو ایک طرف کیا اور غائب ہو گیا۔

میجر برین نے نقاب پوش محافظ کو غور سے دیکھا جو اب بھی اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ مسکرایا۔

"فکر نہ کرو،" اس نے کہا، "مجھے نقاب کے بغیر بھی نہیں پہچان سکتے۔"

میجر برین نے اپنی آواز دھیمی اور محتاط کرتے ہوئے کہا، "کیا تم یہ سب پیسوں کے لیے کر رہے ہو؟"

وہ آدمی مسکرایا۔ "نہیں، بھائی، تم غلط سمجھے۔ میں یہ سب اپنی صحت کے لیے کر رہا ہوں!" اور پھر وہ خوشی سے ہنسا۔

میجر برین سنجیدہ ہو گیا۔ "ان کے پاس چیک ہے۔ انہیں بس اسی کی فکر ہے۔ اگر تم مجھے جانے دو تو تمہیں کچھ رقم مل سکتی ہے۔"

نقاب کے پیچھے کی آنکھیں تحقیر سے چمکیں۔ "کیا تم مجھے بیوقوف سمجھتے ہو؟"
میجر برین تھوڑا سا آگے جھکا۔ "وہ مجھے نقصان نہیں پہنچائیں گے،" اس نے کہا، "اور چیک تو ان کے پاس پہلے ہی ہے۔ لیکن کچھ اور اہم کاغذات ہیں جو میں نہیں چاہتا کہ وہ ڈھونڈیں۔ وہ کاغذات ان کے ہاتھ نہیں لگنے چاہییں، ہرگز نہیں۔ وہ کاغذات کچھ لوگوں کے لیے بہت قیمتی ہیں، اور اگر یہ ان لوگوں کے ہاتھ لگ گئے جو چیک میں دلچسپی رکھتے ہیں، تو بہت برا ہوگا۔ اگر تم وہ کاغذات لے کر انہیں صحیح لوگوں تک پہنچا دو، تو تم اتنا پیسہ کما سکتے ہو کہ کئی سالوں تک آزاد رہ سکو گے۔"
نقاب کے پیچھے کی آنکھیں اب حیرت سے پھیل گئیں۔
"یہ کاغذات کہاں ہیں؟" آدمی نے پوچھا۔
"کیا تم وعدہ کرتے ہو کہ انہیں پہنچا دو گے؟"
"ہاں، ضرور۔"
"میرے سگریٹ کیس میں ہیں،" میجر برین نے کہا، "انہیں نکالو، جلدی کرو"!
اور اس نے اپنے ہاتھ آدھے اٹھائے۔ نقاب پوش شخص تیز قدموں سے اس کے قریب آیا۔
"نہیں، اپنے ہاتھ نیچے رکھو۔ میں سگریٹ کیس نکالوں گا۔
تمہارے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہے، ٹھیک؟"
"ٹھیک ہے، لڑکے؛ کوئی چالاکی کی تو مارے جاؤ گے"!
اس نے اپنی بائیں ہاتھ میں بندوق تھامی اور دائیں ہاتھ سے میجر برین کی اندرونی جیب میں جھانکا۔ سگریٹ کیس نکال کر وہ مسکرایا اور ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔
"میں نے کہا تھا کہ میں انہیں پہنچا دوں گا۔ یہ وعدہ تھا۔ بس یہ نہیں کہا تھا کہ کس کو پہنچاؤں گا۔ پہلے میں خود دیکھوں گا، شاید مجھے خود دلچسپی ہو جائے۔"

اور وہ خوشی سے سگریٹ کیس کو اٹھا کر دیکھنے لگا۔ اس نے کیس کا لاک دبایا۔
یہ سگریٹ کیس میجر برین نے خاص طور پر ایسے مواقع کے لیے ڈیزائن کیا تھا۔ جیسے ہی آدمی نے لاک دبایا، کیس کے آدھے حصے کھل گئے اور ایک اسپرنگ میکانزم نے تیز امونیا اس کے آنکھوں میں پھینک دیا۔
میجر برین کرسی سے اس برق رفتاری سے اٹھا جیسے کوئی ماہر مکے باز ہو۔ اس کا دایاں ہاتھ باکسر کی طرح حرکت میں آیا، ایسا وار جو صرف ایک تجربہ کار مکے باز ہی کر سکتا تھا۔ یہ وار بالکل صحیح وقت پر تھا اور جسم کے تمام عضلات اس میں شامل ہوئے۔
نقاب پوش آدمی نے یہ وار اپنی ٹھوڑی پر کھایا۔ میجر برین نے ایک لمحے کے لیے سنا، لیکن ایسا لگا کہ آدمی گرنے کی آواز بھی نہیں نکال سکا۔ وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا جو راہداری میں کھلتا تھا، پھر راہداری سے سیڑھیوں کی طرف اور وہاں سے گیراج تک پہنچا۔
اس نے گیراج کا دروازہ کھولا، روڈسٹر میں بیٹھا، اگنیشن آن کیا اور اسٹارٹر پر پاؤں رکھا۔ انجن کی آواز سنائی دی۔
گیراج میں ایک روشنی چمکی اور ایک عجیب سی شکل سیاہ دھبے کی طرح دروازے سے باہر نکلی۔ وہ آدمی اپنے بازو ہلا رہا تھا اور چیخ رہا تھا۔
میجر برین نے گاڑی کا اسٹیئرنگ گھمایا اور اسے ایک موڑ پر پھسلنے دیا۔ پیچھے سے ایک گولی چلنے کی آواز آئی، جو فرش سے ٹکرا کر شور مچاتی ہوئی نکل گئی، لیکن اس کے بعد مزید کوئی گولی نہیں چلی۔

اس نے ایکسلریٹر پر زور دیا اور تین بلاکس جنوب کی طرف، مارکیٹ اسٹریٹ کی جانب بڑھا۔ اسے ایک کھلا گیراج نظر آیا، جس کے قریب آ کر اس نے گاڑی کی رفتار کم کی اور اسٹیئرنگ کو موڑتے ہوئے گیراج میں داخل ہو گیا۔

"جگہ ہے؟" اس نے پوچھا۔

"دن، ہفتہ یا مہینہ؟" ایک آدمی جس نے بوسیدہ کوٹ اور اوور آل پہنا تھا، نے پوچھا۔

"بس ایک دو گھنٹے کے لیے، شاید پوری رات۔"

اٹینڈنٹ مسکرایا۔ "چار بٹس،" اس نے کہا۔

میجر برین نے سر ہلایا اور اسے آدھا ڈالر دیا۔ بدلے میں ایک نمبر والا کارڈ حاصل کیا، پھر وہ پلٹا، گیراج سے باہر نکلا اور فٹ پاتھ پر رکتے ہوئے اس کارڈ کو چھوٹے ٹکڑوں میں پھاڑ دیا۔ پھر وہ پیدل چل پڑا، وہی راستہ اختیار کرتے ہوئے جو اس نے روڈسٹر میں طے کیا تھا۔

اسے ایک تیز رفتار موٹر کی آواز سنائی دی اور پھر ایک تیز کونے کو موڑتے ہوئے ٹائروں کی چیخنے کی آواز آئی۔ وہ فوراً ایک دروازے میں چھپ گیا۔

ایک ٹورنگ کار تیزی سے گزری، جس میں تین آدمی بیٹھے تھے، جن کے سنجیدہ چہرے تھے اور ان کے ہاتھ پوشیدہ تھے۔

جب کار گزر چکی، تو میجر برین باہر آیا اور تیزی سے چلتے ہوئے واپس اسی مکان کی طرف بڑھا جہاں سے وہ فرار ہو چکا تھا۔

وہ پہاڑی پر چڑھ رہا تھا، گیراج اب تاریک ہو چکا تھا لیکن دروازہ ابھی تک کھلا تھا۔

میجر برین محتاط انداز میں چل رہا تھا، لیکن اپنی رفتار برقرار رکھے ہوئے تھا۔ وہ گیراج میں داخل ہوا، کچھ دیر انتظار کیا، پھر آگے بڑھا اور اس دروازے کو آزمایا جو

سیڑھیوں کی طرف کھلتا تھا۔ یہ دروازہ اندر سے بند تھا۔ میجر برین رکا اور دروازے کی کنجی کے سوراخ سے جھانکا۔

اس نے دیکھا کہ چابی تالے میں لگی ہوئی تھی۔

اس نے اپنی ماسٹر چابیاں نکالیں اور ایک پتلا قلمی چاقو بھی ساتھ نکالا۔ چاقو کی نوک سے اس نے چابی کو اوپر نیچے ہلانا شروع کیا۔ آہستہ آہستہ، جیسے ہی اس نے چابی کو جھکایا، بھاری سرا، جس میں کلینچ موجود تھی، نیچے گرنے کی سمت میں آگیا۔ میجر برین نے چابی کو اس طرح گھمایا کہ یہ واضح طور پر ظاہر ہو گیا۔ پھر اس نے چاقو کی نوک سے دھکا دیا، اور چابی تالے سے نکل کر فرش پر گر گئی۔

میجر برین نے ماسٹر چابی داخل کی، اسے گھمایا اور کنڈی کی آواز سنی، پھر دروازہ کھول دیا۔

سامنے سیڑھیاں تھیں، اور ان کے ساتھ ایک چھوٹا سا داخلی راستہ تھا۔

وہ احتیاط سے سیڑھیاں چڑھنے لگا، اس کی آنکھیں آدھی بند تھیں اور جسم کسی بھی اچانک حرکت کے لیے تیار تھا۔

سیڑھیوں کے اوپر پہنچ کر وہ راہداری میں داخل ہوا اور احتیاط سے چلنے لگا۔ راہداری کے ایک سرے پر کمرے سے آوازیں آرہی تھیں، جو پُرجوش گفتگو میں بلند ہو رہی تھیں۔ میجر برین نے اس کمرے سے بچنے کی کوشش کی اور اس کے ساتھ والے کمرے میں جا کر داخل ہو گیا۔ یہ کمرہ تاریک تھا۔ میجر برین نے دروازہ بند کیا اور ایک لمحے کے لیے بالکل ساکن کھڑا رہا، اس کے تمام حواس بحال تھے۔

اسی حالت میں کھڑے کھڑے اچانک روشنی کے سوئچ کے کلک کی آواز سنائی دی اور کمرہ روشنی سے بھر گیا۔

ایک لمبا آدمی، جس کی سیاہ داڑھی تھی اور دھندلی چاندی جیسی آنکھیں تھیں، بجلی کے سوئچ کے پاس کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بڑی خودکار بندوق تھی۔ اس کے ہاتھوں کی انگلیاں لمبی اور ابھری ہوئی تھیں اور سیاہ بالوں سے ڈھکی ہوئی تھیں۔

"بیٹھ جاؤ، میجر برین،" اس نے کہا۔

میجر برین نے گہری سانس لی کیونکہ وہ شخص وہی تھا جس کا نام اس نے جعلی چیک پر جعلسازی سے لکھا تھا۔

وہ شخص ہنسا۔ "جانتے ہو، میجر، میں نے تمہاری واپسی کی توقع کی تھی۔ ہوشیار ہو، ہے نا؟ لیکن جب تم چند بار کسی کے ساتھ کیس کرتے ہو، تو تم اس کی چالاکیوں کو سمجھنے لگتے ہو۔"

میجر برین خاموش رہا۔ وہ سختی سے ساکت کھڑا رہا، اس بات کا خاص خیال رکھتے ہوئے کہ اپنے ہاتھ نہ ہلائے۔ وہ اس شخص کو اچھی طرح جانتا تھا، اس کی بے رحمیت، ذہانت، اور ضد کو بخوبی پہچانتا تھا۔

"بیٹھ جاؤ، میجر۔"

میجر برین ایک کرسی کی طرف بڑھا اور بیٹھ گیا۔

وہ داڑھی والا شخص مسکرایا اور اس کے دانت چمکنے لگے، جو اس کے اوپر کے ہونٹ کے نیچے سیاہ بالوں کے درمیان نظر آرہے تھے۔

ہاں، "میں نے تمہاری واپسی کی توقع کی تھی۔"

میجر برین نے سر ہلایا۔ "مجھے نہیں معلوم تھا کہ تم یہاں ہو،" اس نے کہا۔ "ورنہ میں زیادہ محتاط رہتا۔"

"شکریہ تمہاری تعریف کا، میجر۔ ویسے، میرے ساتھی مجھے برِنکوف کے نام سے جانتے ہیں۔ یہ بہت بدقسمتی کی بات ہوگی اگر انہیں میری اصل شناخت یا میرے تعلقات کا علم ہو جائے۔"

"تمہارے لیے بدقسمتی؟" میجر برین نے سوال کیا۔

دانت دوبارہ چمکے، اور لبوں نے ایک بے ہودہ ہنسی کے ساتھ پیچھے کی طرف حرکت کی۔

"ہمارے دونوں کے لیے بدقسمتی، میجر۔ میرے لیے تھوڑی، لیکن تمہارے لیے تین گنا زیادہ۔"

میجر برین نے سر ہلایا۔ "ٹھیک ہے، مسٹر برِنکوف،"۔

دھندلی چاندی جیسے آنکھوں نے اسے غور سے کچھ اداس ہو کر دیکھا۔

"یہ واقعی ہوشیاری تھی کہ تم نے ایسی جعلسازی تیار کی جس سے تم نے سراغ مٹانے کی کوشش کی،" برنکوف نے کہا۔"

جب انہوں نے مجھے بتایا کہ تم نے چیک کو منہ میں ڈال کر نگلنے کی کوشش کی، تو میں فوراً سمجھ گیا کہ وہ بے وقوف تھے — ہنستے ہوئے"!

میجر برین نے سر ہلایا۔ "شکریہ، برِنکوف۔"

دھندلی چاندی جیسے آنکھوں کے پیچھے خطرناک روشنی چمکنے لگی۔ "تو،" اس نے تھوڑی دیر بعد سخت لہجے میں کہا، "چیک کہاں چھپایا؟"

"اصل چیک؟"

"ہاں، ظاہر ہے۔"

میجر برین نے گہری سانس لی۔ "میں نے اسے ایسی جگہ چھپایا ہے جہاں تم کبھی نہیں ڈھونڈ سکو گے۔"

اس آدمی نے مسکرا کر دانت چمکائے۔ "نہیں، میجر۔ تم نے ایسا نہیں کیا۔ تم نے یہاں آ کر اسے اسی کمرے میں کہیں چھپایا—شاید کرسی کے کشن میں۔ جب تم بھاگے تو تم نے جلدی میں تعاقب کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے ایسا کیا۔ تم واپس آئے ہو تاکہ چیک حاصل کر سکو۔"

میجر برین نے سر ہلایا۔ "نہیں، چیک اس گھر میں نہیں ہے۔ میں تو لڑکی کے لیے واپس آیا ہوں۔"

داڑھی والے شخص کی پیشانی پر شکن آئی۔ "تم نے اسے چھپایا؟"

میجر برین نے اپنے الفاظ کو احتیاط سے منتخب کیا۔ "مجھے یقین ہے کہ وہ کسی کے ہاتھ نہیں لگے گا"۔

داڑھی والے شخص نے غصے سے گالی دی اور میجر برین کی طرف بڑھا۔

"تم پر لعنت،" اس نے دانت پیستے ہوئے کہا، "مجھے یقین ہے کہ تم سچ بول رہے ہو! میں نے ان سے کہا تھا کہ تم لڑکی کے لیے واپس آؤ گے۔ اس لیے میں نے کہا تھا کہ اگلے کمرے میں زور سے بات کریں۔ میں نے سوچا کہ تم یہاں آ کر سننے کی کوشش کرو گے، خاص طور پر اگر کمرہ اندھیرے میں ہو۔"

میجر برین نے سر جھکایا۔ "اچھی حکمت عملی،" اس نے کہا، اور اس کی آواز بلکل شائستہ تھی، جیسے کوئی کھلاڑی اپنے حریف سے کہے، "اچھا شاٹ۔"

دونوں آدمی تین سیکنڈ تک ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے رہے۔

"کچھ طریقے ایسے ہوتے ہیں،" داڑھی والے شخص نے خاموشی توڑتے ہوئے کہا، "جو سب سے سخت دل کو بھی کمزور کر سکتے ہیں، اور سب سے ضدی زبان کو بولنے پر مجبور کر سکتے ہیں۔"

میجر برین نے کندھے جھٹکے۔ "ظاہر ہے،" اس نے کہا۔ "مجھے امید ہے کہ تم اتنے بے وقوف نہیں ہو کہ یہ نہ سمجھو کہ میں نے اس حقیقت کو نظر انداز کیا ہوگا اور اس کے خلاف حفاظتی اقدامات نہیں کیے ہوں گے۔"

"کیا حفاظتی اقدامات؟"

"ایسا کہ چیک کو مکمل طور پر اپنی پہنچ سے باہر کر دیا، اس سے پہلے کہ میں واپس آؤں۔"

"یہ سوچتے ہوئے کہ اس سے تم اذیت سے بچ سکو گے؟" داڑھی والے شخص نے طنزیہ انداز میں پوچھا۔

میجر برین نے سر ہلایا۔ "یہ سوچتے ہوئے کہ تم اذیت میں وقت ضائع نہیں کرو گے، جب اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا، اور جب تمہارے پاس وقت کم ہوگا۔"

"وقت کم؟"

"ہاں۔ مجھے لگتا ہے کہ تمہیں بہت کچھ کرنا ہوگا، کیونکہ وہ چیک جلد ہی عوام کے علم میں آ جائے گا۔ تمہیں نئے انتظامات کرنے ہوں گے، اور تمہارا وقت کم ہے۔ نانکنگ حکومت اور کانٹون حکومت کو اپنے اختلافات حل کرنے پڑیں گے، جیسے ہی چیک کے بارے میں معلومات عام ہو جائیں گی۔"

داڑھی والے شخص نے غصے سے گالی دی۔

میجر برین بالکل ساکت بیٹھا رہا۔

داڑھی والے شخص نے اپنی آواز بلند کی۔ "ٹھیک ہے۔ یہ رہا۔ اندر آ جاؤ۔"

کمرے کا دروازہ، جہاں شور و غل ہو رہا تھا، اچانک کھلا۔ چار آدمی تیزی سے اندر آئے۔ ان کے چہرے پر نقاب نہیں تھا۔ میجر برین ان میں سے کسی کو نہیں جانتا تھا، اور وہ تجسس سے اسے دیکھنے لگے۔

داڑھی والے شخص نے ان پر سخت نظر ڈالی۔ "یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس نے اصل چیک کسی محفوظ جگہ پر چھپایا ہے،" اس نے کہا۔ "یہ اتنا ہوشیار ہے کہ کچھ ایسا کیا ہو جو ثابت کرنا مشکل ہو۔ چیک گھر میں بھی ہو سکتا ہے۔ شاید اس نے اسے اس کمرے میں چھوڑ دیا ہو جہاں وہ بیٹھا تھا؛ یا پھر، جب وہ دوبارہ آیا، تو اس نے اسے کسی ایسی جگہ رکھ دیا ہو جہاں ہم کبھی نہ سوچیں۔ یہ اتنا ہوشیار ہے۔"

"پہلے اس کی تلاشی لو، پھر گھر کی تلاشی لو۔ پھر اس کی گاڑی کا سراغ لگاؤ۔ وہ گاڑی زیادہ دور نہیں لے کر گیا ہوگا۔ وہ جلدی واپس آ گیا تھا... لیکن پھر بھی، اس نے اسے سڑک پر نہیں چھوڑا ہوگا۔ اسے معلوم ہوگا کہ ہم اسے ڈھونڈ لیں گے۔ شاید اس نے گاڑی کسی گیراج میں چھوڑ دی ہو جو نیچے تھی"...

میجر برین نے بات کاٹ دی۔ "معاف کیجیے، وہ گیراج میں ہی ہے۔ میں نے وہیں چھوڑا تھا اور ٹکٹ پھاڑ دیا تھا۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ تم یہاں ہو، برِنکوف، ورنہ میں یہ ساری پریشانی نہ اٹھاتا۔"

داڑھی والے شخص نے رسمی انداز میں سر جھکایا۔ "شکریہ۔ اب جب کہ ہم ایک دوسرے کو اچھی طرح سمجھ چکے ہیں، اور تم نے تعاون کرنے کا ایسا رویہ دکھایا ہے، تو شاید ہم معاملات کو آسان بنا سکیں۔ ہم دونوں ایک سودا کر سکتے ہیں۔ میں تمہیں لڑکی کے بدلے چیک دے دوں گا۔"

میجر برین نے مسکرا کر جواب دیا، وہ مسکراہٹ جو ایک والدین اپنے ہوشیار بچے کو دیتا ہے جب وہ کچھ نیا کرنے کی کوشش کرتا ہو۔

"نہیں۔ چیک کو اب بحث سے نکالنا ہوگا۔"

"ہم اسے آخر کار حاصل کر لیں گے۔"

"مجھے ایسا نہیں لگتا۔"

"جو لڑکی کے ساتھ ہونے والا ہے، وہ اچھا نہیں ہوگا۔ دیکھو، اس معاملے میں بڑے سیاسی مسائل جڑے ہوئے ہیں۔ تم، میرے عزیز میجر، اور میں، دونوں یہ جانتے ہیں کہ سیاسی معاملات پر جذباتی نہیں ہونا چاہیے۔ بد قسمتی سے، میرے کچھ ماتحت — یا شاید ساتھی کہنا زیادہ مناسب ہوگا — ابھی تک جذباتی ہیں۔ اگر وہ یہ سمجھیں کہ ایک چیک کی چوری نے اہم سیاسی معاملات کو متاثر کیا ہے، اور یہ لڑکی اس میں شامل ہے"...

اس نے بات ادھوری چھوڑ دی اور کندھے اچکا دیے۔

میجر برین نے گہری سانس لی، جو تقریباً جمائی جیسی لگ رہی تھی۔ اس نے لاپروائی سے جواب دیا، "ہم نے سیکھا ہے کہ سیاسی معاملات پر جذباتی نہیں ہونا چاہیے۔"

داڑھی والے شخص نے ہلکے طنز سے کہا، "مجھے لگا تم یہاں لڑکی کے لیے آئے ہو؟"

"میں آیا تھا۔"

میجر برین نے اپنے کندھے ہلکے سے جھٹکے۔ "مجھے چیک واپس حاصل کرنے کے لیے بھیجا گیا تھا۔ میں نے سوچا کہ لڑکی کو بچانے کا منصوبہ اس میں شامل کرنا بھی ایک اچھا خیال ہوگا۔"

داڑھی والے شخص نے اچانک اپنی ظاہری شائستگی اور مہذب رویہ کھو دیا۔ وہ غصے سے آگے بڑھا، اس کی داڑھی کانپ رہی تھی، اور اس کے سفید دانت سیاہ داڑھی کے ساتھ واضح تضاد میں نظر آ رہے تھے۔

"تم پر لعنت! ہم تم سے وہ چیک نکال لیں گے! ہم تمہیں گرم تیل میں تلیں گے، ایک ایک ٹکڑے میں! ہم تمہاری جلد اُتار کر تمہارے گوشت میں جلتی ہوئی سگار ڈالیں گے! ہم"...

غصے کی شدت سے اس کا سانس رکنے لگا۔

اس بار میجر برین نے کھل کر جمائی لی۔ "چلو، چلو!" اس نے کہا۔ "میں نے سوچا تھا ہم ان بچگانہ جذباتی مظاہروں سے آگے نکل چکے ہیں! ہم دونوں بڑے سیاسی کھیل کھیل رہے ہیں۔ اگر تم نے چیک کھو دیا ہے، تو تم نے لڑائی ہار دی ہے۔ انتقام کے لیے اذیت دینا تمہارے کسی کام نہیں آئے گا۔"

میجر برین نے سر ہلایا، جیسے وہ کسی غیر شخصی مسئلے پر غور کر رہا ہو۔

داڑھی والے شخص نے اپنی دھندلی چاندی جیسی آنکھوں کو مایوسی سے اپنے ساتھیوں پر ڈالا جو خاموشی سے تیار کھڑے تھے۔

"اس کی تلاشی لو۔ پھر گھر کی تلاشی لو۔ پھر سڑکوں کی۔"

آدمی آگے بڑھے۔ وہ تلاشی میں بالکل نرمی نہیں برت رہے تھے اور بہت تفصیل سے کام کر رہے تھے۔ میجر برین نے جہاں تک ممکن ہو ان کی مدد کی۔ انہوں نے اس کی جیبیں الٹ دیں، اس کی تمام ذاتی چیزیں نکال لیں، جوتے، کوٹ کی استر، کالر، اور لیپل تک کی تلاشی لی۔

پھر وہ دو گروپوں میں تقسیم ہو گئے۔ ایک نے گھر کی تلاشی لی، دوسرا سڑکوں کی۔ داڑھی والا آدمی میجر برین کے ساتھ رہا، اسے سخت نظروں سے گھور رہا تھا۔ اس کی سوچوں کی شدت اس کی بند مٹھیوں، کھینچی ہوئی بھنوؤں اور گہری رنگت سے ظاہر ہو رہی تھی۔

میجر برین نے اسے غور سے دیکھا۔ "لڑکی یہاں ہے؟" اس نے پوچھا۔

جواب میں ایک توہین آمیز اور مذاق اڑانے والی ہنسی سنائی دی۔

"میں صرف پوچھ رہا تھا،" میجر برین نے کہا، "کیونکہ یہ تمہارے لیے بہتر ہوگا کہ لڑکی کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔ میں نے گھر واپس آنے سے پہلے اس کے کچھ دوستوں کو فون کیا تھا، ظاہر ہے۔"

داڑھی والے آدمی نے اچانک چونک کر قدم پیچھے ہٹایا۔ اس کا چہرہ بے اختیار رنگ بدل گیا۔

"ہاں؟" اس نے پوچھا، "اور تمہارے خیال میں اس کے دوست کیا کریں گے؟"

میجر برین نے مسکرا کر کہا، "شاید، وہ اتنے بے وقوف نہیں ہوں گے کہ گھر پر دھاوا بول دیں؛ لیکن وہ غیر مستقیم طریقوں میں ماہر ہیں۔ ہو سکتا ہے تمہیں یہاں سے نکلنے میں مشکل پیش آئے۔"

داڑھی والے آدمی نے تحقیر سے اس کی طرف دیکھا۔ "تم جھوٹ بول رہے ہو!" اس نے کہا۔

میجر برین نے اپنے ہاتھوں کو اوپر کر کے ایک معذرت خواہ اشارہ کیا، جیسے وہ معافی مانگ رہا ہو۔

"کبھی کبھی،" اس نے کہا، "میں تم سے مایوس ہو جاتا ہوں، برِنکوف! تمہارے پاس ہوشیاری ہے، لیکن تم میں عقل کی کمی ہے، اور تم انتہائی معمولی ہو"!

یہ آخری جملہ جیسے ایک طمانچہ تھا۔

"عامیانہ!" غصے سے بھرے آدمی نے چیخ کر کہا، "میں، جس کی رگوں میں تین ہزار سالہ شاہی خون دوڑ رہا ہے! اور تم مجھے عامیانہ کہہ رہے ہو؟ میں تمہیں بندوق کی نالی سے تمہارے منحوس چہرے پر ماروں گا! صرف اس اذیت کا مزہ چکھانے کے لیے جو تمہیں برداشت کرنی پڑے گی"...

وہ آگے کی طرف جھپٹا، اپنی بانہوں کو گھما کر بندوق کی نالی کو تیزی سے ہوا میں گھما رہا تھا۔ لیکن میجر برین اس وقت تک کرسی سے پیچھے کی طرف گر چکا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھولتی ہوئی بانہوں کو دیکھا، اور اپنی پوری طاقت کے ساتھ اپنا پاؤں اٹھایا۔ پاؤں غصے سے بھرے آدمی کی کلائی پر لگا اور بندوق ہوا میں اچھلتی ہوئی دور جا کر پھینک دی۔ کرسی فرش پر گر گئی، اور میجر برین اس سے دور لڑھک گیا۔

برِنکوف نے خطرہ محسوس کرتے ہوئے فوراً پیچھے کی طرف چھلانگ لگائی۔ اس کا ماہر ہاتھ کوٹ کے کالر میں چھپے خنجر کی طرف بڑھا۔

اس نے خنجر پکڑا اور اسے تیزی سے نکالا، پھر نیچے کی طرف لہرایا۔ میجر برین نے فوراً اپنے بازو کو حرکت دی، جیسے فٹبال کے کھلاڑی کے تیز حملے کی طرح۔ ایک لمحے کے لیے ایسا لگا جیسے خنجر کا وار میجر برین کے کندھوں کو سیدھا لگے گا، لیکن اس نے تیزی سے خود کو بچایا۔ یہ لمحہ زندگی اور موت کے درمیان ایک طویل فاصلے کی طرح محسوس ہوا، حالانکہ یہ پل بھر میں ہوا تھا۔

میجر برین کا وزن داڑھی والے آدمی کی ٹانگوں پر پڑا، جس سے وہ پیچھے کی طرف گر گیا اور خنجر کا وار خطا ہو گیا۔ دونوں آدمی لڑکھڑاتے ہوئے زمین پر گرے۔ داڑھی والا آدمی چیخنے لگا اور فرش پر تڑپنے لگا۔

باہر راہداری میں دوڑتے قدموں کی آوازیں گونجنے لگیں۔ اوپر کی منزل سے آوازیں نیچے آ رہی تھیں۔

میجر برین نے اپنا مکا گھمایا۔ برِنکوف کی چیخیں فوراً بند ہو گئیں۔ میجر برین ایک دم سے تیز اور پھرتیلا ہو گیا، جیسے بلی کی طرح۔ وہ گرتی ہوئی کرسی کی طرف لپکا، اسے اٹھایا، پھر ایک لمحے کے لیے ہوا میں بلند کر کے سیدھا کھڑکی کے شیشے کی طرف پھینک دیا۔

کرسی نے کھڑکی میں ایک بڑا سوراخ کر دیا، اور شیشے کے ٹوٹنے کی آواز گونج گئی۔ پھر کرسی باہر کی طرف گری اور رات کے اندھیرے میں غائب ہو گئی۔ نیچے زمین سے دھماکے کی آواز آئی۔

میجر برین کمرے کے ایک کونے میں بند دروازے کی طرف تیزی سے دوڑ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور پایا کہ یہ جوڑنے والے کمرے کی بجائے ایک الماری میں کھلتا ہے۔ الماری کاغذوں کے ڈھیر سے بھری ہوئی تھی، جو گٹھوں میں بندھے اور ٹیپ سے بندھے ہوئے تھے۔

میجر برین اندر چھپ گیا، کاغذوں کے گٹھوں پر چڑھ گیا، اور دروازہ بند کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ وہ ابھی آدھا دروازہ ہی بند کر پایا تھا کہ اچانک کمرے کا دروازہ زور سے کھلا، اور لوگوں کے کمرے میں گھسنے کی آواز آئی۔

چند لمحوں بعد آوازیں رک گئیں۔ میجر برین نے، جو کاغذوں کے ڈھیر پر بیٹھا تھا، اندازہ لگایا کہ یہ وہ لمحہ ہوگا جب باقی لوگ کمرے میں داخل ہو کر صورتحال کو سمجھنے کی کوشش کر رہے ہوں گے — برنکوف کی بے ہوش حالت میں فرش پر پھیلی ہوئی شکل اور کھڑکی جس میں بڑا سوراخ تھا۔

"غائب ہو گیا!" ایک آواز نے غصے سے کہا، اور گالی دی۔ "کھڑکی سے کود گیا"...

"جلدی کرو! اس کے پیچھے جاؤ! — نہیں، اس طرف نہیں! سڑک بند کرو! دوسروں کو اشارہ دو! وہ ہم سے پچاس گز آگے نکل چکا ہے۔ سرخ روشنی آن کرو! جلدی"!

پھر قدموں کی آوازیں دوبارہ تیز ہو گئیں۔ میجر برین نے شور اور ہدایات کو غور سے سنا۔

کمرے کے فرش کا ایک چھوٹا سا حصہ، جو روشنی سے روشن ہو رہا تھا، الماری کے آدھ کھلے دروازے سے نظر آ رہا تھا۔ میجر برین نے دو سیکنڈ تک اس فرش کو دیکھا،

تاکہ یہ دیکھ سکے کہ کوئی سایہ حرکت کر رہا ہے یا نہیں، مگر کوئی سایہ نظر نہیں آیا۔ کمرہ بالکل پر سکون تھا۔

میجر برین نے آہستہ سے اپنی جگہ سے نکلنے کی کوشش کی، لیکن ایک کاغذ کا گٹھا پھسل کر نیچے گرنے لگا۔ میجر برین نے خود کو پیچھے پھینکا مگر توازن کھو دیا، اور الماری کے دروازے سے کمرے میں گر گیا۔

برنکوف فرش پر لیٹا ہوا تھا۔ ایک آدمی اس کے اوپر جھکا تھا اور بظاہر اس کی جیبیں ٹٹول رہا تھا جب میجر برین اچانک الماری سے باہر نکلا اور اسے دنگ کر دیا۔

آدمی نے میجر برین کی طرف دیکھا، اور اس لمحے کی غفلت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے میجر برین نے آگے بڑھ کر اس پر حملہ کیا۔ آدمی پیچھے کی طرف ہٹ گیا، لیکن اتنی تیزی سے کہ میجر برین کا پہلا وار اسے نہیں لگا۔ میجر برین نے بائیں ہاتھ سے ایک جھٹکا مارا، لیکن وہ معمولی سا لگا۔ پھر اس نے خود کو سنبھالا، مڑا اور دائیں ہاتھ سے حملہ کیا۔

تب اسے پتا چلا کہ وہ جس آدمی کا سامنا کر رہا ہے، وہ جوڈو کی تربیت یافتہ مہارت رکھتا ہے۔

میجر برین نے فوراً دوسرے کے بائیں ہاتھ کو روکنے کی کوشش کی، لیکن دیر ہو چکی تھی۔ دوسرے کا بایاں ہاتھ اس کی دائیں کلائی پر قابض ہو چکا تھا؛ ایک پاؤں آگے بڑھا، اور ایک ہاتھ اتنی طاقت سے نیچے آیا کہ میجر برین کا بازو شدید دباؤ سے جھک گیا۔

میجر برین نے فوراً سمجھ لیا کہ یہ حملہ بہت مؤثر ہے اور وہ اب صرف ایک دفاعی پوزیشن میں ہے۔ اگر وہ مزاحمت کرتا، تو اس کا بازو ٹوٹ سکتا تھا، کیونکہ اس کے ہاتھ ایسی پوزیشن میں تھے کہ وہ میجر برین کے وزن کو پوری طاقت سے دبا سکتے تھے۔

میجر برین نے وہی کیا جو اسے بچا سکتا تھا۔ دباؤ مکمل ہونے سے پہلے ہی اس نے تیز گھومتے ہوئے قلابازی لگائی ، اپنی رفتار کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اوپر ی طرف چاروں طرف حرکت کی۔

وہ ہوا میں گھومتے ہوئے زمین پر گرا، لیکن اس دوران بھی، اس کا دماغ، جو فوراً حالات کے تمام زاویوں کو سمجھنے کی تربیت رکھتا تھا، اس بندوق کو یاد کر چکا تھا جو برنکوف سے چھینی گئی تھی۔

میجر برین مڑا، اور اسی لمحے جب اس کا حریف اس پر جھپٹ رہا تھا، اس نے بندوق کو تلاش کیا۔

دوسرا شخص اس پر جھپٹا، اور میجر برین نے بندوق اس کی پسلیوں میں ڈال دی۔

"میں ڈیڑھ سیکنڈ میں گولی چلاؤں گا،" میجر برین نے کہا، اس کی آواز دوسرے کے وزن کی وجہ سے دبی ہوئی تھی۔

اس کے الفاظ نے مطلوبہ اثر دکھایا۔ میجر برین کی شہرت تھی کہ وہ ہمیشہ وہی کرتا تھا جو وہ کہتا تھا۔ وہ شخص جو اس پر سوار تھا، فوراً پیچھے ہٹ گیا اور اپنے ہاتھ اٹھا دیے۔

میجر برین، جو ابھی بھی زمین پر پڑا تھا، بندوق کو اس طرح پکڑے ہوئے تھا کہ وہ صاف نظر آ رہی تھی۔

کھڑکی کے باہر صحن میں مردوں کی مدھم آوازیں سنائی دے رہی تھیں، جو اس جگہ کی طرف بڑھ رہے تھے جہاں کرسی نیچے گری تھی۔

"حرکت مت کرو!" میجر برین نے کہا۔

سامنے کھڑا شخص غصے میں خاموشی سے کھڑا رہا، پھر اس کا چہرہ بے اثر ہو گیا۔

میجر برین نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا۔

میں سوچ رہا ہوں، "تم کیا تلاش کر رہے تھے، میرے دوست؟"

اس شخص نے کوئی جواب نہیں دیا۔

"دیوار کے ساتھ جا کر کھڑے ہو جاؤ،" میجر برین نے کہا۔

وہ شخص کچھ دیر ہچکچایا، پھر میجر برین کی آنکھوں میں دھار کی سی چمک دیکھ کر آہستہ آہستہ پیچھے ہٹ گیا۔

میجر برین اپنے گھٹنوں کے بل اٹھا، پھر کھڑا ہو گیا۔ اس کی آنکھیں گہری توجہ سے تقریباً خوابیدہ لگ رہی تھیں۔

"تمہیں کچھ چاہیے،" میجر برین نے گہری سوچ میں کہا، "جو شاید برنکوف کے پاس ہے، لیکن تم نہیں چاہتے کہ باقی گروہ کو پتا چلے کہ تمہیں اس چیز کی ضرورت ہے۔ اگر تم ان کے ساتھ ہوتے، تو تم شور مچاتے اور مجھے گولی مارنے کی کوشش کرتے۔ —اس کا مطلب یہ ہے کہ تم دشمن ہو۔ شاید دوسرے لوگ بھی نہیں جانتے کہ تم یہاں ہو۔"

دیوار کے ساتھ کھڑا شخص گہری سانس لے رہا تھا، لیکن جیسے ہی میجر برین نے صورتحال کا تجزیہ کیا، وہ بالکل خاموش ہو گیا، یہاں تک کہ اس کے کندھوں کی حرکت بھی رک گئی۔ ایسا لگتا تھا جیسے وہ اپنی سانس روک کر اپنے جذبات کو چھپانے کی کوشش کر رہا ہو۔

میجر برین برنکوف کی بے ہوش حالت میں پڑی شکل کی طرف بڑھا۔ باہر سے غصے، حیرت، مایوسی اور دی جانے والی ہدایات کی آوازیں آ رہی تھیں۔ حملہ آوروں کو اب پتہ چل چکا تھا کہ وہ صرف ایک کرسی کے پیچھے چھپے ہیں جو کھڑکی سے نیچے پھینکی گئی تھی۔

میجر برین بے فکری سے کھڑا رہا، گویا اس کے پاس بے شمار وقت ہو۔

"اس لیے،" اس نے کہا، "شاید بہتر ہوگا کہ میں وہ چیز تلاش کروں جو تم ڈھونڈ رہے تھے، اور"...

اس کے قیدی کے لیے مزید صبر کرنا مشکل ہو گیا۔ اب قدموں کی آوازیں سنائی دینے لگیں، جو بتا رہی تھیں کہ باقی لوگ گھر کی طرف آ رہے ہیں۔

وہ شخص اچھی انگریزی میں بولا، "یہ بٹوے میں ہے، اندرونی جیب میں۔ یہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو تمہارے لیے اہم ہو۔ اس کا تعلق کسی اور معاملے سے ہے۔ میری حکومت اسے چاہتی ہے۔ اگر وہ مجھے یہاں دیکھیں گے تو مجھے مار ڈالیں گے، اور تمہیں بھی مار ڈالیں گے۔ مجھے وہ کاغذ دے دو، اور میں تمہیں لڑکی کے پاس لے جاؤں گا۔"

میجر برین مسکرایا۔ "ٹھیک ہے،" اس نے کہا۔ "لیکن ابھی مت ہلنا"!

اس نے برنکوف کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالا، بٹوے کو نکالا، اور ایک دستاویز کو الگ کیا۔ دیوار کے ساتھ کھڑا شخص گہری سانس لے رہا تھا، جیسے وہ دوڑ رہا ہو۔ اس کے ہاتھ کھل اور بند ہو رہے تھے۔ کہیں سے دروازہ دھماکے سے بند ہوا، اور راہداری میں قدموں کی آوازیں گونجنے لگیں۔ برنکوف نے کروٹ لی اور کراہا۔

میجر برین نے بٹوے سے نکالی گئی دستاویزات پر تیزی سے نظر ڈالی۔ اس نے مسکرا کر سر ہلایا۔

"ٹھیک ہے،" اس نے کہا۔ "یہ معاملہ طے ہوا۔ مجھے لڑکی کے پاس لے چلو۔"

"اس طرف،" اس شخص نے کہا اور کمرے کے کونے کی طرف بڑھا۔ اس نے ایک دروازہ کھولا، جو ایک اور الماری کی طرف لے جا رہا تھا، اور دیوار کے ایک حصے کو دبایا۔ دیوار ایک سیڑھی کی طرف کھل گئی۔

میجر برین نے اس کا پیچھا کیا، یہ خیال رکھتے ہوئے کہ الماری کا دروازہ پیچھے سے بند ہو جائے۔ راہداری میں دوڑتے قدموں اور شور کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

وہ شخص میجر برین کو ایک گھومتی ہوئی سیڑھی سے نیچے لے گیا، جو ایک تہہ خانے میں کھلتی تھی جہاں اسلحہ اور سامان رکھا گیا تھا۔ یہ گھر ایک چھوٹے اسلحہ خانے کی طرح تھا۔ اس نے سامان والے کمرے کو پار کیا، ایک اور دروازہ کھولا؛ اور میجر برین، جو پہلے ہی اندازہ لگا چکا تھا کہ کیا ملے گا، اچانک رک گیا اور گہری سانس لی۔

چینی لڑکی ایک کرسی پر بیٹھی تھی، اس کے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے تھے۔ اس کا لباس پھٹا ہوا تھا، اور یہ ظاہر تھا کہ اس کے قیدیوں نے اسے مجبور کرنے کی کوشش کی تھی کہ وہ کچھ بولے، مگر وہ بالکل بے تاثر چہرے کے ساتھ سامنے دیکھ رہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں چمک تھی جیسے وہ بہت کچھ جانتی ہو، لیکن اس نے کچھ نہیں کہا۔ کمرہ تقریباً مکمل طور پر خاموش تھا، اس لیے وہ چپ رہ سکی تھی۔

لڑکی نے میجر برین کی طرف دیکھا، اس کی بے جان آنکھیں چمک رہی تھیں اور چہرہ ایسا تھا جیسے کوئی پرانا ہاتھی دانت، بے جان۔ پھر بھی، اس نے کوئی بات نہیں کی۔

جس شخص نے میجر برین کو کمرے تک پہنچایا تھا، اس نے ایک چھری نکالی اور لڑکی کے بندھن کاٹ دیے۔

"شیطان!" میجر برین نے غصے میں کہا۔

چھری والے آدمی نے اس کی طرف مڑ کر کہا، "میں نے اپنا کام مکمل کر دیا ہے۔ اب سے ہر آدمی اپنی جان بچائے۔ پورا بلاک پہرے میں ہے۔ مجھے لڑکی کے ساتھ وقت ضائع کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ وہ کاغذ دو، اور میں جا رہا ہوں۔"

میجر برین نے بٹوے کی طرف پھینک دیا۔

وہ شخص کمرے سے باہر دوڑ گیا اور جاتے ہوئے کہا، "یاد رکھنا! ہر آدمی اپنی جان بچائے"!

میجر برین نے سر ہلایا، پھر لڑکی کے پھٹے ہوئے کپڑوں میں سے ایک ٹکڑا اٹھا کر اسے اس کے کندھوں پر ڈالا اور کسی کوٹ کی تلاش میں ادھر ادھر دیکھا۔

تہہ خانے سے آواز آئی، "وہ نیچے ہے، لڑکی کے ساتھ"!

یہ وہی آواز تھی جس نے میجر برین کو اذیت گاہ تک پہنچایا تھا۔

میجر برین نے سر ہلا کر اس کی تصدیق کی۔ اس شخص نے پہلے ہی خبردار کر دیا تھا کہ اب ہر شخص اپنی جان بچائے گا، اور شاید وہ دشمنوں کو میجر برین کی طرف رہنمائی کر کے خود کو بچانے کی کوشش کر رہا تھا۔ یہ ایک جنگی حکمت عملی تھی تاکہ تصادم اور انتشار پیدا کیا جا سکے، اور پھر فرار کا موقع مل سکے۔

میجر برین نے مردوں کی آوازیں سنیں، جو سیڑھیوں سے نیچے دوڑ رہے تھے، اور پورا بلاک گھیرے میں تھا۔ وہ بے رحم تھے اور تعداد میں زیادہ تھے۔ وہ سان فرانسسکو کے ایک جاسوسی ٹھکانے میں پہنچ چکا تھا، جہاں غیر سرکاری طور پر حکومتوں کے لیے کام کرنے والے لوگوں کا مرکز تھا۔

میجر برین تہہ خانے میں نیچے آیا۔ اس نے سیڑھیوں پر ایک جوڑے کے پاؤں دیکھے۔ پھر اس کی نظر پٹرول کے ایک کین پر پڑی۔

اس نے اپنے قبضے میں آئی بندوق سے دو گولیاں چلائیں۔ پہلی گولی سیڑھیوں کی طرف فائر کی اور اسے نیچے آ رہا شخص رکنے پر مجبور ہو گیا۔ دوسری گولی پٹرول کے کین میں لگی، اور پٹرول بہنا شروع ہو گیا، جو تہہ خانے کے فرش پر پھیلنے لگا۔

میجر برین نے ایک ماچس جلائی اور پٹرول پر پھینک دی۔ پھر وہ اذیت گاہ والے کمرے میں واپس آیا اور دروازہ بند کر لیا۔

تہہ خانے سے ایک زوردار دھماکہ ہوا، پھر آگ کے شعلوں کی گرج اور چرچراہٹ سنائی دی۔

میجر برین نے فوراً تہہ خانے کے بارے میں سوچنا چھوڑ دیا اور اپنی توجہ اس کمرے پر مرکوز کی جہاں وہ موجود تھا۔ لڑکی نے اپنے کپڑے درست کیے اور ایک کوٹ ڈھونڈ لیا تھا۔ وہ اسے چمکتی ہوئی آنکھوں اور خاموش ہونٹوں کے ساتھ دیکھ رہی تھی۔

میجر برین نے اپنے ہونٹ بھینچ لیے۔ ایسا لگ رہا تھا کہ کمرے سے باہر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہے، لیکن وہ اس قسم کی صورتحال سے بخوبی واقف تھا، اور اس نے سمجھا کہ کوئی نہ کوئی راستہ ضرور نکل آئے گا۔

آگ کے شعلے اب تیز دھاڑ کے ساتھ بڑھ رہے تھے۔ میجر برین نے اوپر کی طرف دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنی۔ پھر ایک دھماکہ ہوا، اور اس کے بعد مزید دھماکوں کی آوازیں آئیں۔ یہ کارتوسوں کے پھٹنے کی آوازیں تھیں۔

میجر برین نے ایک دراز کا صندوق الٹ دیا تاکہ دیوار کے پیچھے دیکھ سکے۔ اس نے ایک ہتھوڑا اٹھایا اور سیمنٹ کے فرش پر ضربیں لگائیں۔ اس کی نظر چھت کی طرف گئی، جسے وہ غور سے دیکھنے لگا۔

لڑکی اسے خاموشی سے دیکھ رہی تھی۔

آگ اب دھکتے ہوئے شعلوں میں بدل چکی تھی، اور اس کی آواز مزید تیز ہو گئی تھی۔ کمرے کا دروازہ گرمی کی شدت سے مڑنا شروع ہو گیا تھا۔

میجر برین بالکل پرسکون تھا، جیسے وہ کسی شطرنج کے کھیل میں مصروف ہو، چائے پی رہا ہو یا سگریٹ کے دھوئیں میں غرق ہو۔ اس نے ایک ڈبہ ہلایا، اور وہ ڈبہ گرا

نہیں بلکہ گھوم گیا۔ اس سے دیوار میں ایک مستطیل کھلنے کی جگہ نظر آئی، جب ڈبہ پیچھے کی طرف جھکا اور ایک تختہ ہٹایا گیا جو پہلے کنکریٹ کی طرح نظر آ رہا تھا۔

دور کہیں فائر بریگیڈ کا سائرن سنائی دے رہا تھا۔ اذیت گاہ کے اوپر قدموں کی آوازیں رک چکی تھیں۔

آگ کی جگہ سے پھر دھماکوں کی آواز آئی، اور ایک زبردست دھماکہ ہوا جس نے مڑے ہوئے دروازے کو توڑ دیا۔

شعلوں کی سرخ دہکتی ہوئی آگ اپنے خوفناک دہانے کے ساتھ کمرے میں پھیل گئی، اور گرمی نے پورے کمرے کو بھٹی میں بدل دیا۔ شعلوں کے کنارے کالے دھوئیں سے گھومتے بھنور میں گھیرے ہوئے تھے۔

میجر برین نے لڑکی پر ایک سرسری نظر ڈالی، پھر ایک طرف کھڑا ہو گیا تاکہ وہ اس کے ساتھ آ سکے۔ لڑکی مضبوطی سے چلتی ہوئی اس کے قریب آئی، اور دونوں ساتھ ساتھ چلتے ہوئے ایک زینہ چڑھنے لگے۔

وہ ایک ایسی جگہ پہنچے جو ایک ٹھوس دیوار کی طرح دکھائی دیتی تھی۔ میجر برین نے اسے دھکیل دیا۔ یہ پلستر اور لکڑی کی جالی تھی، جو بظاہر گھوم سکتی تھی۔ میجر برین کے پاس اس کو کھولنے کی کنجی تلاش کرنے کا وقت نہیں تھا، لہٰذا اس نے پاؤں مار کر پلستر میں سوراخ کر دیا۔

جب اس نے سوراخ سے جھانکا، تو اس نے ایک بیڈروم دیکھا جو خالی تھا۔

اس کے بعد اس نے دوبارہ وار کیا، اور دیوار کا حصہ ہل کر گھوم گیا۔ میجر برین نے لڑکی کو کمرے میں داخل کیا، اور برنکوف کی خودکار بندوق ہاتھ میں لے کر وہ کمرے سے گزرے اور ایک راہداری میں داخل ہوئے۔

ایک کھلا دروازہ باہر کی طرف کھلتا تھا، جہاں سڑک نظر آ رہی تھی۔ وہاں پہلے ہی لوگوں کا ہجوم تھا اور فائر فائٹرز پانی کی نلی کے ساتھ دوڑ رہے تھے۔ مگر میجر برین نے مخالف سمت کی طرف رخ کیا۔

"اس طرف،" اس نے کہا، "اس سے ہم سوالات سے بچ سکیں گے۔"

وہ راہداری کے آخر میں پیچھے کی طرف نکلنے والے راستے کی طرف دوڑے۔ میجر برین نے گیراج کی طرف جانے والی سیڑھیاں پہچان لیں اور لڑکی کو ان کی طرف لے آیا۔

گیراج میں رک کر اس نے ارد گرد نظر دوڑائی۔ ایک لکڑی کا جیک ہینڈل بینچ پر پڑا تھا۔ لڑکی نے رک کر اسے اٹھانے کی کوشش کی۔

میجر برین مسکرا کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا، "تمہیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ سب جا چکے ہیں،" اس نے کہا۔

لڑکی نے کوئی جواب نہیں دیا، جیسا کہ میجر برین کو توقع تھی۔

اسی دوران، ایک فائر فائٹر گلی میں دوڑتا ہوا آیا، اشارے کرتا اور دوسرے لوگوں کو ہدایات دیتا ہوا جو پانی کی نلیاں گھسیٹ رہے تھے۔ اس نے میجر برین اور لڑکی کو نظر بھر کر دیکھا۔

"یہاں سے نکل جاؤ!" وہ چیخ کر بولا۔ "تم آگ کے خطرے میں ہو۔ یہاں رہنا جان لیوا ہو سکتا ہے"!

میجر برین معذرت کے انداز میں جھک کر بولا، "یہ خطرے کا علاقہ ہے؟"

فائر فائٹر غصے سے بولا، "ہاں! فوراً یہاں سے نکل جاؤ"!

میجر برین نے اس کی بات مانی اور وہ آگ کی لائن سے باہر نکل کر ایک تاریک عمارت کے داخلی دروازے میں مڑ گئے۔

میجر برین نے باہر جھانکا اور لڑکی کو آہستہ سے کہا، "ہمیں یہاں سے نکلتے وقت کسی کو نظر نہیں آنا چاہیے۔ بہتر ہے کہ ہم انتظار کریں جب تک وہ دوسری نلی لگا لیں، پھر ہم سائے میں چھپ کر"...

اسی لمحے اسے اپنے پیچھے ایک ہلکی سرسراہٹ سنائی دی۔ وہ مڑا اور حیرت سے دیکھا، اور اتنی دیر میں جیک ہینڈل اس کے سر پر آ گرا۔

اس نے اپنا ہاتھ اٹھانے کی کوشش کی، مگر بہت دیر ہو چکی تھی۔ جیک ہینڈل اس کے سر پر زور سے لگا۔ وہ اپنے حواس کو برقرار رکھنے کی کوشش کرتا رہا، لیکن اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرے نے اسے جکڑ لیا۔

ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کا دماغ جل رہا ہو۔ اسے یہ احساس ہوا کہ جیک ہینڈل سے دوسری بار وار ہونے والا ہے، اور پھر اس کے بعد اسے کچھ یاد نہیں رہا۔

ایک گھپ اندھیری دیوار نے اسے اپنی گرفت میں لے لیا اور وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا۔

جب میجر برین کو دوبارہ ہوش آیا، تو وہ جھٹکوں اور جھولنے کی حالت میں تھا اور اسے شیطانی چیخوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ وہ آوازیں قریب آتی اور پھر دور جاتی جا رہی تھیں۔ اس کا زخمی سر ایسا محسوس کر رہا تھا جیسے کوئی آری کے دانت اسے کاٹ رہے ہوں۔

پھر اسے یہ آوازیں پہچاننے میں دیر نہ لگی۔ وہ سائرن کی آوازیں تھیں اور وہ ایک ایمبولینس میں سوار تھا۔

ایک گھنٹی بجی۔ چیخیں رک گئیں۔ ایمبولینس رک گئی اور پیچھے ہٹ گئی۔ دروازہ کھلا اور ہاتھوں نے اسٹریچر باہر نکالا۔ میجر برین کراہا اور اٹھنے کی کوشش کی، مگر بے ہوشی اور متلی نے اسے جکڑ لیا۔ وہ دوبارہ بے ہوش ہو گیا۔

جب اسے دوبارہ ہوش آیا، تو ایک روشنی اس کی آنکھوں میں چمک رہی تھی اور اس کے سر پر کچھ آرام دہ محسوس ہو رہا تھا۔ نرس کے نرم ہاتھوں نے اس کی پٹی باندھنے کا کام مکمل کیا۔

اس نے اپنی آنکھیں کھولیں۔ ایک نرس اسے معمولی مریض کی طرح دیکھ رہی تھی، نہ تو ترس سے اور نہ ہی نفرت سے، بس ویسے ہی جیسے اسپتال کی نرس کسی عام مریض کو دیکھتی ہے۔

"تم آگ کی لائن پار کر کے خطرے والے علاقے میں پہنچ گئے تھے،" نرس نے کہا۔ "کسی چیز نے تمہارے سر پر وار کیا۔"

میجر برین اتنا ہوش میں تھا کہ سکون کی سانس لی، کیونکہ چینی لڑکی اس کی خودکار بندوق اپنے ساتھ لے گئی تھی۔ اگر وہ بندوق اس کے پاس ہوتی، تو اسے وضاحت دینی پڑتی۔

"چینی لڑکی نے کہا تھا کہ اس نے تمہیں آگ کی لائن پار کرتے ہوئے دیکھا تھا، جب کسی عمارت سے کوئی چیز گری۔" نرس نے کہا۔ "اس کا نام ریکارڈ پر ہے، اگر تمہیں گواہ کی ضرورت ہو۔"

میجر برین مسکرایا۔ "یہ بالکل غیر ضروری ہے،" اس نے کہا۔ "میں بس لاپرواہ تھا۔"

"میں کہوں گی کہ تم واقعی لاپرواہ تھے،" نرس نے کہا اور اس کی مدد کی تاکہ وہ سیدھا بیٹھ سکے۔ "اب بہتر محسوس کر رہے ہو؟"

میجر برین نے اپنے پاؤں میز سے نیچے اتارے۔

"میرا خیال ہے، اب ٹھیک ہوں،" اس نے کہا۔

نرس نے اس کی مدد کی اور اسے کرسی تک لے آئی، پھر دوا دی۔ پندرہ منٹ بعد، وہ ایک ٹیکسی بلانے کے قابل ہو گیا اور اسپتال سے نکل آیا۔ وہ سیدھا اپنے ہوٹل چلا گیا۔

اس نے کلرک کو نظر انداز کیا، جو اس کے سر پر بندھی پٹی کو حیرت سے دیکھ رہا تھا۔ وہ لفٹ لے کر اپنے کمرے میں گیا۔

چابی لگاتے ہی دروازہ کھولا اور چینی تمباکو کی خوشبو نے اس کی ناک کو چمٹ لیا۔

"روشنی نہ جلانا،" ایک آواز نے کہا، اور میجر برین فوراً پہچان گیا کہ یہ وہی پرانا چینی بزرگ تھا جس نے اسے اس مشن پر بھیجا تھا۔

میجر برین کچھ دیر ہچکچایا، پھر سانس لیتے ہوئے کمرے میں داخل ہو کر دروازہ بند کر دیا۔

"میں معذرت کرنے آیا ہوں،" بزرگ نے کہا۔ وہ کمرے میں ایک تاریک، پراسرار شکل کی مانند بیٹھا ہوا تھا، اور روشنی صرف دروازے کے اوپر والے روشندان سے آ رہی تھی۔

"اس کی ضرورت نہیں،" میجر برین نے کہا۔ "میں بس لاپرواہ تھا۔"

"لیکن،" بزرگ نے کہا، "میں چاہتا ہوں کہ تم سمجھو۔"

میجر برین ہنس پڑا۔ "میں نے سمجھ لیا تھا،" اس نے کہا، "جیسے ہی جیک ہینڈل کو اپنے سر کی طرف آتے دیکھا۔ لڑکی نے چیک چھپایا ہوا تھا، اور وہ اسے فوراً لینا چاہتی تھی۔ اسے یقین نہیں تھا کہ میرا بچاؤ حقیقت میں تھا یا دشمن کی کوئی چال تھی۔ میرے پاس ایسا کچھ نہیں تھا جو اسے یقین دلاتا کہ میں اس کے دوستوں کی طرف سے آیا ہوں۔ اس لیے، یہ ممکن تھا کہ دشمن ایک جعلی بچاؤ کا منصوبہ بناتے تاکہ اسے اس جگہ

لے جا سکیں جہاں چیک چھپایا ہوا تھا۔ مجھے اس کے اس خیال کا اندازہ لگانا چاہیے تھا۔"

بوڑھا آدمی اٹھ کر کھڑا ہوا۔ میجر برین نے گہری سانس لیتے ہوئے اسے سنا۔

"یہ تسلی بخش ہے کہ کسی ایسے شخص سے بات ہو جو سمجھ بوجھ رکھتا ہو،" اس نے کہا۔

میجر برین نے اسے دروازے کی طرف جاتے اور دروازہ کھولتے ہوئے، اس کی جھکی ہوئی شکل کو راہداری کی روشنی میں دیکھتے ہوئے دیکھا۔

"جب اسے پتا چلا کہ اس کی چوری پکڑی جا چکی ہے، تو اس نے چیک اپنی میز کے قریب موجود کچرے کی ٹوکری میں پھینک دیا،" بوڑھے آدمی نے کہا، اور دروازہ بند کر دیا۔

میجر برین کچھ لمحوں تک اندھیرے میں بیٹھا رہا، پھر اس نے روشنی جلالی۔ وہ خوش تھا کہ اس نے ایسا کیا، کیونکہ اس نے میز پر دو چیزیں دیکھی تھیں جہاں بوڑھا آدمی بیٹھا تھا۔ ایک شبیہہ تھی، جو سفید ریشم سے بنائی گئی "دیویِ رحمت" کی تھی، اور انتہائی مہارت اور صبر کے ساتھ تراشی گئی تھی، ایک ایسی شبیہہ جو میجر برین کے کلیکٹر کے دل کو خوش کر دیتی۔ فوراً ہی اس نے پہچان لیا کہ یہ بہت قیمتی چیز تھی۔

دوسری چیز ایک پرس تھی، جو بڑی مالیت کے نوٹوں سے بھرا ہوا تھا۔

میجر برین نے دیوی کی جیڈ کی شبیہہ کو بڑی قدر سے دیکھا اور اسے عقیدت کی طرح چھوا۔ وہ دس منٹ تک اسے دیکھتا رہا، پھر اس نے پرس کھولا اور اس میں موجود رقم گننے کا ارادہ کیا۔ رقم خاصی زیادہ تھی۔

اس کے بعد، میجر برین نے کپڑے بدلے اور بستر میں جا کر سو گیا۔ ایک گھنٹے بعد وہ اٹھا، دس گرین اسپرین کھائیں اور پھر سو گیا۔

صبح جب وہ جاگا، تو پہلے بستر سے اُچھل کر دروازے کے نیچے سے صبح کا اخبار اٹھایا
۔

اخبار کی سرخیوں میں یہ خبر تھی کہ کانٹون حکومت کے نمائندوں نے شنگھائی کے بین الاقوامی بندرگاہ پر چیانگ کائی شیک سے ملاقات کے لیے رضا مندی ظاہر کی ہے، تاکہ اپنے داخلی اختلافات کو حل کر سکیں اور چین اپنی بیرونی دشمنوں کے سامنے متحد ہو سکے۔

میجر برین نے گہری سانس لی۔ یہ ایک مشکل رات تھی، لیکن اس کے نتائج فوراً ظاہر ہونے لگے۔

ناشتے کے لیے جاتے ہوئے، وہ رات کی شفٹ کے لفٹ آپریٹر سے ملا۔

"رات کو ایک بوڑھا چینی آدمی مجھ سے ملنے آیا تھا،" اس نے کہا۔

آپریٹر نے حیرت سے بڑی آنکھوں کے ساتھ اسے دیکھا۔ "میرے ڈیوٹی پر رہتے ہوئے کوئی چینی آدمی اندر نہیں آیا،" اس نے کہا۔

میجر برین نے سر ہلایا۔ "شاید میں غلطی پر ہوں۔"

جب اس نے مزید سوچا، تو اسے یاد آیا کہ چینی بزرگ کبھی بھی اپنے قدموں کے نشان نہیں چھوڑتا تھا، جو میجر برین کی طرف اشارہ کر سکیں۔

یقیناً، پچھلی رات کے واقعات ایسے تھے کہ نہ کوئی انسان اور نہ ہی کوئی حکومت سرکاری طور پر ان کی کامیابی یا ناکامی سے جُڑنا چاہتی تھی۔

اختتام۔۔۔۔۔

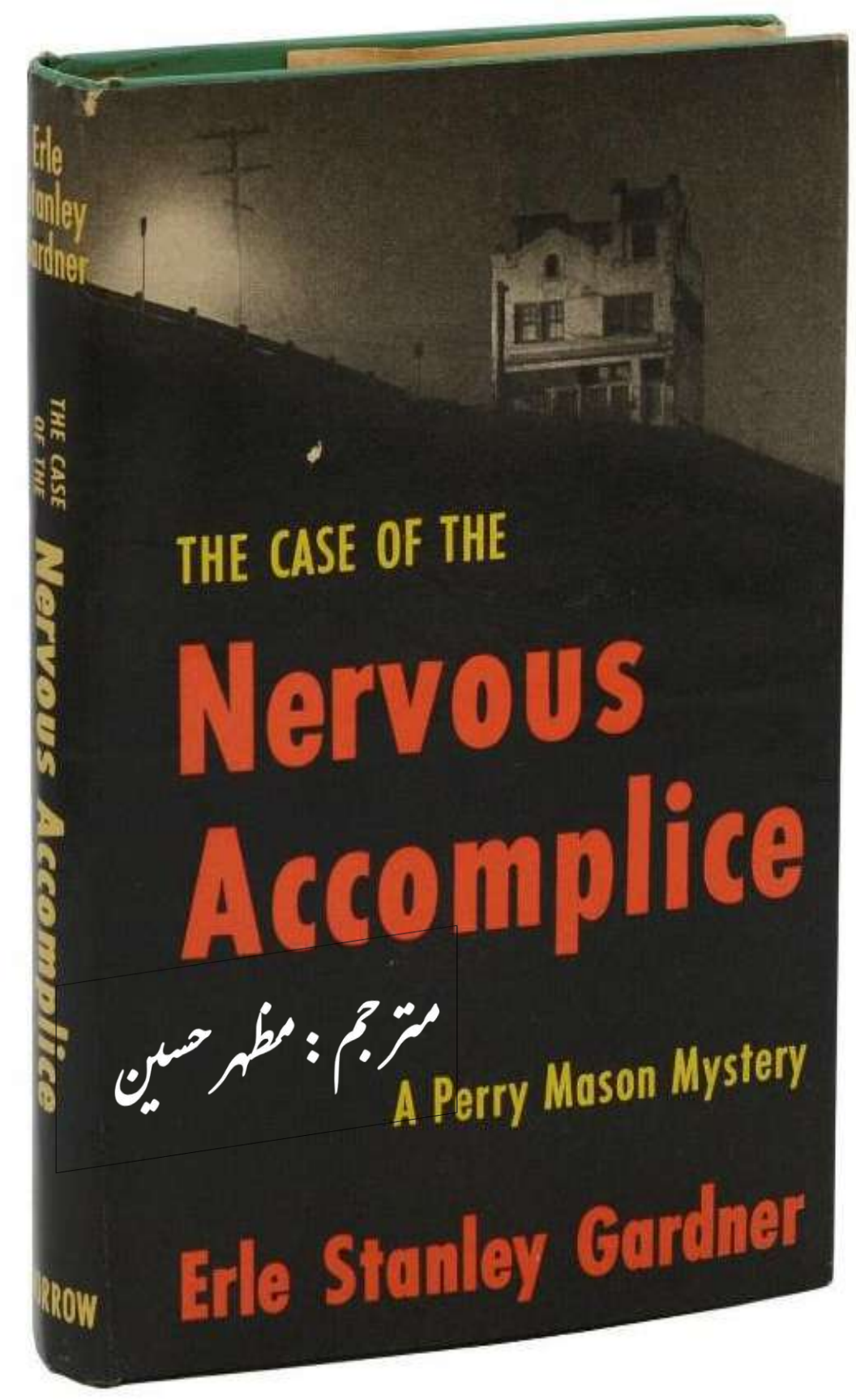
Erle
Stanley
Gardner
THE CASE OF THE
Nervous Accomplice
THE CASE OF THE
Nervous
Accomplice
مترجم : مظہر حسین
A Perry Mason Mystery
Erle Stanley Gardner
MORROW

"ایک منطقی انجام"

مصنف : ارل اسٹینلے گارڈنر
مترجم : مظہر حسین

دروازے پر لکھا تھا۔ "ڈیوڈ سی کلارک" —— مشاورتی جرائم کے ماہر۔
چند قریبی لوگ اسے "ڈیو" کے نام سے پکارتے تھے، جبکہ پیشہ ورانہ حلقوں میں وہ "کی-کلو کلارک" یا کبھی کبھار "ون-کلو کلارک" کے نام سے جانا جاتا تھا۔
میز کے دوسری طرف فل بینڈر بیٹھا تھا، جو انٹر سٹیٹ ڈیٹیکٹیو ایجنسی کا مقامی مینیجر تھا۔
"یہ کیس مجھے سخت الجھن میں ڈال رہا ہے، اور ہم وقت کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ ہمارے لوگ کسی نتیجے تک نہیں پہنچ پا رہے۔ ہم بس دائرے میں گھوم رہے ہیں۔ اس کیس میں کوئی واضح سراغ نظر نہیں آ رہا،" بینڈر نے کہا۔
ڈیوڈ کلارک نے ماتھے پر شکن ڈال کر کہا،
"کہیں نہ کہیں ہمیشہ کوئی نہ کوئی سراغ ضرور ہوتا ہے۔"

"ہاں، مجھے معلوم ہے،" بینڈر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ "آپ مجھے وہی پرانی بات بتانے والے ہیں کہ ہر جرم میں ایک اہم سراغ ہوتا ہے جو سب کچھ واضح کر دیتا ہے۔ میں شرط لگاتا ہوں کہ آپ نے یہ بات مجھے سو بار کہی ہوگی۔"

کلارک نے غصے سے کہا،

"لگتا ہے میں نے آپ کو یہ بات کافی بار نہیں بتائی۔"

"ہاں، میں جانتا ہوں،" بینڈر نے کہا۔ "یہ طریقہ اکثر کام کرتا ہے، لیکن یہ وہ کیس ہے جہاں آپ کو وہ ایک اہم سراغ نہیں مل رہا۔ ہر طرف صرف الجھن ہی الجھن ہے۔"

"اچھا،" کلارک نے کہا، "جب تک آپ مجھے اصل واقعہ اور سراغ نہیں بتائیں گے، میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ سراغ کیا ہیں؟"

"بہت سارے سراغ ہیں،" بینڈر نے کہا، "اور وہ سب ایک آدمی، پیٹ ڈمر، جو مرنے والے کا ڈرائیور تھا، کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔"

"ٹھیک ہے،" کلارک نے کہا، "اگر سارے سراغ اس کی طرف اشارہ کرتے ہیں، تو اسی کو مجرم مان کر کارروائی شروع کریں۔ آپ لوگ تو یہی طریقہ اپناتے ہیں۔"

بینڈر نے اس طنز کو نظر انداز کیا اور کہا،

"لیکن مسئلہ یہ ہے کہ پیٹ ڈمر واحد ایسا شخص ہے جس کے پاس ایک بالکل مضبوط اور ناقابلِ تردید عذر موجود ہے۔"

"عذر،" کلارک نے کہا، "سب سے آسانی سے بننے والا دفاعی ثبوت ہوتا ہے۔ کئی کیسز میں نے اس طرح حل کیے ہیں کہ سب سے مضبوط عذر والے شخص کو ہی مشکوک سمجھا۔"

"ہاں، یہ میں بھی جانتا ہوں،" بینڈر نے بے زاری سے کہا۔ "میں نے خود یہ طریقہ آزمایا ہے۔ لیکن یہ وہ ایک کیس ہے جہاں عذر اتنا پختہ ہے کہ اس پر شک کرنا ممکن نہیں۔"

"ٹھیک ہے،" ڈیوڈ کلارک نے کہا، "ہم ایک ہی بات بار بار دہرا رہے ہیں۔ فرض کریں آپ مجھے پوری تفصیل سے بتائیں کہ سب سے پہلے کیا ہوا۔ آپ کس کی نمائندگی کر رہے ہیں؟"

"میں انشورنس کمپنی کی نمائندگی کر رہا ہوں،" بینڈر نے جواب دیا۔ "کمپنی نے اس شخص کو انشور کیا تھا جو قیمتی پتھر کی وجہ سے مارا گیا ہے۔"

"کون سا قیمتی پتھر؟"

"ایک بڑا ہیرا، جو تجارتی حلقوں میں کلنکوف ڈائمنڈ کے نام سے جانا جاتا ہے۔"

"یہ یقیناً بہت قیمتی ہوگا، ہے نا؟"

"انتہائی قیمتی۔ اپنی موجودہ حالت میں ہی یہ ایک بڑی رقم دے سکتا ہے۔ اسے تین یا چار چھوٹے ہیروں میں بھی تقسیم کیا جا سکتا ہے، اور ہر ایک کی اپنی اچھی خاصی قیمت ہوگی۔"

"اور وہ ہیرا چرا لیا گیا؟" کلارک نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ کارسن مل رائٹ جواہرات کا شوقین تھا۔ لگتا ہے وہ کلنکوف ڈائمنڈ کو کافی عرصے سے خریدنا چاہتا تھا۔ کچھ دن پہلے اسے یہ موقع ملا، اور اس نے مناسب قیمت پر اسے خرید لیا۔"

"پھر کیا ہوا؟"

"ہیرا اسے پہنچا دیا گیا، ظاہر ہے۔ مل رائٹ نے فیصلہ کیا کہ وہ اسے کچھ دن اپنے پاس رکھے گا تاکہ اپنے دوستوں کو دکھا سکے۔ اسے یہ پسند نہیں آیا کہ ایسا قیمتی پتھر

لے اور فوراً کسی سیفٹی ڈپازٹ میں بند کر دے۔ اس نے انشورنس کمپنی سے رابطہ کیا تاکہ معلوم کر سکے کہ زیادہ رقم کی انشورنس پر پریمیم کتنا ہوگا۔"

"میرے خیال میں،" کلارک نے کہا، "پریمیم کافی زیادہ ہوگا۔"

"پریمیم واقعی زیادہ تھا،" بینڈر نے کہا، "لیکن بعد کے واقعات کو دیکھتے ہوئے، وہ بھی ناکافی تھا۔"

"اچھا، پھر کیا ہوا؟" کلارک نے پوچھا۔

"یہی قیمتی پتھر مل رائٹ کی موت کا سبب بن گیا۔ اگلی صبح، اس کے نوکر نے اسے لائبریری میں ایک آرام دہ چمڑے کی کرسی پر بیٹھا ہوا پایا، اس کی پیشانی کے درمیان گولی کا نشان تھا۔ گولی چھوٹے کیلیبر کی بندوق سے ماری گئی تھی، جو میز پر چند فٹ کے فاصلے پر رکھی ہوئی تھی۔ اندازے کے مطابق گولی پانچ یا چھ فٹ کے فاصلے سے چلائی گئی تھی۔"

کلارک کا چہرہ سختی سے بھر گیا۔ اس کی گہری بنفشی آنکھیں بینڈر پر مرکوز تھیں۔

"کیا کوئی جھگڑے کے آثار تھے؟" اس نے پوچھا۔

"نہیں، لڑائی کا کوئی نشان نہیں ملا،" بینڈر نے جواب دیا۔

"قتل کس وقت ہوا؟"

"تقریباً آدھی رات کے وقت۔"

"کیا اس وقت گھر میں کوئی مہمان آیا تھا؟"

"ہاں، ایک مہمان شام کے وقت آیا تھا۔ وہ سیم ٹاؤنلی تھا، انشورنس ایجنٹ جس نے انشورنس پالیسی تیار کی تھی۔ مل رائٹ نے یہ کام اسے دیا تھا۔"

"ٹاؤنلی کس وقت آیا تھا؟" کلارک نے پوچھا۔

"تقریباً دس بجے آیا اور گیارہ بجے کے قریب چلا گیا۔"

"اور کوئی مہمان نہیں آیا؟"

"اور کوئی نہیں۔ ہمیں پورا یقین ہے کہ اس رات اور کوئی نہیں آیا۔ مل رائٹ کے دروازے پر ایک مضبوط تالا لگا ہوا تھا، اور وہ کبھی خود دروازہ نہیں کھولتا تھا۔ وہ چوروں سے بہت ڈرتا تھا۔ اس نے دروازے پر چین لاک لگوا رکھا تھا اور نوکر کو ہدایت دی تھی کہ وہ ہر کال کو سنبھالے۔"

"میرا خیال ہے، گھنٹی نہیں بجی ہوگی؟" کلارک نے پوچھا۔

"نہیں،" بینڈر نے جواب دیا۔ "نوکر ایسے کمرے میں سوتا تھا جہاں وہ گھنٹی کی آواز آسانی سے سن سکتا تھا۔"

"ٹاؤنلی کو اندر کس نے آنے دیا؟"

"نوکر، جس کا نام بوب ڈریک ہے۔"

"اور ٹاؤنلی گیارہ بجے کے قریب چلا گیا؟"

"جی ہاں، نوکر اس بات پر بالکل یقین رکھتا ہے۔"

"وہ وقت کیسے طے کرتا ہے؟" جرم کے ماہر نے پوچھا۔

"ڈریک اپنے کمرے میں تھا، جو کہ بالکل سامنے والے دروازے کے اوپر تھا،" بینڈر نے وضاحت کی۔ "مل رائٹ کے پاس ایک پرائیویٹ ٹیلیفون تھا جو لائبریری سے نوکر کے کمرے تک چلتا تھا۔ اس نے ٹیلیفون کیا اور بتایا کہ ٹاؤنلی جا رہا ہے، اور کہا کہ نیچے جا کر چین لاک لگا دو۔"

"نوکر نے ایسا کیا؟" کلارک نے پوچھا۔

"ہاں، اس نے فوراً ایسا کیا۔"

"کیا اس نے ٹاؤنلی کو دروازہ بند کرتے ہوئے سنا اور پھر نیچے جا کر چین لاک لگا دیا؟"

"نہیں۔ دروازے پر ایک اسپرنگ لاک بھی تھا جو چین لاک کے ساتھ استعمال ہوتا تھا۔ چین لاک اضافی حفاظت کے لیے لگایا گیا تھا۔"

"ٹھیک ہے، اس سے لگتا ہے کہ ٹاؤنلی مشتبہ نہیں ہے۔ نوکر کے بارے میں کیا خیال ہے؟"

"یہی مسئلہ ہے،" بینڈر نے کہا۔ "کئی لوگ مشتبہ ہو سکتے ہیں۔ ایڈکین سیکرٹری؛ بوب ڈریک نوکر؛ ایڈتھ میس ہاؤس کیپر؛ اور ایلن میس، اس کی بیٹی۔ اور اگر ہم ان سب کو شامل کریں جو اس رات گھر میں موجود تھے، تو سام ٹاؤنلی، انشورنس ایجنٹ بھی مشتبہ ہو سکتا ہے۔"

"لیکن ٹاؤنلی کے جانے کے وقت مل رائٹ زندہ تھا؟" کلارک نے پوچھا۔

"جی ہاں، نوکر کا کہنا ہے کہ اس نے ٹیلیفون پر مل رائٹ کی آواز پہچانی۔ وہ مل رائٹ کے کال کرنے کے بعد لائبریری میں نہیں گیا، لیکن وہ یقین کے ساتھ کہتا ہے کہ وہ مل رائٹ کی ہی آواز تھی۔ مل رائٹ نے کہا کہ ٹاؤنلی جا رہا ہے اور خود دروازہ بند کر لے گا، اور نوکر نیچے جا کر چین لاک لگا دے۔"

"کیا کسی نے گولی کی آواز سنی؟"

"نہیں، کسی نے نہیں سنی۔ بندوق چھوٹے کیلیبر کی تھی، اور لائبریری ایک بڑی جگہ ہے، جو کتابوں سے بھری ہوئی ہے اور جس کے دروازے بہت بھاری ہیں۔"

"کیا یہ عام بات نہیں کہ نوکر کا کمرہ سامنے والے دروازے کے اوپر ہو؟" کلارک نے پوچھا۔

"شاید نہیں،" بینڈر نے جواب دیا، "لیکن مل رائٹ ایک غیر شادی شدہ شخص تھا اور اس کا گھر اس کے اپنے اصولوں کے مطابق چلتا تھا۔ وہ جواہرات اور نایاب

کتابوں کا شوقین تھا۔ اس کا گھر لائبریری کے گرد بنایا گیا تھا، یعنی لائبریری اس کے گھر کا مرکز تھی۔"

"سمجھ گیا،" کلارک نے کہا۔ "آپ نے ذکر کیا کہ سراغ ڈرائیور کی طرف اشارہ کرتے ہیں؟"

"ہاں، ہر سراغ ڈرائیور کی طرف اشارہ کرتا ہے،" بینڈر نے کہا۔ "پہلی بات یہ کہ بندوق، جس سے مل رائٹ کا قتل ہوا، ڈرائیور نے خریدی تھی۔"

"کیا آپ کو یقین ہے؟" کلارک نے پوچھا۔

"بالکل یقین ہے۔ ہم نے خریداری کا پتہ لگا لیا ہے، اور بندوق بیچنے والے نے تصدیق کی ہے کہ ڈمر ہی وہ شخص تھا جس نے بندوق خریدی تھی۔ یہاں تک کہ جب ڈمر نے اپنی ابتدائی سماعت میں اس سے انکار کیا، تو وہ شخص اسے جھوٹا ثابت کرنے پر مجبور ہو گیا۔"

"یہ واقعی مشکوک بات ہے،" کلارک نے کہا۔

"ایسی بہت سی مشکوک باتیں ہیں،" بینڈر نے جواب دیا۔ "اور وہ سب ڈمر کے گرد گھومتی ہیں۔ نہ صرف بندوق اسی کی تھی، بلکہ اس پر صرف اسی کے فنگر پرنٹس تھے۔ اس کے کمرے میں ایک سوٹ بھی ملا، جس پر خون کے دھبے واضح تھے۔ ہم نے اس سوٹ کا بھی سراغ لگا لیا ہے، اور اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ سوٹ ڈمر کا ہی تھا۔"

"قتل کے وقت، مل رائٹ کے پاس قیمتی ہیرا کے علاوہ ایک ہزار ڈالر سے زیادہ نقدی بھی تھی۔ پولیس کو خون آلود سوٹ کی جیب میں تقریباً ایک ہزار ڈالر ملے۔ ڈمر یہ نہیں بتا سکا کہ یہ رقم اس کے پاس کیسے آئی یا کیوں تھی۔"

"مجھے یقین ہے کہ پولیس نے ڈمر کو گرفتار کر لیا ہوگا،" کلارک نے کہا۔

"بالکل، پولیس نے اسے گرفتار کر لیا،" بینڈر نے جواب دیا۔ "پولیس کو شروع میں لگا کہ یہ ایک کھلا اور بند کیس ہے، لیکن پھر انہوں نے ڈمر کے عذر کی جانچ کی۔"

"اس کا عذر کیسا تھا؟" کلارک نے پوچھا۔

"قتل جمعرات کی رات ہوا، اور جمعرات ڈمر کی چھٹی کا دن تھا،" بینڈر نے وضاحت کی۔ "مل رائٹ کے ساتھ اس کا طے شدہ معاہدہ تھا کہ جمعرات کی رات اس کی چھٹی ہوگی، اور اسے گاڑی استعمال کرنے کی اجازت ہوگی۔ لگتا ہے کہ ڈمر برج پورٹ میں اپنی دوست سے ملنے گیا تھا۔ وہ صبح ساڑھے تین بجے واپس آیا، جبکہ قتل رات ساڑھے بارہ بجے سے پہلے، شاید گیارہ بجے کے قریب ہوا تھا۔"

"تو اس وقت ڈمر برج پورٹ میں تھا؟" کلارک نے پوچھا۔

"جی ہاں، وہ اس وقت برج پورٹ میں تھا۔ ہمیں پتا چلا ہے کہ اس کا عذر بالکل مضبوط ہے۔ وہ اپنی دوست کے ساتھ ڈانس میں گیا تھا۔ وہ رات گیارہ بجے وہاں پہنچا اور ڈیڑھ بجے تک وہیں رہا۔ تقریباً ہر لمحہ وہ اپنی دوست کے ساتھ تھا، اور کم از کم چھ معتبر گواہان نے تصدیق کی ہے کہ وہ وہاں موجود تھا۔ مزید یہ کہ، اسے گھر واپس آتے ہوئے دو بج کر چالیس منٹ پر تیز رفتاری کے جرم میں روکا گیا، اور یہ واقعہ شہر سے ۵۵ میل دور ہوا۔"

"اور کوئی سراغ ملا؟" کلارک نے پوچھا۔

"جی ہاں،" بینڈر نے کہا، "قتل کرنے والے نے یہ دکھانے کی کوشش کی کہ وہ کھڑکی کے ذریعے آیا اور گیا۔ کھڑکی زبردستی کھولی گئی تھی اور تالا توڑا گیا تھا۔ لیکن پولیس نے کھڑکی کے فریم پر ٹول مارکس دیکھ کر اندازہ لگایا کہ کھڑکی باہر سے نہیں بلکہ اندر سے کھولی گئی تھی۔"

"مزید یہ کہ، جس چھینی کا استعمال ہوا، اس کے بلیڈ پر ایک خاص نشان تھا۔ پولیس نے اس نشان کی بنیاد پر اس چھینی کو پہچانا جو ڈرائیور کے کمرے میں موجود ٹول کٹ میں تھی۔"

"ڈرائیور کا کمرہ کہاں تھا؟ گیراج کے اوپر یا گھر کے پیچھے؟" کلارک نے پوچھا۔

"دونوں،" بینڈر نے جواب دیا۔

"گیراج اور ڈرائیور کا کمرہ گھر کے ساتھ جڑا ہوا تھا، اور ڈرائیور کا کمرہ پیچھے کی جانب، گیراج کے اوپر تھا۔"

"اور باقی لوگ؟" کلارک نے پوچھا۔ "کیا ان کے پاس کوئی عذر ہے؟"

"عذر؟ ان میں سے کوئی بھی عذر پیش نہیں کر سکا،" بینڈر نے کہا۔ "ہر ایک کا یہی دعویٰ ہے کہ وہ قتل کے وقت اپنے بستر پر سو رہے تھے۔"

ڈیوڈ کلارک نے میز کے کنارے پر اپنی انگلیوں کی پوروں سے ہلکی ہلکی دستک دینا شروع کر دی۔ بینڈر نے دلچسپی سے اسے دیکھا اور مسکراتے ہوئے کہا،

"ٹھیک ہے، کلارک۔ آگے بڑھو اور اس کیس میں اپنا 'کلیدی سراغ' بتاؤ۔ تم ہمیشہ کہتے ہو کہ ہر کیس میں ایک ایسا سراغ ہوتا ہے جو پورے کیس کی چابی ہوتا ہے۔ تو اب بتاؤ، اس کیس میں تمہارا کلیدی سراغ کیا ہے؟"

کلارک نے بینڈر کی طرف دیکھنے کے بجائے اپنی نظریں کھڑکی پر مرکوز رکھیں۔ اس کا چہرہ کسی تیز دھار آلے کی طرح لگ رہا تھا، اور اس کی انگلیاں میز پر دستک دیتی رہیں۔

اچانک وہ ہنس دیا۔ یہ ہنسی آہستہ سے قہقہے میں بدل گئی۔ وہ بینڈر کی طرف مڑا، اور اس کے چہرے کی سختی ختم ہو گئی۔ اس کی آنکھوں میں ایک نرم اور خوش اخلاقی کی جھلک نظر آنے لگی۔

"یقیناً، اس کیس میں ایک کلیدی سراغ ہے،" کلارک نے کہا، "اور یہ اتنا واضح ہے کہ تم اسے دیکھ ہی نہیں سکتے، کیونکہ یہ اتنا بڑا ہے۔"

"کیا وہ بندوق ہے؟" بینڈر نے پوچھا۔

کلارک نے سر ہلایا۔

"خونی کپڑے؟"

کلارک نے دوبارہ سر ہلایا۔

"پیسے؟"

کلارک نے ایک بار پھر انکار میں سر ہلایا۔

"ٹھیک ہے،" بینڈر نے تھوڑا جھنجھلا کر کہا، "یہ ایک ایسا کیس ہے جس پر ہمیں فوراً کام کرنا ہوگا۔ اس ہیرے کی انشورنس کی رقم بہت بڑی ہے، اور اگر وہ ہیرا برآمد نہ ہوا تو ہمیں تیس دن کے اندر انشورنس کی رقم ادا کرنی ہوگی۔ اب، اگر تمہیں سب کچھ معلوم ہے، تو بتاؤ کہ میں وہ ہیرا کیسے برآمد کروں؟"

کلارک کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہو گئی، اور اس کی نظریں دوبارہ گہری اور تیز ہو گئیں، گویا ان سے بنفشی روشنی کی کرنیں نکل رہی ہوں۔

"میں نے کلیدی سراغ ڈھونڈ لیا ہے،" کلارک نے کہا، "اور مجھے معلوم ہے کہ کیا ہوا۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ اسے کیسے ثابت کیا جائے، اور ہیرے کی برآمدگی کے لیے ہمیں ثبوت کی ضرورت ہوگی۔ بتاؤ، بینڈر، کیا کلنکوف ڈائمنڈ میں کوئی خاص نشان یا منفرد داغ تھا؟"

"نہیں،" بینڈر نے کہا۔ "یہ ایک مشہور ہیرا ہے، لیکن اس کی کٹنگ، رنگ، اور سائز کی وجہ سے پہچانا جاتا ہے۔ انشورنس پالیسی میں اسے صرف کلنکوف ڈائمنڈ کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔"

"تم اس ہیرے کے پیچھے ہو، ظاہر ہے، "کلارک نے کہا۔
"یقیناً۔ لیکن جب ہیرا مل جائے گا، تو قاتل بھی مل جائے گا۔ اس لیے میں پولیس کے ساتھ تعاون کر رہا ہوں اور وہ میرے ساتھ۔ ہم دونوں ایک ہی مقصد کے لیے کام کر رہے ہیں۔"
کلارک نے اپنی ٹوپی اٹھائی اور کہا،
"کیا تم مجھے اپنے ساتھ لے جا سکتے ہو اور مجھے ایک جواہر کے ماہر کے طور پر متعارف کرا سکتے ہو، جسے انشورنس کمپنی نے خاص طور پر اس کیس کی تفتیش کے لیے بلایا ہے؟"
"بالکل، "بینڈر نے کہا، اس کے چہرے پر سکون کی جھلک ظاہر ہوئی۔
"اور، "کلارک نے کہا، "کیا تم یہ کر سکتے ہو کہ تمہارا چہرہ سنجیدہ رہے، چاہے میں کچھ بھی کہوں؟ اور حیران ہونے کی کوئی علامت نہ دکھاؤ، چاہے میری بات کتنی ہی عجیب کیوں نہ ہو؟"
"ٹھیک ہے، "بینڈر نے مسکراتے ہوئے کہا، "میں کوشش کر سکتا ہوں۔ لیکن بتاؤ، اس کیس میں کلیدی سراغ کیا ہے؟"
"ابھی نہیں، "کلارک نے کہا۔ "یہ میں تمہیں بعد میں بتاؤں گا۔"
"ہم کہاں جائیں گے اور کیا کریں گے؟" بینڈر نے پوچھا۔
"سب سے پہلے، "کلارک نے کہا، "مجھے ایک معاون کی ضرورت ہوگی جو کیس کے کچھ پہلوؤں کو کھوج سکے۔ بتاؤ، بینڈر، کیا تم ہیروں کے بارے میں کچھ جانتے ہو؟"
"بالکل نہیں، "بینڈر نے جواب دیا۔
"کیا تم نے کبھی کلنکوف ڈائمنڈ دیکھا ہے؟"
"نہیں۔ وہ چوری ہو گیا تھا اس سے پہلے کہ مجھے کیس پر بلایا گیا۔"

"کیا تم اس کے سائز یا شکل کے بارے میں کچھ جانتے ہو؟"
"کچھ نہیں، سوائے اس کے کہ یہ ایک بڑا ہیرا ہے۔ لیکن کوئی بھی ماہر جوہری تمہیں اس کے بارے میں سب کچھ بتا سکتا ہے۔ یہ ان مشہور جواہرات میں شامل ہے جو مختلف کیٹلاگ میں درج ہیں۔"
"میرا خیال ہے،" کلارک نے کہا، "یہی سب کچھ ہے جو مجھے جاننا تھا۔ ابھی دس بج رہے ہیں۔ ہم سہ پہر ساڑھے تین بجے مل رائٹ کی رہائش گاہ پر ملیں گے۔ میرا خیال ہے کہ وہاں سارے نوکر موجود ہوں گے؟"
"ہاں، جب تک کہ پولیس نے کسی کو پوچھ گچھ کے لیے نہ ہٹایا ہو۔"
"ٹھیک ہے۔ تم وہاں ہونا اور انشورنس پالیسی لکھنے والے آدمی کو بھی لانا۔ اس کا نام کیا بتایا تھا تم نے؟"
"تم انشورنس کمپنی کے ایجنٹ کی بات کر رہے ہو؟"
"ہاں۔"
"سام ٹاؤنلی۔ ایک خوش اخلاق اور ہمیشہ مستعد رہنے والا آدمی۔"
کلارک مسکرایا اور بولا،
"پھر بھی تم نے اسے مشتبہ افراد کی فہرست میں شامل کیا؟"
"بالکل ایسا نہیں،" بینڈر نے وضاحت کی۔ "میں نے صرف یہ ذکر کیا تھا کہ وہ اس شام گھر پر موجود تھا، اس لیے اسے مشتبہ افراد میں شامل کرنا ضروری تھا۔"
"اور اب تم کہتے ہو کہ وہ ایک خوش اخلاق نوجوان ہے،" کلارک نے بات آگے بڑھائی۔

بینڈر مسکرایا اور کہا، "جب تم میرے جتنا عرصہ اس پیشے میں گزار لو گے، کلارک، تو تم چاہے کوئی کتنا ہی خوش اخلاق کیوں نہ ہو، اگر اس کے پاس جرم کرنے کا موقع ہو، تو اسے مشتبہ افراد میں شامل کر لو گے۔"

"کیا ٹاؤنلی کے پاس موقع تھا؟" کلارک نے پوچھا۔

"نہیں، لیکن میں نے اسے اس لیے شامل کیا تاکہ وہ سب لوگ شامل ہوں جو اس رات گھر کے قریب تھے۔ تم جانتے ہو، حقیقت میں ٹاؤنلی واپس آ کر کھڑکی کے ذریعے اندر جا سکتا تھا۔"

"لیکن،" کلارک نے کہا، "کھڑکی اندر سے توڑی گئی تھی۔"

"ہاں، یہ صحیح ہے۔ میں یہ بھول گیا تھا۔"

"لہٰذا، ٹاؤنلی یہ نہیں کر سکتا تھا۔"

"ٹھیک ہے،" بینڈر نے کہا، "اگر تم اسی طرح سوچ رہے ہو، تو تم یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ پیٹ ڈمر، جو ڈرائیور ہے، وہ بھی یہ کام نہیں کر سکتا تھا۔"

"یہ بالکل درست ہے،" کلارک نے کہا۔ "ہاؤس کیپر یا اس کی بیٹی کے بارے میں کیا خیال ہے؟"

"ان دونوں میں سے کوئی بھی ملوث ہو سکتا ہے،" بینڈر نے جواب دیا۔ "اگر ہم بغیر کسی سراغ کے آغاز کرتے، تو میں نوکر پر شک کرتا۔ یہ واضح ہے کہ جو بھی اس کمرے میں داخل ہوا، وہ ایسا شخص تھا جس کا وہاں ہونا معقول تھا۔ دوسرے لفظوں میں، یہ شخص نہ تو مل رائٹ کے لیے اجنبی تھا اور نہ ہی گھر کے لیے۔ یہ کوئی ایسا شخص تھا جس سے مل رائٹ کو بات کرنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں ہوئی۔ وہ آرام سے اپنی کرسی پر بیٹھا رہا اور اس شخص کا سامنا کیا، یہاں تک کہ اس شخص نے بندوق نکال کر گولی چلا دی۔"

"کیا تمہیں لگتا ہے کہ کوئی عورت اتنی بے رحم ہو سکتی ہے؟" کلارک نے پوچھا۔
"عورتوں کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا،" بینڈر نے دھیرے سے کہا۔ "ہاؤس کیپر کی بیٹی ایک بہت دلکش لڑکی ہے۔ میں کسی عورت پر الزام لگانے یا ایک مرے ہوئے شخص کی عزت پر دھبہ لگانے کا خواہشمند نہیں ہوں، لیکن نوکروں کی باتوں کے مطابق، مل رائٹ اس لڑکی میں عام دلچسپی سے زیادہ دلچسپی لینے لگا تھا، جب سے وہ اپنی ماں کے ساتھ یہاں آئی تھی۔"
"خیر،" کلارک نے کہا، "اس میں اسے قصوروار نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ مجھے معلوم ہے کہ تم ایسے حالات میں کیا کرتے۔
بہرحال، آج سہ پہر گھر پر مجھ سے ملو، میرا خیال ہے کہ میں تمہارے لیے کچھ خبر لے کر آؤں گا۔"
کی-کلو کلارک نے وہ معاون مقرر نہیں کیا جس کی فل بینڈر کو توقع تھی۔
کلارک کے پاس مجرموں کی زندگی، ان کی تاریخیں، اور ان کے موجودہ پتے کے مکمل ریکارڈ موجود تھے۔ مزید یہ کہ، کئی لوگ، چاہے وہ جرائم کی دنیا سے ہوں یا قانونی کاروبار سے، کلارک کے احسان مند تھے۔
جب کلارک نے معاون مقرر کرنے کا ارادہ کیا، تو اس نے ایک ٹیکسی لی جو اسے چائنہ ٹاؤن کے کنارے کے ایک سستے علاقے میں لے گئی۔ اس نے اپنی نوٹ بک میں موجود پتے کو دیکھا، دروازے پر نمبر کی تصدیق کی، اور فوراً ایک تنگ دروازے سے اندر داخل ہو گیا، جو تاریک اور بدبودار راستوں کی بھول بھلیوں کی طرف لے جاتا تھا۔
کلارک نے سیڑھی تلاش کی اور احتیاط سے اوپر چڑھا۔ وہ ایک بہتر روشنی والے کوریڈور تک پہنچا، اور ایک دروازے پر دستک دی۔

جیسے ہی اس نے دروازے پر دستک دی، اس نے خاص دھیان دیا کہ دروازے کے بالکل سامنے نہ کھڑا ہو۔

کمرے کے اندر سے کچھ آوازیں آئیں، اور دروازے پر بولٹ کھلنے کی آواز سنائی دی۔

دروازہ اندر کی طرف کھلا، اور ایک پرکشش نوجوان عورت، جس نے سبل کوٹ پہن رکھا تھا، غیر دوستانہ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"جی؟" لڑکی نے پوچھا۔

"میں جارج مک کوئے کو ڈھونڈ رہا ہوں،" کلارک نے کہا۔

"وہ یہاں نہیں رہتا،" لڑکی نے جواب دیا۔

"کیا تم اسے جانتی ہو؟" کلارک نے زور دے کر پوچھا۔

"نہیں!" اس نے فوراً کہا۔

"وہ عام طور پر 'گوریلا جارج' کے نام سے جانا جاتا ہے،" کلارک نے وضاحت کی۔

"کبھی نہیں سنا اس کا نام،" اس نے کہا اور دروازہ بند کرنے لگی۔

کلارک نے جلدی سے کہا،

"اسے بتاؤ کہ اس کا دوست کی-کلو کلارک اسے ڈھونڈ رہا ہے۔"

کمرے کے اندر سے ایک بھاری جسم کے فرش پر چلنے کی آواز سنائی دی۔ ایک بالوں والے ہاتھ نے لڑکی کے کندھے کو پکڑا، اسے ایک طرف ہٹایا، اور دروازے میں گوریلا جیسے چہرے کے ساتھ ایک مسکراتا ہوا شخص نمودار ہوا۔

"اوہ!" گوریلا جارج نے کہا۔ "میں سوچ رہا تھا یہ آواز جانی پہچانی لگتی ہے، لیکن ایک لمحے کے لیے سمجھ نہیں پایا۔ میں نے سوچا تم کوئی جاسوس ہو۔ میں پیچھے بیٹھا اپنی بندوق تیار کیے ہوئے تھا کہ ضرورت پڑنے پر بھاگ سکوں۔"

کلارک مسکرایا اور ہاتھ بڑھایا، جو فوراً جارج کے بالوں والے پنجے میں چھپ گیا۔
"آؤ اندر!" گوریلا جارج نے کہا۔ "یہاں دروازے میں کھڑے رہ کر باتیں نہ کرو۔ اندر آؤ اور میری گرل فرینڈ سے ملو۔ میج، ڈیو کلارک سے ملو۔ یہ وہی آدمی ہے جسے کھیل میں سب کی- کلو کلارک کہتے ہیں، اور یہ شخص واقعی زبردست ہے۔
"یاد ہے میں نے تمہیں بتایا تھا کہ گل موریکس میں وہ مجھے قتل کے الزام میں پھنسانا چاہتے تھے؟ خیر، یہ وہی آدمی ہے جس نے آکر ثابت کیا کہ لڑکوں نے ثبوت کا غلط اندازہ لگایا تھا اور اصل قاتل کوئی اور تھا۔ یہ میرے لیے بہت بڑی خوش قسمتی تھی، کیونکہ میرے ریکارڈ کے ساتھ، میں گواہ کے طور پر کھڑا ہونے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔"
لڑکی نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور کلارک کو ایک پروفیشنل انداز سے دیکھا، ایک خاص شرمیلا مگر مدعو کرنے والا انداز۔
"ہیلو،" اس نے کہا۔
جارج نے اس کے کندھے تھام کر اسے گھمایا اور کہا،
"ذرا دیکھو، کلارک، کیا یہ زبردست نہیں؟ یہ واقعی خوبصورت ہے۔ اب یہ میرے ساتھ سیریس چل رہی ہے، ہے نا، بچی؟"
لڑکی نے سر ہلایا۔
"ذرا اس فر کوٹ کو دیکھو،" جارج نے کہا۔ "یہ میں نے پچھلی رات لیا تھا، اور سب سے اچھی بات یہ ہے کہ یہ 'ہاٹ' نہیں ہے۔ کوئی بھی جاسوس اس پر شک نہیں کرے گا۔ یہ اسے کہیں بھی پہن سکتی ہے، چاہے پولیس چیف کے دفتر میں ہی کیوں نہ جا سکے۔"
کلارک نے لڑکی اور کوٹ کی تعریف میں سر ہلایا، اور پھر سیدھا اصل بات پر آ گیا۔

"سنو، جارج،" کلارک نے کہا، "مجھے تم سے ایک دن دہاڑے لوٹ مار کروانی ہے۔"

"کسے لوٹنا ہے اور مجھے کیا ملے گا؟" جارج نے سوال کیا۔

"تمہیں صرف تجربہ ملے گا اور مجھے مدد کا موقع،" کلارک نے کہا۔ "اور تمہیں کوئی خطرہ بھی نہیں ہوگا۔"

"کیا مجھے ماسک پہننا ہوگا؟" جارج نے پوچھا۔

"نہیں، اس کی ضرورت نہیں،" کلارک نے جواب دیا۔

"یار، میری شکل کافی مشہور ہے اور آسانی سے پہچانی جا سکتی ہے۔ وہ مجھے تین گھنٹوں کے اندر پکڑ لیں گے،" گوریلا جارج نے کہا۔

"نہیں،" کلارک نے وضاحت کی، "یہ ایسی قسم کی لوٹ مار نہیں ہوگی۔ تمہیں صرف ایک نوکر کو لوٹنا ہوگا، اور گاڑی کے قریب اور کوئی نہیں ہوگا۔ میرے ساتھ ایک شخص ہوگا جس کے پاس ایک بڑا ہیرا ہوگا۔ وہ ہیرا ایک سادے گتے کے ڈبے میں روئی کے ساتھ رکھا ہوگا۔ تمہیں صرف اپنی بندوق نکالنی ہے اور کہنا ہے، 'ہیرا حوالے کرو۔'"

"یہ ہیرا کتنا بڑا ہے؟" گوریلا جارج نے پوچھا۔

"کیا تم نے کلنکوف ڈائمنڈ کے بارے میں سنا ہے؟" کلارک نے پوچھا۔

"یار، تم اس پتھر کی بات کر رہے ہو جس کے لیے مل رائٹ مارا گیا تھا؟"

"ہاں، بالکل وہی،" کلارک نے جواب دیا۔

گوریلا جارج نے اپنا چہرہ بگاڑا۔

"یار، تم مجھے مشکل میں ڈالنے والے ہو"!

"نہیں،" کلارک نے یقین دلایا، "بلکہ میں تمہیں قانون کی مدد کے لیے استعمال کرنا چاہتا ہوں۔ میں تمہیں ایک خط دوں گا، جس میں لکھا ہوگا کہ میں نے تمہیں کہا تھا کہ مجھے لوٹو اور ہیرا لے لو۔ اس طرح یہ حقیقی لوٹ مار نہیں ہوگی۔ اور تم خالی بندوق استعمال کر سکتے ہو۔ میں کوشش کروں گا کہ کوئی مزاحمت نہ ہو۔"

"اچھا،" جارج نے کہا، "لیکن اگر ساتھ ساتھ کچھ پیسے بھی بن جائیں تو؟ ظاہر ہے، میں تمہارے پیسے نہیں لوں گا، لیکن اگر وہاں موجود دوسرے لوگ مالدار ہوں تو؟ تھوڑا بہت 'چندہ' جمع کرنے میں کوئی حرج نہیں ہوگا، ہے نا؟"

"نہیں،" کلارک نے سختی سے کہا، "میں یہ نہیں چاہتا۔ یہ کام تمہیں ایسے کرنا ہے کہ تمہیں ماسک بھی نہ پہننا پڑے اور تم جلدی سے ہیرا لے کر نکل جاؤ۔ میں نے تمہیں اس لیے چنا ہے کیونکہ تم سخت مزاج لگتے ہو، اور کوئی یہ نہ سمجھے کہ تم میرے ساتھی ہو۔"

"ٹھیک ہے، چیف،" جارج نے کہا، "تو پھر پلان کیا ہے؟"

"پلان یہ ہے،" کلارک نے وضاحت کی، "کہ میں آج سہ پہر تین بجے کے قریب کارسن مل رائٹ کے گھر جاؤں گا۔ میں وہاں سے ساڑھے تین بجے کے قریب نکلوں گا، اور میرے ساتھ گاڑی میں دو اور لوگ ہوں گے۔ ان میں سے ایک فل بینڈر ہوگا، جو انٹر سٹیٹ ڈیٹیکٹیو ایجنسی کا مینیجر ہے، اور دوسرا سام ٹاؤنلی، جو انشورنس ایجنٹ ہے اور جس نے کلنکوف ڈائمنڈ کی انشورنس لکھی تھی۔

ہم ایک الگ تھلگ علاقے کی طرف جائیں گے جو اس مقصد کے لیے مناسب ہوگا۔ میرا ارادہ ہے کہ مضافات کی کسی ویران سڑک کا انتخاب کروں۔ یہ تمہارے لیے کیسا رہے گا؟"

"یہ بالکل ٹھیک رہے گا،" جارج نے کہا۔

"کیا تمہارے ذہن میں کوئی خاص جگہ ہے؟ کوئی ایسی جگہ جس سے تم واقف ہو؟"

"ہاں، بالکل،" جارج نے کہا۔ "کچھ لڑکوں کا سینٹرویل کے قریب ایک ٹھکانہ ہے۔ ہم وہاں کوئی جگہ چن سکتے ہیں۔"

"ٹھیک ہے،" کلارک نے کہا۔ "کیا تم جانتے ہو کوئی ایسا ویران گھر جو کسی ڈیڈ اینڈ سڑک پر ہو، جس کے سامنے صحن میں ایک درخت ہو، اور پیچھے دو پرانے جھکے ہوئے درخت ہوں؟"

"ہاں،" گوریلا جارج نے کہا۔ "لڑکوں کا ٹھکانہ اس جگہ سے آدھے میل کے فاصلے پر ہے۔"

"بہت خوب،" کلارک نے کہا۔ "میں وہیں جاؤں گا۔ تب تک شام کا اندھیرا چھا رہا ہوگا۔ میں اندر جا کر ہیرا اٹھاؤں گا اور پھر گاڑی کی طرف آؤں گا، ہیرے کو کھول کر دیکھوں گا۔ میں چاہتا ہوں کہ تم تیار رہو تاکہ لوٹ مار کر سکو، اس سے پہلے کہ میں گاڑی کو واپس شہر کی طرف موڑنے کا موقع بھی پاؤں۔ بس مجھ سے تھوڑا فاصلہ پر رہنا، پھر آگے بڑھو اور کام مکمل کر لو۔ تم اگلے دو ٹائروں کی ہوا نکال سکتے ہو تاکہ ہم تمہارا پیچھا نہ کر سکیں۔ یہ کام خوبصورتی سے انجام دینا، سمجھ گئے؟"

گوریلا جارج نے سر ہلایا۔

"ٹھیک ہے،" اس نے کہا۔ "اور کچھ؟"

"نہیں،" کلارک نے جواب دیا۔ "یہی کافی ہے۔"

"جب میں ہیرا لے لوں تو اسے کیا کروں؟" گوریلا جارج نے پوچھا۔

"اسے یادگار کے طور پر رکھ لو،" کلارک نے معنی خیز انداز میں آنکھ مارتے ہوئے کہا۔

کلارک نے گوریلا جارج اور لڑکی سے ہاتھ ملایا، سستے ہاسٹل سے باہر نکلا، اور زیورات بنانے والے علاقے کی طرف چل دیا۔ وہاں اس نے ایک جواہری کی دکان تلاش کی جو اس پر احسان مند تھی۔

"سنو،" اس نے جواہری سے کہا، "کیا تم کلنکوف ڈائمنڈ کے بارے میں جانتے ہو؟"

"ہاں، میں جانتا ہوں کہ وہ کیسا لگتا ہے،" جواہری نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے کچھ ایسا چاہیے جو کلنکوف ڈائمنڈ کی طرح دکھے، جب وہ روئی میں لپٹا ہوا ایک ڈبے میں ہو۔"

"یہ ایک بڑا کام ہے، کلارک،" جواہری نے کہا۔

"نہیں، یہ آسان ہے، کیونکہ ہیرا کبھی بھی ڈبے سے باہر نہیں نکلے گا۔ مجھے صرف کچھ ایسا چاہیے جو جلدی دیکھنے میں ہیرے کی طرح لگے۔ تم شیشے کے ٹکڑے کو چمکا سکتے ہو یا کسی اور طرح بنا سکتے ہو۔ بس وہ نظر آنے میں ہیرے جیسا لگے۔"

"یہ تو آسان کام ہوگا،" جواہری نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "کیا تم کسی پر چالاکی کرنے جا رہے ہو؟"

"نہیں،" کلارک نے سرد مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ "میں ایک شک کرنے والے جاسوس کو دکھانے جا رہا ہوں کہ ایک سراغ پر توجہ مرکوز کرنا اور اسے منطقی انجام تک لے جانا کیوں ضروری ہے۔"

کارسن مل رائٹ کی رہائش گاہ سے نکلنے والے کلارک کے انداز میں جوش اور فتح کا اظہار صاف جھلک رہا تھا۔ فل بینڈر اور سام ٹاؤنلی بھی خوشی اور جوش میں تیز قدم اٹھا رہے تھے۔

"میری گاڑی یہیں ہے،" بینڈر نے کہا۔ "ہم اسی میں جائیں گے۔"

"ٹھیک ہے،" کلارک نے جواب دیا۔ "میرا خیال ہے کہ مجھے معلوم ہے یہ جگہ کہاں ہے۔ ویسے بھی، میرے پاس مکمل ہدایات ہیں۔"

"یہ عجیب لگتا ہے کہ تمہارے معاون نے تمہیں وہاں فون کر کے کہا کہ ہیرا لے جاؤ،" بینڈر نے کہا۔

"یہ بالکل بھی عجیب نہیں،" کلارک نے تسلی دی۔ "دیکھو، میں ہمیشہ مانتا ہوں کہ چور کو پکڑنے کے لیے چور کی ضرورت ہوتی ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ میرے بہت سے دوست مجرمانہ پیشوں سے تعلق رکھتے ہیں اور زیرِ زمین دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ جس معاون نے مجھے فون کیا، وہ جانتا تھا کہ ہیرا کس کے پاس ہے اور اسے کیسے تلاش کرنا ہے۔ مزید یہ کہ، یہ ہیرا اپنی ذات میں جرم کی صفائی تک تقریباً قتلِ اول کا حتمی ثبوت ہے۔"

"تو تمہیں ابھی تک یہ نہیں معلوم کہ قتل کس نے کیا؟" بینڈر نے پوچھا۔

"نہیں،" کلارک نے مختصر جواب دیا، "اور مجھے پتہ نہیں چلے گا جب تک میں اپنے معاون سے بات نہ کر لوں۔"

"کیا تمہارا معاون ہم سے وہاں ملے گا؟" بینڈر نے استفسار کیا۔

"نہیں، ہیرا وہاں ہوگا۔ میرا معاون آج رات میرے اپارٹمنٹ پر مجھ سے ملے گا۔ تب مجھے قاتل کی شناخت معلوم ہو جائے گی۔ پھر تم وہ معلومات اور ہیرا پولیس کو دے دینا، بینڈر۔"

"کمال ہے!" بینڈر خوشی سے بولا۔ "سوچو ذرا، انشورنس کمپنی کے دفتر میں جا کر جب میں وہ ہیرا میز پر رکھوں گا اور کہوں گا، 'یہ رہا تمہارا ہیرا۔ کیسا رہا ہمارا تیز کام؟'"

بینڈر گاڑی کے اسٹیرنگ وہیل کے پیچھے بیٹھ گیا۔

"تمہیں یقین ہے کہ یہ وہی ہیرا ہے؟" ٹاؤنلی نے پوچھا، جو ڈرائیور کی برابر والی سیٹ پر بیٹھا تھا۔

"بالکل،" کلارک نے جواب دیا، گاڑی کے پچھلے حصے میں بیٹھتے ہوئے اور دروازہ بند کرتے ہوئے۔ "چلو، بینڈر، رفتار تیز کرو۔ ہمیں سینٹرویل کے قریب ایک جگہ پر پہنچنا ہے، اور چاہے ہم تیز رفتاری کے تمام ریکارڈ توڑ دیں، پھر بھی ہمیں کچھ وقت لگے گا۔"

"فکر مت کرو،" بینڈر نے مسکراتے ہوئے کہا، گاڑی کے آخری گیئر بدلنے تک۔ "ہم ہر ریکارڈ توڑ دیں گے۔ بس اپنی ٹوپیاں تھام لو۔"

"اب بھی یہ بات سمجھ نہیں آتی کہ یہ ہیرا کیسے برآمد ہوا،" ٹاؤنلی نے کہا۔

"تمہاری طرح، مجھے بھی نہیں معلوم،" کلارک نے جواب دیا۔ "میں نے مشتبہ افراد کی ایک فہرست ایسے لوگوں کو دی تھی جو قیمتی اشیاء کو تلاش کرنے کے ماہر ہیں۔ مختصر یہ کہ، میں نے کچھ مجرموں کی مدد لی، یہ سوچتے ہوئے کہ یہ ہیرا اتنی کوشش کے قابل ہے۔"

"اچھا،" ٹاؤنلی نے شک سے کہا، "میں تمہاری خوشی کو خراب نہیں کرنا چاہتا، لیکن میں اس وقت زیادہ مطمئن ہوں گا جب میں ہیرے کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لوں گا۔"

"بالکل،" کلارک نے کہا۔ "ہم سب یہی چاہیں گے۔ لیکن مجھے ان لوگوں پر پورا اعتماد ہے۔"

بینڈر نے ایکسیلیریٹر دبایا اور گاڑی دھاڑتی ہوئی اندھیرے میں دوڑنے لگی۔

"یہ ہیرا ایسا نہیں جسے پہچاننے میں غلطی ہو سکے،" بینڈر نے کہا۔ "اگر کسی نے کہا ہے کہ ہیرا مل گیا ہے، تو اس کا مطلب ہے کہ اسے واقعی مل گیا ہے۔ قاتل کا پتہ

چلانے میں یقیناً مشکلات ہو سکتی ہیں، خاص طور پر اگر ہمیں مجرموں کی گواہی پر انحصار کرنا پڑے۔ لیکن ہیرا ڈھونڈنا میرا کام ہے۔ باقی سب پولیس کا مسئلہ ہے۔"

گاڑی تیزی سے دوڑ رہی تھی، اور کلارک اور ٹاؤنلی دونوں کو تیز موڑوں کے دوران اپنی جگہ پر سنبھلنے اور متوازن رہنے کے لیے پوری قوت اور مہارت استعمال کرنی پڑ رہی تھی۔

گاڑی کی خوفناک رفتار کی وجہ سے گفتگو تقریباً ناممکن ہو گئی تھی، کیونکہ محفوظ ڈرائیونگ کے تمام اصول توڑے جا رہے تھے۔

جب وہ سینٹر ویل کے قریب پہنچے تو شام کا اندھیرا چھا چکا تھا۔ وہ جگہ جس کا کلارک نے ذکر کیا تھا، وہاں ایک پرانا، ویران سا گھر کھڑا تھا۔ گھر خوفناک لگ رہا تھا، جس کے سامنے کے صحن میں ناشپاتی کے درخت تھے اور پورچ ایک طرف جھکا ہوا تھا۔

"تم لوگ یہیں انتظار کرو،" کلارک نے کہا اور گاڑی سے چھلانگ لگا کر جھاڑیوں سے بھرے راستے پر دوڑتا ہوا گھر کی طرف بڑھا۔ اس نے سامنے کے دروازے کو دھکیلا، اسے کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔

وہ ایک دو منٹ کے لیے رکا تاکہ یہ یقینی بنائے کہ کوئی اسے دیکھ نہیں رہا۔ پھر وہ بھاگتا ہوا باہر آیا، اس کے ہاتھ میں ایک ڈبہ تھا جو موٹے کاغذ میں لپٹا اور دھاگے سے بندھا ہوا تھا۔

"کیا تم نے اسے حاصل کر لیا؟" بینڈر نے زور سے پوچھا۔

"ہاں،" کلارک نے جواب دیا۔ "یہ وہیں رکھا تھا جہاں بتایا گیا تھا۔"

"میرے خدا!" بینڈر نے کہا۔ "سوچو، ایسی قیمتی چیز کو یہاں غیر محفوظ چھوڑ دیا"!

"فکر نہ کرو،" کلارک نے کہا۔ "یہ غیر محفوظ نہیں تھی۔ کوئی اور یہاں آنے کی ہمت نہیں کر سکتا تھا۔ تمہیں یہ نہیں معلوم کہ یہ لوگ کیسے کام کرتے ہیں۔"

کلارک نے کاغذ کو پھاڑ کر ڈبے کا ڈھکن کھولا۔
ڈبے کے اندر سفید روئی کا تکیہ تھا، جس کے بیچ میں ایک بڑا سا ہیرا رکھا تھا۔ شام کی دھندلی روشنی میں ہیرا چمک رہا تھا اور دیکھنے والوں کی آنکھوں کو خیرہ کر رہا تھا۔
کلارک نے اطمینان سے ڈبے کا ڈھکن واپس لگایا اور دھاگے سے باندھنا شروع کر دیا۔
"اچھا، "ٹاؤنلی نے کہا، "ذرا اسے دیکھنے تو دو۔"
"یہاں نہیں، "کلارک نے کہا، ڈبے کو باندھتے ہوئے اور اپنی اوور کوٹ کی جیب میں ڈالتے ہوئے۔ "ہم نہیں جانتے کہ یہاں اور کون ہو سکتا ہے۔ یہ ممکن ہے کہ میرے لوگوں کے یہاں آنے کی وجہ سے کوئی اور بھی یہاں آ گیا ہو۔ ہم سڑک پر کچھ میل آگے جا کر تفصیل سے دیکھیں گے، لیکن یہ ہیرا بالکل ٹھیک ہے۔"
کلارک گاڑی میں بیٹھ گیا۔ "چلو، بینڈر، "اس نے کہا۔
بینڈر نے گاڑی کو موڑا اور گیئر بدلنا شروع کیا۔ اچانک، ایک آدمی ایک خالی سائیڈ روڈ سے نکل کر ان کی گاڑی کے سامنے آ گیا اور پوری سڑک بلاک کر دی۔
بینڈر نے فوراً بریک لگائے، غصے سے بڑبڑایا اور اپنی بندوق کی طرف ہاتھ بڑھایا۔
ٹاؤنلی نے بھی اپنے کوٹ کے کالر کے قریب ہاتھ لے جانا شروع کیا۔
کلارک نے پچھلی سیٹ سے جھک کر دونوں کے کندھوں کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔
"آرام سے، دوستو، "کلارک نے کہا، "یہ ہیرا اتنی قیمت کا نہیں کہ اپنی جان خطرے میں ڈالو۔"
اسی لمحے، گوریلا جارج ایک بھاری جسامت کے ساتھ نمودار ہوا، اس کے دونوں ہاتھوں میں آٹومیٹک بندوقیں تھیں۔ وہ دوسری گاڑی کے پیچھے سے نکل کر زور سے بولا،

"ہاتھ اوپر کرو"!

"میرے خدا!" بینڈر نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ "میں یہ ہیرا کھونا نہیں چاہتا"!

" بیوقوفی مت کرو،" کلارک نے سکون سے کہا۔ "ہم پھنس چکے ہیں، اور مزاحمت کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ یہ ایک گروہ کی کاروائی لگتی ہے، اور شاید جھاڑیوں میں مشین گنز بھی موجود ہوں۔"

گوریلا جارج گاڑی کے قریب آیا اور بولا، "کوئی حرکت مت کرنا، اور فالتو گفتگو کی ضرورت نہیں۔ بس وہ ہیرا باہر پھینکو، اور فوراً پھینکو"!

پچھلی سیٹ پر کچھ ہلچل ہوئی، اور ڈبہ ہوا میں اچھل کر گوریلا جارج کی طرف گیا۔

" یہ رہا،" کلارک نے کہا۔

گوریلا جارج نے ایک بندوق اپنی جیب میں ڈال دی، جھک کر ڈبہ اٹھایا، اس کا ڈھکن کھولا، اندر دیکھا، اور پھر ڈبہ اپنی جیب میں رکھ لیا۔

"ٹھیک ہے،" اس نے کہا۔ "پچھلی سیٹ والے! باہر نکلو اور اگلے ٹائروں کی ہوا نکالو۔ لیکن اس سے پہلے، میں گاڑی میں موجود تمام بندوقیں لینا چاہتا ہوں۔"

کوئی حرکت نہیں کر رہا تھا۔

"میرا مطلب وہی ہے جو میں کہہ رہا ہوں،" گوریلا جارج نے سختی سے کہا۔ "سنو، پچھلی سیٹ والے، ان دونوں کے ہتھیار لے لو۔ جلدی کرو۔ میں دیکھ رہا ہوں، اور اگر تم نے کوئی غلط حرکت کی تو گولی چلا دوں گا۔"

گوریلا جارج نے دوسری بندوق نکال لی، اور اس کا چہرہ مزید خوفناک ہو گیا۔

"چلو، دوستو،" کلارک نے کہا۔ "اپنے ہتھیار مجھے دے دو۔ بے وقوفی کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔"

کلارک نے دونوں آدمیوں سے بندوقیں لیں اور انہیں کھلی کھڑکی سے باہر پھینک دیا۔

"اب تمہاری باری،" گوریلا جارج نے کلارک سے کہا۔

"میرے پاس بندوق نہیں ہے،" کلارک نے کہا۔

"ٹھیک ہے،" گوریلا جارج نے کہا۔ "تم نے سمجھداری دکھائی ہے، اور میں تمہاری بات پر یقین کر لیتا ہوں۔"

گوریلا جارج نے سڑک پر پڑی بندوقیں اٹھائیں۔

"اب باہر نکلو اور اگلے ٹائروں کی ہوا نکالو،" اس نے کلارک کو حکم دیا۔

کلارک گاڑی سے اترا، والو اسٹیم کھولا، اور ٹائروں کی ہوا نکال دی۔

"ٹھیک ہے،" گوریلا جارج نے کہا۔ "میرے پیچھے آنے کی کوشش مت کرنا، اور جلدی سے ٹیلیفون کرنے کا بھی نہ سوچنا۔ جھاڑیوں میں دوسرے لوگ بھی ہیں جو تمہیں دیکھ رہے ہیں۔ جب تک ٹائر میں ہوا دوبارہ بھر نہ جائیں، یہیں رہو۔"

یہ کہہ کر گوریلا جارج اپنی گاڑی میں بیٹھا، اسے گھمایا، اور روانہ ہو گیا۔

"جلدی کرو!" کلارک نے کہا۔ "ٹائر پمپ کہاں ہے؟"

بینڈر غصے سے بڑبڑایا۔ "میری زندگی میں اتنی عجیب و غریب حرکتیں میں نے کبھی نہیں دیکھیں"!

" "اگر اپنی جان خطرے میں ڈالنا چاہتے ہو، تو یہ تمہاری مرضی ہے،" کلارک نے لاپرواہی سے کہا۔ "لیکن میں اپنی زندگی خطرے میں نہیں ڈالوں گا۔ میں نے ایک بار یہ ہیرا ڈھونڈا تھا اور دوبارہ بھی کر سکتا ہوں۔ اگر تم انشورنس کمپنی کے لیے اپنی جان داؤ پر لگانا چاہتے ہو، تو یہ تمہارا انتخاب ہے۔ لیکن میں اپنی عقل سے روزی کماتا

ہوں، اور میں نہیں چاہتا کہ ہم کسی سڑک پر مر جائیں۔ چلو، ان ٹائروں کے بھرنے میں مدد کرو۔ شاید ہم وقت پر روانہ ہو سکیں اور کچھ فائدہ اٹھا سکیں۔"

آدمی اگلی سیٹ سے نکلے، اوزار نکالے، اور باری باری تیزی سے ٹائروں میں ہوا بھرنے لگے۔

"ہمیں زیادہ ہوا کی ضرورت نہیں، بس اتنی کہ گاڑی چل سکے،" کلارک نے کہا۔

"ٹھیک ہے،" بینڈر نے ہانپتے ہوئے کہا۔ "مجھے ایک اور موقع دو، پھر ہم تیار ہوں گے۔"

اس نے چند سیکنڈ تک مزید پمپ کیا، ٹائروں کا جائزہ لیا، اور چلایا، "چلو! اب ہم چل سکتے ہیں۔ کم از کم پہیے اپنی جگہ پر رہیں گے۔"

سب جلدی سے گاڑی میں واپس بیٹھے، پمپ کو پیچھے پھینکا، اور گاڑی چلانے لگے۔

"جہاں یہ سڑک مرکزی شاہراہ سے ملتی ہے، وہاں ایک سروس اسٹیشن ہے،" کلارک نے کہا۔ "ہم وہاں سے فون کر سکتے ہیں۔"

سروس اسٹیشن پہنچ کر، بینڈر نے لوٹ مار کی رپورٹ کرنے کے لیے فون کیا، جبکہ کلارک نے اٹینڈنٹ سے ٹائروں میں مکمل ہوا بھروائی۔

بینڈر جلدی سے باہر آیا۔

"چلو!" کلارک نے کہا، اور وہ تیزی سے شہر کی طرف روانہ ہوئے۔

جب بینڈر فون کر رہا تھا، کلارک نے ڈرائیور کی نشست سنبھال لی، اور اس کی ڈرائیونگ خاصی تیز اور غیر متوقع تھی۔

چار پانچ میل کے بعد، اچانک گاڑی کے انجن نے کھانسنا، رکنا، اور پیچھے دھکیلنا شروع کر دیا۔ آخر کار، انجن بند ہو گیا۔

"اب کیا مسئلہ ہے؟" کلارک نے جھنجھلا کر کہا۔

"ایک گاڑی پیچھے آ رہی ہے، "ٹاؤنلی نے کہا۔ "میں اسے روک کر گیراج تک جا سکتا ہوں اور کسی کو ٹوکار کے لیے بھیج سکتا ہوں۔"

"ٹھیک ہے،" کلارک نے کہا۔ "ہم ویسے بھی کچھ زیادہ نہیں کر سکتے۔ شاید کاربوریٹر میں مسئلہ ہے یا پٹرول لائن ڈھیلی ہو گئی ہے۔"

ٹاؤنلی گاڑی سے اترا اور ہاتھ کے اشارے سے آنے والی گاڑی کو روکا۔

"ہماری گاڑی خراب ہو گئی ہے، "ٹاؤنلی نے کہا۔ "کیا آپ مجھے قریبی گیراج تک لے جا سکتے ہیں؟"

"بیٹھ جاؤ، "ڈرائیور نے کہا۔

جب گاڑی کی پچھلی روشنی دھندلی ہو کر غائب ہونے لگی، بینڈر نے کلارک کی طرف دیکھا۔

"اب کیا کریں گے؟" اس نے پوچھا۔ "شروع میں تم نے بڑی چالاکی دکھائی، اور آخر میں سب خراب کر دیا۔"

کلارک مسکرایا، آگے جھک کر چوک ایڈجسٹمنٹ کو دبایا، اور اسٹارٹر آن کیا۔ گاڑی فوراً ہی چل پڑی۔

"یہ دیکھو، "اس نے کہا۔ "میں نے کیبل کو ڈھیلا کر دیا تھا تاکہ کاربوریٹر میں زیادہ پٹرول جائے اور انجن بند ہو جائے۔ اب سب کچھ ٹھیک ہے۔"

"یہ سب کیوں کیا؟"

"تم جلدی ہی دیکھو گے، "کلارک نے جواب دیا۔ "ہم آگے جا کر اس گاڑی کو پکڑ لیں گے۔"

دو میل کے اندر، انہوں نے اس گاڑی کو جا لیا جس میں ٹاؤنلی نے لفٹ لی تھی۔

"یہاں ایک چھوٹا سا قصبہ اور گیراج ہے، "بینڈر نے کہا۔ "ٹاؤنلی یہاں رکے گا۔"

لیکن ٹاؤنلی وہاں نہیں رکا۔ وہ گاڑی جس میں وہ بیٹھا تھا، قصبے سے بغیر رفتار کم کیے گزر گئی۔

میلوں تک وہ گاڑی کا پیچھا کرتے رہے، اور بینڈر کے چہرے پر پریشانی اور الجھن کے آثار نمایاں تھے۔

"کیا اسے نہیں لگے گا کہ ہم اس کا پیچھا کر رہے ہیں؟" بینڈر نے پوچھا۔

"نہیں،" کلارک نے جواب دیا۔ "اسے لگتا ہے کہ ہماری گاڑی خراب ہو کر سڑک پر رک گئی ہے۔"

انہوں نے گاڑی کا پیچھا کرتے ہوئے شہر تک پہنچا دیا، جہاں وہ ایک ٹیکسی اسٹینڈ پر رکی۔ ٹاؤنلی گاڑی سے اترا، ڈرائیور سے مصافحہ کیا، اور ایک ٹیکسی میں بیٹھ گیا۔ انہیں ٹیکسی کا پیچھا کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوئی، جو ایک چھوٹے سے اپارٹمنٹ ہاؤس کے پاس جا کر رک گئی۔ ٹاؤنلی نے جلدی سے کرایہ ادا کیا اور عمارت کے اندر چلا گیا۔

"اب کیا کریں؟" بینڈر نے پوچھا۔

"ہم انتظار کریں گے،" کلارک نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "لیکن زیادہ دیر نہیں۔"

وہ دونوں اپارٹمنٹ ہاؤس کے داخلی دروازے کے دونوں طرف کھڑے ہو گئے اور انتظار کرنے لگے۔ صرف پانچ منٹ بعد، ٹاؤنلی جلدی سے باہر آیا، لیکن جیسے ہی وہ باہر نکلا، کلارک کی بندوق اس کے پیٹ سے جا لگی۔

"ٹھیک ہے،" کلارک نے کہا، "ہاتھ اوپر کرو، ٹاؤنلی۔"

ٹاؤنلی نے اپنے کندھے کی طرف ہاتھ بڑھایا، خالی ہولسٹر کو چھوا، اور پھر آہستہ سے اپنے ہاتھ اوپر کر دیے۔

"بینڈر،" کلارک نے کہا، "تم دیکھو گے کہ ٹاؤنلی نے اس اپارٹمنٹ کو ایک فرضی نام سے کرائے پر لیا ہوا ہے اور یہ وہ جگہ تھی جہاں اس نے ہیرا چھپایا تھا۔

جب میں نے اسے یہ سوچنے پر مجبور کیا کہ میں نے ہیرا ڈھونڈ لیا ہے اور اب قاتل کی شناخت کر سکتا ہوں، تو وہ ہمیں سڑک پر رکے رکھنا چاہتا تھا تاکہ خود یہاں آ کر چیک کرے کہ اس کا ہیرا محفوظ ہے یا نہیں۔ جب اسے یقین ہو گیا کہ ہیرا محفوظ ہے، تو وہ واپس جا رہا تھا تاکہ ہمارے لیے ٹوکار بھجوا سکے۔"

"لیکن تمہیں اس پر شک کیسے ہوا؟" بینڈر نے حیرت سے پوچھا۔

"یہ تو بہت آسان تھا،" کلارک ہنستے ہوئے بولا۔ "صرف ایک کلیدی سراغ تھا جو سیدھا ٹاؤنلی کی طرف اشارہ کرتا تھا۔ دیکھو، ٹاؤنلی نے ظاہر کیا کہ وہ خود دروازہ بند کر کے چلا گیا، لیکن حقیقت میں اس نے دروازہ زور سے بند کیا اور نیچے گزرگاہ سے ڈرائیور کے کمرے میں چلا گیا۔ وہاں وہ اس وقت تک رہا جب تک اسے یقین نہ ہو گیا کہ گھر پر سکون ہو چکا ہے۔ پھر اس نے ڈرائیور کے کپڑے پہنے، اس کی بندوق اٹھائی، اور قتل کر دیا۔"

"ہاں، اب مجھے سب سمجھ آ رہا ہے،" بینڈر نے کہا۔ "اس نے جرم کا الزام ڈرائیور پر ڈالنے کی کوشش کی۔ لیکن وہ کلیدی سراغ کیا تھا جو تمہیں ٹاؤنلی تک لے گیا؟"

کلارک ہنس دیا۔

"مشتبہ افراد کی پوری فہرست میں، صرف ایک شخص تھا جو نہیں جانتا تھا کہ جمعرات کی رات ڈرائیور کی چھٹی کی رات ہوتی ہے۔ ٹاؤنلی واحد شخص تھا جو یہ نہیں جانتا تھا کہ ڈرائیور کے پاس، غالباً، ایک مضبوط عذر ہو گا۔

جب اس نے جرم کا الزام ڈرائیور پر ڈالنے کی کوشش کی، تو یہ واضح ہو گیا کہ وہ گھر کے معمولات سے لاعلم تھا۔

لہٰذا، اصلی مجرم کو تلاش کرنے کے لیے مجھے صرف ان مشتبہ افراد میں سے اس شخص کو دیکھنا تھا جو ڈرائیور کی چھٹی کی رات سے بے خبر تھا۔ یہی وہ کلیدی سراغ تھا جس نے مجھے منطقی انجام تک پہنچا دیا۔"

اختتام۔۔۔۔۔

RESTLESS PARTS

BY ERLE STANLEY GARDNER

بیش قیمت موتی

مصنف : ارل اسٹینلے گارڈنر
مترجم : مظہر حسین (ایم-اے)

فرسٹ۔ تفتیش

باب کراوڈر آہستہ آہستہ پلیٹ فارم پر چلتے ہوئے کھڑکی کو چھونے کی کوشش کر رہے تھے۔ کھڑکی بند تھی۔

انہوں نے تھکے ہوئے انداز میں سانس لیا اور اپنے کوٹ کے کالر کے نیچے لٹکے چمڑے کے کیس سے ایک اسٹیل کی چھڑی نکالی۔ احتیاط سے اس چھڑی کو کھڑکی کے نیچے رکھا اور کھینچنے لگے۔

ایک لمحے بعد کھڑکی کا شیشہ شور کے ساتھ کھنکنے لگا اور پھر اچانک اوپر کو اچھل گیا۔ باب کراوڈر نے چھڑی واپس چمڑے کے کیس میں رکھی، اپنی جیب سے ٹارچ نکالی اور کھڑکی کے کنارے سے باہر قدم رکھا، پھر کمرے میں داخل ہو گئے۔ اس دوران ایک تیز سانس کی آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے؟" اس نے بے پرواہ انداز میں پوچھا۔
"کیا میں نے تمہیں جگایا؟"
"تم کون ہو اور کیا چاہتے ہو؟" یہ ایک عورت کی آواز تھی۔
کراؤڈر نے کہا، بس یہ پوچھ رہا تھا "کہ کیا میں نے تمہاری نیند میں خلل ڈالا؟"
اس نے ٹارچ کی روشنی جلائی اور ایک نوجوان عورت دکھائی دی جو ریشمی پاجامے میں بیڈ پر بیٹھی تھی اور روشنی کی تیز چمک سے اپنی آنکھیں جھپک رہی تھی۔
"روشنی ہٹا دو," اس نے کہا، "اور مجھے بتاؤ تم کون ہو اور کیا چاہتے ہو۔"
"اس وقت," کراؤڈر نے کہا، "میں ایک جڑے ہوئے موتیوں کے ہار کی تلاش میں ہوں، جن کی قیمت تقریباً پینتالیس ہزار ڈالر بتائی جا رہی ہے، حالانکہ مجھے لگتا ہے کہ اس رقم میں کچھ مبالغہ کیا گیا ہے۔"
اس نے اپنے ماتھے کے ارد گرد ایک ماسک لگایا اور پردے نیچے کر دیے۔
"کیا تم بیڈ کے قریب والی لائٹ روشن کر سکتی ہو؟" اس نے پوچھا۔
نوجوان عورت بیس کی دہائی کے ابتدائی حصے میں تھی۔ اس کے سنہری بال تھے، جو ایسا رنگ تھا جس سے لگتا تھا کہ بالوں کو رنگنے کے لیے مصنوعی طریقے استعمال کیے گئے ہیں۔ وہ پتلی تھی مگر اس کا جسم خوبصورت انداز میں بنا ہوا تھا، اور جب اس نے کمبل ہٹا کر بیڈ سے چھلانگ لگائی تو اس کی حرکتوں میں ایک خاص سادگی تھی۔
اس نے اپنے ننگے پاؤں چپلوں کی طرف بڑھائے، پھر باہر جا کر لائٹ آن کر دی۔
وہ ماسک پہنے ہوئے شخص کو گھوم کر دیکھنے لگی۔
"تم کون ہو؟" عورت نے دوبارہ پوچھا۔
"بس ایک چور ہوں،" اس نے جواب دیا۔

"میرے پاس کچھ نہیں،" اس نے کہا، "میں مینی کیورسٹ ہوں، اور اپنا روزگار کماتی ہوں۔" اس نے کہا، بد قسمتی سے "تم نے دروازہ نہیں کھٹکھٹایا۔"

کراؤڈر کی نظریں اس پر پڑیں اور اس کی صورت دیکھنے لگی۔

"کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ تم وہی ہو جو آدھے گھنٹے پہلے دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے آئے تھے؟"

"اتنی دیر نہیں ہوئی،" کراؤڈر نے کہا، "دس منٹ سے زیادہ نہیں۔ مجھے اپارٹمنٹ میں داخل ہونے میں تھوڑی دیر لگی، اور پھر میں نے دیکھا کہ تم نے دروازے کے اندر سے لاک لگا رکھا تھا، اس لیے مجھے آگ کی بچاؤ والی سیڑھی سے آنا پڑا۔"

"تم میں کچھ عجیب بات ہے،" اس نے کہا۔ "تم کیا کرنا چاہتے ہو؟"

"وہ ہارڈ ھونڈنا چاہتا ہوں،" کراؤڈر نے کہا۔

نوجوان عورت نے کہا، " تم پاگل ہو،" مگر اس کی نظریں مسلسل اس کی طرف دیکھ رہی تھیں۔

کراؤڈر نے کہا، "تم کچھ زیادہ قائل کرنے والی نہیں لگتی،" بیڈ کے کنارے پر بیٹھتے ہوئے جیسے وہ بالکل آرام سے ہو۔

وہ ایک لمحے کے لیے اسے دیکھتی رہی، پھر اپنے نرم ریشمی پاجامے کو دیکھا۔ "اگر تم براہ کرم ایک کرسی لے آؤ تو،" اس نے کہا، "میں بیڈ پر واپس جا کر لیٹوں گی۔"

اس نے سر ہلایا اور کہا، "تمہیں کچھ کپڑے پہننے چاہیے۔"

"کیا تم پاگل ہو؟" اس نے پوچھا۔ "یا شراب کے نشے میں ہو؟"

"نہ یہ، نہ وہ،" کراؤڈر نے کہا، "ابھی نہیں، حالانکہ مجھے اس آخری بیماری کی علامات کا سامنا ضرور ہوا ہے، اگر تم اسے بیماری کہو۔ مگر اب میں اس وقت بالکل

ہوش میں ہوں اور باقاعدہ عقل مند ہوں، اور جب میں یہ کہتا ہوں کہ میں وہ ہار ڈھونڈ رہا ہوں تو میں بہت سنجیدہ ہوں۔"

"اور میں بھی اتنی ہی سنجیدہ ہوں،" اس نے کہا، "جب میں کہتی ہوں کہ میں ایک مینی کیورسٹ ہوں اور مجھے اس بارے میں کچھ نہیں پتہ۔"

"تمہاری دلیل کچھ زیادہ قائل نہیں کرتی،" اس نے کہا۔ "جب میں کمرے میں آیا تو تم نے اپارٹمنٹ میں شور کیوں نہیں مچایا؟ تم نے پولیس کو کیوں نہیں بتایا؟"

وہ بے چین ہو کر ادھر ادھر تکنے لگی۔

"تم یہاں کیوں آئے ہو؟" نوجوان عورت نے پوچھا۔

"بالکل صاف گوئی سے،" اس نے کہا، "میں پولیس سے پہلے پہنچا ہوں۔"

اس کے چہرے کا رنگ اچانک بدل گیا۔

"تمہارا مطلب کیا ہے؟" اس نے پتلی اور ڈری ہوئی آواز میں پوچھا۔

اس نے کہا، "تم مس ٹرکسی مونیٹ ہو، ایک مینی کیورسٹ۔ تم جم ہالمر کے ساتھ دکھائی دے رہی ہو، جو کبھی کبھار 'جنٹل مین جم' کے نام سے جانا جاتا ہے، اور جو ملک کا سب سے بڑا جواہرات چور ہے۔"

"تقریباً تیس دن پہلے، فرینک بیلمن کے گھر سے کچھ قیمتی زیورات چوری ہو گئے تھے۔ ان میں سب سے قیمتی وہ جڑا ہوا موتیوں کا ہار تھا، جس کی قیمت تقریباً چالیس سے پچاس ہزار ڈالر کے درمیان بتائی جاتی ہے۔ حقیقت میں، اس پر دس ہزار ڈالر کا انعام رکھا گیا ہے، اور پولیس اسے تلاش کرنے کی پوری کوشش کر رہی ہے۔"

"اس وقت جنٹل مین جم پر شبہ تھا، مگر کچھ ثابت نہیں ہو سکا۔ پھر ایک دن حادثاتی طور پر ایک ہیرا کی انگوٹھی اس کے پاس پہنچ گئی، جو چوری شدہ سامان کا حصہ تھی۔ یہ وہی وقت تھا جب ہار بھی چوری کیا گیا تھا۔ پولیس نے جنٹل مین جم کو گرفتار کیا اور اس

سے شدید تفتیش کی۔ آخر کار اس نے جرم کا اعتراف کیا، مگر کہا کہ اس نے وہ ہار اپنی خاتون دوست کو حفاظت کے لیے دے دیا تھا۔ وہ اس کا نام نہیں بتانا چاہتا تھا، مگر اس نے پولیس کو بتایا کہ وہ ہار واپس کرنے کا انتظام کرے گا تاکہ اس عورت کو اس میں ملوث نہ کیا جائے۔"

"پھر اس کے ساتھی نے وکیل ہائر کیا، اور جب پولیس کو لگا کہ وہ جنٹل مین جم کو پھنسا چکے ہیں، تو وکیل نے ہبیس کارپس کے ذریعے اس کی رہائی حاصل کر لی۔"

"اس کی آزادی زیادہ دیر تک نہیں رہی کیونکہ پولیس نے اسے ایک اور الزام میں گرفتار کیا اور دوبارہ جیل بھیج دیا۔ لیکن اس دوران، جِم کو اپنے وکیل سے مشورہ کرنے کا پورا موقع ملا۔ اب لوگوں کا خیال ہے کہ پولیس شاید کبھی بھی وہ ہار واپس نہ لے پائے گی۔ وکیل پہلے ہی بیلمن کے ساتھ بات کر رہا ہے تاکہ اگر بیلمن اس کے خلاف مقدمہ دائر کرنے سے انکار کرے تو وہ ہار واپس کر دے۔"

"لیکن یہ نہیں بتاتا کہ تم یہاں کیوں آئی ہو؟" اس نے کہا۔

"اوہ ہاں، یہ بتاتا ہے،" اس نے کہا۔ "تم کچھ عرصہ جِم ہالمر کے ساتھ رہی ہو۔ میں پولیس سے پہلے اس کی خاتون دوستوں سے تفتیش کرنے آیا تھا، اور میں تمہیں بتا سکتا ہوں کہ یہ ایک بڑی بات تھی۔ آخر کار میں نے تمہیں ڈھونڈ لیا۔"

"سنیں،" اس نے کہا، اچانک پر جوش، بے چین اور خوف زدہ آواز میں، "کسی کو نہیں پتا کہ میں جِم کو جانتی تھی۔"

"اوہ ہاں، اسے پتا ہے،" کراؤڈر نے کہا، "مجھے پتا ہے، اور جس نے مجھے اطلاع دی وہ بھی جانتا ہے۔"

"وہ شخص کون تھا؟" ٹرکسی مونیٹ نے پوچھا۔

اس نے سر ہلایا۔

"اور تم کون ہو؟"

"خوب،" اس نے کہا، "تم مجھے ایک چور کہہ سکتی ہو۔ تم جانتی ہو کہ میں وہ ہار واپس لینا چاہتا ہوں، اور کہا جاتا ہے کہ چور کو ہی دوسرے چور کو پکڑنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔"

"مجھے نہیں لگتا کہ تم چور ہو،" اس نے کہا۔

اس نے اپنے کندھے اچکائے اور ہنستے ہوئے کہا،

"کیا یہ تقدیر کا مذاق نہیں ہے؟" اس نے کہا، "تم مجھے قائل کرنے کی کوشش کر رہی ہو کہ تم ایماندار ہو، اور تم ایسا کرنے میں کامیاب نہیں ہو پا رہی، اور میں تمہیں قائل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں کہ میں چور ہوں، اور تم مجھ پر یقین نہیں کر پا رہی ہو۔"

"اور تم کہتے ہو کہ پولیس یہاں آ رہی ہے؟" اس نے پوچھا۔

"ہاں،" اس نے کہا، "انہیں وہ معلومات مل جائیں گی جو میں اگلے چند گھنٹوں میں تلاش کروں گا۔ جب وہ ایسا کریں گے، وہ یہاں آ کر سب کچھ الٹ پلٹ کر دیں گے۔"

"وہ کیا کریں گے؟" اس نے پوچھا۔

"یہ جگہ پوری طرح کھنگالیں گے،" اس نے کہا، "تمہیں پولیس اسٹیشن لے جا کر تیسری ڈگری کی تفتیش کریں گے، تمہاری تصویریں اخبار کی سرخیوں میں آئیں گی، تمہاری فنگر پرنٹس لی جائیں گی، اور"...

"سنیں،" ٹرکسی نے کہا، "کیا آپ مجھ پر یقین کریں گے اگر میں سیدھا آ کر بتا دوں؟"

"اس نے کہا، "یہ اس بات پر منحصر ہے کہ تمہارا رویہ کیسا ہے، لیکن تمہارے پاس کچھ جیتنے کا موقع ہے اور کچھ کھونے کا نہیں، تو کیوں نہ کوشش کرو؟"

"سنیں،" اس نے کہا، "مجھے نہیں پتا کہ تم کون ہو یا تمہارے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتی، لیکن تم ایک شائستہ شخص لگتے ہو، اور میں ایک مشکل میں ہوں۔ میں جِم ہالمر کے ساتھ کچھ وقت گزار چکی ہوں۔ مجھے نہیں پتا تھا کہ وہ چور ہے۔ جب تک وہ مجھے بار بار باہر نہیں لے کر گیا، تب تک مجھے اس بات کا علم نہیں ہوا، اور پھر میں نے اس کے ساتھ جانا چھوڑ دیا۔ میں ایک مینی کیورسٹ ہوں اور اپنے بالوں کا خیال رکھتی ہوں، لیکن میں ایماندار ہوں۔"

"کیا تم ان نیک خواتین میں سے ہو؟" اس نے پوچھا۔

"نہیں،" اس نے کڑواہٹ سے کہا، "لیکن میں ایک محنتی لڑکی ہوں اور صاف ستھری زندگی گزار رہی ہوں۔"

کراؤڈر نے اسے مسلسل، غور سے دیکھا۔

"ٹھیک ہے،" اس نے کہا، "پھر اس کا کیا حَل ہے؟"

"کیا تم مجھ پر یقین کرتے ہو؟" ٹرکسی نے پوچھا۔

"میں سوچ رہا ہوں۔"

"ٹھیک ہے،" اس نے کہا، "اگر جو تم کہتے ہو وہ سچ ہے، تو مجھے لگتا ہے کہ مجھے پتا ہے کہ وہ ہار کہاں ہے۔ اگر اس پر انعام رکھا جا رہا ہے، تو میں اس پیسے کا کچھ حصہ استعمال کر سکتی ہوں۔ اب، جو میں جاننا چاہتی ہوں وہ یہ ہے کہ کیا تم واقعی چور ہو؟"

کراؤڈر نے اپنا ہاتھ ماتھے پر رکھا، سیاہ ماسک اتار کر اسے تہہ کیا اور اندرونی جیب میں رکھ لیا۔

"بی بی،" اس نے مزاحیہ انداز میں کہا، "میرے ایماندار چہرے کو دیکھو۔ میرے ثابت قدم، ایماندار آنکھوں پر نظر ڈالو؛ سیدھی ناک اور مضبوط ہونٹوں کو دیکھو—یہ خصوصیات، میں کہوں گا، جو ہر جگہ سچائی کی علامت سمجھی جاتی ہیں۔ یہ دیکھو کہ میرا چہرہ صاف شیو کیا ہوا ہے؛ میں خشکی اور بدبو سے آزاد ہوں۔ قریب آ کر دیکھو کہ میں بدبو سے بھی پاک ہوں۔ میرے دوست مجھے کیوں نہ پسند کریں؟ گلسرین، صابن اور ٹوتھ پیسٹ میرے روزانہ کے ساتھی ہیں۔"

"میرے پاس ایٹلیٹ فٹ یا پنک ٹوتھ برش نہیں ہیں۔ میں"...

"تم میرا مذاق بنا رہے ہو،" اس نے غصے سے کہا۔

"یقیناً میں تم سے مذاق کر رہا ہوں،" اس نے کہا۔

"مجھے نہیں لگتا کہ تم چور ہو،" اس نے کہا۔ "مجھے بتاؤ، اگر میں تمہیں وہ ہار حاصل کرنے کا طریقہ بتا سکوں، تو کیا تم انعام کی تقسیم کرو گے؟"

"کس قسم کی تقسیم؟" اس نے پوچھا۔

"اگر تم انعام حاصل کرو تو مجھے دو ہزار ڈالر دو۔"

کراؤڈر نے سنجیدگی سے ہاتھ بڑھایا۔ "ہاتھ ملاؤ، دوست،" اس نے کہا۔

اس نے اپنا ہاتھ کراؤڈر کے ہاتھ میں ڈالا، اور اچانک ہنستے ہوئے اپنے سفید دانت دکھائے۔

"تم چور نہیں ہو،" اس نے کہا۔ "رک جاؤ، میں کچھ کپڑے پہن کر آتی ہوں۔"

"تعریفی باتوں کی پرواہ نہ کرو،" اس نے کہا، "لیکن مجھے بتاؤ تم کیا جانتی ہو۔"

اس نے اپنا ہاتھ اس سے نکال لیا۔

"میں تم سے بات کروں گی،" اس نے کہا، "جب تک میں کپڑے پہن نہیں لیتی۔"

سیکنڈ۔ جرم میں شریک

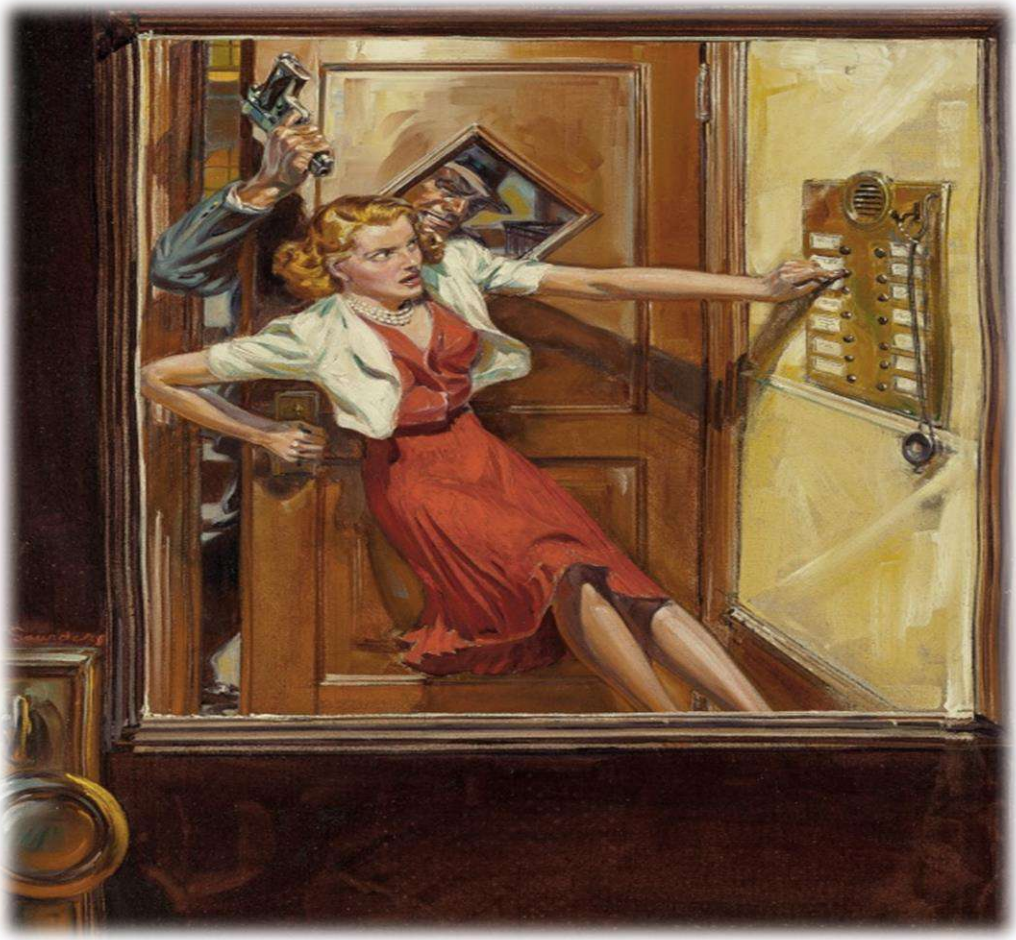

وہ ایک کمرے میں دوڑ گئی۔ تھوڑی دیر بعد، اس کے ریشمی پاجامے باہر پھینکے گئے اور پھر اس کی آوازیں آنے لگیں، جیسے کچھ لچکدار چیز ٹوٹ رہی ہو یا تیز سانسیں آ رہی ہوں۔

"اس کے پاس ایک لڑکی ہے،" ٹرکسی نے کہا۔ "مجھے اس کے بارے میں کچھ نہیں پتا تھا... وہ واقعی بڑی سخت لڑکی ہے۔ اس نے میرے سامنے بندوق

نکالی... مجھے اس کے بارے میں بالکل نہیں پتا تھا، مگر ایک رات جب میں اپنے کام سے باہر آ رہی تھی، جہاں میں حجامت کرتی ہوں، ایک گاڑی سڑک کنارے رک گئی"...

"ہاں، ہاں، آگے بتاؤ،" کراؤڈر نے کہا۔ "مجھے دلچسپی ہے۔"

"ذرا مجھے جرابیں ٹھیک کر لینے دو،" اس نے کہا۔ "تو وہ گاڑی سڑک کنارے رکی، اور دروازہ کھلا۔ ایک خوبصورت سنہری بالوں والی لڑکی نے مجھ سے پوچھا کہ کیا میں اس کے ساتھ گاڑی میں بیٹھوگی۔ میں اسے نہیں جانتی تھی۔

وہ اچھی لگ رہی تھی، اور میں نہیں چاہتی تھی کہ زیادہ خود کو برتر دکھاؤں۔ میں اس میں بیٹھ گئی اور اس سے پوچھا کہ وہ کیا چاہتی ہے۔

"اس نے کہا کہ وہ بس تفریح کے لیے اور تازہ ہوا کے لیے گاڑی چلا رہی تھی؛ کہ اس نے مجھے حجامت کی دکان سے باہر آتے ہوئے دیکھا تھا اور میں تھکی ہوئی لگ رہی تھی۔ اس نے مجھ سے کچھ سوالات کیے اور کہا کہ وہ مجھے میرے اپارٹمنٹ تک چھوڑ دے گی۔"

"کیا وہ تمہیں لے گئی؟" کراؤڈر نے پوچھا۔

"جی ہاں، جیسے مچھلی کو لے جا کر اس نے مجھے پھنسایا،" لڑکی نے کہا۔ "وہ مجھے ایک گلی میں لے گئی اور اچانک بندوق میری پسلیوں کے ساتھ لگا دی اور کہا کہ اگر میں اس کے مرد کے ساتھ کھیلنا بند نہ کروں، تو وہ میرے پیٹ میں گولیاں اتار دے گی۔ وہ بہت ہی گھٹیا باتیں کر رہی تھی۔"

"کیا وہ گالی گلوچ یا دھمکی دے رہی تھی؟" کراؤڈر نے پوچھا۔

"دونوں،" اس نے کہا۔

"ٹھیک ہے؛ پھر کیا ہوا؟" کراؤڈر نے پوچھا۔

"پھر اس نے مجھے باہر نکال دیا۔" اور مجھے گلی سے باہر جانے پر مجبور کر دیا۔
لیکن جب میں گاڑی میں بیٹھی ہوئی تھی، میں نے گاڑی کے سامنے والی رجسٹریشن سرٹیفکیٹ پر نظر ڈالی تھی۔ میں نے یہ اس لیے کیا تھا تاکہ اگر کچھ غلط ہو جائے تو مجھے کچھ پتا ہو۔ اس کا نام ایتھیل پیٹرز تھا، اور ایڈریس ۹۲۰۴ ویسٹرن تھا۔"
"شاید رجسٹریشن جعلی ہو،" کراؤڈر نے کہا۔
"نہیں، میں نے اسے چیک کیا۔ یعنی، میں نے اس پتے پر جا کر تحقیق کی۔ وہاں ایک اپارٹمنٹ ہاؤس ہے، اور اس کا نام میل باکس پر لکھا ہوا ہے۔"
"سمجھ گیا،" کراؤڈر نے کہا، دلچسپی سے۔ "اور تمہارا خیال ہے کہ وہ جم کی ساتھی تھی، یہ صحیح ہے؟"
"وہ بالکل نہیں تھی،" لڑکی نے کہا، "میرے پیٹ میں بندوق اس لیے نہیں رکھی تھی کہ اسے میرے سنہری بالوں سے نفرت تھی۔"
کراؤڈر مسکرایا۔
"چلو، چلیں،" اس نے کہا۔
دونوں ویسٹرن پر اپارٹمنٹ ہاؤس کے سامنے کھڑے تھے اور میل باکس کو دیکھ رہے تھے۔
"وہ ہمیں ابھی اندر نہیں آنے دے گی،" ٹرکسی نے کہا۔
"مجھے اتنا یقین نہیں ہے،" کراؤڈر نے کہا، "یاد رکھو، یہ لڑکی تمہاری طرح کی زندگی نہیں گزارتی۔ وہ ممکنہ طور پر ہر قسم کے اور ہر وقت آنے والے لوگوں کی عادی ہوگی۔"
اس نے ایتھیل پیٹرز کا نام لکھا ہوا کارڈ کے سامنے والے بٹن پر اپنی انگلی رکھی۔
فوراً ہی دروازہ الیکٹرانک طور پر کھل گیا۔

باب کراؤڈر مسکرایا اور ہال وے میں قدم رکھا۔
"دیکھو،" اس نے کہا، "ہمیں ایک واضح منصوبہ بنانا چاہیے۔"
"اگر اس کے پاس ہار ہے تو ہم اسے واپس لے سکتے ہیں،" ٹرکسی نے پختہ ارادے سے کہا۔
"یہ اتنا آسان نہیں ہوگا،" کراؤڈر نے کہا۔ "ویسے، تمہیں اعتراض نہیں ہے اگر میں تمہیں ٹرکسی کہوں، بشرطیکہ تم مجھے باب کہو؟"
"نہیں، باب،" اس نے کہا۔
"ٹھیک ہے،" اس نے کہا۔ "اب ہم وہاں جا رہے ہیں، اور ہمیں ایک منصوبہ بنانا ہے — یا تو پہنچنے سے پہلے یا بعد میں۔"
"میں ہر چیز کے لیے تیار ہوں،" اس نے کہا۔
اس نے اسے گہری نظر سے گھورا۔
"تم دو ہزار ڈالر کے لیے کیا کر سکتی ہو؟" اس نے پوچھا۔
"مجھے آزماؤ،" اس نے کہا۔
اس کی آنکھوں میں مذاق کی چمک اچانک ماند پڑ گئی اور اس کا چہرہ پتھر کی طرح سخت ہو گیا۔
"دیکھو،" اس نے کہا، "یہ بات ہے کہ مجھے وہ ہار چاہیے۔ میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ میں اسے حاصل کرنے کے لیے کیا کروں گا۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا تم میری مدد کرنے کے لیے تیار ہو؟"
اس نے کندھے اچکائے اور سیڑھیاں چڑھنا شروع کر دیں۔
"اگر تمہیں پتا ہوتا کہ میں اس عورت کے بارے میں کیا سوچتی ہوں،" اس نے کہا، "تو تم سوالات پوچھنے میں اتنا وقت ضائع نہ کرتے۔"

کراؤڈر مسکرایا اور اس کے پیچھے سیڑھیاں چڑھنے لگا۔

دوسری منزل پر ایک دروازہ آہستہ سے کھلا۔ ایک نوجوان عورت جو سیاہ بالوں والی تھی، دھواں دار سیاہ آنکھوں والی، اور اس کی شکل بے تکلفی سی نظر آ رہی تھی، دروازے کے اندر کھڑی ہو کر ان دونوں کو کوریڈور میں آتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

"کیا بات ہے؟" اس نے پوچھا۔

"جِم کی طرف سے پیغام ہے،" کراؤڈر نے دھیمی آواز میں کہا، اپنا سر ذرا آگے جھکاتے ہوئے تاکہ اس کی ٹوپی کا بھرم اس کا چہرہ چھپائے رکھے۔

ایتھیل پیٹرز نے ایک لمحے کے لیے توقف کیا، پھر تھوڑا سا ایک طرف ہو کر کھڑی ہو گئی۔

"آؤ،" اس نے کہا۔

کراؤڈر ایک طرف ہٹ کر ٹرکسی کو کمرے میں دھکیلتے ہوئے خود بھی اندر داخل ہو گیا۔ سنہرے بالوں والی لڑکی نے اپارٹمنٹ کا دروازہ بند کیا اور اس کے پیچھے لاک لگا دیا۔

"تو،" اس نے کہا، "بتاؤ، کیا بات ہے؟"

"جنٹل مین جم کو بیلمن کے کیس میں پکڑ لیا گیا تھا،" کراؤڈر نے کہا، "اور وہ"...

اسے ایتھیل پیٹرز سے بات کرنے کا موقع نہیں ملا۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟" اس نے غصے سے کہا۔

وہ کراؤڈر کے سامنے سے گذری اور ٹرکسی کی طرف بڑھی، اس کی آنکھوں میں سیاہ بجلی کی طرح چمک تھی۔

"اب ایک منٹ رک جاؤ،" کراؤڈر نے کہا۔ "غصہ نہ ہو، اور"...

وہ شیرنی کی طرح جھپٹی اور کراؤڈر کا ہاتھ، جو اس کی ٹھوڑی کے نیچے تھا، اس کی گردن کے گرد جکڑ لیا اور پیچھے کھینچ لیا۔

"اتنی جلدی نہیں، بہن،" اس نے کہا۔

"مجھے اس کو مارنے دو!" ایتھیل پیٹرز نے چیخ کر کہا — "مجھے پتا ہے یہ کون ہے؛ یہ وہی چہرہ والی لڑکی ہے"...

اس کے بعد ایک گالیوں کی طویل سیریز آئی، وہ سب لفظ جو گندے ماحول میں آسانی سے اور روانی سے ایتھیل کے سرخ ہونٹوں سے نکل رہے تھے۔ کراؤڈر نے اپنی ہتھیلی اس کے ہونٹوں پر رکھی۔

"چپ رہو،" اس نے کہا، "ورنہ میں تمہارا منہ صابن اور پانی سے دھو ڈالوں گا۔"

وہ اس کے ہاتھ کے اوپر کاٹنے کی کوشش کرنے لگی، تڑپ رہی تھی اور لاتیں مار رہی تھی۔

اس نے اس کے کلائیاں پکڑیں، ایک ہاتھ سے ان کو مضبوطی سے تھام لیا اور دوسرے ہاتھ سے اس کی گردن کے گرد گرفت کی۔

"اب چپ ہو جاؤ،" اس نے کہا، "ورنہ میں تمہیں گھونٹ دوں گا۔"

وہ غصے میں خاموش ہو گئی۔

"ٹھیک ہے،" کراؤڈر نے کہا، "ہم زیادہ باتیں نہیں کر رہے کیونکہ تم نہیں کر رہیں۔ ہمیں وہ بیلمن کا ہار چاہیے، اور ہم اسے فوراً چاہتے ہیں۔"

"تم حقیر انسان ہو!" اس نے طنزیہ کہا۔ "کوشش کر کے دکھاؤ، تم مجھے کیا سمجھتے ہو؟" ٹرکسی نے میٹھے لہجے میں کہا،

"اوہ، ہم جانتے ہیں تم کیا ہو، پیاری،" ایتھیل نے کہا۔

سنہری بالوں والی لڑکی ایک بار پھر اچانک جنونی انداز میں اس پر پلٹ پڑی۔ اس نے کراؤڈر کی گرفت سے خود کو چھڑایا، اور اس کے ہاتھ میں اس کا نیکلس کا کچھ حصہ رہ گیا۔ وہ تیز قدموں سے ٹرکسی کی طرف دوڑی، پھر اچانک اپنا رخ بدل کر میز کے دراز کی طرف بڑھی، جو آدھا کھلا تھا۔

"احتیاط کرو!" کراؤڈر نے چلایا، اور اس کی طرف دوڑ پڑا۔

دراز سے ایک نیلی دھات کی چمکیلی بندوق نکالی جو چمک رہی تھی، اور پھر ٹرکسی نے پیپر ویٹ اٹھا کر اس پر پھینک دیا۔ پیپر ویٹ سنہری بالوں والی لڑکی کے ماتھے پر لگا۔ وہ تھوڑا لڑکھڑائی، پھر بے ہوش ہو کر فرش پر گر گئی، اور بندوق اس کے ہاتھوں سے گر کر نیچے پڑی۔

بے ہوش لڑکی کو اپنے قدموں کے نیچے دیکھتے ہوئے کراؤڈر نے کہا، واقعی یہ گڑبڑ ہو گئی ہے۔

"یقیناً یہ گڑبڑ ہے،" ٹرکسی نے تیز آواز میں کہا۔ "یہ گندی چھوٹی لڑکی ہے۔"

کراؤڈر نے صبر سے سر ہلایا۔

"میں اس کی بات نہیں کر رہا تھا،" اس نے کہا، "میں صورتحال کی بات کر رہا تھا۔"

ٹرکسی بھاری سانسیں لے رہی تھی، جیسے دوڑ کر آئی ہو۔ اچانک وہ ہنسی۔

"اس نے کہا، "تم یہ جاننا چاہتے تھے کہ میں کہاں تک جا سکتی ہوں؛ اب تو تمہیں پتا چل گیا ہے۔"

کراؤڈر نے اپنا رومال نکالا اور بندوق کو اُٹھایا، احتیاط سے اس کے نشان نہ چھوڑنے کے لیے۔ اس نے اسلحے سے میگزین نکالا، پھر اس کے نالی میں موجود گولی کو اپنے ہاتھ میں نکال لیا، میگزین سے باقی گولیاں نکال کر واپس رکھ دیں۔

اس نے کہا، "چلو، ادھر ادھر دیکھتے ہیں، اور یہ جلدی کرتے ہیں۔"

وہ دونوں اپارٹمنٹ کی تلاشی لینے لگے۔ "یہ شاید کسی مناسب جگہ پر نہ ہو،" اس نے کہا۔ "ہمیں کچھ غیر متوقع جگہوں میں بھی دیکھنا ہوگا۔"

"ہمیں ہر جگہ دیکھنا ہوگا،" اس نے کہا، "جب تک کہ ہم اسے نہ ڈھونڈ لیں؛ بس یہی بات ہے۔"

ڈیڑھ گھنٹے سے زیادہ وقت تک وہ اپارٹمنٹ میں تیزی سے لیکن احتیاط سے تلاشی لیتے رہے۔ انہوں نے سامان کو سنک میں ڈالا، چینی اور نمک نکالے، ہر دستیاب برتن کو خالی کیا، قالین اٹھائے، تکیوں کو گھمایا، بیڈ سے چادریں کھینچ کر میٹریس کا معائنہ کیا۔ انہوں نے تصویروں کے پیچھے بھی دیکھا، اور آخر کار، وہ حیران ہو گئے۔

وہ ایک دوسرے کو گھوم کر دیکھنے لگے۔

"یہ یہاں نہیں ہے،" ٹرکسی نے کہا۔

"کسی نہ کسی طرح،" کراؤڈر نے آہستہ سے کہا، "مجھے لگتا ہے کہ یہ یہاں ہے۔"

اس نے عورت کو اٹھایا، اور اسے بیڈروم میں لے جا کر میٹریس پر لٹا دیا۔ اس نے اس کی نبض چیک کی اور سر ہلا کر کہا۔ "ابھی بھی چل رہی ہے،" اس نے کہا، "جیسے پہلے تھی۔ وہ بے ہوش ہے، مگر مجھے نہیں لگتا کہ یہ خطرناک ہے۔"

"تو،" ٹرکسی نے کہا، "وہ ہمیں مارنے کی کوشش کر رہی تھی۔ مجھے نہیں پتا کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے۔"

جی ہاں،" کراؤڈر نے اس کی توجہ دلائی، "ہم اپارٹمنٹ میں غیر قانونی طور پر داخل ہوئے ہیں۔ مزید برآں، نوجوان لڑکی، یہ بات ذہن میں رکھو کہ پولیس ایتھیل پیٹرز کے بارے میں پتہ لگا سکتی ہے اور کسی بھی وقت یہاں آ سکتی ہے۔"

اس نے سر ہلایا، اس کے چہرے پر مایوسی کی جھلک تھی۔

"اللہ،" اس نے کہا، "اگر تم جانتے کہ مجھے اس پیسے کی کتنی ضرورت ہے، اور سوچو کہ یہ تقریباً ہمارے ہاتھ میں ہے۔"

"شاید،" کراؤڈر نے کہا، "اس کے پاس وہ جواہرات کہیں اس کے پاس ہوں۔"

ٹرکسی تیز قدموں سے آگے بڑھی۔

"میں باہر جا کر تمہیں تلاش کرنے کا موقع دوں گی۔ بہتر ہے کہ تم اچھی طرح تلاش کرو"...

"نہیں،" کراؤڈر نے کہا، "تم ہی تلاش کرو۔"

اس نے بیڈروم سے باہر قدم رکھا، اور ریسٹ روم کے دروازے پر کھڑا ہو گیا، اس کا ماتھا الجھن میں پڑا تھا۔ چند منٹ بعد ٹرکسی اس کے پاس آئی، اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔

"ہم ہار گئے ہیں،" اس نے کہا۔

کراؤڈر نے سنجیدگی سے کمرے میں نظر ڈالی۔

"ہم ابھی ہارے نہیں ہیں،" اس نے کہا۔

وہ بیڈروم میں گیا، اور ایک تکیے کے غلاف کو تقریباً دو انچ چوڑے ٹکڑوں میں پھاڑ ڈالا۔

"تم کیا کر رہے ہو؟" اس نے پوچھا۔

"میں اس لڑکی کو اس طرح قابو کرنے جا رہا ہوں کہ وہ اپنی جگہ پر رہے،" اس نے کہا، "پھر میں پتہ کروں گا کہ وہ ہار کہاں رکھتی ہے۔"

"تم اسے کہاں رکھو گے؟"

"ہم اسے باندھ کر اس کا منہ بند کر دیں گے اور میری گاڑی میں رکھیں گے،" کراؤڈر نے کہا۔ "رات کے وقت ہم اسے لفٹ سے نیچے لے جائیں گے، کسی کو بھی کچھ نہیں پتا چلے گا۔ لابی میں کوئی نہیں ہوگا۔"

"کیا سوچ رہے ہو؟" ٹرکسی نے پوچھا۔

"بس اسے کچھ وقت کے لیے دور رکھوں گا،" اس نے کہا۔

"سنیں،" اس نے کہا، "میرے پاس ایک آئیڈیا ہے جو اس سے بہتر ہو سکتا ہے۔ اس فلور پر کوئی خالی اپارٹمنٹ ہوگا۔ اگر ہم یہ پتہ لگائیں کہ وہ کون سا ہے، تو ہم تالا کھول کر اس میں ڈال سکتے ہیں۔"

"ہم یہ کیسے پتہ لگائیں گے؟" اس نے پوچھا۔

"میں نیچے جا کر میل باکس چیک کروں گی،" اس نے کہا۔

کراؤڈر نے سر ہلایا، چابیاں اُٹھائیں جو اس نے لڑکی کے پرس سے نکالی تھیں، اور ٹرکسی کی طرف پھینک دیں۔

"اس کی چابیاں لے لو،" اس نے کہا، "ورنہ تم خود کو باہر بند کر لوگی۔"

جب وہ میل باکسز چیک کرنے نیچے گئی، کراؤڈر اپارٹمنٹ میں چہل قدمی کرتا ہوا کسی پوشیدہ جگہ کی تلاش میں تھا۔

ٹرکسی دوبارہ اپارٹمنٹ میں آئی۔

"اس فلور پر دو اپارٹمنٹس تھے،" اس نے کہا۔ "ان میں سے ایک ہال کے بالکل سامنے ہے۔ کیا تم تالا کھول سکتے ہو؟"

کراؤڈر مسکرایا۔

"میں کہوں گا کہ تالا کھول سکتا ہوں،" اس نے کہا، "لیکن کاش تم نے اتنی سختی سے پیپر ویٹ نہ پھینکا ہوتا۔ میں اس لڑکی سے بات کرنا چاہتا تھا۔"

"وہ تمہیں کچھ نہیں بتاتی؛ وہ بہت ضدی ہے۔ ""تم کبھی نہیں اگلوا سکتے۔"

"اچھا، تم اس کے بارے میں بتا سکتی ہو۔"

کراؤڈر ہال کے پار گیا، خالی اپارٹمنٹ تلاش کیا اور دوسری چابی سے دروازہ کھولنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے لڑکی کو بے ہوش حالت میں اٹھایا اور اپارٹمنٹ میں لے آیا۔

"اب کیا کرنے جا رہے ہو؟" سنہری بالوں والی نے پوچھا۔

"اب،" اس نے کہا، "میں تمہیں وہ کچھ دکھانے جا رہا ہوں جو مجھے یہاں تک پہنچاتا ہے۔ ایک دن شاید یہ مجھے جیل لے جائے۔"

"کیا مقصد ہے؟" اس نے پوچھا۔

"بنیادی مقصد یہ ہے،" اس نے کہا، "کہ چور اخبار پڑھتے ہیں۔"

"مجھے سمجھ نہیں آیا،" اس نے کہا۔

وہ ہنسا۔ "تمہیں سمجھ نہیں آئے گا،" کراؤڈر نے کہا۔

تھرڈ۔ لٹکتی لاش

ڈپارٹمنٹ اسٹور کی کھڑکی میں مختلف گاؤنز نمائش کے لیے لٹکائے گئے تھے، جو موم کے ڈمیوں پر ٹانکے گئے تھے؛ پتلی کمر والی خواتین کے ڈمی جو سڑک پر چلتے ہوئے لوگوں کو گھور رہی تھیں۔

کراؤڈر کھڑکی کے سامنے رکا، اور بالکل اسی طرح کا گاؤن منتخب کیا جیسے ایک سنہری بالوں والی لڑکی نازک لباس میں ملبوس تھی۔

ڈپارٹمنٹ اسٹور ایک چھوٹا سا اسٹور تھا، جہاں کچھ اچھا سامان تھا مگر اتنا بڑا نہیں تھا کہ وہ پرائیویٹ واچ مین رکھ سکے۔ کراؤڈر نے چوری کا کام بڑی مہارت اور چالبازی سے کیا تھا۔

جب اس نے اپنا کام مکمل کیا، تو اس نے کوئی فنگر پرنٹ یا سراغ نہیں چھوڑا، اور موم کی ڈمی اس کی گاڑی میں محفوظ طریقے سے رکھی تھی۔ ایتھیل پیٹرز کے اپارٹمنٹ میں داخل ہونا زیادہ مشکل تھا، مگر اس نے اس بات کا خطرہ مول لیا کہ شاید سیڑھیوں پر کوئی کرایہ دار آجائے، اور وہ اپارٹمنٹ تک پہنچ سکے۔

ٹرکسی نے ڈمی کو چونک کر دیکھا۔

"اللہ کی قسم!" اس نے کہا۔ "تم پاگل ہو گئے ہو۔"

"کیا کچھ ملا؟" کراؤڈر نے پوچھا۔

"نہیں،" اس نے جواب دیا۔ "میں نے پورے اپارٹمنٹ کا اچھی طرح معائنہ کیا ہے۔ میں نے ہر چیز کو دوبارہ چیک کیا، صرف یہ یقین دہانی کے لیے کہ کچھ چھوٹ نہ جائے۔"

"لڑکی کا کیا حال ہے؟"

"وہ ہوش میں ہے،" اس نے کہا، "اور بات کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔"

"وہ کیا کہنا چاہتی ہے؟" کراؤڈر نے پوچھا۔

"تمہیں سننا چاہیے،" لڑکی نے کہا۔

"نہیں،" کراؤڈر نے کہا، "میرے پاس کام ہے، اور وہ ایسا کام ہے جس میں 'میں نہیں چاہتا کہ تم ملوث ہو۔ تم اندر جا کر اس کے ساتھ رہو۔ اگر وہ زیادہ شور مچانے لگے تو تکیہ اس کے چہرے پر رکھ دینا، لیکن اس کے ساتھ زیادہ سخت مت ہو جانا۔"

ٹرکسی نے افسردگی سے ہنسی کی۔

"اس بچی کے ساتھ سختی کرنا وہ کام ہے جسے میں سب سے زیادہ پسند کرتی ہوں۔" اس نے کہا۔

"ٹھیک ہے،" کراؤڈر نے کہا۔ "تم اندر جا کر اس کا خیال رکھو، لیکن تھوڑی عقل کا استعمال کرو۔ میں کچھ کام شروع کرنے جا رہا ہوں۔ جب مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہوگی، تو تمہیں بتا دوں گا۔ مجھے تقریباً دس منٹ بعد، دو منٹ کے لیے تمہاری مدد چاہیے ہوگی۔"

"تم چاہتی ہو کہ میں کیا کروں؟" اس نے پوچھا۔

"اس ڈمی کو کھڑکی سے نیچے لٹکا دو،" اس نے کہا۔

"کھڑکی سے نیچے لٹکا دو؟" اس نے حیرانی سے پوچھا۔

"ہاں،" اس نے کہا، "میرے پاس کچھ رسیاں ہیں۔"

"لیکن،" اس نے کہا، "کوئی نہ کوئی تمہیں ضرور دیکھ لے گا۔ سڑک پر کوئی دیر سے آ رہا گاڑی چلانے والا ہوگا، یا کوئی ایسا جو پڑوسی اپارٹمنٹ سے تمہیں دیکھ لے گا؛ کوئی ایسا جو سو نہیں رہا ہو، یا جو دیر سے گھر آیا ہو یا صبح جلد اٹھ رہا ہو۔"

"ہاں،" اس نے کہا، "اور یہ یقینی بنانے کے لیے کہ جو کچھ ہونے جا رہا ہے، اس کا کوئی گواہ ہو، میں اس سب کو کھلے عام اور اچھے طریقے سے کروں گا۔"

"تمہیں گواہ چاہیے؟"

"مجھے بہت سے گواہ چاہیے،" اس نے کہا۔

"تم کیا کرنے کی کوشش کر رہے ہو؟" اس نے پوچھا۔

"میں اخبار کے فرنٹ پیج پر آنا چاہتا ہوں،" اس نے کہا اور مسکرا دیا۔ "تم اندر جاؤ اور اپنے مریض کا خیال رکھو۔ یہ دیکھو کہ وہ خاموش رہے اور بھاگنے کی کوشش نہ کرے۔"

ٹرکسی ہال کے پار خالی اپارٹمنٹ میں گئی، جہاں انہوں نے قیدی کو رکھا تھا، اور کراؤڈر، خود سے ہنستے ہوئے، اس سب کچھ کے لیے اسٹیج تیار کرنے لگا تھا۔

اس نے موم کی ڈمی کے کندھوں، کولہوں اور گھٹنوں کے گرد رسیاں لپیٹیں، پھر اپنی جیب سے جعلی موتیوں کی مالا نکالی اور اسے موم کی ڈمی کی بازو کے گرد باندھ دیا، اس طرح سے کہ جو کوئی بھی اس ڈمی کو دیکھے گا، سب سے پہلے وہ لمبی مالا دکھائی دے گی جو ڈمی کے گرد لٹکی ہوئی تھی۔ جب اس نے سب کچھ اپنی مرضی کے مطابق کر لیا، تو وہ ہال کے پار گیا اور ٹرکسی سے بات کی۔

"کیا تم تھوڑی دیر کے لیے اپنے مریض کو چھوڑ سکتی ہو؟" اس نے پوچھا۔

"بالکل۔ میں نے اسے اچھے طریقے سے قابو کر لیا ہے۔ وہ سمجھتی ہے کہ اگر وہ کوئی آواز نکالے گی تو میں اس کے چہرے پر تیزاب ڈالوں گی۔"

"اللہ کی قسم!" کراؤڈر نے کہا۔ "تم کتنی تیز ہو"!

"تم نے ابھی تک کچھ نہیں دیکھا،" ٹرکسی نے کہا۔ "تم کیا چاہتے ہو کہ میں کروں؟"

"جب میں تمہیں اشارہ دوں،" کراؤڈر نے کہا، "تو تم اس ڈمی کو کھڑکی سے نیچے لٹکا دینا۔ بس رسی پر لٹکاتے رہنا جب تک میں 'ٹھیک ہے' نہ کہوں۔ پھر رسی چھوڑ دینا اور ہال کے دوسری طرف والے اپارٹمنٹ میں واپس آ جانا۔ اندر رہنا، چاہے کچھ بھی ہو، اور اپنا منہ نہ دکھانا۔"

"ٹھیک ہے،" اس نے کہا، "لیکن جلدی کرنا۔ ایتھیل بے چین ہو سکتی ہے، اور تمہیں پتا ہے کہ اس کا مزاج کتنا بگڑا ہوا ہے۔"

"ٹھیک ہے،" کراؤڈر نے کہا۔ "میں جلدی کروں گا۔ لیکن یہ سنبھالنا کہ اپنا چہرہ چھپائے رکھنا، سر نیچے رکھنا تاکہ کوئی بھی تمہارا چہرہ نہ دیکھ سکے، سمجھ گئی؟"

"یقیناً،" اس نے کہا۔ "چلو چلیں۔"

کراؤڈر سیڑھیاں دوڑتے ہوئے نیچے آیا اور سڑک پر اپنی گاڑی کھڑی کر دی، انجن چلتا ہوا، بالکل اپارٹمنٹ کی کھڑکی کے نیچے۔

"ٹھیک ہے،" اس نے پکارا۔

ٹرکسی نے موم کی ڈمی کو کھڑکی سے نیچے لٹکانا شروع کیا۔

"ایک منٹ کے لیے اسے روکنا،" کراؤڈر نے کہا۔

اس نے اپنی پستول کھینچی اور دو گولیاں چلائیں۔

"ٹھیک ہے،" اس نے کہا، "اب نیچے لٹکاؤ۔"

آٹومیٹک سے نکلنے والی گولیوں کی آواز سڑک پر گونج اٹھی، اپارٹمنٹ کے سامنے والی عمارت میں لائٹس جل گئیں، اور یہاں وہاں ایک آڑھتی، روشنی میں عکس دکھائی دینے لگا۔ کہیں دور سے ایک عورت کی چیخ سنائی دی۔

"جلدی کرو!" کراؤڈر نے پکارا۔ "اس کے پاس موتی ہیں"!

ٹرکسی نے رسی کو کھڑکی کے اوپر سے نیچے لٹکانا جاری رکھا۔ موم کی ڈمی دائیں بائیں جھول رہی تھی۔

"وہ موتی گرادو!" کراؤڈر نے چیخ کر کہا، "ورنہ میں گولی ماروں گا"!

اس کے سامنے والے راستے پر ایک کھڑکی زور سے کھلی اور ایک عورت نے تیز آواز میں چہک کر کہا، "پولیس! پولیس! پولیس!! یہاں ایک قتل ہو رہا ہے۔"

"وہ موتی گرادو، ورنہ میں گولی ماروں گا!" کراؤڈر نے پکارا۔

موم کی ڈمی آہستہ آہستہ نیچے کی طرف سرک رہی تھی، ہلکے سے جھولتے ہوئے، اور اس کے موم کے ہاتھ سے سستے جعلی موتیوں کی مالا لٹک رہی تھی۔

کراؤڈر نے اپنی آٹومیٹک پستول بلند کی، جان بوجھ کر نشانہ لیا اور ٹرگر دبا دیا۔

گولیاں "پلپ" کی آواز کے ساتھ موم کی ڈمی میں لگیں، اور ہر گولی کے لگنے پر وہ تھوڑی تھوڑی جھٹکنے لگی۔ سڑک پر چیخوں کی آواز سنائی دی۔ اس وقت تک موم کی ڈمی سڑک سے تقریباً دس یا پندرہ فٹ اوپر تھی۔

"اسے گرادو!" کراؤڈر نے پکارا۔ "وہ مر چکی ہے۔"

ٹرکسی نے باقی رسیاں کھڑکی کے سلے پر ڈال دیں۔ ڈمی اچانک نیچے گر گئی، رسی بلبلاتی ہوئی نیچے آ رہی تھی جیسے کوئی سانپ ہو۔

کراؤڈر نے موم کی ڈمی کو اپنی بانہوں میں پکڑا۔ رسی اوپر سے گھومتے ہوئے نیچے آ کر اس کے سر اور کندھوں کے گرد لپٹ گئی۔ اس نے رسی سے آزاد ہونے کی کوشش کی، ڈمی کو گاڑی میں دھکیل دیا، ڈرائیور کی سیٹ پر چھلانگ لگائی اور گاڑی کو گیئر لگا دیا۔

ایک پولیس کی سیٹی کہیں سائیڈ سٹریٹ سے سنائی دی۔ وہ عورت جو پولیس کو آواز دے رہی تھی، اس نے اپنی آواز اور زیادہ تیز کر دی اور کراؤڈر کو گالیاں دینے لگی۔

کراؤڈر نے گاڑی کو کونے پر اس طرح گھمایا کہ ٹائروں کے نشان سڑک پر سیاہ ہو گئے اور گاڑی کی پھیلنے کی آواز سنائی دی۔

اس کے پیچھے سڑک پر افراتفری پھیل گئی۔

صبح کا وقت تھا جب کراؤڈر نے اپارٹمنٹ کے دروازے پر ہلکی سی دستک دی، جہاں ٹرکسی نے ایتھیل پیٹرز کو قید کیا تھا۔

کوئی جواب نہ آیا۔

اس نے دو بار پھر دروازے پر دستک دی، تب دروازہ بمشکل آدھا انچ کھلا، اور مینی کیورسٹ کی آنکھوں نے اس کے چہرے کا بغور جائزہ لیتے ہوئے دروازہ کھولا اور اسے اپارٹمنٹ میں داخل ہونے کی اجازت دی۔

"تو،" اس نے پوچھا، "سب کچھ ٹھیک ہے؟"

اس نے بیڈ پر پڑی ہوئی بندھی ہوئی شکل کی طرف اشارہ کیا۔

"سب کچھ ٹھیک ہے سوائے ایتھیل کے،" اس نے کہا۔ "میں اس لڑکی کے ساتھ بہت پریشان ہوں۔"

"کیا اس کو تکیہ لگا کر چپ کرانا پڑا؟" اس نے پوچھا۔

"کہاں!" اس نے کہا۔ "ارے، اس لڑکی کا تو مزاج ہی کچھ اور ہے۔"

"اگلے اپارٹمنٹ میں کیا ہوا؟ پولیس آئی؟"

"یقیناً آئی۔ وہ اپارٹمنٹ میں داخل ہوئیں اور بہت ساری تصویریں لیں۔ اخبار والے آئے اور فلیش لائٹس کے ساتھ تصویریں کھینچیں۔ لوگ کوریڈور میں چکر لگا رہے تھے جیسے چھوٹی فوج مارچ کر رہی ہو۔ کچھ دیر بعد وہ چلے گئے۔"

"کتنی دیر پہلے؟"

"تقریباً آدھا گھنٹہ پہلے۔"

کراؤڈر نے اپنی جیب سے ایک چھوٹا سا گملٹ نکالا اور اپارٹمنٹ کے دروازے کے پینل میں ایک سوراخ کیا۔ پھر اس نے دروازہ کھلا چھوڑا، کوریڈور کے پار گیا اور ایتھیل کے اپارٹمنٹ کے دروازے میں بھی ایک ایسا ہی سوراخ کیا۔

"یہ کیا بڑا منصوبہ ہے؟" ٹرکسی نے پوچھا۔

"میں اس نظریے پر عمل کر رہا ہوں،" کراؤڈر نے اسے بتایا، "کہ ایتھیل نے وہ ہار اس اپارٹمنٹ میں چھپایا تھا؛ کہ اس نے اسے اتنے چالاک طریقے سے چھپایا تھا کہ ہم اسے نہیں ڈھونڈ سکے، اور پولیس بھی نہیں ڈھونڈ سکی۔ لیکن مجھے لگتا ہے کہ کوئی ایسا شخص ہے جو جانتا ہے کہ وہ ہار کہاں چھپایا گیا تھا۔ وہ شخص جنٹل مین جم ہالمر کا ساتھی اور شریک جرم ہے۔"

"تمہارا مطلب ایڈکون وے ہے؟" اس نے پوچھا۔

اس نے سر ہلایا۔

"مجھے پہلے ہی اندازہ تھا،" اس نے کہا، "کہ ایڈکون وے جم ہالمر کے بہت قریب تھا، لیکن مجھے نہیں معلوم تھا کہ یہ سب کچھ کیسے ہو رہا ہے۔"

"کون وے،" کراؤڈر نے کہا، "وہ شخص ہے جو زیادہ تر اس کے کاموں میں مدد کرتا ہے۔ وہ اس بیلمن کے ہار کے معاملے میں بھی کہیں نہ کہیں ملوث تھا۔"

اس نے پوچھا، "تو، یہ سب انگریزی میں کیا مطلب رکھتا ہے؟"

"صرف یہ،" اس نے کہا، "کہ خبریں زیر زمین بہت تیزی سے پھیلتی ہیں۔ لگتا ہے، کسی نے ایتھیل کے اپارٹمنٹ میں آکر اسے اغوا کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔

وہ کھڑکی سے نیچے لٹک رہی تھی، اور موتی اس کے ہاتھ سے لٹک رہے تھے۔ نیچے والے آدمی نے اس سے موتی گرا دینے کو کہا۔ جب اس نے ایسا نہیں کیا، تو اس نے گولی مار دی اور اس کی لاش کو گاڑی میں لے کر چلا گیا۔"

"لیکن،" اس نے کہا، "یہ سمجھ میں نہیں آتا۔ پہلی بات یہ کہ اگر اس کے پاس وہ موتی تھے، تو کیا انہوں نے اسے کھڑکی سے نیچے لٹکانے سے پہلے موتی نہیں لے لیے تھے؟ دوسری بات یہ کہ اگر وہ کھڑکی سے نیچے لٹک رہی تھی اور نیچے کھڑا آدمی بندوق کے ساتھ تھا، تو اس نے اس وقت تک کیوں انتظار نہیں کیا جب تک وہ سڑک پر نہ آجاتی، پھر سیدھا موتی لے لیتا؟"

کراوڈر نے سر ہلایا۔

"یہی اس کا اہم حصہ ہے،" اس نے کہا، "یہ سمجھ میں نہیں آتا۔ اور یہی وجہ ہے کہ یہ زیر زمین لوگوں میں پھیل جائے گا اور مختلف قیاس آرائیاں اور اندازے لگائے جائیں گے۔ کوئی بھی اس کا پتہ نہیں لگا سکے گا۔"

"ایڈکون وے اس کے بارے میں سنے گا اور یہ سمجھنے کی کوشش کرے گا کہ آخر کیا ہوا۔ اس کے پاس اس بات کا پتہ لگانے کا ایک ہی طریقہ ہوگا۔"

"تمہارا مطلب ہے،" ٹرکسی نے پوچھا، "کہ وہ اپارٹمنٹ آئے گا؟"

اس نے سر ہلایا۔

"اور پھر،" اس نے کہا، "ایک اور فائدہ بھی ہے اس میں کہ یہ سمجھ میں نہیں آتا۔"

"کیا؟" ٹرکسی نے پوچھا۔

"جب وہ مجھے پولیس ہیڈکوارٹر میں تفتیش کے لیے لے جائیں گے،"

"وہ تمہیں تفتیش کے لیے لے جائیں گے؟"

"یقیناً۔"

"تمہیں کیوں لگتا ہے کہ ایسا ہوگا؟"

"کیونکہ وہ ہمیشہ ایسا ہی کرتے ہیں۔"

"کیا تم اکثر یہ سب کرتے ہو؟" اس نے پوچھا۔

"ہمیشہ،" کراؤڈر نے کہا۔

"تم اس نظریے پر عمل کرتے ہو کہ چور کو پکڑنے کے لیے چور ہونا ضروری ہے؟"

"جزوی طور پر،" اس نے کہا، "لیکن جزوی طور پر اس نظریے پر کہ اگر تم پولیس سے پہلے پہنچنا چاہتے ہو تو تمہیں غیر روایتی طریقے اپنانے پڑتے ہیں۔"

"تو،" اس نے کہا، "تم اپنے کام میں ماہر ہو۔ میں جا رہا ہوں اور دیکھوں گا کہ کرسمس ٹری سے کیا کچھ نکال سکتا ہوں"...

بیڈ پر بندھی ہوئی شکل اچانک شور مچاتے ہوئے تڑپنے لگی؛ بے شکل آوازیں جو گگ کے پیچھے سے آ رہی تھیں۔ وہ مچلتی اور تڑپتی ہوئی اپنی کلائیوں اور ٹخنوں سے بندھی رسیوں کے خلاف لڑ رہی تھی۔

ٹرکسی نے تھکا کر کہا، "اب وہ پھر شروع ہو گئی ہے، اور اچھل کود دکھا رہی ہے۔ مجھے جا کر اس کے منہ پر تکیہ رکھنا پڑے گا اور تکیے پر بیٹھنا پڑے گا۔"

اس نے ایک تکیہ کرسی سے اٹھایا اور بیڈ کی طرف بڑھا۔ بندھی ہوئی عورت نے اسے آتے ہوئے دیکھا اور اچانک خاموش اور بے حرکت ہو گئی۔

"تو،" ٹرکسی نے کہا، "یہ ہو گیا۔ کم از کم اب وہ اتنی سمجھدار ہو گئی ہے کہ جانتی ہے کب رکنا ہے۔ تھوڑی دیر میں میں اسے اتنا سمجھا دوں گی کہ وہ سمجھ جائے گی کہ دوبارہ شروع نہ کرے۔"

کراؤڈر نے اپارٹمنٹ کے بند دروازے کے سامنے کرسی رکھی، سگریٹ جلایا اور دروازے میں بنے چھوٹے سوراخ میں اپنی آنکھ لگا کر اندر جھانکنے لگا۔

"تو،" اس نے کہا، "ہمیں امید کرنی چاہیے کہ ایڈکون وے کو پولیس ہیڈکوارٹر سے کافی معلومات مل چکی ہوں گی تاکہ اسے اخباروں میں اغوا کی خبر نہ پڑھنی پڑے۔"

پھر بیڈ پر پڑی ہوئی شکل بے ترتیب آوازیں نکالنے لگی، اور ٹرکسی تکیہ اٹھا کر اس کی طرف دوڑی۔ ایک ہلچل مچی، بیڈ کے سپرنگ کی چٹخنے کی آواز آئی، پھر سب کچھ خاموش ہو گیا۔

ٹرکسی ایک آہ بھر کر سیدھی ہوئی اور کراؤڈر کی طرف مسکرا کر بولی،

"زندگی میں کبھی دو ہزار ڈالر کے لیے اتنا کام نہیں کیا۔"

"اور اس کے پاس وہ دو ہزار بھی نہیں ہیں،" کراؤڈر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چلو، کوئی بات نہیں،" اس نے کہا، "یہ بہر حال ایک زبردست تجربہ رہا۔"

کراؤڈر نے اپنا سگریٹ ختم کیا اور دوسرا جلایا۔ ٹرکسی نے تکیہ اپنی پیٹھ کے پیچھے رکھا، آنکھیں بند کیں اور آدھی نیند میں چلی گئی۔

اچانک کراؤڈر کا جسم تن کر سیدھا ہو گیا جب اس نے کوریڈور میں ایک دھندلا سایہ حرکت کرتے ہوئے دیکھا۔ پھر چابی کی آواز آئی جو لاک میں چلی گئی۔

کراؤڈر اُٹھ کر آہستہ آہستہ ٹرکسی کے پاس گیا، اس کے کندھے کو نرم سے ہلایا اور کوریڈور کی طرف اشارہ کیا۔ ٹرکسی نے خاموشی سے اپنی اَبرو اُٹھائیں اور کراؤڈر نے سر ہلایا، اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا، پھر بیڈ پر پڑی ہوئی بندھی ہوئی شکل کی طرف اشارہ کیا۔

ٹرکسی نے سر ہلایا، تکیہ اٹھایا اور خاموشی سے اس لڑکی کی طرف بڑھی جو اب اپنی آنکھیں بند کیے بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی اور ایسا لگتا تھا کہ وہ سو رہی ہے۔ کراؤڈر نے اپارٹمنٹ کا دروازہ کھولا اور کوریڈور میں نکل آیا۔

اپارٹمنٹ ۴۸ B کا دروازہ تقریباً سیدھا اس کے سامنے تھا۔ وہ بند تھا۔ کراؤڈر نے کوریڈور کے خالی ہونے کی تصدیق کے لیے اپنے گھٹنے زمین پر رکھے اور دروازے کے کونے میں بنے چھوٹے سوراخ میں جھانک کر اندر دیکھا۔

اس نے اندر کی طرف دیکھا اور ایک آدمی کو کمرے میں کرسی کھینچتے ہوئے دیکھا جو کھڑکی کے قریب تھی۔ وہ آدمی تھا جس کے طاقتور کندھے تھے، موٹی گردن اور گول سر تھا۔

جب کراؤڈر نے اس کی طرف دیکھا، تو اس آدمی نے کرسی کھڑکی کے سامنے رکھی جہاں سے ایٹھیل کو نیچے لٹکایا گیا تھا۔ وہ کرسی پر چڑھا اور کراؤڈر نے دیکھا کہ وہ کھڑکی کے اوپر والے رولر شیڈ کو پکڑ رہا تھا۔ چند لمحے بعد، اس نے شیڈ کو اس کے بندھنوں سے الگ کیا اور نیچے کی طرف کھینچ لیا۔

کراؤڈر نے دیکھا کہ اس آدمی نے رولر کے آخر کے بندھنوں کو تیزی سے کھولا اور رولر کو تھوڑا سا جھکایا، جیسے ہی اس نے ایسا کیا، وہ اسے ہلا رہا تھا۔

کراؤڈر نے دیکھا کہ رولر کے اندر سے کوائل اسپرنگ نکال لیا گیا تھا، اور اس جگہ کو ایک لمبی، گول چیز رکھنے کے لیے استعمال کیا گیا تھا، جسے نرم کپڑے میں لپیٹ کر رکھا گیا تھا۔

اس آدمی نے وہ چیز رولر شیڈ کے اندر سے نکالی اور اپنی کوٹ کے نیچے چھپائی۔ پھر اس نے رولر شیڈ کے آخر پر لگی کیپ دوبارہ لگا دی اور شیڈ کو واپس کھڑکی کے اوپر ڈال دیا۔

کراؤڈر سیدھا کھڑا ہوا اور دروازے کے ایک طرف ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ تین سیکنڈ بعد لاک کھلنے کی آواز آئی اور وہ سایہ دوبارہ کوریڈور میں واپس آ گیا۔

"ہاتھ اوپر کر،" کراؤڈر نے کہا۔

مرد نے غصے میں آ کر بے آواز بڑبڑائی اور اپنا مکا مار دیا۔ کراؤڈر نے مکا بچایا، ایک لمحے کے لیے رکا، پھر پستول گرا کر اپنا دایاں مکا زور سے اس کے جسم میں مارا، جس سے وہ اپارٹمنٹ میں پیچھے کی طرف لڑھک کر گرا، اور دروازہ بند کر دیا۔

وہ بھاری جسم والا مرد اپنے دائیں ہاتھ کو اپنی جیب کے قریب گھسیٹ رہا تھا۔ کراؤڈر نے بائیں مکے سے اس پر حملہ کیا، اس سے پہلے کہ وہ اپنی بیلٹ سے پستول نکال پاتا۔

بھاری جسم والے مرد نے پستول نکالنے کی کوشش چھوڑ دی، ایک سفاکانہ لات ماری، پھر اپنا سر نیچے کر کے اپنے ہاتھ لہرائے اور حملہ آور ہوا۔

کراؤڈر نے سر پر ہلکا سا دھکا کھایا، دوسرے دھکے سے بچا، ایک طرف قدم رکھا، اور خود کو سیٹ کر کے دائیں اَپر کٹ مارا۔ اَپر کٹ سیدھا اس کے ٹھوڑی پر لگا۔ بھاری جسم والے مرد کا سر اچانک ایک جھٹکے سے پیچھے کو جھک گیا، جیسے اس کے سر کے اوپر ایک رسہ لگا ہو اور اچانک کھینچ لیا گیا ہو۔

فورتھ۔ انعام

پولیس کیپٹن اسٹین وِک 'کراوڈر کو اپنی میز کے سامنے غصے سے گھور رہا تھا، مگر اس کی نظریں غصے کے باوجود کچھ چمک رہی تھیں۔

"کراوڈر،" اس نے کہا، "وہ ہار تم نے کہاں سے لیا؟"

"میں نے ایڈ کون وے سے لیا،" کراوڈر نے کہا۔ "وہ جنٹل مین جم ہالمر کا ساتھی تھا۔ مجھے پتا تھا کہ دونوں مل کر کام کرتے ہیں"...

"اس بکواس کو چھوڑو،" اسٹین وِک نے کہا۔ "مجھے یہ بتاؤ کہ تم نے وہ ہار کیسے حاصل کیا؟"

"اسے میں نے اس سے چھین لیا،" کراوڈر نے کہا۔ "میں نے اس کے پسلیوں کے قریب پستول لگایا اور کہا کہ ہاتھ اوپر کرو، مگر اس نے ایسا نہیں کیا۔ وہ پستول کی طرف بڑھا۔ ظاہر ہے، میں گولی مار سکتا تھا، مگر مجھے پتا تھا کہ اس سے پیچیدہ وضاحتیں دینی پڑیں گی۔ تم دیکھو، ایک پرائیویٹ ڈیٹیکٹو وہ سب کچھ نہیں کر سکتا جو ایک باقاعدہ ڈیٹیکٹو کر سکتا ہے، اور"...

"ہاں، ہاں، میں یہ سب جانتا ہوں،" کیپٹن اسٹین وِک نے کہا۔ "دفتر کی رپورٹ سے مجھے یہ سب کچھ پتہ چل چکا ہے۔ لیکن جو بات مجھے خاص طور پر جاننی ہے وہ یہ ہے کہ تم ایڈ کون وے کو ایتھیل کے اپارٹمنٹ میں کیسے پکڑنے میں کامیاب ہوئے؟"

"دیکھو،" کراوڈر نے کہا، "مجھے پتا تھا کہ ایتھیل 'جم ہالمر کے ساتھ تھی۔ وہ اس کی عورت تھی، حالانکہ دونوں نے اپنے تعلقات کو راز میں رکھا تھا۔ یہاں تک کہ زیرِ

زمین بھی اس کا کوئی شور نہیں تھا۔ تم دیکھو، جنٹل مین جم اُس قسم کے آدمی تھے جو یہ نہیں مانتے تھے کہ بائیں ہاتھ کو یہ پتا ہو کہ دائیں ہاتھ کیا کر رہا ہے۔"

"ہاں، میں یہ سب جانتا ہوں،" کیپٹن اسٹین وِک نے کہا۔ "لیکن پھر بھی تم نے مجھے یہ نہیں بتایا کہ تم ایڈ کون وے کو ایتھیل کے اپارٹمنٹ میں کس طرح پکڑنے پہنچے۔ تم نے یہ نہیں بتایا کہ تمہیں کیسے پتا چلا کہ اس کے پاس وہ ہار تھا۔ تم نے مجھے کوئی مفید بات نہیں بتائی۔"

باب کراوڈر نے اپنی آنکھیں اُٹھائیں اور کندھے اچکائے۔

"تو،" اس نے کہا، "میں تمہیں اس سے زیادہ کچھ نہیں بتا سکتا جو میں نے پہلے ہی بتا دیا ہے۔"

"تمہارا مطلب ہے کہ جو کچھ تم نے مجھے بتایا ہے، وہی کافی ہے؟"

"نہیں،" کراوڈر نے کہا، "میں بالکل رضامند ہوں کہ جو کچھ تم جاننا چاہتے ہو، میں تمہیں وہ بتا دوں گا، جب تک کہ وہ معقول ہو۔"

"تمہیں نتائج مل گئے ہیں — ہاں — لیکن تمہاری طریقے تمہیں مشکلات میں ڈال سکتے ہیں، لڑکے۔ مجھے افسوس ہوگا اگر تمہارا لائسنس معطل ہو جائے؛ خاص طور پر تمہاری کامیابی کے بعد۔ مگر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ تم نازک برف پر چل رہے ہو۔"

"لیکن،" کراوڈر نے احتجاج کیا، "آخر میں نے کیا کیا؟"

کیپٹن اسٹین وِک نے ایک آہ بھری۔

"مجھے نہیں پتا،" اس نے کہا، "اور شاید کسی کو بھی نہیں پتا۔ یہ ایک عجیب سی کہانی تھی کہ ایک نوجوان عورت کو اس اپارٹمنٹ سے نیچے لٹکایا جا رہا تھا جہاں کون وے کو

پکڑا گیا تھا۔ کوئی آدمی نیچے کھڑا تھا اور وہ اس کو بندوق کا ہدف بنا رہا تھا۔ اس کی کلائی سے موتیوں کی مالا لٹک رہی تھی۔"

"لیکن ایک آدمی نے اس عورت کو ہدف کیوں بنایا؟" کراوڈر نے معصومیت سے پوچھا۔

"یہ وہ سوال ہے جو میں نے دو یا تین گھنٹے سے خود سے پوچھا ہے،" کیپٹن اسٹین وِک نے کہا۔ "اور، تمہیں پتا ہے، کراوڈر، میں اب یہ سوچ رہا ہوں کہ شاید مجھے اس کا جواب مل گیا ہے۔"

"واقعی؟" کراوڈر نے دلچسپی سے پوچھا۔

کیپٹن اسٹین وِک نے تھکا ہوا سانس لیا۔

"اوہ، خدا کی قسم،" اس نے کہا، "اب کیا فائدہ؟"

"کیا یہی سب کچھ تھا جو تم نے مجھ سے بات کرنے کے لیے چاہا؟" کراوڈر نے پوچھا۔

"نہیں،" اسٹین وِک نے کہا، "یہ سب کچھ نہیں تھا جو میں تم سے بات کرنے کے لیے چاہتا تھا۔ ہمارے آدمیوں نے ایتھیل کو پکڑا، جو ۹۲۰۴ ویسٹرن کے اپارٹمنٹ کی کرایہ دار تھی۔"

"اچھا کام ہے،" کراوڈر نے غیر جانبداری سے کہا۔

کیپٹن اسٹین وِک نے اس کی طرف ایک تیز نظر ڈالی۔

"اس کے ماتھے کے پاس ایک بہت بُری چوٹ تھی،" اس نے کہا۔

"ایسی عورتوں کو ہمیشہ مارا پیٹا جاتا ہے،" کراوڈر نے کہا۔ "یہ وہ بات ہے جو مجھے سمجھ آئی ہے۔ وہ مجھے بتاتے ہیں کہ یہ ایک عام عورت کی علامت ہے۔ وہ کیا کر رہی تھی جب آپ نے اسے پکڑا؟ بھاگنے کی کوشش کر رہی تھی؟"

اسٹین وِک نے سر ہلایا۔
"تو،" کراوڈر نے پوچھا، "اس کی کہانی کیا ہے؟"
"اس کے پاس کوئی کہانی نہیں ہے،" کیپٹن اسٹین وِک نے کہا۔ "وہ خاموش رہ رہی ہے، سوائے اس وقت کے جب اس نے تفتیش کاروں کو ماں باپ کی نسلوں کے بارے میں کچھ بتایا۔"
کراوڈر نے سر ہلایا اور افسوس کے ساتھ کہا،
"یہ کتنا برا ہے،" اس نے کہا، "جب ایک عورت اس طرح بات کرتی ہے؟"
"تو،" اسٹین وِک نے کہا، "مجھے نہیں لگتا کہ وہ ہمیں کوئی بڑی معلومات دے گی۔ اگر وہ کچھ بتائے گی تو اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ وہ جرم کے بعد کی شریک تھی، لیکن میں بس یہ سوچ رہا تھا کہ کیا تمہیں کچھ پتا ہے کہ وہ عورت کون ہو سکتی تھی جسے کھڑکی سے نیچے لٹکایا گیا تھا اس اپارٹمنٹ میں؟"
کراوڈر نے سوچتے ہوئے ماتھا جھکایا، جیسے وہ کچھ سوچ رہا ہو۔
"تم کہتے ہو کہ اسے گولی لگی؟" اس نے پوچھا۔
"تین یا چار گولیاں اس کے جسم کے مرکز میں لگیں۔ گواہ سب اس بات پر متفق ہیں۔ وہ دیکھ سکتے تھے کہ جسم ہر بار گولی لگنے پر اچھل رہا تھا۔"
باب کراوڈر نے آہستہ سے کہا، "یہ عورت کے ساتھ سلوک کرنے کا طریقہ نہیں ہے۔"
اچانک کیپٹن اسٹین وِک ہنسا۔
"تو،" اس نے کہا، "یہ ایک طریقہ ہے دیکھنے کا۔"

چند سیکنڈ کی خاموشی کے بعد، کیپٹن اسٹین وِک نے کہا، "فرینک بیلمن مجھے بتا رہے ہیں کہ جب اس نے انعام کے چیک بنوائے تو تم نے دو چیک مانگے تھے، ایک تمہارے لیے پانچ ہزار ڈالر کا، اور ایک ٹرکسی کے لیے پانچ ہزار ڈالر کا۔"

کراوڈر نے کہا، "بالکل درست، کیپٹن،" جیسے وہ پولیس افسر کی کچھ پہلا کلاس تفتیشی کام کی تعریف کر رہا ہو۔

"کیوں،" کیپٹن اسٹین وِک نے کہا، "تم نے انعام اس طریقے سے کیوں دلوایا؟"

"تم سے بالکل سچ بات کروں،" کراوڈر نے کہا، "میں نے یہ اس لیے کیا تاکہ ایک نوجوان عورت کو حیران کن موقع دوں۔"

"آہ،" کیپٹن اسٹین وِک نے کہا، "تو اس کیس میں ایک عورت شامل تھی؟"

"ہاں،" کراوڈر نے کہا، "اس کیس میں ایک عورت تھی۔"

"کیا وہ' وہ عورت تھی جو زیرِ زمین چلتی پھرتی ہے اور سامان اٹھاتی ہے؟" کیپٹن اسٹین وِک نے پوچھا۔

"نہیں،" کراوڈر نے مسکراتے ہوئے کہا، "یہ نوجوان عورت بہت خوبصورت تھی، اور آپ کہہ سکتے ہیں کہ وہ بے وقوف تھی۔"

"جو عورت چیک لینے والی تھی؟" کیپٹن اسٹین وِک نے پوچھا۔

"نہیں،" کراوڈر نے کہا، "جو عورت میری مدد کر رہی تھی وہ موتی حاصل کرنے میں۔"

"تمہارا مطلب ہے وہ عورت جسے کھڑکی سے نیچے لٹکایا گیا تھا؟"

"میں کوئی نام نہیں لے رہا یا کوئی اعتراف نہیں کر رہا،" کراوڈر نے کہا۔

"نہیں،" اسٹین وِک نے کہا، "تم نہیں کر رہے ہو۔ لیکن وہ عورت جو کھڑکی سے نیچے لٹکائی گئی تھی، اب تک شاید بے وقوف ہو چکی ہو گی۔ گواہ متفق ہیں کہ اس کے جسم میں کم از کم تین بھاری گولیاں لگی تھیں۔"

کراوڈر نے اپنی زبان اوپر تالو سے لگا کر کلک کی آواز نکالی۔

"یہ بہت خوفناک ہے،" اس نے کہا۔

"وہ،" کیپٹن اسٹین وِک نے کہا، "قتل ہو گا، جب تک کہ"...

"جب تک کہ کیا؟" کراوڈر نے پوچھا۔

"جب تک کہ،" کیپٹن اسٹین وِک نے چمک کر اس کی طرف دیکھا، "اس عورت کو جو کھڑکی سے نیچے لٹکائی گئی، اور اس رپورٹ کے درمیان کوئی تعلق نہ ہو جو تقریباً ایک گھنٹہ پہلے علاقے کے ایک ڈپارٹمنٹ اسٹور سے آئی تھی، جس میں بتایا گیا کہ شاپ کے شوونڈو سے ایک ڈسپلے ڈمی چوری ہو گئی ہے۔"

کراوڈر نے انتہائی معصومیت سے نظر ڈالی۔

"ڈمی؟" اس نے پوچھا۔ "چوری؟"

کیپٹن اسٹین وِک نے سر ہلایا۔

"تو،" کراوڈر نے کہا، "شاید کوئی برج کھیل رہا تھا اور ڈمی کے لیے چوتھا کھلاڑی چاہیے تھا۔"

کیپٹن اسٹین وِک کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

"تم،" اس نے کہا، "یہاں سے باہر جاؤ"!

اختتام۔۔۔۔۔

TIME FOR MURDER

by ERLE STANLEY GARDNER

مترجم : مظہر حسین

قتل کا وقت

مصنف : ارل اسٹینلے گارڈنر
مترجم : مظہر حسین

جارج بروکِے نے اپنے محل جیسے گھر کے دروازے کو تالا لگا دیا، جہاں وہ اکیلا اور عیش و آرام سے رہتا تھا۔ اس کے چہرے پر ایک درد کا احساس تھا اور آنکھوں میں بوریت چھائی ہوئی تھی۔

وقت تقریباً بارہ بج کر پانچ منٹ تھے، جو ایک امیر اور نوجوان آدمی کے گھر واپس آنے کا وقت تھا۔ جارج بروکِے یہ سب کچھ صرف اس لیے کر رہا تھا کہ اس کے دماغ میں اور کوئی بہتر جگہ نہیں تھی۔

اس کا ہاتھ بجلی کے سوئچ کی طرف بڑھا اور وہ بٹن دبانے ہی والا تھا کہ اچانک ہال کے آخر میں ایک دروازے کے نیچے سے روشنی کی ایک دھار دکھائی دی۔

گریگسبی، خانساماں، کو بہت پہلے ہی ریٹائر ہو جانا چاہیے تھا۔ بروکِے نے خاص ہدایات دی تھیں کہ اس کا ویلیٹ اس کا انتظار نہ کرے۔ اس لیے لائبریری میں کوئی بھی ہونے کی کوئی وجہ نہیں تھی۔ پھر بھی، وہاں روشنی جل رہی تھی، اور جب بروکِے نے دروازے کے نیچے سے آنے والی زرد روشنی کو دیکھا، تو اس نے اس میں سائے حرکت کرتے ہوئے دیکھے۔

یقیناً کوئی وہاں تھا، کوئی شخص جو حرکت کر رہا تھا۔

بروکِے خاموشی سے اس چھوٹے سے کمرے میں داخل ہوا جو راہداری کے بائیں طرف تھا۔ اس نے ایک دراز کھولا اور ایک خودکار پستول نکال لیا۔ جیسے ایک سایہ، وہ خاموشی سے دروازے تک پہنچا اور اس نے دروازے کے ہینڈل کو چھوا۔

اس نے کچھ سننے کی کوشش کی، مگر کوئی آواز نہیں آئی۔

اس نے آہستہ سے دروازہ کھولا، اتنا دھیرے کہ لاچ کی آواز بھی نہ آئے۔ جب اس نے محسوس کیا کہ ہینڈل جتنا گھوم چکا ہے، اس نے دروازہ مزید کھولنے کی کوشش کی، ایک ایک انچ کر کے۔

دروازہ نرم آواز کے ساتھ کھل گیا۔ جارج بروکِے، جو کافی چالباز لگ رہا تھا، اس نے اپنا ہاتھ اس طرح جھکایا کہ وہ دروازے کی درز سے اندر دیکھ سکے۔

لائبریری کا وہ حصہ جو جزوی طور پر نظر آ رہا تھا، وہ کونا تھا جہاں وال سیف رکھا تھا۔ سیف کا پینل کھلا ہوا تھا، اور ایک شخص اس کے سامنے کھڑا تھا، جو بہت خاموشی اور تیزی سے حرکت کر رہا تھا۔

بروکِے نے اس شخص کو دلچسپی سے دیکھا۔

اس شخص نے نرم زرد رنگ کا لانڈری صابن کا ٹکڑا اٹھایا اور اسے گوندھ کر ایک کپ کی شکل دی، جسے اس نے سیف کے دروازے کے ساتھ لگایا، جہاں دروازہ

سیف سے ملتا تھا۔ پھر، ماہر انداز میں، اس شخص نے صابن کو سیف اور دروازے کے درمیان جگہ پر لگا دیا۔ اس کی انگلیاں اتنی تیز اور ماہر تھیں کہ بروکِے کو محسوس ہوا کہ وہ کسی ماہر کاریگر کو دیکھ رہا ہے۔

یہ اس وقت ہوا جب اس شخص نے زمین پر رکھی چمڑے کی بگ سے ایک بوتل نکالی اور اس میں سے گاڑھا، زرد مائع نکالنے والا تھا اور اسے سیف کے اوپر والے کپ میں ڈالنے والا تھا، کہ بروکِے نے اپنی موجودگی کا اعلان کیا۔

"ہلنا مت،" اس نے کہا۔

وہ شخص سیف کی طرف منہ کیے ہوئے تھا، بوتل اس کے دائیں ہاتھ میں تھی اور اس کا کور کھول چکا تھا۔ جیسے ہی بروکِے نے کہا، وہ شخص بالکل ساکت ہو گیا، بغیر کسی حرکت کے۔

بروکِے، جسے امید تھی کہ وہ شخص خوف یا شرمندگی میں مڑ کر اس کا سامنا کرے گا، سوچنے لگا کہ شاید اس شخص نے اسے سنا ہی نہیں۔

"میں نے کہا ہلنا مت،" بروکِے نے دوبارہ کہا۔ "میرے پاس گن ہے، اور میں اس کا ماہر ہوں۔ اگر تم نے کوئی اچانک حرکت کی یا بھاگنے کی کوشش کی تو میں تمہیں پیچھے سے گولی مار دوں گا۔"

وہ شخص پھر بھی پیٹھ کیے رہا اور اس نے اپنے کاندھے کے اوپر سے جواب دیا،

"یہ دوبارہ مت کرنا،" اس نے کہا۔

"کیا دوبارہ نہیں کرنا؟" بروکِے نے سوال کیا، حیرانی اور دلچسپی کے ساتھ، اس شخص کی آواز کی خوبصورتی کو محسوس کرتے ہوئے۔

"جب کوئی بکس مین 'سوپ' ڈالتا ہو، تو اسے کبھی مت روکو۔ میں بس ایک جم شاٹ بنانے والا تھا، اور تم نے آ کر یہ لائن کہہ ڈالی۔ کیا تم نہیں جانتے کہ اس بوتل میں

اتنی نائٹروگلیسرین ہے کہ ہم سب کو ایک ہی دھماکے میں اُڑا سکتی ہے؟ یہ پورا گھر تباہ ہو جائے گا۔ اگر میں نے یہ گرا دیا تو شاید یہ فوراً پھٹ جائے۔ یہاں دو لکڑیاں بھی نہیں بچیں گی۔ وہ ہمیں اتنے چھوٹے ٹکڑوں میں نہیں ڈھونڈ پائیں گے کہ یہ بتا سکیں کہ کیا ہوا۔ تمہارا تو جنازہ بھی نہیں ہو پائے گا۔"

"تو پھر،" بروکِے نے کہا، "اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟"

"میں بس تمہیں بتا رہا ہوں،" اس شخص نے کہا، "یہ دوبارہ مت کرنا۔"

آہستہ آہستہ اور سوچ سمجھ کر اس شخص نے بوتل کے کور کو دوبارہ لگا دیا، پھر نیچے جھک کر بوتل کو بگ میں رکھ دیا۔ اس دوران، وہ شخص ہمیشہ بروکِے کی طرف پیٹھ کیے رہا۔

بروکِے کی آنکھوں میں سست مزاح کا جھرمٹ تھا۔ "اپنے ہاتھ بہت احتیاط سے نکالنا،" اس نے کہا، "جب تم انہیں اس بگ سے نکالو۔ مجھے تمہیں گولی مارنا پسند نہیں آئے گا۔"

وہ شخص سیدھا کھڑا ہوا، بروکِے کی طرف مڑ کر آیا، ایک چمکدار اور چاک و چوبند چہرہ اور آنکھوں میں جوش کے ساتھ۔

"فکر نہ کرو،" اس نے کہا، "مجھے پتہ ہے جب میں پکڑا جاتا ہوں۔ لیکن ابھی تم نے مجھے پولیس کے حوالے نہیں کیا۔ میں اس سے زیادہ مشکل حالات میں بھی رہا ہوں۔"

"کیا تم براہ کرم،" بروکِے نے اپنی آواز میں تجسس کے ساتھ پوچھا، "مجھے یہ بتا سکتے ہو کہ تم اس سیف میں کیا ڈھونڈنے کی توقع کر رہے تھے؟"

"اوہ، بس کچھ ٹکڑے،" اس شخص نے کہا۔

"کیا تمہیں کوئی خاص چیز ڈھونڈنی تھی؟" بروکِے نے سوال کیا۔

"نہیں۔ کیوں؟"

"کچھ نہیں،" بروکِے نے کہا، "صرف، میں سوچتا ہوں کہ اب تمہیں بتا دینے میں کوئی حرج نہیں، اس سیف میں ایک قیمتی ہیرے کا ہار ہے جو میں نے کل ہی وہاں رکھا تھا۔"

"یہ تو میرے لیے بڑا موقع ہوتا!" وہ شخص بولا۔

"اور کسی نے تمہیں نہیں بتایا؟" بروکِے نے سوال کیا۔

"نہ کوئی جانتا تھا، نہ کوئی۔ یہ بالکل سچ ہے۔ میں بس شکار پر تھا، اور یہ جگہ مجھے آسان لگی۔ میں نے سوچا کہ تم جیسے نوجوان، اچھے دکھنے والے، جو ایک ملین وراثت میں پائے اور اچھی کاروباری بصیرت سے اسے پانچ ملین تک پہنچا لیا، اس کے پاس گھر میں بہت ساری چیزیں ہوں گی۔ دوسرے لفظوں میں، میں نے سوچا کہ تم پیسوں کے بارے میں غفلت برت رہے ہو۔"

"یہ کافی دلچسپ ہے، اگر تم نفسیات میں دلچسپی رکھتے ہو تو۔ وہ شخص جو پیسہ بچت اور محنت سے کماتا ہے، وہ عموماً گھر میں قیمتی چیزیں نہیں رکھتا جب تک کہ وہ ان لوگوں میں سے نہ ہو جو بینکوں پر اعتبار نہیں کرتے اور اپنے پیسے جمع کرتے ہیں۔ لیکن وہ شخص جو پیسہ جلدی اور آسانی سے کماتا ہے، وہ چیزوں کے بارے میں غافل ہو جاتا ہے۔ اس کا رجحان ہوتا ہے کہ وہ قیمتی چیزیں خریدے اور انہیں ایسے سیف میں رکھے جو چوروں کے لیے بریڈ باکس سے زیادہ تحفظ فراہم نہ کرتا ہو۔"

"دیکھو،" بروکِے نے اچانک کہا، "تم معمولی چور نہیں ہو"!

"کون کہتا ہے کہ میں ہوں؟" چور نے جواب دیا۔

"تم بات کر رہے ہو،" بروکِے نے کہا، "صرف وقت گزاری کے لیے۔ تم صرف بری حالت میں پہنچنے کے لیے وقت ضائع کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔ تم

سوچ رہے ہو کہ اگر تم میری دلچسپی حاصل کر لو، تو میری پولیس کو فون کرنے کی کوشش کو تم مؤخر کر سکو گے۔"

چور ہنسا، اور اس کی ہنسی میں تفریح تھی۔

"اور،" بروکِے نے جاری رکھا، "تم ایک بہت ہی مقناطیسی شخصیت رکھتے ہو۔ تم سمجھتے ہو کہ اگر تم مجھے باتوں میں لگا لو اور مجھے تم سے ہمدردگی ہو جائے، تو جب تم مجھ پر حملہ کرو گے تو ٹرگر کو اتنی جلدی نہیں دباؤں گا۔"

آدمی کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہو گئی۔ "سن، بھائی،" اس نے کہا، "تم بہت اچھے ذہن والے ہو۔ کوئی تعجب نہیں کہ تم نے چند سالوں میں چار یا پانچ ملین ڈالر کمائے۔"

"ظاہر ہے، تم نے میرا ماضی دیکھ لیا ہے،" بروکِے نے کہا۔

"اوہ، بالکل، ہم ہمیشہ ایسا کرتے ہیں۔ ہم یہ جانتے ہیں کہ جس جگہ پر ہم جا رہے ہیں، وہاں کس قسم کا بندہ ہے، اس سے پہلے کہ ہم جگہ کو کھولیں۔"

بروکِے نے اچانک گن نیچے کر دی۔ "دیکھو،" اس نے کہا، "کیا تم سے کوئی معاہدہ کرنے کی بات کروں؟"

"کیا قسم کا معاہدہ؟" آدمی نے سوال کیا، اس کی آنکھیں اچانک سخت اور پرکھنے والی ہو گئیں۔

"ایسا معاہدہ جس سے تم اپنی آزادی حاصل کر سکو،" بروکِے نے کہا۔ "میں پولیس کو اطلاع نہیں دوں گا۔"

آدمی کی آنکھوں نے بروکِے کے چہرے کا معائنہ کیا۔ "میں سمجھتا ہوں،" اس نے کہا، "کہ تمہارے پاس کچھ جینی کے خطوط ہوں گے۔ تم چاہتے ہو کہ میں اس کے اپارٹمنٹ میں گھسوں اور سیف لوٹوں، یا کچھ اسی طرح کا کچھ۔"

"نہیں،" جارج بروکِے نے کہا، "جو چیز میرے ذہن میں ہے وہ بالکل مختلف ہے۔"

"تو پھر سناؤ،" اس نے کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے؟" بروکِے نے پوچھا۔

"تم مجھے ویسٹ کہہ سکتے ہو — سیم ویسٹ،" چور نے کہا۔

"کیا یہ تمہارا اصل نام ہے؟"

"اگر تمہیں ویسٹ پسند نہ آئے، تو تم مجھے ایسٹ بھی کہہ سکتے ہو — ولیم ایسٹ ایک اچھا نام ہوتا۔ یا، شمال بھی ٹھیک ہے — تم مجھے کارل نارتھ کہہ سکتے ہو۔"

"میں تمہیں سیم ویسٹ کہوں گا،" بروکِے نے کہا۔

"اوکے، چیف۔ اب بتاؤ تمہارے دماغ میں کیا چل رہا ہے۔"

بروکِے نے اچانک گن کو بڑی لائبریری کی میز پر پھینک دیا، پھر کمرے کے دوسرے کونے میں موجود نرم چمڑے والی کرسی کی طرف بڑھا، اس پر بیٹھا اور پاؤں ایک اسٹول پر رکھ لیے۔

"بیٹھو، ویسٹ،" اس نے کہا، "اور ایک سگریٹ پیو۔"

سیم ویسٹ کی نظر گن کی طرف گئی۔

"سن،" اس نے کہا، "تم خطرہ مول لے رہے ہو۔ ہم دونوں اس کھیل کے مخالف طرفوں پر ہیں، اور اگر تم نے مجھے عزت دی، یا کچھ اس قسم کا کیا، تو کوئی غلط فہمی نہ ہو جائے۔"

بروکِے نے گن کی طرف اشارہ کیا۔ "اگر چاہو تو اُٹھا لو،" اس نے کہا، "میں تمہیں پولیس کے حوالے کرنے والا نہیں ہوں۔"

سیم ویسٹ نے میز کے قریب آ کر گن کو دوبارہ دیکھا۔

"چلو اپنی بات جاری رکھو،" اس نے کہا۔

"تم میرے بارے میں جانتے ہو،" بروکِے نے کہا۔ "میں نے کچھ پیسہ وراثت میں حاصل کیا۔ میرا چچا، جس نے مجھے یہ پیسہ چھوڑا، اپنی زندگی بھر بچت اور محنت کرتا رہا۔ اس نے ایک ملین ڈالر سے زیادہ چھوڑا، مگر وہ ایک غریب آدمی کی طرح زندگی گزارتا تھا۔ اس نے اپنے پیسے سے کچھ نہیں کیا۔ میں نے اس کا پیسہ لیا اور اس میں سرمایہ کاری کرنا شروع کی۔ میں نے اسٹاک اور بانڈز میں سرمایہ کاری نہیں کی، جیسے میرے چچا نے کی تھی۔ میں نے اسے چھوٹے کاروباری منصوبوں میں لگایا، جہاں میں نے انسانی فطرت اور کردار کے بارے میں اپنے فیصلے پر انحصار کیا۔ میں نے اس سے بہت زیادہ پیسہ کمایا۔ پھر کچھ نہیں بچا۔ میرے پاس اتنا پیسہ ہے جتنا مجھے ضرورت نہیں۔ میں ایک تتلی کی طرح ادھر ادھر اُڑتا ہوں۔ میں محفلوں اور چائے کی محفلوں میں جاتا ہوں۔ میں ناچتا ہوں اور باتیں کرتا ہوں۔ میں کوپن کٹتا ہوں، اور گھوڑے کی سواری کرتا ہوں۔ میں شہر کے بہترین سوشل حلقوں میں سفر کرتا ہوں۔ اور اس کا مجھے کیا فائدہ ہوا؟"

سیم ویسٹ نے اپنے دائیں ہاتھ کو میز کے اوپر سرکایا، تاکہ وہ گن سے دو فٹ کے فاصلے پر ہو۔ "میں سن رہا ہوں،" اس نے کہا، اس کی آنکھیں سخت اور چمکدار ہو گئیں۔ "تو کیا فائدہ ہوا؟"

"اس سے مجھے زندگی سے بوریت ہو گئی ہے،" جارج بروکِے نے کہا۔ "اس سے مجھے ایسا لگا کہ میں ایک بوڑھا آدمی ہوں، حالانکہ میری عمر ابھی تیس سال بھی نہیں پہنچی۔ اب جو میں چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اس ساری مصیبت سے چھٹکارا حاصل کروں۔ میں کوئی مہم کرنا چاہتا ہوں؛ مجھے تفریح چاہیے۔ میں کچھ جوش و خروش چاہتا ہوں۔ اس لیے میں تم سے یہ مشورہ کر رہا ہوں۔"

"کیا مشورہ ہے؟" ویسٹ نے پوچھا۔

"میں ایک چور بننا چاہتا ہوں،" بروکِے نے کہا۔

سیم ویسٹ، جس کا ہاتھ میز پر سرک کر گن کے بٹ سے صرف ایک فٹ کے فاصلے پر تھا، یکدم ساکت ہو گیا۔ "تم کیا؟" اس نے پوچھا۔

"میں ایک چور بننا چاہتا ہوں،" بروکِے نے کہا۔ "تم زندگی کا زبردست لطف لے رہے ہو؛ تم جوش و خروش کی زندگی گزار رہے ہو؛ تم پولیس کو چکمہ دے رہے ہو؛ تم ہر وقت خطرات مول لے رہے ہو۔"

"تم ایسے خطرات لے رہے ہو جو تمہیں جیل میں ڈال سکتے ہیں،" سیم ویسٹ نے تلخ لہجے میں کہا۔ "کیا تم نے کبھی سوچا ہے کہ اس کا کیا مطلب ہوگا؟ ایک تنگ سیل میں بند ہونا، جہاں ہمیشہ لوہے کی سلاخیں تمہارے سامنے ہوں؟ نہ عورتیں، نہ زندگی، نہ کوئی حرکت"—

"بالکل یہی ہے،" بروکِے نے کہا۔ "یہی وجہ ہے کہ یہ کھیل اتنا دلچسپ ہے۔ اگر ہارنے پر اتنی بڑی سزا نہ ہو، تو جیتنے کا مزہ نہیں آتا۔ یہی وجہ ہے کہ مجھے جوا کھیلنے میں دلچسپی نہیں۔ چاہے جتنا بھی ہاروں، میرے پاس کچھ نہ کچھ بچا رہتا ہے۔ پیسہ میرے لیے کوئی معنی نہیں رکھتا۔"

"اللہ کی قسم!" سیم ویسٹ نے کہا، اس کی آنکھیں بروکِے کی پکی اور خاکی آنکھوں میں گہری نظر سے گھوم رہی تھیں، "مجھے یقین ہے کہ تم سچ کہہ رہے ہو"!

"بالکل سچ کہہ رہا ہوں،" جارج بروکِے نے کہا۔

سیم ویسٹ نے اچانک آگے جھک کر میز سے گن اُٹھائی۔ اس نے اس کے میکنزم کو پیچھے کھینچ کر یہ یقینی بنایا کہ چیمبر میں کارتوس موجود ہے۔

بروکِے نے اس پر ہنستے ہوئے کہا، "اب کیا کرنے والے ہو؟"

سیم ویسٹ نے گن کو جیب میں ڈال لیا۔ اس کی آنکھوں میں چمک تھی۔ "میں تم سے کچھ سوال پوچھوں گا،" اس نے کہا۔

"پوچھو،" بروکِے نے کہا۔

"تم کس کو لوٹنا چاہتے ہو؟"

"اوہ، کسی کو بھی،" بروکِے نے کہا۔

"تم ان چیزوں کے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہو؟"

"میں انہیں چوری کرنے کے بعد واپس کر دوں گا،" بروکِے نے بے پرواہی سے کہا۔ "یا تو تمہیں دے دوں گا، یا پھر کسی غریب بھکاری کو دے دوں گا جس سے میری ملاقات سڑک پر ہو، اور پھر جس آدمی کو لوٹوں گا، اُسے اس چیز کی قیمت کے دو گنا کے برابر چیک بھیج دوں گا تاکہ وہ کچھ نہ ہارے۔"

"چیک بھیجنا شاید زیادہ مناسب نہیں ہوگا،" سیم ویسٹ نے کہا، اس کے منہ کے کنارے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"تو پھر،" بروکِے نے کہا، "ہم اسے پیسہ اس کے دروازے پر چھوڑ سکتے ہیں یا کسی پیغام رساں کے ذریعے بھیج سکتے ہیں، یا دوبارہ گھر میں گھس کر اسے کسی دراز میں ڈال سکتے ہیں۔ مجھے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ پیسہ کیسے وصول کرے، بس وہ اسے لے لے۔"

اس نے بے چینی سے ہاتھ ہلایا۔

"کیا تم بات سمجھ نہیں پا رہے؟" اس نے کہا۔ "مجھے زندگی سے بیزاری ہو چکی ہے۔ میں لوگوں کے کردار کا اچھا جائزہ لے لیتا ہوں۔ میں تمہیں دیکھ کر سمجھ رہا ہوں کہ تم ایک ایسے شخص ہو جو قانون سے باہر زندگی گزار رہا ہے۔ اخلاقی طور پر، یہ شاید گناہ ہے۔ تم شاید آخر کار مارے جاؤ گے، سزائے موت پاؤ گے یا جیل چلے جاؤ

گے۔ مگر میں تمہارے چہرے پر جو مسکراہٹ دیکھ رہا ہوں، وہ یہ ظاہر کرتی ہے کہ تم اس زندگی کا لطف اُٹھا رہے ہو، اور میں بھی تمہارے ساتھ کچھ وقت کے لیے زندگی کا مزہ لینا چاہتا ہوں۔"

"اور،" سیم ویسٹ نے کہا، "تم مجھے، میری اصل حیثیت یا میرا کہاں سے آنا جانا ہے، کچھ بھی نہیں جانتے۔"

"میں نے پچھلے چند سالوں میں بہت سارا پیسہ لگایا ہے،" بروکِے نے کہا، "کیونکہ مجھے لوگوں کے کردار کا اچھا اندازہ ہے۔ میں دیکھ سکتا ہوں کہ تم کوئی معمولی چور نہیں ہو۔ مجھے تمہاری تاریخ نہیں معلوم اور نہ ہی مجھے اس سے کوئی غرض ہے۔ جو چیز مجھے چاہیے وہ ہے تم سے کچھ وقت کی خوشی، ایک شراکت دار جو اس مہم میں میرا ساتھی بنے۔"

سیم ویسٹ اچانک کمرے کے پار بڑھا اور اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔ "اوکے، چیف،" اس نے کہا، "تم نے سودا کر لیا۔"

دونوں مردوں نے ہاتھ ملایا۔

"اور،" بروکِے نے کہا، "میں آج رات ہی شروع کرنا چاہتا ہوں۔"

سیم ویسٹ نے جیب سے چمڑے کا ایک نوٹ بک نکالا، صفحات پلٹے، ایک نوٹ پڑھا، پھر بروکِے کی طرف دیکھا اور مسکرا دیا۔

"کوئی سوال نہیں پوچھے جائیں گے؟" اس نے سوال کیا۔

"کوئی سوال نہیں پوچھا جائے گا،" بروکِے نے کہا۔

"اوکے،" سیم ویسٹ نے کہا، "اپنا ہیٹ دوبارہ پہن لو۔ ہم باہر جا رہے ہیں۔"

☆☆☆☆☆

سایے خالی گھر سے اس طرح چمٹے ہوئے تھے جیسے نرم سڑک پر گاڑی کے ٹائر کا دھاگہ چمٹتا ہے۔ سایوں میں چھپ کر جارج بروکِے نے اس تاریک عمارت کو غور سے دیکھا جو ستاروں کو ڈھانپے ہوئے تھی۔

"کیا کوئی اور گھر پر نہیں ہے؟" اس نے سرگوشی میں پوچھا۔

"ہم ایک شخص پر قسمت آزما رہے ہیں،" سیم ویسٹ نے کہا۔ "ملازم باہر ہیں۔ ڈرائیور گیراج کے اوپر والے اپارٹمنٹ میں سوتا ہے۔ وہ گھر میں ہونے والے کسی شور کی آواز بھی نہیں سن سکتا۔"

"وہ کون ہے جس پر ہم قسمت آزما رہے ہیں؟" بروکِے نے نرم آواز میں پوچھا۔

"ایک نوجوان عورت ہے،" سیم ویسٹ نے بتایا۔ "تمہیں اس میں دلچسپی ہونی چاہیے کیونکہ وہ تمہارے جیسی ہے — ایک ایسی عورت جس کے پاس اتنا پیسہ ہے کہ وہ نہیں جانتی کہ کیا کرے۔"

"کون ہے وہ؟" بروکِے نے تجسس سے پوچھا۔

"اس کا نام آرڈوے ہے،" ویسٹ نے کہا، "گلیڈیس آرڈوے۔ وہ تقریباً چھبیس یا ستائیس سال کی ہوگی، اور وہ بہت خوبصورت ہے۔"

"کیا تم نے اس سے ملاقات کی ہے؟" بروکِے نے پوچھا۔

"نہیں، زندگی میں کبھی نہیں دیکھا، لیکن میں جانتا ہوں کہ وہ کیسی دکھتی ہے اور میرے پاس اس کے بارے میں ساری معلومات ہیں۔"

"تم نے یہ جگہ دیکھ رکھی ہے؟"

"ہاں، میں ہر جگہ جانے سے پہلے اس کا معائنہ کرتا ہوں۔"

"کیا تمہیں پتہ تھا کہ آج رات تم مجھے یہاں پاؤ گے؟"

"نہیں، میں جانتا تھا کہ تم وین ڈوسن کے ہاں گئے تھے، اور مجھے پتا تھا کہ وہ تقریباً دو یا تین بجے تک محفل ختم کر دے گا۔ میں نے سوچا تھا کہ مجھے کم از کم ایک گھنٹہ ملے گا۔"

"یہی کچھ مجھے ملتا ہے جب پارٹی سے بور ہو جاتا ہوں،" بروکِے نے کہا۔

"یہی تمہیں ملتا ہے جب تم پارٹی سے بور ہو جاتے ہو،" ویسٹ نے ہنستے ہوئے کہا، "چلو، ہم وہاں جنوب کی طرف والی کھڑکی کی طرف بڑھتے ہیں — جہاں درخت کا سایہ پڑ رہا ہے۔"

"تمہارا مطلب ہے کہ میں درخت پر چڑھوں؟"

"نہیں، ہم سایے کا فائدہ اٹھائیں گے۔ چلو، آؤ۔"

"اگر کھڑکی تالا لگا ہو تو؟" بروکِے نے پوچھا۔

"میں تمہیں سب کچھ دکھاؤں گا،" سیم ویسٹ نے کہا۔

اس نے راستہ دکھایا، تنگ گھاس کے علاقے کو پار کرتے ہوئے، جہاں درخت کا سایہ گھر کی طرف بڑھ رہا تھا۔ پرسکون انداز میں، اس نے اپنے کوٹ سے ایک چھوٹا چمڑے کا کیس نکالا، ایک موڑدار اسٹیل کی چھڑی نکالی، اس میں ٹیلسکوپک ہینڈل لگا کر، موڑدار چھڑی کے ایک سرے کو کھڑکی کے نیچے سِل پر رکھا اور دبایا۔

ایک تیز کلک کی آواز آئی اور کھڑکی چند انچ اوپر اُٹھ گئی، تھوڑی سی کپکپی کے ساتھ۔

سیم ویسٹ نے آہستہ سے دستانے والے ہاتھ سے کھڑکی کو اُٹھایا۔

"یاد رکھو،" اس نے سرگوشی میں کہا، "چاہے کتنا بھی مشکل ہو، دستانے اپنے ہاتھوں پر پہنے رکھنا۔ ہم کوئی نشان نہیں چھوڑنا چاہتے۔"

ایک ایتھلیٹ کی طرح لچکدار انداز میں، ویسٹ نے زمین سے اچھل کر ایک ٹانگ کھڑکی کی سِل کے اوپر رکھی اور پھر اندھیرے میں غائب ہو گیا۔ "کیا تمہیں مدد چاہیے؟" اس نے سرگوشی کی۔

"نہیں،" بروکِے نے کہا، اور ویسٹ کی طرح آہستہ سے سِل کے اوپر چڑھ گیا۔

اندھیرے میں چور نے اُسے خوش دلی سے دیکھا۔ "تم کافی اچھی حالت میں ہو،" اس نے کہا۔

"ٹھیک ہے،" بروکِے نے بے پرواہی سے کہا۔

"میرے پاس گھر کا نقشہ ہے،" سیم ویسٹ نے کہا۔ "ہمیں جس سیف کی ضرورت ہے، وہ بیڈروم میں ہے، دوسری منزل پر۔ ہم کسی اور چیز کی پرواہ نہیں کریں گے، بس سیدھا وہاں چلیں گے۔"

"اس میں کیا ہے؟" بروکِے نے پوچھا۔

"کبھی نہیں پتا چلتا،" ویسٹ نے جواب دیا، اور راہداری میں چلتے ہوئے جہاں اس کی ٹارچ کی روشنی نے ایک بڑی اور پیچیدہ سیڑھی کو دکھایا جو اوپر کی طرف جا رہی تھی۔

"ہم سیڑھیاں چڑھیں گے،" سیم ویسٹ نے کہا۔

اس نے قدم سیڑھیوں کے کناروں پر رکھے تاکہ کوئی آواز نہ ہو، اور بروکِے کو بھی ایسا ہی کرنے کا اشارہ کیا۔ پھر سیم ویسٹ آہستہ آہستہ اوپر چڑھنے لگا۔ جیسے جیسے وہ اوپر جا رہا تھا، ٹارچ کی روشنی اس کے سامنے، دائیں، بائیں، اوپر اور نیچے بکھرتی جا رہی تھی اور سائے مٹا رہی تھی۔

گھر میں کوئی آواز نہیں تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے یہ مکمل طور پر سنسان ہو، جیسے کہ یہ بالکل خالی ہو۔

سیم ویسٹ نے اوپر والی راہداری تک پہنچ کر، مڑ کر بروکے کو ہلکے سے چھوا اور اُسے بائیں طرف ایک کھلے دروازے سے گزرنے کی طرف نرمی سے رہنمائی کی۔ ویسٹ نے کمرے کو پار کیا، اس کے قدم چپ چاپ کارپٹ پر چلتے ہوئے، بالکل محتاط انداز میں جیسے شیر شکار کے لیے آہستہ آہستہ چل رہا ہو۔ اس نے دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھا اور رکا۔

"کسی بھی بات کے لیے تیار رہنا،" اس نے سرگوشی کی۔ نرمی سے، اس نے لاک کھولا اور دروازہ کھول دیا۔

کمرہ تاریک اور خاموش تھا۔

"لگتا ہے کہ ہم ٹھیک ہیں،" ویسٹ نے کہا اور ٹارچ کے بٹن کو دبایا، جس سے کمرے میں تیز روشنی کی کرن آئی۔

روشنی نے یہ ظاہر کیا کہ کمرہ ایک عورت کا بیڈروم تھا؛ یہ خوبصورتی سے سجا ہوا تھا۔ اس میں ایک ڈریسر تھا جس پر ٹوائلٹ کی چیزیں سلیقے سے رکھی ہوئی تھیں۔ ٹارچ کی روشنی آئینے کی سطح پر سرکتی ہوئی، پھر بیڈ کے اوپر جا کر رک گئی۔

اس کے سامنے کچھ چمک رہا تھا، وہ سفید، خاموش سی چیز جو ٹارچ کی روشنی میں چمک رہی تھی۔ بروکے نے حیرت سے آنکھیں کھولیں، اور سیم ویسٹ نے فوراً اپنے ہاتھ کی حرکت سے ٹارچ کی روشنی واپس بیڈ پر ڈال دی۔

بروکے نے خوف کے مارے بے اختیار آواز نکالی۔

ایک نوجوان عورت کا جسم بیڈ پر پڑا تھا—ایک نوجوان عورت جو صرف سب سے نازک اندرونی لباس میں ملبوس تھی۔ اس کا جسم خوبصورتی سے تراشا ہوا تھا۔ شفاف چمکدار lace اس کے سفید سینے پر لہراتی ہوئی پھیل رہی تھی۔ اس کے بال بھورے رنگ کے تھے اور الجھے ہوئے بے ترتیبی میں پھیلے ہوئے تھے، جو اس

کے چہرے کی مردہ رنگت سے متضاد تھے۔ اس کی ٹانگوں میں جرابیں تھیں، لیکن پاؤں میں جوتے نہیں تھے۔

بیڈ کے قریب، اس کے جسم سے جڑا ہوا، ایک بندر بیڈ کے پیتل کے فریم کے گرد بیٹھا تھا۔ وہ بالکل ساکت تھا اور ٹارچ کی روشنی کو بہت دھیان سے دیکھ رہا تھا۔

"خدا کی قسم!" بروکِے نے کہا، "یہ کیا ہے؟"

"پرسکون رہو!" سیم ویسٹ نے کہا، اور پھر کپڑوں کی سرسراہٹ کی آواز آئی، جس کے بعد چور نے اپنے پیچھے کی جیب سے ایک ریوالور نکالا۔

ایک لمبے لمحے تک دونوں مرد خاموش کھڑے رہے، بیڈ پر پڑی شکل کو اور بیڈ کے اوپر ساکت بیٹھے بندر کو دیکھتے ہوئے۔

"چلو یہاں سے نکلتے ہیں،" سیم ویسٹ نے کہا۔

"ایک منٹ رکو،" بروکِے نے کہا، "ہمیں پتہ لگانا چاہیے کہ کیا ہوا ہے۔ شاید عورت بے ہوش ہو۔" "میں نہیں جا رہا،"

سیم ویسٹ نے کہا، "ہمیں یہاں سے نکلنا ہوگا۔ ہم نہیں جانتے یہاں کیا ہو رہا ہے۔ یاد رکھو، ہم ٹارچر سیل کے قریب جا رہے ہیں۔"

بروکِے نے بیڈ کی طرف دو قدم بڑھائے۔ جیسے ہی وہ آگے بڑھا، بندر دہشت سے چلایا۔ سیم ویسٹ نے فوراً روشنی بند کر دی اور کمرہ دوبارہ تاریکی میں ڈوب گیا۔

"ایک منٹ رکو،" بروکِے نے آواز دی، "تم اس طرح نہیں جا سکتے، ویسٹ۔"

سیم ویسٹ سے کوئی آواز نہیں آئی، وہ اتنی خاموشی سے حرکت کر رہا تھا کہ اس کے قدموں کی آواز بھی نہیں آ رہی تھی۔

بروکِے نے مڑ کر اس جگہ پر حملہ کیا جہاں اس نے چور کو محسوس کیا تھا۔ اس کے ہاتھوں نے صرف اندھیرا ہی پایا۔ وہ لڑکھڑایا، دیوار سے ٹکرا گیا اور پھر روشنی کا سوئچ تلاش کیا۔ اس نے روشنی آن کر دی۔

سیم ویسٹ کمرے میں نہیں تھا۔ بندر دہشت سے چہچہانے لگا، ایک نروس اور ہسٹریکل آواز جو تقریباً کا سٹینیٹس کی طرح تھی۔ بروکِے نے دروازے کی طرف دوڑ کر دروازہ کھولا، باہر راہداری میں دیکھا اور سیم ویسٹ کی ٹارچ کی روشنی دیکھ کر کہا،

"یہاں واپس آؤ، ویسٹ،" اس نے کہا، "ورنہ میں گولی ماروں گا۔"

ٹارچ کی روشنی بند ہو گئی اور راہداری کی تاریکی میں ڈوب گئی۔

"میں سنجیدہ ہوں،" بروکِے نے کہا۔

"سن،" سیم ویسٹ کی سرد اور سنجیدہ آواز آئی، "یہ وہ کھیل ہے جسے دونوں کھیل سکتے ہیں۔ لیکن یاد رکھو، یہاں قتل ہو چکا ہے۔ اگر تم گولی چلاؤ گے تو محلے میں ہلچل مچ جائے گی، اور اگر تم شور نہیں مچانا بند کرتے تو تم ویسے بھی پکڑے جاؤ گے۔ کیا تم جانتے ہو کہ یہاں پکڑے جانے کا کیا مطلب ہو گا؟"

"میں کہتا ہوں واپس آؤ،" بروکِے نے کہا، "ہم دیکھیں گے کہ کیا کر سکتے ہیں۔"

ایک لمحے کی خاموشی کے بعد سیم ویسٹ نے گہری سانس لی اور کہا، "تم وہ آدمی ہو جسے ہلچل مچانے کی جرات ہے۔ چلو، اگر یہ تمہیں بہتر لگے۔ تم کیا کرنا چاہتے ہو، پوسٹ مارٹم کرنا؟"

"میں اس کاروبار کے بارے میں کچھ جاننا چاہتا ہوں،" بروکِے نے کہا۔

اس نے مڑ کر کمرے کی طرف واپس قدم بڑھائے، یہ جانتے ہوئے کہ چور خاموشی سے اس کے پیچھے آ رہا تھا۔ جیسے ہی بروکِے کمرے میں داخل ہوا، اس نے محسوس کیا کہ کچھ سخت اس کی پیٹھ میں دھنس رہا ہے۔

"میں بس تمہیں دکھا رہا ہوں کہ میں تمہارے پیچھے ہوں،" سیم ویسٹ نے کہا، "تاکہ تمہیں پتہ چلے کہ اس شو کو کون چلا رہا ہے۔"

بروکِے نے کچھ نہیں کہا، لیکن آہستہ آہستہ بیڈروم میں داخل ہوا۔ اس نے احتیاط سے ہاتھ بڑھایا اور عورت کی کلائی کی ننگی جلد کو چھوا، پھر ایک ہلکی سی آواز نکال کر دستانہ اُتار لیا۔

"دستانہ پہنے رکھو!" سیم ویسٹ نے احتیاط بولا، "یہاں کوئی نشان نہ چھوڑنا، ورنہ تمہارے لیے ٹارچر سیل ہوگا۔"

بروکِے نے خاموشی اختیار رکھی، لیکن اپنے ننگے ہاتھوں سے عورت کی کلائی کی جلد کو محسوس کیا۔

"وہ مر چکی ہے،" اس نے ایک لمحہ بعد کہا، "لیکن اس کی موت چند منٹ پہلے کی ہے۔ جسم ابھی بھی گرم ہے۔"

"میں کہہ رہا ہوں کہ ہمیں یہاں سے نکلنا ہوگا،" سیم ویسٹ نے کہا۔

بیڈ پر بیٹھا بندر مسلسل چہچہائے جا رہا تھا، لیکن اب وہ ساکت نہیں تھا۔ وہ آہستہ آہستہ دائیں اور بائیں جھول رہا تھا۔

"خدا کے لیے!" سیم ویسٹ نے کہا، "اس بدبخت بندر کو خاموش کراؤ"!

بروکِے نے بندر کو دیکھا۔ "یہ واقعی خوف سے مر رہا ہے،" اس نے کہا، اور پھر نرم آواز میں گانے جیسے انداز میں آواز نکالی۔

بندر نے اس کی طرف دیکھا۔ ایک لمحے بعد دہشت کی آوازیں رک گئیں، اور بندر نے نم آنکھوں سے بروکِے کو غور سے دیکھا۔ پھر اچانک بندر نے اپنی دم کھول کر ہوا میں ایک لمبی چھلانگ لگائی۔

بندر نے بروکِے کے کوٹ کو کندھے سے پکڑا، اس کی طرف چڑھتے ہوئے اس کے گلے کے ساتھ سمٹ کر بیٹھ گیا، اور چند لمحوں بعد بروکِے نے محسوس کیا کہ بندر کی نرم دم اس کے گلے کے گرد لپٹ گئی ہے۔ بندر نے چہچہانا بند کر دیا۔

"بیچارہ، وہ کانپ رہا ہے جیسے سرد پانی میں ڈوب کر آیا ہو،" بروکِے نے کہا۔

"تو پھر،" سیم ویسٹ نے کہا، "یہ تمہاری پارٹی ہے، اب کیا کرنے والے ہو؟"

"میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ وہ کیسے مر گئی،" بروکِے نے کہا، اور عورت کی شکل کے اوپر جھک گیا۔

"ان انگلیوں کے نشان سے بچو!" سیم ویسٹ نے کہا، "اگر اپنی جان کی قیمت چاہتے ہو تو دستانہ واپس پہنو"!

بروکِے نے اس کی بات پر کوئی توجہ نہیں دی، بلکہ دستانہ اپنے بائیں ہاتھ میں پکڑ کر، اپنے دائیں ہاتھ کو بیڈ پر رکھ کر اس مردہ جسم کے اوپر جھک گیا۔

"مہنگی جیولری ہے،" سیم ویسٹ نے کہا۔ "لگتا ہے وہ کسی پارٹی میں جانے کے لیے تیار ہو رہی تھی۔ اس کی کسی خاص ملاقات کا وقت تھا اور وہ اپنے بہترین کپڑے پہننے والی تھی۔"

"یہ زخم ہے،" بروکِے نے نرم آواز میں کہا۔ "یہ دل کے اوپر ایک چھرا گھونپنے کا زخم ہے۔"

سیم ویسٹ نے نظر ڈالی اور اس جگہ کو دیکھا جہاں نرم سفید جسم پر سیاہ نشان تھا۔

"یہیں سے نکلا ہوگا،" اس نے کہا۔ "اسے دوسری طرف سے جانا ہوگا۔"

"تمہارا مطلب ہے پیچھے سے؟" بروکِے نے پوچھا۔

"ہاں،" سیم ویسٹ نے کہا۔

بروکِے نے ایک لمحے کے لیے توقف کیا، پھر لڑکی کے کندھے کے پیچھے نرمی سے ہاتھ رکھا اور جسم کو پلٹا۔ جیسے ہی اس نے ایسا کیا، وہ دہشت سے جما رہا کیونکہ اس نے بائیں کندھے کے نیچے خون کا ایک لال دھبہ دیکھا جو جمع ہو چکا تھا۔

"میں نے کہا تھا نا،" سیم ویسٹ نے کہا۔

"خدا کی قسم!" بروکِے نے کہا۔

"اب مطمئن ہو؟" سیم ویسٹ نے پوچھا۔

"یقیناً نہیں،" بروکِے نے کہا۔ "ہمیں اس بارے میں کچھ کرنا ہوگا۔ ہمیں پتہ لگانا ہوگا کہ وہ کون ہے۔ ہمیں پولیس کو اطلاع دینی ہوگی۔"

"کیا؟" سیم ویسٹ نے غصے میں آ کر کہا۔

"پولیس کو اطلاع دینی ہوگی۔"

"اور تم کس کو بتاؤ گے کہ کون کال کر رہا ہے؟" سیم ویسٹ نے پوچھا۔

"ہم وضاحت دے سکتے ہیں،" بروکِے نے کہا۔

سیم ویسٹ کا قہقہہ حقارت آمیز تھا۔ "وضاحت دینے کی ضرورت نہیں،" اس نے کہا۔ "تم بس ٹارچر سیل سے کھیل رہے ہو۔"

"لیکن میں انہیں پروف دے سکتا ہوں،" بروکِے نے کہا۔ "میں انہیں بتا سکتا ہوں کہ"—

"تم یہ ایک گھنٹہ پہلے کر سکتے تھے،" سیم ویسٹ نے کہا، "لیکن اب تم ایک چور ہو، یہ مت بھولو۔ تم یہ نہیں بتا سکتے کہ تم اس گھر میں کیا کر رہے تھے، نہ یہ بتا سکتے ہو کہ

تم اس کھڑکی سے اندر کیسے گھسے جسے بند کیا گیا تھا۔ چاہے تم جتنا بھی کچھ کہو، تم کسی کو قائل نہیں کر سکو گے، اور نہ ہی تمہاری بات کسی کو سنی جائے گی۔"

بروکے خاموش ہو گیا کیونکہ اچانک اسے اپنی پوزیشن کا احساس ہوا۔

"اور مزید یہ کہ،" سیم ویسٹ نے کہا، "ہمیں یہاں سے نکلنا ہوگا۔ ہمیں نہیں پتہ کہ کیا ہوا ہے، اور نہ ہی ہمیں قتل کے مقصد کا علم ہے۔ ہم صرف یہ جانتے ہیں کہ لڑکی کو قتل کیا گیا ہے، اور اگر ہمیں پکڑا گیا تو ہم پر قتل کا الزام لگے گا، جیسے کہ—" وہ رک گیا۔

رات کی خاموشی میں دور سے سائرن کی مدھم آواز سنائی دی۔

بروکے نے اچانک سیم ویسٹ کی طرف دیکھا، اور اس کے دماغ میں اپنے موجودہ حالات کا ادراک ہوا۔

بندر کی نرم دم اس کے گلے میں اور زیادہ لپٹ گئی تھی، اور ایک بار پھر وہ جانور خوف سے کانپنے لگا اور ہلکی آواز میں چہچہانے لگا۔

"روشنی بند کر،" سیم ویسٹ نے کہا۔ "کسی نے ہماری آواز سنی ہے۔ جلدی کرو"!

بروکے نے تھوڑی ہچکچاہٹ دکھائی۔ بندوق اس کی پیٹھ میں چبھ رہی تھی۔ "اب میں معاملات سنبھال رہا ہوں،" چور نے کہا۔ "روشنی بند کر دو، ورنہ پولیس یہاں دو لاشیں پائے گی۔"

بروکے نے فوراً روشنی بند کر دی۔

"میرے پیچھے چلو،" سیم ویسٹ نے کہا، "اور جلدی کرو۔ ہم جس کھڑکی سے باہر آئے تھے، اُسی کی طرف جاؤ۔ میں تمہیں روشنی دوں گا۔"

اس نے ٹارچ کی روشنی آن کی، جس سے کارپٹ کی سطح روشن ہو گئی۔ بندوق پھر بروکے کی پیٹھ میں چبھ گئی۔ بروکے تیز قدموں سے راہداری کے پار چلنے لگا۔

"اور تیز،" سیم ویسٹ نے کہا، اور بندوق کے ساتھ دھکیل دیا۔

بروکے سیڑھیاں تیز تیز دوڑتے ہوئے نیچے اترا، اور راہداری میں مڑ گیا۔

"پہلا دروازہ بائیں طرف، اور تیز جاؤ،" سیم ویسٹ نے کہا۔ "ہمیں جلدی کرنی ہوگی"!

بروکے دروازے سے گزر کر اندر گیا۔ کھڑکی ویسی ہی کھلی ہوئی تھی جیسے انہوں نے چھوڑی تھی۔

"تم پہلے جاؤ،" چور نے کہا، "اور ٹارچ بند کر دو۔"

اس نے ٹارچ کی روشنی بند کر دی، اور بروکے اندھیرے میں باہر چھلانگ لگا دی، زمین پر گر کر آواز آئی۔ سائرن دوبارہ بجتا ہے، اور اس بار آواز واضح طور پر قریب آ رہی تھی۔ بروکے نے ایک تیز آواز میں گاڑی کی آواز سنی۔

چور بروکے کے پیچھے براہ راست گرا، اور بندوق کو اس کی پسلیوں میں چبھتے ہوئے کہا، "دوڑو"!

"دیکھو، دیکھے جانے کی پرواہ نہ کرو، بس دوڑو"!

بروکے نے تیز دوڑنا شروع کیا، سایوں میں چھپنے کی کوشش کیے بغیر، بلکہ سیدھا اسی راستے پر دوڑ رہا تھا جہاں اس نے اپنی گاڑی چھوڑی تھی۔

جیسے ہی وہ دوڑ رہا تھا، بندر چہچہایا اور اپنے چھوٹے پنجے بروکے کی ٹوپی کے نیچے پھینک کر اس کے بالوں کو پکڑنے لگا، اور خوف کی آوازیں نکالنے لگا۔

بروکے کی ٹوپی، جو اس طرح نکالی گئی تھی، اس کے کندھوں پر آ کر گری اور پھر زمین پر گر گئی۔ وہ سست ہوا اور مڑا، لیکن سیم ویسٹ نے اس کے ساتھ بندوق چبھو دی۔

"میں گولی ماروں گا،" اس نے کہا، "میں سنجیدہ ہوں۔ چلتے رہو۔"

بروکے نے ایک بار پھر تیز دوڑنا شروع کر دیا۔
پولیس کی گاڑی کی ہیڈ لائٹس زمین پر پھیل گئی تھیں۔ ایک سرخ روشنی کی کرن، جو خون جیسی سرخ رنگ میں چمک رہی تھی، نے پورے میدان کو روشن کر دیا۔ گاڑی سڑک کے کنارے آ کر رک گئی۔
"جلدی کرو!" ویسٹ نے کہا۔
بروکے نے ایک آخری زور لگا کر دوڑتے ہوئے چور کی لائٹ روڈسٹر میں چھلانگ لگا دی۔ ایک لمحے کے اندر سیم ویسٹ بھی گاڑی میں چھلانگ لگا کر بیٹھ گیا۔ چور کی چھلانگ سے گاڑی کے اسپرنگس نیچے دبے اور گاڑی سرکنے لگی۔ پھر سیم ویسٹ سیٹ پر بیٹھا اور گاڑی کے اسٹارٹر پر پاؤں دبا دیا۔
پولیس کی گاڑی سے سرخ روشنی کی کرن نے انہیں فوراً پکڑ لیا، لیکن وہ کچھ لمحوں کے لیے رکے۔ پھر سائرن کی آواز آئی، جو تیز اور چمچماتی ہوئی چیخ کی طرح سنائی دی۔
موٹر نے دہاڑ کے ساتھ زندگی کی آواز دی۔ سیم ویسٹ نے گاڑی کا گیئر لگایا، اور پہیے کچھ لمحے تک سڑک پر رگڑتے رہے، پھر گاڑی آگے بڑھنے لگی۔
ایک گولی کی آواز آئی اور وہ گاڑی کے جسم سے ٹکرا گئی۔ پھر لائٹ روڈسٹر درختوں کی قطار والی سڑک پر تیز دوڑنے لگی، جہاں درختوں اور جھاڑیوں نے پولیس کی روشنی کو کم کر دیا، اور انہیں قابو کرنے میں مشکل پیش آئی۔
"یہ ایک ڈرائیو وے ہے جو گیراج تک جاتی ہے،" سیم ویسٹ نے کہا۔ "انہیں اس تک پہنچنے کے لیے پورے بلاک کا چکر لگانا پڑے گا۔ اس سے ہمیں کچھ برتری ملے گی۔ ہوشیار رہنا۔"
گاڑی کنکریٹ کے رگڑ میں سرک رہی تھی جب چور نے اسے موڑنے کے لیے تیزی سے مڑایا، پھر سیدھا کر کے سڑک پر دوڑنے لگا۔ ویسٹ نے اسٹیرنگ وہیل

کو زور سے گھمایا۔ ٹائروں کی چیخ سنائی دی جب گاڑی سنبھلی، پھر دوبارہ رگڑتے ہوئے سیدھی ہو گئی اور تیز رفتاری سے چلنے لگی۔ ان کے پیچھے سائرن کی آواز تیز اور خطرناک گونج رہی تھی۔

سیم ویسٹ نے گیس پڈل کو نیچے دبا دیا۔ اسپیڈومیٹر کی سوئی تیزی سے اوپر جانے لگی۔ سڑک کے موڑ تیزی سے آ رہے تھے۔

سائرن کی آواز دور ہوتی جا رہی تھی۔

"مجھے لگتا ہے ہم بچ گئے ہیں،" ویسٹ نے کہا اور گاڑی کی رفتار ذرا کم کرتے ہوئے دائیں طرف مڑ گیا۔ "ہوشیار رہو،" اس نے کہا، "ہم ایک اور مڑاؤ کرنے والے ہیں۔"

اس نے گاڑی بائیں طرف مڑائی، پھر چار بلاک چل کر دائیں طرف مڑ گیا، پھر بائیں مڑا اور رفتار سست کر دی۔ سائرن کی آواز اب بالکل غائب ہو چکی تھی۔

سیم ویسٹ نے گہری سانس لی اور آگے بڑھ کر ریڈیو کا کنٹرول گھمایا، جس سے ڈائل روشن ہو گیا۔ "ہم پولیس کے براڈکاسٹ پر سوار ہو جائیں گے،" اس نے کہا۔

سیم ویسٹ نے گاڑی کی رفتار کم کی، اور تھوڑی دیر بعد ایک مشینی آواز آئی: "تمام گاڑیوں کو کال... تمام گاڑیوں کو کال... تمام گاڑیوں کو کال۔" پھر ایک آواز میں جان سی آرڈوے کے گھر پر ٹیلیفون کال کا جواب آیا۔ جیسے ہی پولیس کی گاڑی گھر کے قریب پہنچی، دو آدمیوں کو لان کے پار دوڑتے ہوئے اور ایک لائٹ روڈسٹر میں چھلانگ لگاتے ہوئے دیکھا گیا۔ جب پولیس نے انہیں رکنے کا کہا، تو انہوں نے انکار کر دیا۔ ایک گولی چلائی گئی جو ممکنہ طور پر روڈسٹر کو لگی۔ دونوں مرد نوجوان تھے، شاید تیس سال سے کم عمر۔ وہ درمیانے قد کے تھے اور انہیں کبھی نہ کبھی ایتھلیٹک تربیت حاصل ہوئی تھی۔ ایک نے گرے بزنس سوٹ پہنا تھا، اور دوسرے نے

ٹاکسو سوٹ پہنا تھا۔ ان میں سے لمبا آدمی، جو تقریباً پانچ فٹ دس اور آدھا انچ کا تھا اور اس کا وزن تقریباً ایک سو اسی پاؤنڈ تھا، اس کے ساتھ ایک بندر تھا جو دوڑتے ہوئے اس کے گلے میں جھول رہا تھا۔

"اب تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ مرد چور تھے یا صرف گھر کے ارد گرد گھوم رہے تھے جب انہیں پولیس نے روکا، لیکن وہ واضح طور پر پولیس سے بچنے کی کوشش کر رہے تھے، اور انہیں کسی بھی قیمت پر پکڑنا ضروری ہے۔ گاڑی نمبر تینتیس اس محلے میں تلاش جاری رکھے ہوئے ہے جہاں روڈسٹر کھو گئی۔ گاڑی نمبر چونسٹھ چوراہے نمبر تینتالیس اور سینٹرل کی طرف مڑ جائے گی۔ گاڑی نمبر بیاسی سینٹرل پر دوڑے گی یہاں تک کہ وہ نمبر تینتالیس تک پہنچے۔ گاڑی نمبر چھہتر پینتالیس نمبر سے گرانڈ ایونیو تک جائے گی، گرانڈ ایونیو پر مڑ کر نمبر تینتالیس تک پہنچے گی اور پھر دوسری گاڑیوں سے مل جائے گی۔ تمام دیگر گاڑیاں لائٹ روڈسٹر کی تلاش جاری رکھیں گی۔ گاڑی نمبر اکانوے اپنے راستے سے ہٹ کر جان سی آرڈوے کے گھر پانچ سات نو مرتبہ جائے گی، اور وہاں مکمل تحقیقات کے بعد رپورٹ دے گی۔ یہی سب۔"

سیم ویسٹ نے مڑ کر جارج بروکِے کی طرف دیکھا۔ "اس بدبخت بندر کو!" اس نے کہا، اور پاؤں سے بریک پر زور دیا۔ "اسے باہر نکال،" اس نے بروکِے سے کہا، جب گاڑی کے سڑک کے کنارے کے قریب پہنچی۔

"بیچارہ، وہ ڈرا ہوا ہے،" بروکِے نے کہا، "اور"—

سیم ویسٹ نے اپنی بندوق بروکِے کی پسلیوں میں مزید زور سے دھکیلتے ہوئے کہا، "سن، یہ وقت نہیں ہے سوسائٹی کے پیچھے پڑنے کا۔ مجھے پتہ ہونا چاہیے تھا کہ ایک

نیا آدمی ساتھ نہ لوں۔ یا تو اس بندر کو یہاں سے نکال، یا میں تجھے مشکل میں ڈال دوں گا۔"

بروکِے نے بندر کی دم اپنے گلے سے کھولا۔ بندر نے اس کا مقصد سمجھا اور پھر تیز آواز میں چیخنے لگا، اور بروکِے کے ہاتھ پر جھپٹ گیا۔

"پیچھے ہٹ،" سیم ویسٹ اچانک بولا، "میں اس کا کام تمام کر دوں گا۔"

"تم جانتے ہو کہ یہاں گولی چلانے کا کیا نتیجہ ہوگا،" بروکِے نے کہا۔

ویسٹ نے گالیاں دیں۔ "اسے باہر پھینک دے، اور جلدی کر،" اس نے کہا، "اس کا گلہ توڑ دے! اس کا سر گاڑی کی طرف مار"!

بروکِے نے مشکل سے بندر کے ہاتھ اور ٹانگیں کھولیں۔

"تیار ہو جاؤ،" اس نے کہا، "میں اسے باہر پھینکنے جا رہا ہوں۔"

سیم ویسٹ نے گاڑی کو گیئر میں ڈالا۔

بروکِے نے جانور کو سڑک پر پھینک دیا۔ بندر نے غصے سے تیز چیخ ماری۔ گاڑی نے فوراً سڑک سے تیز مڑ کر رفتار پکڑ لی۔

"تمہیں جوش چاہیے تھا،" سیم ویسٹ نے کہا، "اب تمہیں وہ ملے گا۔ ہمیں چھپنے کے لیے کہیں جانا ہوگا — اور میرا مطلب ہے، ہمیں واقعی چھپنا ہے۔ شہر کی ہر گاڑی ہمیں تلاش کر رہی ہوگی، اور ان میں سے تین اس علاقے کی طرف آ رہی ہیں۔"

"تم جانتے ہو کہ وہ کہاں سے آ رہی ہیں، تو تم انہیں بچا سکتے ہو،" بروکِے نے کہا۔

"ہم تین گاڑیوں کے راستے جانتے ہیں، لیکن باقی گاڑیوں کا کیا؟"

"میں تمہیں بتاتا ہوں،" بروکِے نے کہا، "تم یہاں میری وجہ سے آئے ہو۔ میں تمہیں موقع دے رہا ہوں۔ ہم میرے گھر جا سکتے ہیں، پولیس وہاں نہیں سوچے گی۔ میں سوسائٹی کا ایک معزز رکن ہوں، اور"—

"اور یہ نہ سمجھنا کہ یہ سوسائٹی کا قتل نہیں ہے،" سیم ویسٹ نے کہا۔ "وہ عورت، جو بیڈ پر تقریباً ننگی پڑی تھی، وہ کسی ایسے شخص کے ہاتھوں ماری گئی ہے جو عیش و آرام کی زندگی سے واقف ہے۔ یہ ایک سوسائٹی کا قتل ہے۔ ہم نے اس جگہ میں گھسنے کا بہترین وقت چنا تھا۔

"تم وہ تھے جس نے وقت چنا تھا،" بروکِے نے یاد دلایا۔

"ہاں،" سیم ویسٹ نے کہا، "تاکہ تمہیں ایک سنسنی ملے—اور میں نے واقعی اچھا وقت چنا—ایک ایسا وقت جب قتل ہو رہا تھا"!

"پھر بھی،" بروکِے نے کہا، "تمہیں کوئی ایسی جگہ نہیں مل سکتی جہاں چھپنا میرے گھر سے بہتر ہو۔"

"اوکے،" سیم ویسٹ نے کہا، اور اسٹیرنگ وہیل کو دائیں طرف موڑ لیا۔ "یہ بس ایسی حالت ہے جیسے طوفان میں کسی بندرگاہ کی طرح۔"

دونوں مرد خاموشی سے چھ بلاک تک سفر کرتے رہے، پھر سیم ویسٹ نے گاڑی کو بروکِے کے ڈرائیو وے میں موڑ دیا۔ گاڑی آہستہ سے گیراج تک پہنچی اور پھر بریک لگا کر رک گئی۔ بروکِے گاڑی سے باہر نکلا اور ایک بٹن دبایا جو ڈرائیو وے کے کنارے پر کھمبے پر لگا تھا۔ گیراج کے دروازے آہستہ سے کھل گئے۔ روڈسٹر دروازوں سے گزرتی ہوئی کشادہ گیراج میں رک گئی۔ سیم ویسٹ نے گہری سانس لی اور انجن بند کر دیا۔ بروکِے نے دروازہ کھولا اور سیمنٹ کے فرش پر قدم رکھا۔

"تو پھر،" اس نے کہا، "ہمیں گاڑی کو گولی کے نشانوں کے لیے چیک کرنا چاہیے۔ شاید وہ ہمیں لگے ہوں۔ ہمیں دیکھنا ہوگا کہ کیا ہم اسے اس طرح چھپانے میں کامیاب ہوسکتے ہیں کہ گولی کا نشان نظر نہ آئے۔"

وہ گاڑی کے پچھلے حصے کی طرف بڑھا۔

اچانک ایک تیز آواز آئی، بندر کی چہچہاہٹ سنائی دی، اور وہ سپیئر ٹائر سے چھلانگ لگا کر براہ راست بروکِے کے کندھے پر جا چمٹا، اور اپنی دم بروکِے کے گلے کے گرد لپیٹ لی۔

"یہ جانور کہاں سے آیا؟" سیم ویسٹ نے کہا۔

"یہ سپیئر ٹائر پر آیا تھا،" بروکِے نے کہا۔ "بیچارہ، اتنی شدت سے کانپ رہا ہے کہ بمشکل چمٹ پا رہا ہے۔"

سیم ویسٹ نے سنجیدہ انداز میں اپنا ریوالور نکالا۔

بروکِے کی آنکھوں میں غصے کی چمک تھی۔ اس کا دایاں ہاتھ آہستہ آہستہ اپنی جیب کی طرف بڑھا۔ "نہیں، تم ایسا نہیں کروگے!" اس نے کہا۔

چور نے بروکِے کے چھپے ہوئے ہاتھ کو دیکھا۔ "کیوں نہیں کروں گا؟" اس نے خطرے کی آواز میں سوال کیا، اس کی آنکھوں میں چمک تھی۔

"ایک بات یاد رکھو، ویسٹ،" بروکِے نے کہا۔ "جو کچھ بھی ہم کریں، ہمیں اس قتل کو حل کرنا ہوگا تاکہ یہ ثابت کر سکیں کہ ہم نے نہیں کیا، اور یہ بندر شاید وہ واحد سراغ ہو جو ہمارے پاس ہے اور پولیس کے پاس نہیں۔"

سیم ویسٹ کی آنکھوں کی چمک مدھم ہو گئی۔ اس نے سوچتے ہوئے اپنا ماتھا تان لیا۔ آہستہ آہستہ اس نے اپنی بندوق نیچے کر دی۔ "تم شاید صحیح کہہ رہے ہو،" اس نے دھیمے سے کہا۔

☆☆☆☆☆

صبح کے اخباروں نے قتل کی خبر بڑی سرخیوں کے ساتھ شائع کی۔ گلیڈیس آرڈوے، جو کہ ایک خوبصورت سوسائٹی کی لڑکی تھی، اپنے بیڈروم کے بستر پر ننگی پائی گئی تھی۔ اس پر پیچھے سے چھرا مارا گیا تھا، جو کہ ایک لمبا اور پتلا آلہ تھا جس نے اس کا دل چھیدا، اور بائیں سینے کی کھال کو بھی پھاڑ ڈالا تھا۔ موت فوراً واقع ہوئی تھی۔

گیراج میں سوتے ہوئے چوفیر نے اپنی کھڑکی سے باہر دیکھا اور آرڈوے کے گھر میں روشنی دیکھ کر یہ یقین کیا کہ شاید کوئی گھر کے اندر ٹارچ استعمال کر رہا تھا۔ اس نے فوراً پولیس کو اطلاع دی، اور پھر ریڈیو گاڑیوں کو بھیجا گیا۔ گاڑی ۳۲ نے تحقیقات کے لیے روانہ ہو کر دو آدمیوں کو گھر سے دوڑتے ہوئے پکڑ لیا۔ پولیس افسران کا دعویٰ تھا کہ انہوں نے ایک بندر کو ایک آدمی کے کندھے پر بیٹھے ہوئے دیکھا تھا، لیکن بعد کی تحقیقات سے یہ پتہ چلا کہ گھر میں موجود کسی ملازم کو بندر کے بارے میں کچھ نہیں معلوم تھا۔

جان سی آرڈوے ایک اہم کانفرنس میں شرکت کر رہا تھا۔ کچھ ملازمین سونے جا چکے تھے، یا جیسے کہ باتھلر کے ساتھ ہوا، وہ گھر سے باہر رات گزار رہے تھے۔ چوفیر کو شام کی چھٹی ملی تھی، مگر وہ گیارہ بجے کے قریب واپس آیا تھا؛ وہ بے چین تھا اور اچھی نیند نہیں آ رہی تھی؛ اسے کسی آواز سے بیدار کیا گیا۔ اسے لگا کہ یہ شاید چیخ تھی، لیکن وہ یقین نہیں کر سکا۔ اس نے گھر کی طرف دیکھا، ٹارچ کی روشنی دیکھ کر پولیس کو اطلاع دی۔ گلیڈیس آرڈوے کو ایک ماسکیریڈ بال میں شرکت کرنی تھی، اور جس لباس کو وہ پہنتی تھی، وہ اس کے کمرے کی الماری میں ملا۔ کسی کو نہیں پتا تھا کہ آیا وہ

بال میں گئی تھی اور واپس آ کر قتل کی شکار ہو گئی، یا پھر وہ بال میں نہیں گئی تھی۔ پولیس اس کی تحقیق کر رہی تھی، اور انہیں کوئی ہتھیار نہیں ملا۔

سیم ویسٹ، جو کہ بروکیڈ سلک کے پاجامہ میں ملبوس تھا، بستر پر بیٹھا اخبار پڑھ رہا تھا اور بروکِے کو ایک بدصورت چہرہ بنا کر دیکھ رہا تھا۔ "تو پھر،" اس نے کہا، "تمہیں جوش چاہیے تھا۔"

بروکِے، جو نہانے کے بعد تازہ دم تھا، اس کے چہرے پر جوانی اور صحت کی چمک تھی، اس کے بال ابھی تک گیلے تھے، اور وہ مسکرا کر بولا، "میرے پاس تمہارے لیے کچھ اور خبریں ہیں۔"

ویسٹ نے ایک سوالیہ انداز میں پوچھا، "کیا؟ اور کھانا کب ملے گا؟"

"کیا تم نے نوٹ کیا کہ اخبار میں یہ ذکر ہے کہ پولیس کے پاس کچھ سراغ ہیں جن کی وہ تلاش کر رہے ہیں؟"

"ہاں،" سیم ویسٹ نے کہا، "وہ ہمیشہ یہ ذکر کرتے ہیں۔ یہ کچھ نہیں ہوتا۔ یہ صرف وہ باتیں ہیں جو اخبار والے پولیس کو دیتے ہیں۔"

"مگر اس بار شاید ایسا نہ ہو؟" بروکِے نے سوال کیا۔

"کیسے؟" ویسٹ نے پوچھا۔

"جب ہم دوڑنے لگے تھے،" بروکِے نے کہا، "تو بندر میرے کندھے پر حرکت کر رہا تھا؛ اس نے میرے بالوں کو پکڑ لیا اور ٹوپی نیچے گرا دی۔ میں اسے اُٹھانے کے لیے رکنے والا تھا، مگر تم نے بندوق میری پسلیوں میں چبھائی اور میں کچھ نہیں کہہ سکا۔"

سیم ویسٹ بستر پر سیدھا بیٹھ گیا اور بروکِے کو بڑی دھیان سے دیکھتے ہوئے کہا، "تمہاری ٹوپی؟" بروکِے نے سر ہلایا۔

"اب،" سیم ویسٹ نے کہا، "یہ بتاؤ کہ میری ٹوپی میں تمہارے انیشیئلز ہیں؟"

بروکِے نے سر ہلایا۔ "اور اس سے بھی زیادہ،" اس نے کہا، "اس میں میرے ہیٹر کا نام بھی ہے۔ پولیس اس ٹوپی کو ٹریس کر سکتی ہے اور مجھے پکڑ سکتی ہے، جیسے کہ میں یہاں کھڑا ہوں۔"

سیم ویسٹ نے بستر کی چادر کو سرکتے ہوئے اپنی ٹانگیں فرش پر رکھی اور پاجامہ اُتارنا شروع کیا۔

"ہم ان سے بھاگ نہیں سکتے،" بروکِے نے کہا۔ "ہمیں حقیقت کا سامنا کرنا پڑے گا۔"

"کیوں نہیں بھاگ سکتے؟" سیم ویسٹ نے کہا۔ "تمہیں نہیں پتہ تم کس مسئلے میں پھنسے ہو، بھائی۔ اگر پولیس نے اس ٹوپی کو ٹریس کیا، اور تم سے سوالات کیے تو تم کیا کہو گے؟"

"اگر ضرورت پڑی تو میں سچ بتا سکتا ہوں،" بروکِے نے کہا۔

"نہیں بھائی، ہم نے کل رات اس بارے میں بات کی تھی۔ تم نہیں بتا سکتے کہ تم گھر میں کیا کر رہے تھے۔"

"میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں گاڑی چلا رہا تھا اور کسی کو کھڑکی میں چھلانگ لگاتے ہوئے دیکھا، میں نے اسے روکنے کی کوشش کی، اور وہ بھاگ گیا۔"

"اور پھر، پولیس کے آنے پر تم نے ان سے مدد نہیں مانگی، بلکہ بھاگنا شروع کر دیا،" سیم ویسٹ نے غصے سے کہا۔ "اس کے علاوہ، وہ گیراج میں جا کر گیراج کا دروازہ کھولیں گے اور میری روڈسٹر کو وہاں پائیں گے، جس کے پچھلے حصے میں ایک چھوٹا سا گولی کا نشان ہے۔ تم اسے کیسے صاف کرو گے؟"

بروکِے نے سر ہلایا۔ "اپنے کپڑے پہنو،" اس نے کہا، اس کی ٹھوڑی آگے نکلی اور اس کے منہ کی لکیریں گہری ہو گئیں۔ "ہم پولیس سے پہلے پہنچیں گے۔"

سیم ویسٹ نے کپڑے پہنتے ہوئے بروکِے کو غور سے دیکھا۔ "اگر تمہارے پاس کوئی بیکار کپڑے ہیں،" اس نے کہا، "تو انہیں پہن لو۔ تمہارے ساتھ چھپنا اتنا آسان نہیں تھا۔ اگر ہم پولیس سے پہلے یہاں سے نکل سکے، تو تم میرے ساتھ چھپ جاؤ گے۔ پولیس نہیں سوچے گی کہ سوسائٹی کا کوئی آدمی چور کے ساتھ چھپ رہا ہو گا۔ چلو شروع کرتے ہیں۔"

"وہ بندر؟" بروکِے نے پوچھا جب وہ جگہ چھوڑنے والے تھے۔

"اسے چھوڑ دو،" سیم ویسٹ نے کہا۔

"نہیں، تم ایسا نہیں کرو گے،" بروکِے نے کہا۔ "یہ بندر ہمارے ساتھ آنا چاہیے۔ یہ ہمارے لیے ایک سراغ ہے۔ اس سے بھی ضروری بات یہ ہے کہ ہمیں پولیس کو اسے یہاں نہ ملنے دینا چاہیے۔"

سیم ویسٹ نے چڑھ کر ہاتھ لہرا دیا۔ "کتنا بے وقوف تھا میں،" اس نے کہا، "جب میں نے اس گھر کو چوری کے لیے چنا۔ اور اس سے بھی زیادہ بے وقوف تھا جب میں نے تمہیں پولیس کے حوالے نہیں کیا۔ آخر کیوں میں نے اپنا دماغ خراب کر لیا اور ایک نو آموز کو اپنے ساتھ لگا لیا؟"

بروکِے نے بندر کے لیے اپنے بازو کھولے۔ چھوٹا جانور خوش ہو کر چہچہاتا ہوا، بروکِے کے کندھے پر چھلانگ لگا آیا۔ "چلو، چور،" بروکِے نے مسکرا کر کہا، "چلو باہر چل کر مزید سنسنی تلاش کرتے ہیں۔"

چور نے غمگین آواز نکالی۔

سیم ویسٹ نے ہاتھ سے کمرے کی طرف اشارہ کیا، جس میں جڑواں بستر ے، گندی کھڑکیاں، اور سستی تصویریں آویزاں تھیں۔ "اوکے،" اس نے کہا، "یہ ہمارا گھر ہے۔"

"کیا ہم یہاں محفوظ ہیں؟" بروکِے نے پوچھا۔

"جتنا ممکن ہو، اتنا محفوظ ہیں۔"

"مگر، میں یہ نہیں سمجھا،" بروکِے نے کہا، "یہ کیا کھیل ہے؟"

"یہ ایک رومنگ ہاؤس ہے جو چوروں کے ذریعے چلایا جاتا ہے۔ کیا تم نے ڈیسک پر بیٹھی لڑکی کو نوٹ کیا؟ وہ تھیلمہ گریبی ہے۔ وہ ایک مال ہے۔ جب بھی کوئی شخص چھپنے آنا چاہے، وہ بس تھیلمہ کو بتا دیتا ہے کہ وہ پولیس سے بچ کر آ رہا ہے۔ تھیلمہ انہیں کمرہ دے دیتی ہے اور اگر کوئی ہوشیار پولیس افسر آ کر سوالات کرے تو تھیلمہ اسے گمراہ کر دیتی ہے۔"

"تم نے اسے میرے بارے میں کیا بتایا؟" بروکِے نے پوچھا۔

"میں نے کہا کہ تم چہروں کی شناخت سے بچ کر آ رہے ہو۔ تم کمرے میں جتنا چاہو رہ سکتے ہو۔"

بروکِے نے ٹوکری کھولی جس میں بندر رکھا تھا۔ "چلو، جوکو،" اس نے کہا۔

بندر، جو ٹوکری میں کپڑوں کے ٹکڑوں میں آرام سے بیٹھا تھا، بروکِے کے کندھے پر چڑھ کر آیا اور اپنے پنجوں سے بروکِے کے گال اور بالوں پر محبت سے ہاتھ پھیرنے لگا۔

"یہ چھوٹا شیطان تمہیں واقعی پسند کرتا ہے،" سیم ویسٹ نے کہا، "لیکن تمہیں اسے چھپانے کی ضرورت ہے۔ ہم اسے کسی کمرے میں چھپانے کے لیے بہتر جگہ تلاش کریں۔"

"جو میں کرنا چاہتا ہوں، "بروکِے نے کہا، "وہ یہ ہے کہ اس قتل کے بارے میں کچھ معلومات حاصل کروں۔ مجھے اس کے بارے میں مزید جاننا ہے۔"

"میرے پاس اس کے بارے میں زیادہ تر معلومات ہیں، "سیم ویسٹ نے کہا۔ "جب میں تھیلمہ سے بات کر رہا تھا، تو اس نے مجھے تفصیلات دیں۔ یہ کام ایک لڑکی نے کیا تھا جس کا نام روڈا کولیَن ہے۔ بہرحال، پولیس کے مطابق یہی حقیقت ہے۔"

"روڈا کولیَن کون ہے؟" بروکِے نے پوچھا۔

"وہ جان آرڈوے کے لیے سوشل سیکریٹری کے طور پر کام کرتی تھی۔ وہ اس گھر کے حساب کتاب دیکھتی تھی اور اس کے سوشل کاموں کو سنبھالتی تھی۔ پولیس کا خیال ہے کہ گلیڈیس آرڈوے اس وقت ننگی تھی جب اسے چھرا مارا گیا۔ اب، وہ کسی مرد کے سامنے ننگی نہیں ہوتی تھی جب تک کہ وہ بچپن کے کسی دوست کے ساتھ نہ ہو۔ پولیس کا خیال ہے کہ یہ کوئی ایسی عورت ہو سکتی ہے جو اس کے ساتھ کمرے میں تھی اور اس نے اس کے کپڑے اُتارنے کے بعد اسے چھرا مارا۔ پولیس نے ملازمہ پر تحقیقات کی، لیکن کچھ نہیں ملا کیونکہ اس پر کوئی الزام نہیں تھا۔ پھر پولیس نے روڈا کو ڈھونڈنا شروع کیا، اور جب روڈا کو اس بات کا پتا چلا، تو وہ فرار ہو گئی۔"

"اب وہ کہاں ہے؟"

"پتہ نہیں۔"

"پھر، "بروکِے نے کہا، "وہ ہمیں مشکوک نہیں سمجھیں گے؟"

"صرف یہ کہ وہ ہمیں کسی طرح سے روڈا کے ساتھ جوڑ کر سوچیں گے، "سیم ویسٹ نے کہا۔ "اگر ہم چھپ کر رہیں تو یہ معاملہ ٹھیک ہو سکتا ہے۔"

"اس رومنگ ہاؤس میں اور کتنے لوگ ہیں؟" بروکِے نے پوچھا۔

"تم کبھی نہیں جان سکتے،" ویسٹ نے کہا۔ "تھیلمہ گریبی اپنے راز خود رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اس کام پر ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا، تو وہ کسی گلی میں گلے میں چاقو کی ضرب کے ساتھ پائی جاتی۔"

"تم نے اخبار نہیں لیا، کیا؟" بروکِے نے پوچھا۔

"نہیں، آخری ایڈیشن نہیں۔"

"مجھے ایک اخبار چاہیے۔"

"اوکے، لیکن احتیاط سے چلنا کہ کتنی زیادہ تفتیش کرتے ہو۔ جب تک تم یہاں گھر میں ہو، تم محفوظ ہو۔ گھر کے سامنے ایک کمرہ ہے — نمبر دس۔ یہ ایک لابی اور بیٹھنے کا کمرہ ہے۔ وہاں اخبار پڑے ہوتے ہیں۔ وہاں کچھ میگزین بھی ہیں، اور اگر یہاں کے لوگ اکیلا محسوس کرتے ہیں تو وہ وہاں جا کر بیٹھتے ہیں اور بات چیت کرتے ہیں۔ تم کسی سے بھی بات کر سکتے ہو جو وہاں ہو، اور تمہیں خود کو متعارف کروانے کی ضرورت نہیں۔ لوگ اپنے عرفی نام استعمال کرتے ہیں اور کسی کو یہ نہیں بتاتے کہ وہ کون ہیں، سوائے ان لوگوں کے جو اس جگہ کے مالک ہوں۔ تم کسی کا نہیں پوچھو گے، اور تمہیں بھی کسی سے سوال نہیں پوچھنا پڑے گا۔"

بروکِے نے بندر کو الماری میں رکھا، کمرہ چھوڑا، "۱۰" والے دروازے کو تلاش کیا، اور دروازہ کھولا۔

کمرے کے بیچ میں ایک میز تھی۔ جنوبی کھڑکیوں سے سورج کی روشنی آ رہی تھی۔ مغربی کھڑکیوں سے ٹریفک کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ کمرے میں چھ کرسیاں رکھی ہوئی تھیں؛ میز پر میگزین اور اخبار بکھرے ہوئے تھے۔

ایک جوان عورت، جو شاید پچیس سال کی ہو، میز پر بیٹھ کر اخبار پڑھ رہی تھی۔ جب بروکِے کمرے میں آیا، تو اس نے اس کی آنکھوں سے ملاقات کی، اور آدھی مڑ کر،

جیسے اخبار میں دلچسپی چھپانے کی کوشش کر رہی ہو، پھر اس نے اپنی سانس روکی اور دوبارہ بروکِے کی طرف مڑ کر مسکرائی۔

"ہیلو،" اس نے کہا۔

"ہیلو،" بروکِے نے کہا، "کیا تم یہاں رہ رہی ہو؟"

"ہاں،" اس نے مسکرا کر کہا، "عارضی طور پر۔ اور تم؟"

"میں بھی عارضی طور پر ہی ہوں،" اس نے کہا۔

دونوں مسکرا کر ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ بروکِے نے میز پر پڑے اخباروں کو دیکھنا شروع کیا۔

"میرے پاس تازہ ایڈیشن ہے،" اس نے کہا۔

"آرام سے دیکھو،" لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم شاید،" اس نے مذاق کرتے ہوئے کہا، "چاہو گے کہ میرا کندھا دیکھو۔"

"شکریہ،" بروکِے نے کہا، "اگر میں یہ کر سکوں۔" وہ اس طرح حرکت کرنے لگا کہ وہ اس کے کندھے پر نظر ڈال سکے۔

"مجھے نہیں پتہ کہ تمہیں کس چیز میں دلچسپی ہے،" لڑکی نے کہا، "لیکن مجھے اس میں دلچسپی ہے۔" اس کی انگلی اخبار کے پہلے صفحے پر پھیل گئی۔

بروکِے، جو اس کی انگلی کی سمت دیکھ رہا تھا، نے دیکھا کہ وہ آرڈوے کے قتل کے بارے میں رپورٹ کی طرف اشارہ کر رہی تھی۔ "کیا تمہیں اس میں دلچسپی ہے؟" اس نے پوچھا۔

"ہاں،" اس نے کہا۔ "کیا تمہیں ہے؟"

"صرف ایک خبر کے طور پر،" بروکِے نے بتایا۔ اس نے ہنستے ہوئے کہا۔ اس کی ہنسی میں کچھ ایسا تھا جو تقریباً مذاق لگ رہا تھا، اور پھر بھی اس میں بے چینی کی ایک لہر تھی۔

بروکِے نے تجسس سے اس پر نظر ڈالی، اس کا پروفائل دیکھتے ہوئے، گال کی جھلک اور لمبی پتلی پلکوں کا خم۔ وہ یقین نہیں کر پا رہا تھا کہ وہ چور ہو سکتی ہے۔ وہ اسے ایک خوبصورت اور باوقار نوجوان عورت کے طور پر دیکھ رہا تھا۔ چور کے چھپنے کی جگہ میں اس کا ہونا ایک دھچکا تھا، جو اسے حیرت میں ڈال رہا تھا۔

شاید اسے بروکِے کی نظر کا احساس ہو گیا تھا، کیونکہ وہ اچانک اس کی طرف مڑ کر بات کرنے لگی۔ "میں نے سوچا تھا،" اس نے کہا، "کہ تمہیں اخبار میں دلچسپی ہوگی۔" اس بار اس کی آواز میں بے ساختہ مذاق تھا۔ "ظاہر ہے، سرفہرست خبر کے طور پر،" اس نے کہا۔

بروکِے نے اخبار کی رپورٹ کو دھیان سے پڑھنا شروع کیا۔

اخبار میں اس معاملے میں کوئی نئی پیشرفت نہیں تھی۔ زیادہ تر وہی معلومات تھی جو بروکِے پہلے ہی چور سے سن چکا تھا۔

جیسے ہی بروکِے نے پڑھنا ختم کیا، لڑکی اچانک اس کی طرف مڑی اور اسے ایک گہری نظر سے دیکھا۔ "کیا تمہیں لگتا ہے،" اس نے کہا، "کہ وہ دو آدمی جو بندر کے ساتھ تھے، ان کا اس معاملے سے کچھ تعلق ہو سکتا ہے؟"

"مجھے یقین نہیں ہے،" بروکِے نے کہا، "میں ان چیزوں کے بارے میں زیادہ نہیں سوچتا جو میری نہیں ہیں۔ میرے پاس پہلے ہی کافی مسائل ہیں۔"

"خوب،" اس نے کہا، "مجھے لگتا ہے کہ وہ مرد ہی مجرم ہیں۔ وہ جتنا مرضی یہ کہہ سکتے ہیں کہ کوئی عورت ملوث تھی۔ میرا خیال ہے کہ وہ مرد تھے جنہوں نے اسے

مارا۔ تم نے دیکھا ہے کہ اخبار میں کہا گیا ہے کہ نیچے کی منزل کی کھڑکی راڈ کی مدد سے کھولی گئی تھی۔ ایسا نہیں لگتا کہ یہ عورت نے کیا ہوگا، کیا تمہیں نہیں لگتا؟"

"یہ، بالکل، ایک دلچسپ بات ہے،" بروکِے نے کہا۔

"زمین پر کوئی وجہ نہیں ہے کہ عورت کو دو مردوں نے مارا نہ ہو، جب وہ ننگی تھی۔"

"کیا وہ دو مردوں کے سامنے پیٹھ کر کے کھڑی ہوتی؟" بروکِے نے پوچھا۔

"وہ یقیناً ایک مرد کے سامنے پیٹھ کر کے کھڑی ہو سکتی تھی،" لڑکی نے کہا۔ "اگر وہ مرد الگ ہو گئے ہوتے تو اس کے لیے دونوں طرف دیکھنا مشکل ہوتا۔"

بروکِے نے ایک چھوٹی سی بے پرواہ حرکت کی۔ "خوب،" اس نے کہا، "یہ کچھ ایسا ہے جس سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے۔ تم نے کہا تھا کہ تم یہاں رہ رہی ہو؟"

"ہاں،" اس نے کہا، "میرے پاس کمرہ نمبر ایکس ہے۔"

چور کی باتوں کو یاد رکھتے ہوئے، بروکِے نے اس سے اس کا نام پوچھنے کی کوشش نہیں کی، لیکن پھر بھی وہ اسے دیکھنے سے خود کو روک نہ سکا اور سوچ رہا تھا کہ اتنی باوقار نوجوان عورت جرم کی زندگی میں کیسے دلچسپی رکھ سکتی ہے، یا کیوں وہ ایسی عورت، جیسا کہ چور نے کہا تھا، "لَم" پر ہو سکتی ہے۔

"تم اس طرح مجھے گھور کیوں رہے ہو؟" اس نے اچانک کہا۔

"میں معافی چاہتا ہوں،" بروکِے نے کہا، "مجھے احساس نہیں ہوا کہ میں گھور رہا تھا۔ میں بس... ارے... سوچ رہا تھا۔"

اس نے براہ راست اس سے نظریں ملائیں۔ "یہ سوچ رہے ہو کہ میں کس قسم کے جرم میں ملوث ہوں، جس کی وجہ سے مجھے یہاں اس گھر میں پناہ لینی پڑی؟"

اس نے اپنی سانس روکی۔ "بالکل نہیں، بالکل نہیں،" اس نے کہا۔ "براہ کرم یہ نہ سوچو کہ میں کسی ایسے معاملے میں مداخلت کر رہا ہوں جو میرے دائرہ کار سے باہر ہے۔"

"یہ بالکل ٹھیک ہے،" اس نے کہا۔ "صاف طور پر، میں تمہیں دیکھ رہی تھی اور یہی سوچ رہی تھی کہ تم کس قسم کے جرم میں ملوث ہو۔"

اس نے اپنی سانس رک کر اپنی زبان کو روکا، پھر اچانک اس نے کہا، "حالات اکثر عجیب ہوتے ہیں اور بہت سی عجیب چیزوں کی وضاحت کرتے ہیں۔"

اس نے سر ہلایا، فوراً ایک جذباتی حرکت کے ساتھ بروکِے کے بازو پر ہاتھ رکھا۔ "براہ کرم مجھے معاف کرنا،" اس نے کہا۔ "میں جانتی ہوں کہ اس گھر کے اصول کیا ہیں۔ مجھے پتہ ہے کہ یہاں کمرہ نمبر دس میں ملاقات کرنا بالکل ٹھیک ہے، لیکن مجھے یہ بھی پتا ہے کہ مجھے کوئی سوالات نہیں پوچھنے چاہئیں۔ میں امید کرتی ہوں کہ تم مجھے معاف کر دو گے۔"

"یقیناً،" اس نے کہا، "کوئی بات نہیں، تمہیں معاف کرنے کی ضرورت نہیں۔" اس نے مسکرا کر اسے چھوڑا، پھر مڑ کر کمرہ چھوڑ دیا۔ اس نے اس کے قدموں کی تیز آواز سنی، اور کچھ لمحے بعد، دروازے کے بند ہونے کی آواز آئی۔

وہ بیٹھا اور اخبار کو دیر تک پڑھتا رہا۔ اس میں کوئی خاص نئی معلومات نہیں تھیں جس سے اسے کوئی سراغ مل سکے، اور گہری سوچ میں ڈوب کر، اس نے اخبار دوبارہ تہہ کیا، اسے میز پر رکھا، اور ایک بار پھر سیم ویسٹ اور چور کی کمپنی کی تلاش کی۔

"تم نے کیا معلوم کیا؟" سیم ویسٹ نے پوچھا جب بروکِے نے کرسی پر بیٹھ کر سگریٹ جلایا۔

"کچھ خاص نہیں،" بروکِے نے کہا، "بس وہی باتیں جو تم نے مجھے بتائیں تھیں۔"

کمرے میں بندر، بروکے کی آواز سن کر، تیز چہچہانے لگا۔
"اسے خاموش کرو،" سیم ویسٹ نے کہا۔
"وہ بس خوش ہے کہ میں واپس آیا ہوں،" بروکے نے کہا۔ "میں ایک لمحے کے لیے دروازہ کھولتا ہوں۔" وہ الماری کا دروازہ کھولنے گیا۔ بندر ایک تیز چھلانگ لگا کر باہر آیا، بروکے کے کندھے پر چڑھ گیا اور خوش ہو کر چہچہایا۔
بروکے نے بندر کو پیار سے سہلایا کہ اچانک دروازے کا نوب موڑا اور دروازہ کھل گیا۔
"اس بندر کو چھوڑ دو،" سیم ویسٹ نے کہا اور اس کا ہاتھ تیزی سے اپنی پچھلی پاکٹ سے لٹکی بندوق کی طرف بڑھا۔
بروکے نے بندر کو فوراً الگ کیا، اور اسے الماری میں پھینک دیا۔ پھر دروازے کے ساتھ اپنی پیٹھ لگا کر کھڑا ہو گیا۔ کوریڈور سے دروازہ کھلا اور تھیلمہ گریبی، وہ نوجوان لڑکی جو انھیں کمرے دیتی تھی، دروازے میں کھڑی تھی۔ اس نے سیم ویسٹ کی تناؤ کی حالت دیکھی اور اس کے دائیں ہاتھ کو جو بندوق کی طرف بڑھ رہا تھا، اور اچانک اس کی سانس رک گئی۔
"خدا کی قسم!" اس نے کہا۔ "میں بغیر دروازہ کھٹکھٹائے اندر آ گئی اور تمھیں بتائے بغیر کہ میں کون ہوں۔"
سیم ویسٹ نے گہری سانس لی اور اپنا ہاتھ ریوالور سے ہٹا لیا۔ "تم یہ حرکت کرتے ہوئے خود کو کسی دن گولی کھا لو گی، تھیلمہ،" اس نے کہا۔
"مجھے پتا ہے،" اس نے کہا۔ "میں عام طور پر انتظار کرتی ہوں جب تک کہ کوریڈور صاف نہ ہو جائے، پھر اندر آ جاتی ہوں، اور کبھی کبھار دروازہ کھٹکھٹانا بھول جاتی ہوں، کیونکہ مجھے جلدی ہوتی ہے۔" اس نے دروازہ بند کر دیا۔

"کیا چاہیے تھا تمہیں، تھیلمہ؟" سیم ویسٹ نے پوچھا۔
"فرینک کمپٹن نیچے ہے،" اس نے کہا۔
"فینس؟" اس نے پوچھا۔
"ہاں، فینس،" اس نے جواب دیا۔
"اسے کیا چاہیے؟"
"وہ تم سے ملنا چاہتا ہے، کسی کام کے بارے میں۔"
"اسے کیسے پتا چلا کہ میں یہاں ہوں؟"
"مجھے نہیں پتا کہ اسے کیسے پتا چلا۔ شاید کوئی اندازہ ہو جو اسے ہو۔ وہ کہتا ہے کہ اسے تم سے ملنا ہے، اور اس کے پاس کوئی کام ہے جس پر تم پیسہ کما سکتے ہو۔"
"تم نے اسے نہیں بتایا کہ میں یہاں ہوں؟" سیم ویسٹ نے اچانک شک کے ساتھ پوچھا۔
"بیوقوف مت بنو،" اس نے کہا۔ "بالکل، میں نے اسے نہیں بتایا کہ تم یہاں ہو۔"
"پھر تم نے اسے کیا بتایا؟"
"میں نے اسے بتایا کہ تم یہاں نہیں ہو، کہ مجھے نہیں پتا تھا کہ تم آ رہے ہو، لیکن اگر تم آتے، اور اس سے رابطہ کرنا چاہتے، تو میں تمہیں اسے بات کرنے کے لیے کہوں گی۔"
سیم ویسٹ نے سوچتے ہوئے ماتھا تان لیا۔ "کمپٹن ٹھیک ہے،" اس نے کہا۔ "وہ اچھا فینس ہے۔ اس نے مجھے کچھ کاموں پر بھیجا ہے جس سے میں نے پیسہ کمایا۔ اگر وہ مجھ سے ملنا چاہتا ہے، تو میرا خیال ہے کہ یہ کوئی ایسا کام ہوگا جس سے میری

جیب میں پیسہ آئے گا، اور مجھے ابھی پیسہ کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ شاید مجھے ملک سے باہر نکلنا پڑے۔ اسے بتا دو کہ یہ ٹھیک ہے۔"

"کیا تم اسے فون کرنا چاہتے ہو؟"

"نہیں، تم اسے فون کرو اور کہو کہ فوراً اوپر آ جائے۔"

لڑکی دروازے کی طرف مڑ گئی۔ جیسے ہی وہ مڑی، بروکِے نے الماری کے دروازے سے تھوڑا دور قدم بڑھایا؛ فوراً ہی ایک تیز حرکت کی آواز آئی۔ وہ مڑا، مگر دیر ہو چکی تھی۔ بندر الماری سے ایک لمبی چھلانگ لگا کر اس کے کوٹ کی دم پکڑ گیا اور پھر اس کے لباس کے ذریعے چڑھتے ہوئے بروکِے کے گال کے قریب آ کر بیٹھ گیا، جہاں وہ اپنی نرم دم بروکِے کے گلے کے گرد لپیٹے ہوئے، اپنے ہاتھوں سے بروکِے کے ماتھے کے بالوں کو پیار سے سہلا رہا تھا۔

"خدا کی قسم!" تھیلمہ گریبی نے کہا۔ وہ بروکِے سے بندر تک کی طرف دیکھتے ہوئے ساکت ہو گئی۔

سیم ویسٹ، جس کا چہرہ غصے سے سیاہ تھا، نے اپنی ریوالور نکالی اور بندر کی طرف سیدھی کر دی۔

بروکِے نے اپنے سر اور گردن کو بندر اور سیم ویسٹ کے درمیان کر لیا۔ "آرام سے رہو، سیم،" اس نے کہا۔

"میں نے تم سے کہا تھا کہ اس لعنتی جانور کو الماری میں رکھو،" سیم ویسٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے،" بروکِے نے کہا، "آرام سے رہو۔ تھیلمہ ٹھیک ہے۔ وہ جانتی ہے کہ ہم یہاں ہیں، تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔"

سیم ویسٹ نے بروکِے کو ایسے گھورا جس سے اس کے چہرے کی لکیریں ایک تیز اور سخت لائن بن گئی ہوں۔ اس کی نتھنے کھلے ہوئے تھے اور اس کی آنکھوں میں غصہ

اور نفرت کی چمک تھی۔ "مجھے اس بندر کو پہلی بار ہی مار دینا چاہیے تھا جب میں نے اسے دیکھا تھا،" اس نے کہا۔

"چپ ہو جاؤ،" بروکِے نے کہا۔

تھیلمہ گریبی ہنس کر بولی، "خدا کی قسم! اس بندر نے مجھے ڈرا دیا۔ مجھے نہیں پتا تھا کہ یہ کیا تھا۔ جو بھی ہو، لڑکوں، بندر رکھنے میں کوئی برائی نہیں ہے، ہے نہ؟ میں صرف یہ نہیں جانتی تھی کہ تمہارے پاس ہے۔ گھر میں پالتو جانور رکھنے پر کوئی پابندی نہیں ہے۔"

سیم ویسٹ نے اس کی طرف مڑ کر کہا، "میں یہ نہیں چاہتا کہ اس بارے میں کوئی غلط فہمی ہو، تھیلمہ،" اس نے کہا۔ "تم اس بندر کے بارے میں اپنی زبان بند رکھنا۔ کیا تم سمجھ رہی ہو؟"

"یقیناً،" اس نے کہا۔ "میں ہر بات کے بارے میں خاموش رہوں گی۔"

"اور یہ تمہاری بڑی مہربانی ہے کہ تم ایسا کرتی ہو،" اس نے کہا۔ "چلو، کمپٹن کو فون کرو اور اسے کہو کہ فوراً یہاں آ جائے۔"

تھیلمہ گریبی دروازے سے باہر نکلی اور اسے بند کر دیا۔ جب چٹکنے کی آواز آئی، سیم ویسٹ نے بروکِے کی طرف مڑ کر اسے غصے سے دیکھا، اس کا چہرہ سفید تھا۔

"لعنت ہو،" اس نے کہا، "یہ سب کچھ مجھے ایک آمیچر کے ساتھ الجھنے کی سزا مل رہی ہے۔ تم نے ابھی تک سب کچھ بگاڑ دیا ہے۔ میں نے تو وہ بندر مار دینا چاہیے تھا اور پہلے ہی اس کو لے کر فرار ہو جانا چاہیے تھا۔"

"تم پاگل ہو،" بروکِے نے کہا۔ "وہ بندر ہمارے پاس سب سے بہترین سراغ ہے۔ وہ ہمیں ایک دن اس معمہ کے حل تک پہنچا دے گا۔" اس نے ہاتھ بڑھا کر بندر کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرا۔

"میں تمہیں ابھی خبردار کر رہا ہوں،" سیم ویسٹ نے کہا، "ہماری شراکت داری ختم ہو رہی ہے۔ ہم ایک دوسرے سے الگ ہونے والے ہیں۔"

"میرے لیے ٹھیک ہے،" بروکِے نے کہا۔ "ذاتی طور پر، میں اس جرم کو صاف کرنا چاہتا ہوں۔ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ مجھے سزا ملی ہے کیونکہ میں ایک چور کے ساتھ آیا، جو اپنے کام سے ناواقف تھا۔"

"تمہارا کیا مطلب ہے کہ میں اپنے کام سے ناواقف تھا؟" ویسٹ غصے میں بولا، اس پر اپنے کام کی صلاحیتوں پر لگائے گئے الزام سے وہ چڑھ گیا تھا۔

بروکِے ہنسا۔ "میں بس مذاق کر رہا تھا،" اس نے کہا، "تاکہ تمہیں سمجھ آئے کہ کیسا لگتا ہے۔ چلو، بوڑھے آدمی، اور اس سے باہر نکل جاؤ۔ ہم دونوں اس میں ہیں؛ ہمیں اس کا اختتام ساتھ ساتھ کرنا ہوگا۔ اب سوال یہ ہے کہ جب فینس تم سے ملنے آئے، تو کیا تم چاہو گے کہ میں یہاں ہوں، یا نہیں؟"

"میں بالکل نہیں چاہتا کہ تم یہاں ہو،" ویسٹ نے کہا۔ "تم یہاں سے نکل جاؤ اور دس منٹ تک باہر رہو، پھر واپس آ سکتے ہو۔ جب واپس آؤ گے، تو دروازہ کھٹکھٹاؤ۔ اگر میں ابھی بھی مصروف ہوں گا، تو تمہیں بتا دوں گا کہ باہر رہو؛ اگر تم مجھے اندر آتے ہوئے نہ سنے، تو تم آ سکتے ہو۔ اور اس بندر کو الماری میں ڈال دو اور وہاں چھوڑ دو۔"

"میں چاہتا ہوں کہ تم مجھ سے وعدہ کرو،" بروکِے نے کہا، "کہ تم اس بندر کے ساتھ کچھ نہیں کرو گے۔ تم اسے راستے سے ہٹانے کی کوشش نہیں کرو گے۔"

"ابھی یہ ٹھیک ہے،" سیم ویسٹ نے کہا۔ "نقصان ہو چکا ہے۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ تھیلمہ کو پتا چلے کہ ہم کیوں فرار ہیں۔"

"کیا تمہیں لگتا ہے کہ اسے اب پتا چل گیا ہے؟" بروکِے نے پوچھا۔

سیم ویسٹ حقارت سے ہنسا۔ "کیا تمہیں لگتا ہے کہ وہ بیوقوف ہے؟" اس نے کہا۔

"خوب، ہم اس کی محتاط طبیعت پر بھروسہ کر سکتے ہیں، کیا ہم؟" بروکِے نے پوچھا۔

"عورتوں کے پاس کوئی احتیاط نہیں ہوتی،" سیم ویسٹ نے کہا۔ "لیکن یہاں سے باہر نکل جاؤ اور مجھے دیکھنے دو کہ یہ فینس کیا چاہتا ہے۔ شاید اس کے پاس کوئی اچھا کام ہو جس پر وہ پیسہ کمانا چاہتا ہو۔ اگر ایسا ہے تو میں اس پر کوشش کروں گا، اور اتنا پیسہ کما لوں گا کہ اگر مجھے میکسیکو سٹی یا کسی اور جگہ پر جانے کی ضرورت پڑے تو میرے پاس پیسے ہوں۔"

☆☆☆☆☆

بروکِے نے پھر سے بندر کو الماری میں ڈالا اور دروازہ مضبوطی سے بند کر دیا۔ اس نے چابی تلاش کی جو اس میں فٹ آتی تھی، دروازہ بند کر کے چابی اپنی جیب میں رکھ لی۔ پھر وہ کمرے سے باہر نکلا اور لاونج میں واپس آ گیا۔

اسے امید تھی کہ وہ نوجوان لڑکی جو چند لمحے پہلے اس کی توجہ کا مرکز بنی تھی، واپس آ چکی ہوگی، مگر کمرہ بالکل خالی تھا۔ وہ ایک نرم کرسی میں بیٹھا، آرام کیا، ایک جمائی لی، اور ایک میگزین اٹھا کر بے دلی سے اس کے صفحات پلٹنے لگا۔ جب اس نے میگزین کو دیکھا تو اسے واپس ٹیبل پر پھینک دیا اور نیچے سڑک پر ٹریفک دیکھنے لگا۔

رومنگ ہاؤس ایک سستے علاقے میں تھا، جہاں سڑکوں پر کئی تھوک فروشوں کے دفاتر تھے اور خطرناک ٹرک گزرتے تھے۔ بروکِے نے چند منٹوں تک ٹریفک کو دیکھتے ہوئے وقت گزارا، پھر جب اسے لگا کہ اس کا وقت ختم ہو چکا ہے، وہ اٹھا، کوریڈور میں واپس آیا اور اپنے کمرے کے دروازے پر دستک دی۔

کسی نے جواب نہیں دیا۔ اس نے دروازے کا نوب مڑایا اور دروازہ کھول کر کمرے میں قدم رکھا۔

سیم ویسٹ بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔ الماری سے بندر کی تیز آوازیں آ رہی تھیں۔ بروکِے نے سیم ویسٹ کو حیرت سے دیکھا۔

چور اپنی شرٹ کی آستینوں میں تھا۔ اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور اس کے چہرے پر ایک عجیب بے بسی کے آثار تھے۔ اس کی ٹانگیں کھلی ہوئی تھیں۔ بایاں ہاتھ تکیے پر پھیلا ہوا تھا اور دائیں ہاتھ سینے پر تھا۔ بیڈ اسپریڈ پر سرخ دھبہ تھا، اور چور کی شرٹ کے سامنے بھی ایک ہلکا سا سرخ دھبہ تھا۔

بروکِے دو قدم بڑھا اور چور کی کلائی کو محسوس کیا۔

چور بالکل مر چکا تھا۔

الماری میں بندر اب بھی روتا اور چیخ رہا تھا۔ الماری کا دروازہ بند تھا، جیسا کہ بروکِے نے چھوڑا تھا۔ ایسا کوئی نشان نہیں تھا کہ بروکِے کی غیر موجودگی میں کمرے میں کوئی اور آیا ہو۔

بروکِے نے مرے ہوئے چور کے کندھے کے نیچے ہاتھ ڈالا اور اسے اٹھایا۔ پھر اس نے اس کے زخم کو دیکھا۔ کوئی شک نہیں تھا کہ چور کو پیچھے سے چھرا مارا گیا تھا، بالکل ویسے جیسے جزوی طور پر ننگی عورت کو پیچھے سے چھرا مارا گیا تھا۔ چور کا جسم اسی حالت میں تھا جو گلیڈیس آرڈوے کے جسم کی حالت سے ملتی جلتی تھی، جب دونوں مردوں نے اسے آرڈوے کے محل کے بیڈروم میں پایا تھا۔

بروکِے نے دروازے کی طرف قدم بڑھایا، مگر اس کا کوئی خاص مقصد نہیں تھا، بس وہ تھیلمہ گریبی کو بتانا چاہتا تھا کہ کیا ہوا ہے۔ دروازے تک پہنچنے سے پہلے، اس نے بندر کی تیز اور خوف سے بھری آواز سنی، اور اسے سمجھ آ گیا کہ چھوٹا جانور اس

بات سے ڈرا ہوا ہے کہ بروکے کمرہ چھوڑ کر جا رہا ہے اور الماری کا دروازہ نہیں کھولے گا۔

اس نے الماری کے دروازے کی طرف قدم بڑھایا، اسے کھولا اور بندر کو اپنے بازو میں اُٹھا لیا۔ بندر نے بیڈ پر پڑے جسم کو ایک نظر دیکھا اور پھر خوف سے کانپتے ہوئے بروکے کی کوٹ کی کالر میں اپنا سر چھپا لیا، اور نرم آواز میں چہچہا رہا تھا۔

بروکے نے پھر ایک بار دروازے کی طرف مڑنے کی کوشش کی۔

جیسے ہی بروکے مڑا اور دروازے کا نوب گھمایا، دروازہ کھلا اور ایک آدمی کمرے میں داخل ہوا۔ وہ درمیانی عمر کا تھا اور اس کے کندھے بہت چوڑے تھے۔ اس کا سر جھکا ہوا تھا، جس کی وجہ سے اس کی گردن اور کندھے جھک کر بیٹھے ہوئے لگتے تھے۔ اس کی آنکھیں چھوٹی اور چمکدار تھیں، جیسے پرندے کی آنکھیں، اور وہ بروکے کو شک کی نگاہ سے دیکھ رہا تھا۔

"تم کون ہو؟" اس نے پوچھا۔ "میں سیم ویسٹ سے ملنے آیا ہوں۔"

بروکے کچھ بولنے لگا، مگر اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا، آدمی کی نظریں بیڈ پر پڑے جسم پر جا کر رک گئیں۔

"یہ سیم ہے،" اس نے کہا۔ "کیوں — کیوں — خدا کی قسم، وہ مر چکا ہے"!

آدمی پیچھے ہٹ گیا اور بروکے کو خوف سے دیکھتے ہوئے بولا، "وہ مر چکا ہے! کیا تم نے سنا؟ وہ آدمی مر چکا ہے"!

بروکے نے سکون سے جواب دیا، "ہاں، میں نے سنا۔"

آدمی بیڈ کی طرف بڑھا، اس پر نظر ڈالی، اور اسے چھوا۔ "قتل کیا گیا ہے!" اس نے کہا اور بروکے کو شک کی نظر سے گھورا۔

"کیا تم فرینک کمپٹن ہو؟" بروکے نے پوچھا۔

"ہاں۔"

"فینس؟"

"فینس کا کیا مطلب؟ میں ایمانداری سے کام کرتا ہوں، دوست۔ میں نے کبھی بھی چوری کی کوئی چیز نہیں چھوئی۔ تم فینس کا کیا مطلب لے کر آئے ہو؟ تم کیا بات کر رہے ہو؟ میں تم پر ہتک عزت کا مقدمہ دائر کروں گا، تم مجھ سے ایسی بات کرتے ہو۔ اور تم کون ہو، اس آدمی کے ساتھ جو قتل ہو چکا ہے؟ تم، ایک قاتل، مجھ سے فینس ہونے کی بات کرتے ہو؟"

وہ مڑا اور دروازے کی طرف بڑھا۔

"ایک منٹ رکو،" بروکِے نے کہا، "مجھے تم سے بات کرنی ہے۔"

کمپٹن کا ہاتھ دروازے کی نوب کی طرف بڑھا۔ "میں قاتلوں سے بات نہیں کرتا،" اس نے کہا۔

بروکِے نے فوراً دو قدم بڑھائے، اس کا کوٹ پکڑا اور اسے پیچھے کی طرف کھینچ لیا۔

"ایک منٹ رکو،" اس نے کہا، "تم یہ نہیں کر سکتے۔"

کمپٹن مڑا اور غصے سے حملہ کیا۔ بروکِے نے اس کا حملہ روکا، کمپٹن کو ایک طرف دھکیل دیا اور اس کی ٹھوڑی پر دائیں مکا مارا۔ کمپٹن پیچھے کی طرف لڑھک کر گر پڑا۔

بندر، جو بروکِے کے کندھے پر بیٹھا تھا، چھلانگ لگا کر بیڈ کے پاؤں پر آ بیٹھا اور چہچہاتا رہا۔ کمپٹن، جو طاقتور آدمی تھا، تیزی سے اپنے آپ کو سنبھال کر غصے میں بڑبڑاتے ہوئے دوبارہ حملہ کرنے کے لیے آیا۔

بروکِے، جو ایک تربیت یافتہ باکسر تھا، اس نے تیز اور درست انداز میں ایک طرف ہو کر توازن بنایا اور پھر ایک بھرپور مکا مارا جو کمپٹن کی ٹھوڑی پر لگا۔

اس بار کمپٹن زمین پر گر پڑا۔ وہ گھٹنوں کے بل کچھ دیر ہچکچایا، پھر آخر کار زمین پر گر کر پڑا۔

اسی وقت بروکِے نے تیز قدموں کی آواز سنی، نوب مڑنے کی آواز آئی اور دروازہ کھلا۔ وہ لڑکی، جس سے وہ سوشل ہال میں ملا تھا، کمرے میں آئی اور چونک کر بروکِے کو گھورنے لگی۔

"کیا ہو رہا ہے؟" اس نے پوچھا۔ "میں نے شور سنا، ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی گھوڑا عمارت کی طرف ٹانگ مارنے کی کوشش کر رہا ہو۔"

بروکِے نے ہاتھ سے ہال کی طرف اشارہ کیا۔ "براہ کرم باہر جاؤ،" اس نے کہا۔ "یہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو ایک عورت کو دیکھنی چاہیے۔"

لڑکی تیز قدموں سے دروازے کی طرف مڑی اور بیڈ پر پڑے جسم کو دیکھ کر آہستہ سے چیخ مار کر رک گئی۔ اس کی آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں اور وہ مردہ چور کو گھور رہی تھی۔

"خدا کی قسم!" اس نے کہا، "یہ مر چکا ہے۔" پھر جیسے ہی اسے پوری حقیقت کا ادراک ہوا، اس نے کہا: "مر چکا ہے، بالکل ویسا ہی جیسے گلیڈیس آرڈوے... اور وہ بندر بھی یہاں ہے۔"

بروکِے اس کے پیچھے آیا، دروازہ بند کیا اور لاک کر لیا۔ "ٹھیک ہے،" اس نے کہا، "اب تم یہاں ہو۔ اب تمہیں یہ سچ جاننا ہوگا۔"

لڑکی نے اس کی طرف دیکھا، اور بروکِے نے اس کی آنکھوں میں خوف کی جھلک دیکھی۔

"مجھے بتاؤ،" اس نے پوچھا، "کیا یہ وہ آدمی ہے جو وہاں سے بھاگ گیا تھا؟ وہ جو بندر کے ساتھ تھا؟"

بروکِے نے صاف اور سیدھی نظر سے جواب دیا۔ "نہیں،" اس نے کہا، "میں وہ آدمی ہوں جو وہاں سے بھاگا تھا۔ یہ میرا بندر ہے۔" اس نے اپنے بازو بندر کی طرف بڑھائے اور چھوٹا جانور ایک لمبی چھلانگ لگا کر بروکِے کے گال کے قریب جا بیٹھا۔

بیڈ پر پڑا فینس ہلتے ہوئے کراہتے ہوئے اٹھ بیٹھا۔ وہ ابھی تک مکوں کے اثر سے چکرا رہا تھا۔ بروکِے نے ایک لمحے کے لیے اسے دیکھا، پھر لڑکی کی طرف مڑ کر کہا،

"اب،" اس نے کہا، "مجھے تمہارے بارے میں کچھ جاننا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ مجھے سوالات نہیں کرنے چاہیے، لیکن تم اس قتل میں دلچسپی رکھتی ہو، اور مجھے یہ جاننا ہے"—

"میں کون ہوں؟" لڑکی نے پوچھا۔

"ہاں،" اس نے کہا۔

"میں،" اس نے کہا، "روڈا کولیَن ہوں۔"

بروکِے نے اپنی آنکھوں کو پھیلتے ہوئے محسوس کیا۔

"ہاں،" اس نے کہا، جیسے یہ الفاظ نکالنا اس کے لیے کسی سکون سے کم نہ ہو، "میں روڈا کولیَن ہوں۔ میں جان آرڈوے کی سوشل سیکریٹری تھی۔ میں وہ ہوں جسے پولیس تلاش کر رہی ہے۔ میں یہاں آئی تھی کیونکہ مجھے لگا تھا کہ یہ ایک محفوظ جگہ ہوگی جب تک پولیس اس معمہ کو حل نہ کر لے۔"

"تم یہاں کیسے آئی؟" بروکِے نے پوچھا۔ "تمہیں یہ جگہ کیسے پتا چلی؟"

"تھیلمہ گریبی،" اس نے کہا، "مجھے یہاں لائی تھی۔"

"کیا تم پہلے تھیلمہ گریبی کو جانتی ہو؟"

"ہاں۔"

"کیسے ہوا کہ وہ"—

اس دوران فرینک کمپٹن کراہتے ہوئے بیڈ سے اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا، اور آخر کار کامیاب ہو گیا۔ وہ بیڈ کے پاؤں سے پکڑ کر ہلتے ہوئے کھڑا ہو گیا۔

بروکِے نے اس کی طرف مڑ کر کہا، "سنیں،" اس نے کہا، "تمہیں کچھ وضاحت دینی ہوگی۔ تمہیں اس کمرے میں کچھ وقت پہلے آنا تھا۔ کس نے تمہیں روکا؟"

"تمہاری باتوں سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا،" کمپٹن نے بدتمیزی سے کہا۔ "تم ایک قاتل ہو؛ میں یہ دیکھوں گا کہ تم اس جرم کا الزام مجھ پر نہ لگاؤ۔"

"مجھے لگ رہا تھا،" بروکِے نے کہا، "کہ تم کسی الزام سے پہلے ہی دفاع کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔ میں نے تمہیں قاتل نہیں کہا۔"

"بالکل تم نے نہیں کہا،" کمپٹن نے کہا، اس کی آنکھوں کی چمک مدھم ہو رہی تھی۔ "لیکن میں وہ تھا جس نے تمہیں اس کا قاتل کہا۔ جب میں آیا تھا، تم کمرے میں تھے۔ تم ہی وہ ہو جس نے اسے مارا۔"

"اس معاملے میں مجھے شک ہے،" بروکِے نے کہا۔ "تم کمرے میں آ کر اسے مار سکتے تھے، پھر باہر جا کر واپس آ گئے اور ایسا ظاہر کیا کہ تم صرف کمرے میں داخل ہو رہے ہو۔"

فینس نے طنزیہ ہنسی کی۔ "یقیناً، یقیناً،" اس نے کہا، "میں جا کر اسے مار سکتا تھا، پھر واپس آ کر ایسا دکھا سکتا تھا تاکہ تم مجھے پکڑ سکو۔ اور تم نے کیا کیا، میرے دوست؟ تم وہ تھے جو اس آدمی کے ساتھ کمرے میں تھے۔

تمہیں یہ ثابت کرنا پڑے گا کہ کس نے قتل کیا، ورنہ تمہیں ہی اس کا ذمہ دار ٹھہرایا جائے گا۔"

"میں نے کمرہ چھوڑ دیا تھا،" بروکِے نے کہا۔ "میں نے کمرہ چھوڑ دیا تھا کیونکہ تم آ رہے تھے اور سیم ویسٹ تم سے کچھ بات کرنا چاہتا تھا، جہاں کوئی اور نہ ہو۔"

"یہ بکواس ہے!" کمپٹن نے کہا، اور وہ دروازے کی طرف بڑھا۔
"تم ابھی نہیں جا سکتے،" بروکِے نے کہا۔
"تمہیں کیا لگتا ہے، میں نہیں جا سکتا؟" کمپٹن نے تلخ انداز میں کہا۔
"جب میں پولیس کو اطلاع دینے کے لیے تیار ہوں گا،" بروکِے نے کہا، "تو میں انہیں اطلاع دے دوں گا۔"
"پولیس؟ پولیس؟ کون پولیس کی بات کر رہا ہے؟" فینس نے کہا۔ "تم اب ایسی جگہ پر نہیں ہو جہاں تم پولیس کو بلا سکو، میرے دوست۔ یہاں کوئی بھی پولیس کو نہیں بلاتا۔"
"یہاں ایک قتل ہو چکا ہے،" بروکِے نے کہا۔
"اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا،" کمپٹن نے کہا۔ "لاش یہاں نہیں ملے گی۔ پولیس کو اطلاع نہیں دی جائے گی۔ جو کچھ ہوگا وہ یہ ہے کہ لاش کو ایک گاڑی میں ڈال کر کہیں لے جایا جائے گا رات کے وقت۔ وہ کہیں سڑک کے کنارے پھینک دی جائے گی، اور پولیس صبح اسے وہاں پائے گی۔ لیکن اس دوران، میرے دوست، تم ذمہ دار ہو۔ تمہیں یہاں کے لوگوں کو جواب دینا ہوگا، پولیس کو نہیں۔ اس آدمی کے دوست ہیں؛ میں اس کا دوست ہوں؛ اس کے دوسرے دوست تھے۔ تمہیں ان دوستوں کو وضاحت دینی ہوگی۔ یہ کچھ ایسا ہے جو پولیس سے مختلف ہے، تم سمجھتے ہو؟ یہ کچھ ایسا ہے جو دوستی کے طور پر نمٹایا جاتا ہے۔"
"اور تم مجھے ذمہ دار ٹھہرانا چاہتے ہو؟" بروکِے نے پوچھا۔
"تم ذمہ دار ہو،" فینس نے کہا۔ "تم جانتے ہو یہ۔"
"اور اب تم کہاں جا رہے ہو؟" بروکِے نے دھیرے انداز میں پوچھا۔

"میں تھیلمہ گریبی کو رپورٹ کرنے جا رہا ہوں۔ وہ لاش کے تصرف کے لیے انتظام کرے گی، مگر تمہیں ذمہ دار ٹھہرا دیا جائے گا، میرے دوست، یہ نہ بھولنا۔ تمہیں"——

اس کا ہاتھ ایک بار پھر دروازے کے نوب کی طرف بڑھا، اور بروکِے نے فوراً اس کا کالر پکڑ کر اسے پیچھے کی طرف کھینچ لیا۔

"سنیں،" اس نے کہا، "تم اس کمرے کو نہیں چھوڑنے والے جب تک"——

فینس نے غصے میں اپنے گھٹنے کو بروکے کے نچلے حصے میں مارا۔ بروکِے نے اسے روکا۔ اس نے بائیں مکے سے جواب دیا۔ کمپٹن کی ٹانگیں بروکِے کی پیٹھ کے گرد لپٹ گئیں، اور دونوں مرد ایک دوسرے سے لڑتے ہوئے جھک گئے۔ بندر ایک بار پھر چھلانگ لگا کر سائیڈ میں جا کر چھپا ہایا۔

کمپٹن ایک طاقتور آدمی تھا۔ بروکِے کو اپنی گرفت میں لے کر وہ اسے کسی بھی طریقے سے قابو کر سکتا تھا، مگر بروکِے نے اپنا سر نیچے کیا اور اپنی ٹھوڑی اس کے ساتھ دبا دی۔ اس نے اپنی پیٹھ کو مروڑتے ہوئے اور پٹھوں کو کھینچتے ہوئے کمپٹن کو دھکیلنا شروع کیا۔ پھر اس نے اپنے بازو آزاد کیے اور کمپٹن کے پٹھوں پر تیز، چھوٹے چھوٹے مکے مارے۔

کمپٹن کراہتے ہوئے پیچھے ہٹا، پھر لڑکھڑاتے ہوئے، بروکِے نے ایک فیصلہ کن مکا کمپٹن کی ٹھوڑی پر مارا۔

جب فینس نڈھال ہو کر گر گیا، بروکِے نے اس کا لڑکھڑاتا جسم اپنے بازو میں تھام لیا۔

اس نے روڈا کولیَن کی طرف مڑ کر کہا: "براہ کرم،" اس نے کہا، "میرے ساتھ کھڑی رہو۔ ہم یہ سب کچھ ساتھ ختم کریں گے۔"

"تم چاہتے کیا ہو کہ میں کروں؟" اس نے پوچھا۔

"اس تکیے کے غلاف کو پھاڑ دو،" بروکِے نے کہا۔ "میں اس آدمی کو باندھ کر گانٹھوں سے جکڑوں گا۔"

وہ ایک لمحے کے لیے بھی ہچکچائی نہیں، تیز قدموں سے بیڈ کے قریب جا کر تکیے کا غلاف پھاڑ دیا۔ بروکِے نے فینس کو باندھ کر گانٹھوں سے جکڑا اور روڈا کولیَن نے الماری کا دروازہ کھولا، جبکہ بروکِے نے آدمی کو اندھیرے میں دھکیل دیا، پھر دروازہ بند کر کے لاک کر دیا۔

اس نے روڈا کولیَن کی طرف مڑ کر کہا: "اب،" اس نے کہا، "چلو اصل بات پر آتے ہیں۔"

"تمہارا کیا مطلب ہے؟" اس نے پوچھا۔

"مجھے تمہاری کہانی چاہیے،" اس نے کہا۔

"کوئی کہانی نہیں ہے،" اس نے کہا۔ "میرے کچھ دوست وہاں تھے اس گھر میں۔ مجھے گھر پر نہیں ہونا چاہیے تھا؛ مجھے کہیں باہر ہونا چاہیے تھا۔ پھر ہم نے شور سنا۔ سائرن کی آواز، ایک گولی چلنے کی آواز، اور گاڑیاں تیزی سے دور جا رہی تھیں۔ ہم نے دیکھا کہ مسئلہ کیا تھا اور ہم نے گلیڈیس آرڈوے کو پایا۔"

"تم 'ہم' سے کس کو مراد لیتی ہو؟" بروکِے نے پوچھا۔

"تھیلمہ گریبی اور میں،" اس نے کہا۔

"تم تھیلمہ گریبی سے دوستی رکھتی ہو؟"

"ہاں۔"

"تم نے اسے کب سے جانا ہے؟"

"اتنے عرصے سے نہیں۔ میں نے اسے کافی عجیب طریقے سے جانا۔ تھیلمہ، مجھے لگتا ہے، مجھ سے جڑ گئی ہے۔ وہ اس زندگی سے بچنا چاہتی تھی۔ میرا خیال ہے کہ میں اس کی واحد دوست ہوں جو کسی نہ کسی طریقے سے چوروں یا گینگسٹرز سے جڑا نہیں ہے۔"

"اور اس نے تجویز کیا کہ تم یہاں آؤ؟" بروکِے نے پوچھا۔

"ہاں۔ جیسے ہی اس نے لاش دیکھی، اس نے جان لیا کہ اب پریشانی آئے گی۔ تم دیکھو، مجھے تو گھر پر نہیں ہونا چاہیے تھا۔"

"کیا پارٹی میں کوئی مرد تھا؟" بروکِے نے پوچھا۔

"نہیں،" اس نے کہا، "صرف تھیلمہ اور میں۔"

"جو بات مجھے سمجھ نہیں آتی،" بروکِے نے کہا، "وہ یہ ہے کہ تم پولیس کو صورتحال کیوں نہیں سمجھا سکیں؟"

"میں ٹھیک سے نہیں رک سکتی تھی،" اس نے کہا۔

"کیوں؟"

اس نے بروکِے کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے جواب دیا، "کیونکہ تھیلمہ کی وجہ سے،" اس نے کہا۔ "تمہیں نہیں سمجھ آتا؟ تھیلمہ میرے ساتھ تھی۔ تھیلمہ ایک جانا پہچانا مال تھی۔ وہ چوروں کی ساتھی تھی۔ مجھے تو باہر ہونا چاہیے تھا، لیکن پولیس کو پتا چلتا کہ میں گھر میں ہوں، وہ یہ دیکھتے کہ میں اس عورت کے ساتھ تھی۔ تم دیکھ سکتے ہو کہ کیا ہوتا۔"

بروکِے نے آہستہ سے سر ہلایا۔ "ہاں،" اس نے کہا، "میں پیچیدگیوں کو سمجھ سکتا ہوں۔ لیکن پھر بھی مجھے لگتا ہے کہ"—

"تھیلمہ نے مجھے بتایا،" اس نے کہا، "کہ یہ معاملہ جلد حل ہو جائے گا؛ کہ اگر میں اس کے ساتھ جاؤں، تو وہ مجھے پناہ دے سکتی ہے جب تک سب کچھ واضح نہ ہو جائے۔"

"مجھے تو یہ لگتا ہے،" بروکِے نے صاف صاف کہا، "کہ یہ بہت ہی بُرا مشورہ ہے۔"

اس نے مسلسل اس کی طرف دیکھتے ہوئے ہلکی سی مسکراہٹ دی۔ "خوب،" اس نے کہا، "اب میں تمہاری کہانی سنوں گی۔"

☆☆☆☆☆

بروکِے نے اپنی کہانی اسے سادہ انداز میں سنائی، بغیر کسی بڑھا چڑھا کر بیان کرنے کے یا پیچیدہ تفصیلات کے، بس جو کچھ ہوا تھا وہ بتایا۔ وہ مسلسل اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔

"کیا ہوا؟" بروکِے نے پوچھا۔

"مجھے لگتا ہے،" اس نے کہا، "کہ تم کم از کم مجھ سے سچ بولنے کا حق رکھتے ہو۔ میں تمہارے ساتھ سچی تھی، تمہیں بھی میرے ساتھ سچا ہونا چاہیے۔"

"لیکن میں تمہارے ساتھ سچا ہوں۔"

"جو کہانی تم نے مجھے سنائی ہے،" اس نے کہا، "وہ شاید سب سے زیادہ ناقابلِ یقین کہانی ہے جو میں نے کبھی سنی ہے۔"

بروکِے کو اس وقت سمجھ آیا کہ پولیس کو اپنی کہانی پر قائل کرنا ممکن نہیں تھا۔ "مجھے افسوس ہے،" اس نے کہا، "اگر تم مجھے نہیں مانتیں۔ یہ وہ واحد کہانی ہے جو میں پیش کر سکتا ہوں۔"

وہ چند لمحوں تک اس کی طرف دیکھتی رہی۔ آخر کار اس نے کہا: "میں تمہارا یقین کرنے جا رہی ہوں، مسٹر بروکِے۔ میرا دماغ کہتا ہے کہ مجھے تم پر یقین نہیں کرنا چاہیے، لیکن تم میں کچھ ایسا ہے جو مجھے تم پر یقین کرنے پر مجبور کرتا ہے، اپنے آپ کے خلاف۔"

"شکریہ،" اس نے کہا، اب بھی وہی خشک اور رسمی انداز اختیار کرتے ہوئے۔

"لیکن،" اس نے کہا، "تم یہ کہانی پولیس کو کبھی نہیں سنا سکتے۔"

"مجھے پتا ہے،" اس نے کہا۔

"اب تم کیا کرنے والے ہو؟" اس نے پوچھا۔

بروکِے نے بندر کی طرف مڑ کر کہا، "وہ،" اس نے کہا، "ہمارا واحد سراغ ہے۔ لگتا ہے، یہ بندر گلیڈیس آرڈوے کا نہیں تھا۔"

"نہیں،" اس نے کہا، "یہ بندر گلیڈیس آرڈوے کا نہیں تھا، میں جانتی ہوں کیونکہ میں اس کے ساتھ گھر میں تھی۔ میں نے اسے کچھ گھنٹے پہلے ہی دیکھا تھا جب وہ قتل ہوئی۔ اس کے پاس اس جیسے پالتو جانور کا کوئی نشان نہیں تھا۔"

"تو پھر،" بروکِے نے کہا، "یہ سمجھنا ضروری ہے کہ بندر کو قاتل گھر میں لایا تھا۔"

"لیکن آخر قاتل گھر میں بندر کیوں لایا؟"

"مجھے نہیں پتا۔"

"اور قتل کے بعد بندر وہاں کیوں رہ گیا؟"

"مجھے لگتا ہے،" بروکِے نے کہا، "میں تمہیں اس کی کچھ وضاحت دے سکتا ہوں۔ بندر دراصل بہت حساس جانور ہوتے ہیں، حالانکہ اکثر لوگ یہ نہیں سمجھ پاتے۔ جب میں کمرے میں آیا، تو بندر بیڈ کے سرہانے پر بیٹھا تھا، اور وہ اندھیرے میں ڈرا ڈرا چھپا رہا تھا۔ مزید یہ کہ قتل چند منٹ پہلے ہی ہوا تھا جب میں گھر میں آیا۔ اس کا مطلب

یہ ہے کہ قاتل کمرے میں تھا جب ہم آئے؛ شاید اس نے ہمیں سیڑھیاں چڑھتے ہوئے سنا یا جب ہم کمرے کی طرف آ رہے تھے تو ہماری ٹارچ کی روشنی دیکھی تھی۔ اس کو بھاگنا ضروری تھا۔"

"اور تمہارا مطلب ہے کہ وہ بندر کو پکڑنے کی کوشش کر رہا تھا؟"

"ہاں، بندر قتل کے وقت بہت خوفزدہ تھا۔ وہ اس سے بھاگ گیا تھا۔ قاتل نے پھر جانور کو پکڑنے کی کوشش کی، اور پھر جب اسے ہماری آواز آئی، تو اس کو بھاگنا پڑا اور بندر کو چھوڑ کر وہ وہاں سے چلا گیا۔"

"یہ،" اس نے کہا، "معقول لگتا ہے۔ لیکن مجھے ابھی بھی یہ سمجھ نہیں آ رہا کہ قاتل نے بندر کو اپنے ساتھ کیوں لے جانے کی کوشش کی، یا قاتل تھا کون، یا قتل کی وجہ کیا تھی۔"

بروکے کی آنکھوں میں چمک آئی۔ "خوب،" اس نے کہا، "میں خود بھی کچھ تحقیق کرنے جا رہا ہوں۔ ایک بات بالکل واضح ہے، میں اس میں پھنس چکا ہوں اور مجھے نکلنا ہوگا۔ میں یہ تب ہی کر سکتا ہوں جب اصل میں جانوں کہ کیا ہوا تھا۔"

اس نے ٹیبل پر رکھے فون کی طرف قدم بڑھایا۔

"کلاسفائیڈ انڈیکس دیکھو، مس کولیَن،" اس نے کہا، "اور پالتو جانوروں کی دکانوں کی فہرست میں سے ایک ایک کر کے پڑھو۔ میں انہیں فون کروں گا، تم مجھے نمبرز دو۔"

"یہ کیا طریقہ ہے؟" اس نے پوچھا۔

"اس کا طریقہ یہ ہے،" اس نے کہا، "کہ یہ بندر کسی پالتو جانوروں کی دکان سے آیا ہے۔ مجھے نہیں لگتا کہ قاتل نے بندر بہت پہلے خریدا ہوگا؛ یقیناً اتنی دیر نہیں ہوئی کہ

وہ جانور کا اعتماد حاصل کر چکا ہو یا اس کے بارے میں کچھ زیادہ جانتا ہو۔ میری رائے ہے کہ یہ بندر حال ہی میں بیچا گیا تھا۔"

"مجھے بالکل سمجھ نہیں آ رہا کہ تم یہ کیسے سمجھ رہے ہو،" اس نے کہا۔ "مجھے لگتا ہے کہ کچھ بات تو ہے، لیکن"—

"پھر بھی،" اس نے بات کاٹتے ہوئے کہا، "یہ وہ واحد نظریہ ہے جس پر ہم کام کر سکتے ہیں۔ ہم اسی پر چلیں گے۔"

اس نے فون کی کتاب کھولی، کلاسفائیڈ ڈائریکٹری میں انگلی چلائی اور کہا: "ٹھیک ہے، یہاں پہلا نمبر ہے—ڈریکسیل فور-زیرو سکس ٹو۔"

اس نے نمبر ڈائل کیا، اور جب ایک آواز آئی تو کہا۔ "میں آپ کی دکان سے ایک بندر کی فروخت کے بارے میں کچھ معلومات حاصل کرنا چاہ رہا ہوں، جو پچھلے ہفتے میں بیچا گیا ہو۔ کیا آپ کے پاس ایسی فروخت کا ریکارڈ ہے؟"

"ہم نے پچھلے ہفتے کوئی بندر نہیں بیچا،" آدمی نے کہا۔ "ایک مہینہ ہو گیا ہے جب ہم نے بندر بیچا تھا۔ آپ سمجھتے ہیں کہ اس موسم میں مانگ کم ہوتی ہے، اور ہم بہت کم بندر بیچتے ہیں۔ عام طور پر ہم انہیں آرڈر پر ہی بیچتے ہیں۔"

"شکریہ،" بروکِے نے کہا، اور فون کاٹ دیا۔

روڈا کولیَن نے بروکِے کو اگلا نمبر دیا۔ بروکِے نے اسے کال کیا۔ نتیجہ وہی رہا۔ تیسرے اسٹور نے پچھلے ہفتے ایک بندر بیچا تھا۔ بروکِے نے بندر اور اس شخص کی تفصیل حاصل کی جو اسے خریدنے آیا تھا، ساتھ ہی اس کا پتہ بھی مل گیا۔ چوتھے اسٹور سے کچھ نہیں ملا۔ پانچویں اسٹور نے بھی ایک بندر بیچا تھا۔ کلرک مجھے یہ نہیں بتا سکا کہ اس بندر کو کس نے خریدا یا اس کا پتہ کیا تھا۔

"ایک آدمی تھا،" اس نے کہا، "جس کے ماتھے کے بائیں طرف ایک چھوٹا سا داغ تھا، ایک ستارے کی شکل کا داغ۔ وہ ایک چھڑی لے کر آیا تھا۔ اس نے ٹکسیدو پہنا ہوا تھا—ایک آدمی تھا، تقریباً چالیس یا بیالیس سال کا، میں کہوں گا۔ اس کے کندھے چوڑے تھے، مگر وہ موٹا نہیں تھا۔ اس کے ساتھ ایک لڑکی تھی جو چمگادڑ کی کھال کے کوٹ میں ملبوس تھی۔ وہ لڑکی اس سے دس یا پندرہ سال چھوٹی تھی۔ وہ دونوں اس بندر کو دیکھنے آئے تھے جو ہم نے کھڑکی میں رکھا تھا اور فیصلہ کیا کہ وہ اسے خریدنا چاہتے ہیں۔ وہ دونوں پینے کے بعد آئے تھے۔ ہم نے ان کو بندر کی دیکھ بھال کے بارے میں کچھ ہدایات دیں اور پھر بندر انہیں دے دیا۔"

"کیا تم اس عورت کی تفصیل دے سکتے ہو؟" بروکِے نے پوچھا۔

"اتنی زیادہ نہیں، بس اتنا کہ وہ چمگادڑ کی کھال کا کوٹ پہنے ہوئے تھی، اور جتنا مجھے یاد ہے، اس کے بال سیاہ تھے اور آنکھیں بھی سیاہ تھیں۔ لیکن وہ مرد زیادہ اہم تھا جس کا میں ذکر کر رہا ہوں۔ وہ خاص شخص تھا، حالانکہ میں نہیں بتا سکتا کہ وہ کس طرح خاص تھا۔ کچھ اس کی طبیعت میں تھا، کچھ اس کے کردار میں تھا۔"

"مجھے بندر کے بارے میں کچھ اور بتاؤ،" بروکِے نے کہا۔ "اس کی تفصیل دو۔"

آدمی نے نسل، نوع، اور اس کے اصل کے بارے میں تفصیل دی۔

جب وہ ختم ہوا، بروکِے نے کہا۔ "کیا تم اسے سادہ الفاظ میں بیان کر سکتے ہو؟ میں چاہتا ہوں کہ میں بالکل یہ جانوں کہ بندر کیسا دکھتا تھا۔"

آدمی نے جو تفصیل دی وہ بالکل ویسی تھی جیسی اس وقت بروکِے کے کندھے پر بیٹھے بندر کی تھی۔

"شکریہ،" بروکِے نے کہا، جب اس نے تفصیل نوٹ کر لی۔

"تم نے کہا تھا کہ تم پولیس کے ساتھ ہو؟" پالتو جانور کی دکان والے نے پوچھا۔

"میں نے ایسا نہیں کہا،" بروکِے نے جواب دیا، "لیکن تم خود ہی نتیجہ نکال سکتے ہو۔"

اس نے فون کا ریسور واپس رکھا اور روڈا کولیَن کی طرف مڑا۔

"مس کولیَن،" اس نے کہا، "مجھے لگتا ہے کہ ہم صحیح راستے پر ہیں۔ تمہیں کچھ کرنا ہوگا اور فوراً کرنا ہوگا۔"

"کیا کرنا ہوگا؟"

"یہ پتہ لگاؤ کہ تھیلمہ گریبی کے پاس چمگادڑ کی کھال کا کوٹ ہے یا نہیں۔"

"اوہ ہاں،" اس نے کہا، "مجھے پتا ہے کہ اس کے پاس ہے۔ وہ ایک رات وہ کوٹ پہن کر میرے ساتھ باہر گئی تھی۔

دراصل، وہ وہی کوٹ پہن کر میرے پاس آئی تھی جب وہ آرڈوے کے گھر مجھ سے ملنے آئی تھی۔"

بروکِے نے بیڈ پر پڑی مردہ لاش کو غور سے دیکھا۔ "ان قتلوں میں ایک عجیب بات ہے،" اس نے کہا۔

"کیا؟" اس نے پوچھا۔

"ایک ہی چھرا گھونپنے کا نشان ہے، جو ایک لمبے اور تنگ بلیڈ والے ہتھیار سے بنایا گیا ہے۔ یہ اتنا لمبا اور پتلا ہے کہ یہ عام چھری کی قسم نہیں ہو سکتی۔ مزید یہ کہ قاتل کو ہمیشہ تیزی سے کام کرنا پڑا ہے۔ اسے چھرا گھونپنا تھا اور پھر فوراً فرار ہونا تھا۔ مجھے تجسس ہے کہ کیا وہ یقین رکھتا تھا کہ جب وہ کمرہ چھوڑ رہا تھا تو اس کا شکار مر چکا تھا؟"

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟" روڈا کولیَن نے پوچھا۔

"میں تمہیں دکھاؤں گا،" اس نے کہا۔ "یہ تھوڑا خوفناک ہوگا، مگر یہ کرنا ضروری ہے۔"

اس نے بیڈ کی طرف قدم بڑھایا، مردہ چور کا جسم اُٹھایا اور اسے بیڈ سے آدھا کھینچ کر نیچے گرادیا، تاکہ وہ بیڈ اور فرش پر آدھا پڑا ہو۔ پھر اس نے اپنی جیب سے ایک پنسل نکالی، ایک کاغذ لیا اور خام انداز میں لکھا۔ "تھیلمہ اس میں ملوث ہے۔ اس نے اطلاع دی"...

اس مقام پر بروکِے نے پنسل کاغذ پر گھسیٹی۔ اس نے کاغذ کو مردہ جسم کے بائیں ہاتھ کے نیچے رکھا، پنسل کو اس کے دائیں ہاتھ کی انگلیوں میں رکھا، اور پھر ہاتھوں کو اس طرح ترتیب دیا کہ ایسا لگے جیسے چور مرنے سے پہلے کوئی پیغام لکھنے کی کوشش کر رہا ہو۔

"لیکن،" اس نے کہا، "میں نہیں سمجھتی کہ تم کیا کرنا چاہتے ہو۔"

بروکِے نے سیم ویسٹ کی طرف اشارہ کیا۔ "وہ آدمی،" اس نے کہا، "اسے مارا گیا کیونکہ وہ بہت کچھ جانتا تھا۔"

"اسے کیا پتا تھا؟" اس نے پوچھا، چونک کر۔

"یہ اس کے بارے میں نہیں تھا کہ وہ کیا جانتا تھا، بلکہ یہ تھا کہ لوگ کیا سمجھتے تھے کہ وہ کیا جانتا ہے،" بروکِے نے کہا۔ "اب میں بالکل ویسی پوزیشن میں ہوں جیسے وہ تھا، صرف میں وہ سب کچھ جانتا ہوں جو وہ صرف اندازہ کر سکتے تھے کہ سیم ویسٹ جانتا تھا۔"

"یعنی،" اس نے کہا، اس کا چہرہ اچانک رنگ بدلتے ہوئے، "تمہارا مطلب ہے کہ"—

بروکِے نے اپنی گھڑی کی طرف دیکھا۔ "میرے کہنے کا مطلب ہے،" اس نے کہا، "کہ اس معاملے کو مکمل کرنے کے لیے تین قتل ہوں گے۔ پہلا قتل گلیڈیس آرڈوے کا تھا۔ ابھی تک ہم نہیں جانتے کہ اس کا مقصد کیا تھا۔ دوسرا قتل سیم ویسٹ کا تھا، کیونکہ وہ آرڈوے کے قتل کے بارے میں بہت کچھ جانتا تھا۔ اگلا قتل تب ہوگا جب مجھے پیٹھ میں چھرا مارا جائے گا، کسی لمبے اور پتلے ہتھیار سے۔"

"لیکن کب؟" اس نے پوچھا۔ "کیا وہ کوشش کریں گے"—

"تقریباً فوراً،" اس نے کہا۔ "مجھے لگتا ہے کہ ہم یہ کوشش اگلے ایک گھنٹے میں دیکھ سکتے ہیں۔" پھر اس نے مڑ کر اس کی طرف مسکرا کر دیکھا، لیکن اس کی مسکراہٹ غمگین اور بے خوشی تھی۔

"اب کیا وقت ہو رہا ہے؟" اس نے پوچھا۔

مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر قائم رہی۔ "قتل کا وقت ہے،" اس نے دھیرے سے کہا جیسے دروازے کا نوب خاموشی سے گھمایا گیا۔ دروازے کے لاک کی چٹک کی آواز آئی۔

"دروازہ کھولو،" بروکِے نے کہا۔

روڈا کولیَن نے لاک میں چابی گھمائی اور دروازہ کھولا۔ تھیلمہ گریبی دروازے سے اندر آئی۔ "ایک پیغام ہے،" اس نے کہا، "فرینک کمپٹن کے لیے۔ کوئی اسے فوراً چاہتا ہے، اور"—

اچانک وہ ایک تیز آہٹ کے ساتھ چیخ ماری اور بات رک گئی، وہ دروازے کے قریب کھڑی، خوف اور حیرت سے پتھر کی طرح ساکت ہو گئی۔ اس نے دیکھا کہ وہ شخص جو آدھا بیڈ سے نیچے گرا تھا، خون کے دھبوں کے ساتھ ایک خوفناک منظر پیش کر رہا تھا۔

"خدا کی قسم!" اس نے کہا، "یہ سیم ہے! کیا ہوا؟"

"مجھے یقین نہیں ہے کہ میں تمہیں بتا سکوں،" بروکے نے کہا۔ "میں اس نوجوان خاتون سے سوشل ہال میں بات کر رہا تھا، اور پھر میں سیم کو دیکھنے آیا۔ میں نے اسے ایسے پایا۔"

"ایک آدمی تھا جو اس سے ملنے آیا تھا،" اس نے فوراً کہا۔ "ایک آدمی جس کا نام کمپٹن تھا، ایک فینس۔ وہ کہاں ہے؟"

بروکے نے کندھے اُچکائے۔

"پھر،" تھیلمہ گریبی نے کہا، "وہی ہے جس نے یہ کیا۔ وہی ذمہ دار ہے۔ ہمیں اسے ڈھونڈنا ہوگا۔"

"ممکن ہے،" بروکے نے کہا، "کہ کمپٹن کم از کم وہ آخری شخص تھا جس نے سیم کو زندہ دیکھا۔ پولیس اسے مادی گواہ کے طور پر چاہے گی۔"

"پولیس؟" تھیلمہ گریبی نے تعجب سے کہا۔ "پولیس کی بات کس نے کی؟"

"کیا تم پولیس کو اطلاع نہیں دے رہی ہو؟" بروکے نے پوچھا۔

"یقیناً نہیں،" اس نے غصے میں کہا۔ "یہ وہ جگہ نہیں ہے جہاں پولیس کو گھومنے پھرنے دیا جا سکتا ہے۔ ہمیں اس معاملے کو اس طرح نمٹانا ہوگا کہ یہ جگہ کبھی بھی ملوث نہ ہو۔ لیکن یہ سیم ویسٹ کے دوستوں کو انتقام لینے سے نہیں روک سکے گا۔"

اس نے مڑ کر روڈا کولیَن کو گھورا۔ "تم یہاں کب آئی؟" اس نے پوچھا۔

"میں نے جو تم سے کہا تھا، وہ سنا تھا، تھیلمہ،" روڈا کولیَن نے کہا۔

بروکے نے پھر بات میں حصہ لیا۔ "ہم ابھی ابھی اندر آئے تھے،" اس نے کہا۔ "ہم نے لاش دیکھی اور دروازہ بند کر لیا تاکہ ہمیں پریشان نہ کیا جائے جب تک ہم یہ نہ جان لیں کہ کیا ہو رہا ہے۔ پھر تم نے دروازے کا نوب گھمایا۔ میں نے سوچا کہ

تمہیں اندر آنے دینا بہتر ہوگا، کیونکہ مجھے نہیں پتا تھا کہ تم کون ہو، اور میں ڈرا تھا کہ اگر تم نے دروازہ بند پایا اور جواب نہ ملا تو تم شور مچا دوگی۔"

روڈا کولیَن، جس نے ایسا لگتا تھا کہ وہ یہ سب پہلے کئی بار کر چکی ہو، لاش کے قریب پہنچی، پھر پیچھے ہٹ گئی۔

"دیکھو!" اس نے کہا، "اس کے ہاتھ میں کچھ ہے! کچھ ایسا جو وہ لکھ رہا تھا — کاغذ یا کچھ اور۔"

تھیلمہ گریبی فوراً آگے بڑھی۔

"میں لے لوں گی،" اس نے کہا۔

"ایک لمحہ،" بروکِے نے کہا، اور فوراً حرکت کرتے ہوئے اس کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر کھڑا ہو گیا، تاکہ وہ دونوں لاش کے قریب جھک کر کاغذ کو دیکھ سکیں۔

بروکِے نے کاغذ پڑھا اور پھر تھیلمہ گریبی کو الزام دیتے ہوئے کہا۔ "کیا تم وہ تھیلمہ ہو جس کا اس نے ذکر کیا تھا؟" اس نے پوچھا۔ "مجھے لگتا ہے کہ تمہارا نام تھا۔"

"یقیناً نہیں،" اس نے کہا۔ "یہ کوئی اور تھیلمہ ہوگی۔ اس کے علاوہ، یہ سیم ویسٹ کا لکھا ہوا نہیں لگتا۔ مجھے نہیں لگتا کہ سیم ویسٹ نے کچھ لکھا ہوگا جب کہ اس نے پیچھے چھرا کھایا تھا۔ وہ فوراً مر گیا تھا۔ یہ کوئی جھوٹا الزام ہے۔"

بروکِے نے کندھے اُچکائے۔ "کسی بھی صورت میں،" اس نے کہا، "کاغذ ثبوت ہے۔"

"نہیں ہے!" اس نے کہا اور فوراً کاغذ اُٹھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔

بروکِے نے تیز قدموں سے جھک کر اس کی کلائی پکڑی، اسے پیچھے کھینچ لیا اور کاغذ اُٹھا لیا۔ اس نے کاغذ کو تہہ کیا اور اپنی جیب میں ڈال لیا۔ "اوہ ہاں،" اس نے برفیلے انداز میں کہا، "یہ ثبوت ہے۔"

وہ پیچھے ہٹی اور اسے آنکھوں میں غصے سے گھورا۔ "تم اس طرح کے کاموں کے ساتھ بچ نہیں سکو گے،" اس نے کہا۔ "تمہارا خیال ہے کہ تم کون ہو؟"

بروکِے نے پھر سے کندھے اُچکائے۔ "میں،" اس نے کہا، "سیم ویسٹ کا دوست ہوں — یعنی، میں اس کا دوست تھا۔"

"تم بہت بڑے دوست ہو!" اس نے غصے میں کہا۔ "تمہیں اس کے ساتھ کمرے میں اکیلا چھوڑا گیا، اور وہ مارا گیا۔ یہ ہو سکتا ہے کہ تم اسے دوستی سمجھو۔"

"میں ہال کے آخر میں تھا،" اس نے کہا، "سوشل روم — کمرہ نمبر دس میں۔"

"تم جھوٹے ہو!" اس نے کہا۔ "تم وہاں بالکل نہیں تھے۔"

"اوہ، ہاں، میں وہاں تھا، اور یہ نوجوان خاتون میرے ساتھ تھی۔"

"یہ نوجوان خاتون تم سے تھوڑی دیر بات کر کے پھر اپنے کمرے میں واپس چلی گئی،" تھیلمہ گریبی نے کہا۔ "تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے۔ تم مجھ سے ایسے بات نہیں کر سکتے۔ تم کسی ایسے شخص کے ساتھ معاملہ کر رہے ہو جو نیا نہیں ہے، تمہیں پتا ہے۔ میں کل پیدا نہیں ہوئی۔"

اس نے اچانک مڑ کر کمرے سے باہر تیز قدموں سے چلنا شروع کیا اور دروازہ پشت سے بند کر دیا۔

"جلدی، مس کولیَن،" بروکِے نے کہا، "مجھے لگتا ہے کہ تمہیں اپنے کمرے میں واپس جانا چاہیے۔"

"نہیں،" اس نے کہا، اور اس کے ہونٹ سفید ہو گئے۔ "ہمیں یہاں سے نکلنا ہوگا۔ کیا تمہیں نہیں سمجھ آ رہا کہ کیا ہونے والا ہے؟"

"مجھے بالکل سمجھ آ رہا ہے،" اس نے کہا، "لیکن میں احتیاط برت رہا ہوں۔"

"نہیں، نہیں،" اس نے کہا، "چلو، ہم پولیس کو اطلاع دے سکتے ہیں۔ یقیناً وہ اس بندر کا سراغ لگا سکتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ دکاندار ان لوگوں کی شناخت کر سکے گا۔ تم اپنی کہانی بتا سکتے ہو، اور"—

"اور اس پر کوئی یقین نہیں کرے گا،" اس نے کہا، اس کی بات کاٹتے ہوئے۔ "تمہیں تمہاری کہانی کا ردعمل یاد ہے۔"

"لیکن اب یہ مختلف ہے،" اس نے کہا۔ "براہ کرم آؤ، ہم یہاں سے جا سکتے ہیں، اور"—

"نہیں،" اس نے کہا، "تمہیں اپنے کمرے میں جانا ہوگا، اور اس سے دور رہنا ہوگا۔ اپنے کمرے میں جاؤ اور مجھے وعدہ کرو کہ تم دروازہ بند رکھو گی۔" اس نے اس کا بازو پکڑا اور نرمی سے اسے کوریڈور میں دھکیل دیا۔

"اور تم یہاں اکیلے رہو گے؟" اس نے پوچھا۔

اس نے سر ہلایا۔ "یہ میرا واحد موقع ہے،" اس نے کہا، "اس مسئلے کو حل کرنے کا۔ یہ تمہارے فائدے کے لیے بھی ضروری ہے، جتنا کہ میرے لیے۔"

"لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ تمہیں کسی قسم کے خطرات کا سامنا کرنا چاہیے،" اس نے کہا۔

بروکِے نے نرمی سے مگر پُرعزم انداز میں اسے کوریڈور کے پار دھکیل دیا اور اس کے کمرے میں بھیج دیا۔ "وہاں رہو اور باہر مت آنا،" اس نے سختی سے کہا۔

اس نے دروازہ بند کر دیا، کوریڈور کے پار چلتے ہوئے واپس آیا جہاں مردہ چور بیڈ پر پڑا تھا، اور انتظار کرنے لگا۔

کچھ دیر بعد، اسے سیڑھیوں پر قدموں کی آواز سنائی دی۔ اس نے خود کو تیار کیا اور دروازے کے ہینڈل پر نظریں جما دیں۔

کچھ نہیں ہوا۔

اس نے ماتھا سکوڑا اور اپنی گھڑی پر نظر ڈالی۔

تھیلمہ گریبی کے کمرہ چھوڑنے کے بعد پندرہ منٹ سے زیادہ وقت گزر چکا تھا۔ بروکِے کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ پولیس کو اطلاع دے گی؛ نہ ہی وہ یقین کر سکتا تھا کہ وہ صرف یہاں سے بھاگ کر جائے گی اور جگہ چھوڑ دے گی۔ وہ سیڑھیوں پر آنے والی آوازوں کے بارے میں مسلسل سوچ رہا تھا؛ ان میں کچھ چچاہٹ تھی، کچھ—

اچانک اس نے ایک تیز جھٹکا محسوس کیا۔ وہ دروازے کی طرف بڑھا، دروازہ کھولا، کوریڈور عبور کیا، روڈا کولیَن کے کمرے کا نوب گھمایا اور دروازہ کھول دیا۔

تھیلمہ گریبی دروازے کے اندر کھڑی تھی، اور اس کے ساتھ ایک موٹا اور مضبوط آدمی تھا، جس کے ماتھے کے بائیں طرف ایک چھوٹا سا ستارے کی شکل کا داغ تھا۔ آدمی کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی، اور اس کے بائیں ہاتھ میں ٹوپی اور دستانے تھے۔

"لیکن میری پیاری نوجوان خاتون،" وہ کہہ رہا تھا، "تم ایسا نہیں کر سکتیں—" پھر وہ مڑا جیسے ہی دروازہ کھلا۔

"یہ رہا وہ،" روڈا کولیَن نے تیز آواز میں کہا۔

آدمی نے بروکِے کی طرف دیکھا۔ "آہ!" اس نے کہا۔ "میں تم سے کچھ دیر میں ملنے والا تھا، میرے دوست۔ میں پولیس کے ساتھ خاص ڈیوٹی پر ہوں۔ میں تھیلمہ گریبی کا بہت دوست ہوں، لیکن مجھے لگتا ہے یہاں کوئی سنگین جرم ہوا ہے۔"

"اگر تم یہی کہنا چاہتے ہو تو یہاں قتل ہوا ہے،" جارج بروکِے نے کہا، اور غصے سے اس کی طرف دیکھا۔

"کہاں؟" آدمی نے پوچھا۔

"کمرے میں جو ہال کے پار ہے،" بروکِے نے جواب دیا۔

آدمی نے سر جھکایا۔ "براہ کرم راستہ دکھائیں،" اس نے کہا۔ "یہ وہ بات ہے جو میں جاننا چاہ رہا تھا۔ مس گریبی نے پورے معاملے کے بارے میں کچھ واضح نہیں کہا تھا۔ وہ چاہتی تھی کہ یہ معاملہ دبایا جائے، لیکن میں نے اسے بتایا کہ قتل کو دبانا ناممکن ہے۔" پھر اس نے دروازے کی طرف اشارہ کیا۔

بروکِے نے آدمی کے سامنے پیچھے مڑ کر دروازے کا نوب پکڑ لیا۔

اسی وقت کئی چیزیں ہوئیں۔ روڈا کولیَن نے چیخ ماری۔ بروکِے نے تیزی سے نیچے دوڑ کر خود کو بچایا۔ کچھ ایسا ہوا کہ دروازے کے پینلز میں ایک آواز کے ساتھ کچھ ٹکرا گیا، جو اس کے سر کے اوپر سے گزرا۔

جو آدمی بروکِے کے پیچھے تھا، وہ چھڑی کے ساتھ آگے بڑھا تھا۔ چھڑی کا جو کور تھا، غالباً لکڑی کا، وہ ایک پتلے تیز دھار فولادی بلیڈ سے سرک کر دروازے میں دھنس گیا۔

تھیلمہ گریبی، جو یہ سمجھ چکی تھی کہ کیا ہو رہا ہے، اس نے اپنا بازو اوپر کیا اور سورج کی روشنی میں نیلی اسٹیل کی چمک کے ساتھ ایک آٹومیٹک گن نکالی اور بروکِے پر سیدھا کر دی۔ بروکِے، جو ابھی بھی چھڑی کے بلیڈ کے نیچے جھک کر کھڑا تھا، ایک تیز حرکت میں آگے بڑھا اور اس آدمی کے پیروں کو پکڑ لیا جس کے ماتھے پر داغ تھا۔

تھیلمہ گریبی نے گولی چلائی۔ گولی دروازے کی پینل سے ٹکرا کر بروکِے کو ایک انچ سے بچا گئی۔ روڈا کولیَن تھیلمہ گریبی پر چھلانگ مار کر گن کے لیے لڑنے لگی۔ داغ والے ماتھے والا آدمی بروکِے کے حملے سے نیچے گرا۔ دونوں فرش پر لڑتے ہوئے ایک دوسرے سے جڑ گئے۔ بروکِے نے اس کے ہاتھ کو اپنے کوٹ کی کالر کے نیچے دھکیلتے ہوئے پکڑ لیا۔ اس آدمی نے مڑ کر ایک گن نکالی۔ بروکِے نے خود کو ایک طرف اچھالا اور اپنا دائیں مکا اس کے منہ پر مارا۔

دوسری گولی کی آواز سنائی دی، اور گن بروکے کے کان کے قریب تھی کہ آواز اتنی زور سے آئی کہ وہ بے ہوش ہو گیا۔ گولی چھت سے ٹکرا کر نیچے آتی ہوئی دھول اُڑاتی ہوئی زمین پر گر گئی۔ دونوں خواتین آپس میں لڑ رہی تھیں اور مڑ رہی تھیں، روڈا کولیَن نے تھیلمہ گریبی کے ہاتھ کو مضبوطی سے پکڑا جیسے ایک جنگجو کتے کی طرح۔

داغ والے ماتھے والے آدمی نے دوبارہ حرکت کی، اپنے ہاتھوں اور گھٹنوں پر اٹھ کر گن کو پھر بلند کیا۔ بروکے نے فوراً گن کو ایک طرف دھکیل دیا اور اپنی ساری طاقت سے دائیں مکا اس کے منہ پر مارا۔ جیسے ہی وہ پیچھے ہٹ کر فرش پر بے ہوش ہو گیا، بروکے نے اس کے ہاتھ سے گن چھین لی۔ اس لمحے میں روڈا کولیَن پیچھے ہٹی اور تھیلمہ گریبی نے گن پھر بلند کی، لیکن اس بار وہ بروکے کی طرف نہیں بلکہ سیدھا روڈا کولیَن کے سینے پر کر دی۔

بروکے نے فوراً آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ پکڑا اور گن کو نیچے کی طرف کھینچ کر ایک طرف کیا جب وہ فائر کر رہی تھی۔ پھر اس نے گن اس سے چھین کر دروازے کی طرف پیچھے ہٹتے ہوئے دونوں کو گن کی سیدھ میں لے آیا۔

"پولیس کو بلاؤ، روڈا،" اس نے کہا۔

☆☆☆☆☆

گریگسبی باتھر نے معذرت خواہانہ انداز میں کھانس کر کہا، "مجھے معاف کریں، سر، لیکن"——

راہ داری کے سائے سے ایک کھردری آواز آئی، "یہ باتیں بند کرو،" آواز نے کہا، "ہم خود بات کریں گے۔"

دو آدمی آگے بڑھے۔

"تم بروکے ہو؟" ایک آدمی نے پوچھا۔

"ہاں،" جارج بروکِے نے جواب دیا۔

"ہمارے پاس تم سے کچھ سوالات ہیں۔"

"ٹھیک ہے،" بروکِے نے کہا، "میں خوشی سے ان کا جواب دوں گا۔"

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تمہارے گیراج میں ایک روڈسٹر ہو جس کے پیچھے گولی کا نشان ہو؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تمہارا ٹوپی جان سی. آرڈوے کے رہائش کے میدان میں ملا ہو؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم پولیس سے رات کو بھاگ رہے تھے جب پولیس کی ریڈیو کار نے تمہیں روکنے کی کوشش کی؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تمہاری گردن پر ایک بندر چمٹا ہوا تھا، اور وہ فنگر پرنٹس جو گلیڈیس آرڈوے کے قتل کے کمرے میں لیے گئے تھے، وہ بتاتے ہیں کہ وہاں ایک بندر بیڈ کے سرہانے بیٹھا تھا؟"

بروکِے نے سر ہلایا۔

"جناب،" اس نے کہا، "تشریف لائیں۔ بیٹھیں اور کچھ پئیں۔ یہ بات ہے کہ آپ حضرات تھوڑا پیچھے ہیں۔ میں ان نکات کی بہت آسانی سے وضاحت دے سکتا ہوں، مگر اس سے پہلے آپ کو یہ جاننے میں دلچسپی ہو سکتی ہے کہ گلیڈیس آرڈوے کے قتل کے بارے میں کیا ہوا۔"

"ہاں،" ایک آدمی نے کہا، "ہمیں اس کے بارے میں بہت کچھ جاننے کی دلچسپی ہے۔"

انہوں نے بروکِے کا پیچھا کیا اور وہ لائبریری میں داخل ہو گئے۔

"ہائی بالز، گریگسبی،" بروکِے نے کہا۔

"آگے بڑھو اور بات کرو،" ایک آدمی نے کہا۔

"یہ بات ہے،" بروکِے نے کہا، "کہ گلیڈیس آرڈوے کو ایک شخص، جس کا نام چارلس گیڈنگز تھا، بلیک میل کر رہا تھا۔ وہ بہت بے احتیاط تھی اور کچھ ایسی چیزیں

تھیں جو اکثر نوجوانوں سے جڑی ہوتی ہیں۔ اس کے پاس کچھ تصاویر تھیں، اور یہ ایک بڑا اسکینڈل بننے والا تھا۔ گیڈ نگز اس کو بلیک میل کر رہا تھا؛ آخر کار وہ فیصلہ کر چکی تھی کہ وہ پولیس کو بتائے گی اور گیڈ نگز کو بتا دیا تھا کہ وہ سب کچھ افشا کرنے والی ہے۔"

"گیڈ نگز کی ایک ساتھی تھی، تھیلمہ گریبی۔ تھیلمہ نے گلیڈیس آرڈوے کو اس کے والد یا پولیس کو بتانے سے روکا، لیکن گلیڈیس نے اپنا فیصلہ کر لیا تھا اور وہ اس پر قائم تھی۔ تھیلمہ گریبی نے روڈا کولیَن، گلیڈیس کے والد کی سوشل سیکریٹری کو اپنے ساتھ شامل کر لیا تھا۔ گیڈ نگز کے پاس ایک چھڑی تھی، جس کا نچلا حصہ ربڑ کا تھا، اور چھڑی کے اندر ایک اسٹیل کا بلیڈ چھپایا گیا تھا۔ جب تھیلمہ گریبی روڈا کولیَن سے بات کر رہی تھی، گیڈ نگز نے گلیڈیس کے بیڈروم میں داخل ہو کر اس کو پیچھے سے چھرا مارا، بس چھڑی کا بلیڈ اس کی پیٹھ میں دھنس گیا۔"

"وہ رات کو کچھ پی رہا تھا، اور پھر خیال آیا کہ وہ ایک پالتو بندر خرید لے۔ بندر اس کے کندھے پر بیٹھا تھا۔ جب بندر نے خون دیکھا اور وہ سب کچھ دیکھا جو ہوا، تو وہ دہشت زدہ ہو گیا۔

"روڈا کولیَن کو یہ نہیں پتا تھا کہ تھیلمہ گریبی کے ساتھ ایک اور شخص آیا تھا۔ تھیلمہ نے روڈا کولیَن کی لچکیہ چابی استعمال کی تھی جو روڈا نے اسے دی تھی، کیونکہ تھیلمہ نے کہا تھا کہ وہ ملازمین کے سامنے آنا نہیں چاہتی۔ تھیلمہ گریبی ایک چالاک عورت تھی، اور روڈا کولیَن میں دلچسپی ظاہر کرتی تھی، یہ کہتے ہوئے کہ وہ روڈا کو اپنی زندگی سے نکالنا چاہتی تھی۔"

"کافی پیچیدہ کہانی ہے،" ایک آدمی نے کہا۔ "تمہارے پاس کوئی ثبوت بھی ہے؟"

"بیشمار ثبوت ہیں،" بروکِے نے کہا۔ "ایسا لگتا ہے کہ ایک چور تھا جس کا نام سیم ویسٹ تھا، اور جو کچھ ہوا اس کا سراغ وہی لگاتا ہے۔ گیڈنگز کا سیم ویسٹ سے تعلق تھا۔ وہ ویسٹ کے کمرے میں آیا، اس سے ہاتھ ملایا اور جب ویسٹ نے پیچھے مڑ کر دیکھا، گیڈنگز نے اسے چھرا مارا اور اس کی لاش کو بیڈ پر رکھ دیا۔ اس میں تھیلمہ گریبی نے اس کی مدد کی۔"

"مجھے ایک اچھا اندازہ تھا کہ کیا ہوا تھا۔ گیڈنگز نے وہی حرکت میرے ساتھ کرنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن وہ کامیاب نہیں ہو سکا۔"

"اور اس سب کا ثبوت کیا ہے؟" ایک تفتیشی نے پوچھا۔

"اس حقیقت کا کہ پولیس نے ابھی چند منٹ پہلے تھیلمہ گریبی اور گیڈنگز کو حراست میں لے لیا ہے، اور تھیلمہ گریبی اب پورا اعتراف کر رہی ہے تاکہ اپنی جان بچا سکے۔"

مرد ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

"ہیڈ کوارٹر کو کال کرو،" ایک آدمی نے کہا۔

جب ایک تفتیشی فون کی طرف بڑھا، دوسرا آدمی جارج بروکِے کو گھور رہا تھا۔ "وہ بات جس کی تم نے ابھی تک وضاحت نہیں کی ہے،" اس نے کہا، "وہ یہ ہے کہ تم اس میں کیسے ملوث ہو اور رات بھر ایک بندر کو کندھے پر لٹکائے پھرتے تھے؟"

بروکِے نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا۔ "وہ،" اس نے کہا، "بدقسمتی سے ایک ایسی بات ہے جس کی میں وضاحت نہیں کر سکتا۔ یعنی، اگر میں یہ وضاحت دوں تو تم مجھے سچ نہیں مان لوگے، اور چونکہ یہ تمہارے سوال کا جواب نہیں ہے اور قتل سے بھی کوئی تعلق نہیں ہے، اس لیے مجھے لگتا ہے کہ میں اسے نہیں بتاؤں گا۔"

"ہاں؟" تفتیشی نے کہا۔ "تو، دوست، شاید تمہیں اس بارے میں اور سوچنے کی ضرورت ہے۔"

بروکِے نے سر ہلایا۔

"اوہ، نہیں،" اس نے کہا، "میں سمجھتا ہوں کہ میں اس معاملے میں صاف ہوں۔"

"پھر یہ گاڑی جو تمہارے گیراج میں تھی، وہ وہاں کیا کر رہی تھی؟"

"وہ وہاں رکھی تھی،" بروکِے نے کہا۔

"اور یہ پیسہ؟"

بروکِے نے کندھے اُچکائے۔ "وہ بندر،" اس نے کہا، "ایک الگ کہانی ہے۔ واقعی یہ افسوس کی بات ہے کہ تم کبھی اس بندر کے اصل قصے کو نہیں جان سکو گے۔"

"سنیں،" آدمی نے پوچھا، "تم نے یہ سب کیسے جانا؟"

"میں نے یہ سب جانا،" بروکِے نے آہستہ سے کہا، "تھوڑا سا سوچ کر، جو پولیس خود کر سکتی تھی۔ میں نے یہ سمجھا کہ سیم ویسٹ، چور، اس لیے مارا گیا کیونکہ میں بہت زیادہ جانتا تھا، اور مجھے گیڈ نگز سے یہ توقع تھی کہ وہ مجھے مارنے کی کوشش کرے گا، کیونکہ میں بہت زیادہ جانتا تھا۔ میں نے ایک جال بچھایا تھا۔ میں نے خود کو انسان کی خوراک کے طور پر استعمال کیا۔ مجھے معلوم تھا کہ قتل کا وقت آچکا ہے، اور میں اس کا شکار ہونے والا ہوں۔ کیا یہ تمہارے سوال کا جواب ہے؟"

دوسرا تفتیشی بیرونی راہداری سے دوڑتا ہوا آیا۔ "یہ سچ ہے،" اس نے کہا، "ہر لفظ سچ ہے۔ اس نے جوڑا پکڑ لیا ہے اور انھیں ہومی سائیڈ اسکواڈ کے حوالے کر دیا ہے۔ وہ ہیڈ کوارٹر پر ہیں۔ عورت سب کچھ بتا رہی ہے۔"

بروکِے نے مسکرا کر کہا، "اور اب، محترم حضرات،" اس نے کہا، "اگر آپ مجھے معاف کریں تو میں منہ دھونے اور کپڑے بدلنے جانا چاہوں گا۔ دیکھیں، میرے پاس ایک بہت معزز نوجوان خاتون کے ساتھ رات کے کھانے کا وقت ہے، جو تھیلمہ گریبی کے بہت برے مشورے کی وجہ سے زندگی سے بھاگنے پر مجبور ہو گئی۔ دیکھیں، تھیلمہ گریبی چاہتی تھی کہ پولیس کے لیے ایک بلی کا بکرا بنے، اس لیے اس نے اس نوجوان خاتون کو، جیسے انڈرورلڈ سرکلز میں کہا جاتا ہے، 'لَم پر لے جانے' پر راضی کیا۔"

"تمہارا مطلب ہے، روڈا کولیَن، سوشل سیکریٹری؟" تفتیشی نے پوچھا۔

بروکِے نے سر ہلایا۔

"یہ وہ بات ہے جس کے بارے میں تم نے ہمیں نہیں بتایا،" تفتیشی نے کہا۔ "ہمیں اس روڈا کولیَن کے بارے میں کچھ اور بتاؤ۔"

بروکِے نے مسکرا کر ان کی طرف دیکھا۔ "محترم حضرات،" اس نے کہا، "آپ کا قتل کیس حل ہو چکا ہے۔ قاتل نے مکمل اعتراف کر لیا ہے۔ روڈا کولیَن کو بری کر دیا گیا ہے۔ مجھے بری کر دیا گیا ہے۔ اب ہمیں آپ کے مزید سوالات کے جواب دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایمانداری سے، میں روڈا کولیَن کے بارے میں زیادہ نہیں جانتا، اور اسی لیے میں اسے رات کے کھانے کے لیے لے جا رہا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ جانوں۔"

اختتام !!!!!

مصنف : ارل اسٹینلے گارڈنر

مترجم : مظہر حسین

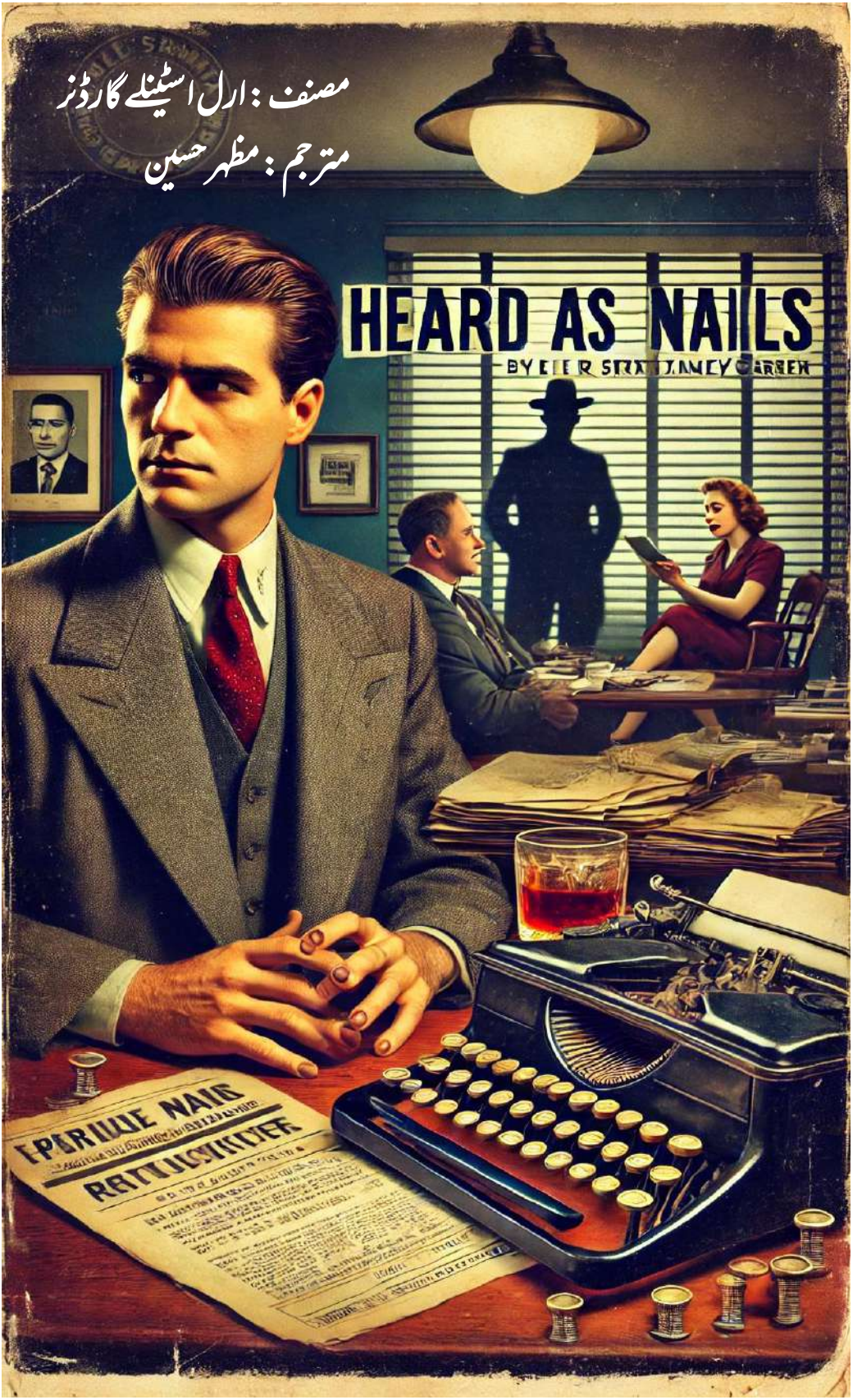

سخت مقابلہ

مصنف : ارل اسٹینلے گارڈنر
مترجم : مظہر حسین

باب ون ۔ سخت مشن

گلبرٹ بیسٹ اتنی توانائی سے بھرپور تھا جیسے کوئی بھاری کافی بنانے والی مشین ہو۔ وہ لفٹ سے اس سے پہلے باہر نکلا جب دروازہ بھی مکمل نہیں کھلا تھا، اور ہال میں پتھریلے فرش پر اس طرح قدم رکھ رہا تھا جیسے وہ کوئی ایسا شخص ہو جو جلدی میں نہ ہو، بلکہ وہ اتنی طاقت سے بھرا ہو کہ قدموں کی آواز سے اپنی توانائی دکھا رہا ہو۔

اس نے چھ دروازے عبور کیے، جن پر ایک جیسے الفاظ لکھے تھے۔ فرینک سی۔ ڈیلن — وکیل — پرائیویٹ۔ ساتویں دروازے پر لکھا تھا۔ فرینک سی۔ ڈیلن — وکیل — آفس کے اوقات 10:00 سے 12:00 — 2:00 سے 4:30 — انٹرنس۔

بیسٹ کے کندھے گھومے، اور اس نے دفتر کا دروازہ اتنی طاقت سے کھولا کہ جیسے وہ کسی مضبوط تالے کو بھی ہلا دے، پھر ایک ریسپشن ڈیسک کے سامنے رک گیا۔

نیلے آنکھوں والی ایک لڑکی جو تھک کر بیزاری سے فون سوئچ بورڈ کے پیچھے بیٹھی تھی، اچانک خوش ہو گئی۔ "ہیلو، گل۔"

"ہیلو، نورما۔ ڈیلن کیا چاہتا ہے؟"

"مجھے نہیں معلوم، بیسٹ۔ وہ کسی بات پر بہت پریشان ہے۔ اس نے کہا تھا کہ تمہیں فوراً کال کر دوں۔ میں سننا چاہتی تھی، لیکن بورڈ مصروف ہو گیا اور کچھ نہیں سن پائی۔ وہ کیا چاہتا تھا؟"

"چاہتا تھا کہ میں فوراً آ جاؤں۔"

"کیا وہ معذرت خواہ تھا؟"

"جتنا وہ معذرت کر سکتا ہے،" بیسٹ نے کہا۔ "وہ چاہتا تھا کہ ہماری لڑائی ختم ہو جائے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ مشکل میں ہے اور اسے میری مدد چاہیے۔ کیا وہ اکیلا ہے؟"

"نہیں، اس کے ساتھ ایک عورت ہے۔"

اس نے ایک دن کی کتاب کے صفحے پر اپنی انگلی چلائی اور ایک نام کو سرخ ناخن کی نوک سے نشان زد کیا۔ "ایلن ہینلے، اس کا نام ہے۔ وہ ایئر لائن اسٹیج ویز کے خلاف مقدمہ دائر کرنے والی ہے۔"

"کیا یہ ذاتی نوعیت کا مقدمہ ہے؟"

"ہاں۔"

"یہ مقدمہ کتنے دنوں سے چل رہا ہے؟"

"مجھے لگتا ہے کچھ مہینے ہو گئے ہیں۔ مقدمہ تیار ہے اور ٹرائل کے لیے مقرر کیا جانا ہے۔ شاید وہ پہلے ہی ٹرائل کے لیے سیٹ ہو چکا ہو۔ مجھے یاد نہیں۔ یار، بیسٹ، تم نے جو آخری منظر دکھایا تھا، اس کے بعد میں نہیں سمجھتا تھا کہ وہ تمہیں دوبارہ بلائے گا"!

"اور میں نہیں سمجھتا تھا کہ میں آؤں گا،" گلبرٹ بیسٹ نے جواب دیا۔ "لیکن لگتا ہے کہ اسے واقعی ایک اچھے جاسوس کی ضرورت ہے، اور مجھے پیسوں کی — اگر اتنے ہوں تو۔"

"اسے پوری طرح نچوڑو،" نورما پیلٹن نے اچانک غصے سے کہا۔ "اس نے میری اجرت میں دس ڈالر کی کمی کی۔"

"کیا بات ہے؟"

"مجھے نہیں معلوم۔ اس نے کہا کہ کاروبار ٹھیک نہیں ہے، اور" —

اسی دوران ایک دروازہ زور سے کھلا جس پر سنہری حروف میں صرف ایک لفظ، 'پرائیویٹ' لکھا تھا۔ ایک بڑا آدمی جس کا پیٹ کریم رنگ کی سستے بنیان سے باندھا ہوا تھا، وہ غصے سے بات کرنے لگا اور پھر اس کی نظریں بیسٹ پر جا کر رکی۔

"وہ بدھو کہاں ہے؟ کال لگاؤ اور" —

اس نے بات درمیان میں چھوڑ دی جب اس کی نظریں بیسٹ پر پڑیں جو کھڑکی کے قریب کھڑا تھا۔

"ہیلو، ڈیلن،" بیسٹ نے کہا۔

وکیل نے براہ راست جواب نہیں دیا، لیکن اس کی آواز میں تھوڑی نرمی تھی جب وہ غصے سے بولا۔ "تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں کہ تم یہاں ہو؟ میں نے تم سے کہا تھا کہ

یہ ایمرجنسی ہے۔ اگر میں یہاں نہ آتا تو تم ابھی بھی نورما سے بات کر رہے ہوتے۔ آ جاؤ۔"

"کیا بات ہے؟" بیسٹ نے پوچھا، وکیل کے تنگ بنیان سے گزرتے ہوئے جب وہ دروازہ کھول رہا تھا۔

"میں مشکل میں ہوں۔"

"پھر سے؟"

"مزاحیہ نہ بنو۔"

"کس قسم کی مشکل؟"

"میں تقریباً دس ہزار ڈالر کھو دوں گا۔"

"یہ کافی پیسہ ہے،" بیسٹ نے کہا، "چاہے تمہارے پاس وہ پیسے ہوں یا نہ ہوں۔"

ڈیلن غرایا، بیسٹ کی کہنی کو مضبوطی سے پکڑا، اور اسے ایک قانون کی لائبریری کی طرف دھکیلتے ہوئے ایک دفتر میں لے آیا جس میں بھاری فرنیچر تھا جو وکیل کے جسم سے میل کھاتا تھا۔

ایک عورت، جو ایک مرد کے اوورکوٹ میں بہت مایوس لگ رہی تھی، اس نے جاسوس کی طرف بے امید نظروں سے دیکھا۔

"یہ ایلن ہینلے ہے،" ڈیلن نے کہا۔ پھر ایلن ہینلے کی طرف مڑتے ہوئے کہا: "یہ وہ جاسوس ہے جس کا میں نے تمہیں بتایا تھا — گلبرٹ بیسٹ۔"

بیسٹ نے اپنا ٹوپی بڑے ڈیسک پر پھینکا اور ایلن ہینلے کو تسلی دیتے ہوئے مسکرا کر دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں دکھ کی لکیریں تھیں، اور ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی لیکن آنکھوں میں کوئی امید نہیں تھی۔

ڈیلن اپنے ڈیسک کے کونے سے خود کو نکالنے کی کوشش کرتے ہوئے باہر نکلا۔ گھومنے والی کرسی کے اسپر نگز نے آواز کی، جیسے وہ احتجاج کر رہے ہوں۔ اس نے اپنا وزن ایڈجسٹ کیا۔

"ایلن ہینلے نے کہا، "ایئر لائن اسٹیج ویز کے خلاف ایک بڑا کیس تھا۔ مطلب، "اس نے جلدی سے کہا، "اس کے پاس تھا۔"

"کیا ہوا تھا اس کا؟" بیسٹ نے پوچھا۔

"اس نے ہدایات پر عمل نہیں کیا، "ڈیلن نے عورت کو الزام دیتے ہوئے کہا۔

وہ کچھ کہنا چاہتی تھی، لیکن اس نے رومال اپنے ہونٹوں پر رکھ کر مسلسل کھانسی کی، جو بہت مایوس کن تھی۔

بیسٹ نے وکیل کو سوالیہ انداز میں دیکھا۔

"یہ حادثہ پانچ مہینے پہلے ہوا تھا، "ڈیلن نے کہا۔ "یہ رات کا وقت تھا۔ اسٹیج تیز رفتار سے موڑ پر آ رہا تھا تاکہ وہ سڑک کے اپنے حصے پر جا سکے۔ ڈرائیور اسٹیئرنگ وہیل کے ساتھ لڑ رہا تھا۔ وہ سپاٹ لائٹ آف نہیں کر سکا اور اس سے مس ہینلے کی آنکھوں میں چمک آئی۔ وہ سڑک سے باہر جا کر ایک ٹرک سے ٹکرا گئی، اس کی گاڑی تباہ ہو گئی، کچھ پسلیاں ٹوٹ گئیں، اور اسے سانس میں تکلیف ہو گئی۔"

"کیا اسٹیج کو نقصان پہنچا؟" بیسٹ نے پوچھا۔

"نہیں، اس نے اسٹیج کو نہیں چھوا۔ اسٹیج نے اس کو سڑک سے باہر کر دیا اور ٹرک سے ٹکرا دیا۔"

"اور وہ چلتا رہا؟" بیسٹ نے پوچھا۔

"ایسا ہوتا، مگر ایک مسافر نے آواز سنی، پیچھے مڑ کر دیکھا اور جو کچھ ہوا وہ دیکھا۔ اس نے ڈرائیور کو روکا۔ ڈرائیور نے کہا کہ وہ کچھ نہیں جانتا۔ مسافر کو غصہ آیا۔ مس ہینلے

بے ہوش ہو گئی۔ پھر انہوں نے ایک گزرنے والی گاڑی والے کو روکا اور کہا کہ وہ اسے ہسپتال لے جائے۔ پھر ڈرائیور نے مسافر سے اعتراف کیا کہ وہ تیز جا رہا تھا اور اسے اسپاٹ لائٹ آف کرنے کا موقع نہیں مل پایا جب اس نے گاڑی کو آتے ہوئے دیکھا۔"

"یہ،" بیسٹ نے ڈیلن کو ہوشیاری سے دیکھتے ہوئے کہا، "ایک اچھا کیس بننا چاہیے۔"

"بننا چاہیے تھا!" وکیل غرایا۔ "میں نے ایئر لائن اسٹیج ویز اور والٹر مینگ کے خلاف مقدمہ دائر کیا۔ وہ ڈرائیور تھا۔ تمہیں پتا ہے، اس کا بیان اسٹیج کمپنی کے خلاف قبول نہیں کیا جا سکتا، لیکن یہ خیال کہ دونوں اسٹیج کمپنی اور ڈرائیور اس حادثے کے ذمہ دار تھے، میں نے ڈرائیور اور اسٹیج کمپنی کے خلاف مقدمہ دائر کیا۔ پھر میں اس اعتراف کو ڈرائیور کے خلاف پیش کر سکتا تھا۔"

"پھر؟" بیسٹ نے پوچھا۔

ڈیلن غرایا۔ "سیم ویگمور،" اس نے کہا، "سب سے بے شرم وکیل ہے جو کبھی کسی کارپوریشن کی نمائندگی کرتا ہے! تمہیں پتا ہے اس نے کیا کیا؟"

"اس نے کیا کیا؟"

"اس نے مینگ کو ڈیفالٹ کرنے پر مجبور کیا۔ میرے پاس مینگ کے خلاف پچاس ہزار ڈالر کا فیصلہ ملا ہے، لیکن یہ فیصلہ کچھ بھی نہیں ہے۔ اب چونکہ میرے پاس مینگ کے خلاف صرف بیان ہے، میں وہ بیان پیش نہیں کر سکتا جو اس نے دیا تھا، کیونکہ وہ قانونی طور پر اس کے خلاف استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ میں صرف اسے گواہ کے طور پر پیش کر سکتا ہوں اور اس سے سوالات پوچھ سکتا ہوں۔ اگر وہ اپنے بیان سے انکار کرتا ہے، تو میں اسے متنازعہ بنا سکتا ہوں۔"

"اب بھی مجھے کوئی پریشانی نظر نہیں آتی،" بیسٹ نے کہا۔

"میں مینگ کو نہیں ڈھونڈ پا رہا ہوں۔ انہوں نے اسے ملک سے باہر بھیج دیا ہے۔"

"ایسا؟"

"ہاں، ایسا۔"

"پانچ مہینے پہلے تم نے مجھے اس سے رابطہ کیوں نہیں کروایا؟" بیسٹ نے پوچھا۔

"یہ مقدمہ تین مہینے پہلے میرے حوالے کیا گیا تھا، اور میں نے سوچا کہ یہ آسان کیس ہوگا۔ میں نے سوچا کہ وہ صلح کر لیں گے، جب تک ویگمور نے وہ چال نہ چلی اور مینگ کو ملک سے باہر نہ بھیج دیا۔"

"تم اب بھی مجھے تیس دن پہلے تک پہنچ سکتے تھے،" بیسٹ نے کہا۔

"ہاں، لیکن خدا کی قسم، تم مغرور بنتے ہو اور اب تم میرے لیے کام نہیں کرو گے"!

بیسٹ ہنسا۔ "تم وہی تھے جس نے مغرور ہونے کا دعویٰ کیا تھا،" اس نے کہا، "اور کہا تھا کہ تم مجھے دوبارہ نہیں بلاؤ گے۔ تم کیا چاہتے ہو کہ میں مینگ کو تلاش کروں؟"

"ہمیں مینگ کو ڈھونڈنا ہے۔"

"مسافر کے بارے میں کیا خیال ہے؟" بیسٹ نے تجویز کیا۔ "وہ تمہارے لیے اچھا گواہ بن سکتا ہے۔"

"وہ مینگ کے خلاف ایک اچھا گواہ ہے، مگر وہ حادثے کا گواہ نہیں بن سکتا۔ وہ اس وقت سو رہا تھا۔ وہ حادثے کے بعد جاگ کر اسٹیج کی پچھلی طرف سے گاڑی کو پلٹتے ہوئے دیکھ رہا تھا، اور مس ہینلے کو باہر گرتے ہوئے دیکھا۔"

"سمجھ گیا،" جاسوس نے کہا۔

"تم ابھی تک کچھ نہیں سمجھ رہے،" ڈیلن نے کہا، اور اپنی کوٹ کی جیب سے رومال نکال کر پسینے سے تر پیشانی صاف کی۔ "ویگمور نے ایک اور چال چل دی۔"

"ایک اور؟"

"ہاں، ایک اور۔"

"اس نے کیا کیا؟"

"مس ہینلے کے پاس پیسے نہیں ہیں،" ڈیلن نے کہا۔ "اس کے پاس اپنے معمولی اخراجات تک کے پیسے نہیں ہیں۔ اسے کام تلاش کرنا پڑا۔ ایک عورت جو اسٹیج کمپنی کی ملازمہ لگتی تھی، اس نے ایک خاص پتہ پر خط لکھنے کی تجویز دی۔ اس نے ایسا ظاہر کیا کہ امیدوار کو صحت مند ہونے کا ثبوت دینا پڑے گا۔"

وکیل نے بات ادھوری چھوڑ دی، اور پھر اس نے عورت کی کمزوری کو دیکھتے ہوئے اسے گھورنا شروع کر دیا جیسے وہ کوئی گھناؤنی مخلوق ہو۔

"کیا تم جانتے ہو بیسٹ، اس نے کیا کیا؟ وہ بیوقوف آگے بڑھ کر وہ سوالنامہ بھرنے لگ گئی جو اسے بھیجا گیا تھا — ایک ایسا سوالنامہ جس میں یہ کہا گیا تھا کہ یہ پوزیشن صرف صحت مند درخواست دہندگان کے لیے کھلی ہے، اور اس میں سوالات تھے جیسے کہ کیا وہ کبھی کسی حادثے کا شکار ہوئی تھی، اور اگر ہاں، تو کیا وہ مکمل صحت یاب ہو چکی ہے، اور اس طرح کی مزید باتیں۔ یہ ایک چھپایا ہوا سوالنامہ تھا جو بہت معصوم لگ رہا تھا۔ اگر وہ مجھے بتاتی تو میں اس پر یقین نہ کرتا۔ لیکن اس نے مجھے بعد میں بتایا۔ اس نے کہا کہ وہ ایک معمولی حادثے کا شکار ہوئی تھی، لیکن اب وہ مکمل طور پر صحت یاب ہے اور اچھی صحت سے ہے۔"

ڈیلن نے غصے سے اپنی کلائنٹ کو گھورا۔ ایلن ہینلے کو ایک اور کھانسی کا دورہ پڑا۔ بیسٹ کی آنکھوں میں ہمدردی تھی۔ "تمہیں اس کے بارے میں کیسے پتا چلا؟" اس نے وکیل سے پوچھا۔

"جب ویگمور نے صلح کی بات چھوڑ کر فیصلہ کیا کہ وہ مقدمہ چلائے گا۔ میں اسے تقریباً بیس ہزار ڈالر صلح کے معاوضے تک لے آیا تھا۔"

"بیس ہزار ڈالر بہت پیسہ ہے،" بیسٹ نے کہا۔

"اس کیس میں کچھ سنگین چوٹیں آئی ہیں،" ڈیلن نے کہا، اور اپنے پھیپھڑوں کو ٹھوکا۔

بیسٹ نے ماتھے پر بل ڈالا۔ "پھر،" اس نے کہا، "جیسا کہ میں دیکھ رہا ہوں، پہلی بات یہ ہے کہ تم اسٹیج کمپنی کے خلاف اپنا کیس ثابت نہیں کر سکتے، اور دوسری بات یہ کہ تم سنگین چوٹیں نہیں دکھا سکتے، تو تمہاری شکایت کچھ زیادہ غلط نہیں ہے۔"

"یہی ہے،" ڈیلن نے گڑبڑ کرتے ہوئے کہا۔ "یقیناً، میں ایلن ہینلے کو گواہ کے طور پر پیش کر سکتا ہوں اور ایک ڈاکٹر سے اس کی گواہی کے بارے میں مدد لے سکتا ہوں، لیکن تم جانتے ہو جج کیسے ہوتے ہیں تو جیسے ہی ویگمور ان کا تحریری بیان دکھاتا ہے کہ وہ مکمل صحت یاب ہو گئی ہے اور وہ اچھی صحت سے ہے، تو مجھے کچھ حاصل کرنے کا کوئی موقع نہیں ملے گا، سوائے چند سو ڈالر کے جو ڈاکٹر اور اسپتال کے بلوں کے لیے ہوں گے۔"

بیسٹ نے ایک لمحے کے لیے ماتھے پر بل ڈالا، پھر ڈیلن کو گھورا۔ "میں پیسہ لوں گا،" اس نے کہا۔

ڈیلن کا چہرہ فوراً سختی ہو گیا۔ "میں تمہیں ایک سو ڈالر کی پیشکش کر سکتا ہوں،" اس نے کہا، "اور تمہیں بیس ڈالر فی دن دوں گا۔"

بیسٹ نے سر ہلایا۔

ڈیلن کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ اس کی آواز جذبات سے بلند ہو گئی۔ "تم مجھے کیا سمجھتے ہو؟" اس نے پوچھا۔ "سانتا کلاز؟ تمہیں کیا لگتا ہے کہ پیسہ درختوں پر اگتا ہے؟۔ میرے پاس اخراجات کے لیے ایک ریتینر ہے، اور بس۔"

"کتنے کا ریتینر ہے؟" بیسٹ نے پوچھا۔

اس سوال کا جواب عورت نے دیا۔ "جو کچھ بھی تھا،" اس نے کہا۔ "ایک سو اٹھارہ ڈالر۔"

بیسٹ نے اپنی ٹوپی اٹھائی۔ "اللہ حافظ، ڈیلن،" اس نے کہا، اور دفتر سے باہر نکل گیا۔

وکیل نے ڈیسک کے کنارے کو کھینچا اور اپنے بھاری جسم کو کرسی سے نکال کر باہر آیا۔ "اب رک جاؤ، بیسٹ،" اس نے کہا۔ "تم نہیں"—

بیسٹ نے اس کے پیچھے پرائیویٹ آفس کا دروازہ زور سے بند کیا، قانون کی لائبریری سے گزرا، بیرونی دفتر کا دروازہ کھولا، اور نورما پیلٹن کو سر ہلاتے ہوئے دیکھا۔

"کیا کوئی نتیجہ نکلا؟" اس نے پوچھا۔

"نہیں نکلا،" اس نے کہا۔ "میں تمہارے باس کو برداشت نہیں کر سکتا۔ وہ مجھے بیمار کر دیتا ہے۔ وہ بڑا پھولا ہوا آدمی ہے۔"

"ہاں،" بیسٹ نے کہا، "تمہیں اس کے لیے کام کرنا چاہیے۔"

"اس نے جو کچھ بھی تھا لے لیا،" بیسٹ نے نفرت سے کہا، "اور پھر اُسے دفتر میں اِدھر اُدھر دھکیلتا ہے اور خود کو سنبھالنے کے لیے کچھ پیسہ کمانا چاہا— سو ڈالر سے زیادہ 'اخراجات' کے لیے۔ جہنم میں جائے، اس کو مقدمہ دائر کرنے اور کاغذات کی

مد میں پندرہ ڈالر سے زیادہ نہیں لگے، اور پھر وہ اتنا کنجوس تھا کہ کیس بند کرنے کے لیے جاسوس تک نہیں رکھا، بلکہ باقی ریٹینر کی رقم جیب میں ڈالی اور اسٹیج کمپنی کو صلح صفائی میں دھکیلنے کی کوشش کی۔ یہ اُسے سزا ملنی چاہیے۔"

بیسٹ دفتر کے پار قدم رکھتے ہوئے آیا، دروازہ زور سے بند کیا اور لفٹ کی طرف بڑھنے لگا۔

ایک چابی میں تالا لگا، ایک نوب گھمایا گیا۔ ایک دروازہ جس پر لکھا تھا، "فرینک سی۔ ڈیلن — اٹارنی ایٹ لا — پرائیویٹ" کھلا۔ ڈیلن کی خاکی رنگ کی بنیان دروازے کے سامنے آگئی۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

"ٹھیک ہے، بیسٹ، پرانے دوست،" اس نے کہا، "میں تم سے کچھ نہیں چھپاؤں گا۔ میں پیسہ فراہم کر دوں گا۔"

جاسوس ہال میں کھڑا رہا۔ اس کے چہرے پر کوئی مسکراہٹ نہیں تھی۔ "میں پیسہ چاہتا ہوں،" اس نے کہا، "نہ کہ اپنے لیے، بلکہ اس عورت کو چلانے کے لیے جب تک ہم اس کے لیے انصاف نہیں کر لیتے یا مقدمہ کو ٹرائل میں نہیں لے آتے۔ اور مجھے اس کام میں کچھ مدد کے لیے پیسہ چاہیے، اور میں نہیں چاہتا کہ اس بارے میں کوئی سوال کیا جائے کہ میں اس کے ساتھ کیا کرتا ہوں۔ تمہیں ویگمور اور اس کے جاسوسوں کے طریقہ کار کا اتنا ہی پتا ہے جتنا مجھے۔ ان کے پاس پانچ مہینے کا ایڈوانس ہے۔ مجھے جلد بازی میں کچھ کرنا ہے۔"

ڈیلن نے سانس لیا، ایک طرف ہو گیا اور سانس پھولتے ہوئے کہا: "چلو اندر آ جاؤ، بیسٹ۔ ہم یہ سب حل کر لیں گے۔"

"اور،" بیسٹ نے کہا، "مجھے وہ پتہ چاہیے جس پر اس نے روزگار حاصل کرنے کے لیے خط لکھا تھا۔"

ڈیلن نفرت سے غرایا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے کہا۔ "یہ وہ چیز ہے جو مجھے جلاتی ہے، بیسٹ۔ اس بدقسمت چالباز، ویگمور، نے وہاں پر پانچ سو تین، ٹرانسپورٹیشن بلڈنگ کا پتہ لکھا تھا۔ وہ ایئر لائن اسٹیج ویز کا کلیم ڈیپارٹمنٹ ہے۔"

بیسٹ دفتر میں داخل ہو گیا، اپنی جیب سے ایک نوٹ بک نکالی، ایلن ہینلے کو دی، اور تسلی دیتے ہوئے مسکرا دیا۔

"اس صفحے پر اپنا نام لکھو،" اس نے کہا، "جیسے تم نے وہ سوالنامہ پر لکھا تھا۔"

"تم کیا کرنے جا رہے ہو؟" ڈیلن نے پوچھا، بیسٹ کے کندھے کے اوپر جھک کر، اس کی سانسیں بیسٹ کے کان کے قریب گونج رہی تھیں۔

"مجھے کچھ پیسہ دو،" بیسٹ نے کہا، "اور خاموش ہو جاؤ۔ جتنا کم تمہیں اس کے بارے میں پتا ہو گا، اتنا ہی بہتر ہے۔"

باب سیکنڈ۔ لوہے کی طرح سخت

گلبرٹ بیسٹ نے شہر کی ڈائریکٹری کو مکمل طور پر چیک کیا۔ اس نے چار ایلن ہینلے کی فہرست بنائی تھی۔ ان میں سے دو گھریلو خواتین تھیں؛ ایک ٹوپی بنانے والی (میلنر) تھی؛ اور ایک اسٹینوگرافر (شارٹ ہینڈ لکھنے والی) تھی۔ اس کے پاس تین ایسی ایلن ہینلے بھی تھیں جن کے پہلے نام نہیں لکھے گئے تھے، بلکہ صرف ابتدائی حروف تھے، اور ان کے ابتدائی حروف "ای" تھے۔

وہ بالترتیب ای۔ ایل۔ ہینلے، ای۔ ایم۔ ہینلے، اور ای۔ اے۔ ہینلے تھیں۔

بیسٹ نے اسٹینوگرافر والی ایلن ہینلے کو اپنی سب سے بہتر امید کے طور پر منتخب کیا۔ وہ نائنٹی فرسٹ اسٹریٹ پر ایک اپارٹمنٹ میں رہتی تھی۔ اس نے اس کا پتہ نوٹ کیا، اپنی تیز گاڑی میں سوار ہوا، اپارٹمنٹ آسانی سے ڈھونڈ لیا، بیل پر انگلی رکھی، اور ایک یا دو سیکنڈ میں دروازے کھلنے کی آواز سنی۔ اس نے دروازہ کھولا، سیڑھیاں چڑھ کر دوسرے فلور پر ایک اپارٹمنٹ کا دروازہ آدھا کھلا پایا، جہاں ایک نوجوان عورت کی شکل پیٹھ موڑے نظر آ رہی تھی۔

"مس ہینلے؟" بیسٹ نے پوچھا۔

"ہاں، کیا ہے؟"

"مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔"

وہ کچھ ہچکچائی، مگر بیسٹ مسکرا کر اس کے پیچھے ایک کمرے والے اپارٹمنٹ میں داخل ہو گیا۔

"خوبصورت جگہ ہے،" بیسٹ نے کہا۔

"شکریہ،" اس نے نسبتاً سرد انداز میں کہا۔ "کیا آپ نہیں سمجھتے کہ آپ بہت زیادہ آزادانہ گھوم رہے ہیں؟"

"آپ کیا کرتی ہیں روزگار کے لیے؟" بیسٹ نے پوچھا۔

"کام کرتی ہوں — جب مل جائے۔"

"اب کیا کر رہی ہیں؟"

"کام کی تلاش کر رہی ہوں۔"

"میرے پاس ہے۔"

"کیا؟"

"کام۔"

وہ ایک نرم لکڑی کی میز کے پاس کھڑی تھی، جو مورنی کی طرح نظر آ رہی تھی۔

"چلیں،" اس نے کہا، "کیا چکر ہے؟"

"آپ اسٹینوگرافر ہیں؟"

"ہاں۔"

"بیروزگار ہیں؟"

"ہاں۔"

"کیا کوئی رشتہ دار یا کفیل ہیں؟"

"نہیں، یہاں نہیں۔ جب میرے پاس کچھ بھیجنے کو ہوتا تھا، میں اپنی ماں کی مدد کرتی تھی۔ وہ ڈینور میں ہے۔"

"یہ ایک موقع ہے،" بیسٹ نے کہا۔

"کیوں؟"

"کیونکہ آپ ڈینور جا رہی ہیں۔"

"سنیں، بڑے بھائی، میں کل پیدا نہیں ہوئی۔ اگر آپ مجھے بتائیں کہ آپ واقعی کیا چاہتے ہیں، تو ہم بہت بہتر طریقے سے بات کر سکیں گے۔"

بیسٹ نے سنجیدہ انداز میں اس کی طرف دیکھا۔ "میرے پاس آپ کے لیے ایک نوکری ہے،" اس نے کہا۔ "یہ ایک ایسی نوکری ہے جس کے لیے مجھے کسی کو ذاتی طور پر بھیجنا ہوگا۔ مجھے ایک اسٹینوگرافر چاہیے جو شارٹ ہینڈ میں لکھ سکے تاکہ وہ مکمل رپورٹ بنا سکے۔ میں ایک کیس پر کام کر رہا ہوں۔ آپ کو اس بات کی پرواہ نہیں ہونی چاہیے کہ وہ کیس کیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ ڈینور جائیں۔ وہاں کے تمام ہوٹلوں کا جائزہ لیں اور ایک آدمی کا پیچھا کریں جس کا نام والٹر مینگ ہے۔ اگر آپ اسے تلاش کر لیتی ہیں، تو میں چاہتا ہوں کہ آپ اس کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔ یہ معلوم کریں کہ وہ کیا کر رہا ہے، کہاں رہ رہا ہے، اور اس کے اخراجات کون اٹھا رہا ہے۔ پھر مجھے اس کی رپورٹ دیں۔"

بیسٹ نے اپنی جیب سے ایک کارڈ نکالا اور اسے اس کے حوالے کیا۔

"اوہ،" اس نے دلچسپی سے کہا، "ایک جاسوس، ہاں؟"

"کچھ لوگ کہتے ہیں کہ میں ہوں۔"

اس کے چہرے پر امید کی ایک جھلک نظر آئی۔ "تو پھر یہ کام سیدھا ہے۔"

"کیا؟"

"نوکری۔"

"یقیناً۔"

بیسٹ نے اپنا بٹوا کھولا اور نوٹ نکالے۔ "یہ ہیں ڈینور کے سفر کے پیسے،" اس نے کہا۔ "اچھی طرح سے ہوائی جہاز کی ٹکٹ لے لینا۔ براؤن پیلس ہوٹل میں قیام

کرنا۔ اپنے ہی نام —— ایلن ہینلے —— کے تحت رجسٹر کرنا۔ جب تم ہوٹل کے رجسٹرز دیکھ لو، تو جو کچھ بھی پاؤ، مجھے اطلاع کر دینا۔"

"لیکن اگر وہ وہاں ہو اور اپنے ہی نام سے رجسٹر نہ ہو؟"

"اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ بس سوال پوچھنا۔"

"کب روانہ ہونا ہے؟"

"جتنا جلدی ہو سکے، بیگ اٹھا کر روانہ ہو جاؤ۔ اور،" بیسٹ نے بے پرواہی سے کہا، "تمہیں مجھے اس اپارٹمنٹ کی چابیاں دے دینی چاہئیں۔"

"کیوں؟"

"کیونکہ مجھے اس کا استعمال کرنا ہے۔"

"میرے اپارٹمنٹ کا استعمال؟"

"بیسٹ نے کہا، اب بھی بٹوے کو کھولے ہوئے، "کہ میں اسے کرایے پر لے رہا ہوں۔"

وہ میز کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑی ہو گئی۔ "سنیں،" اس نے کہا، "اتنی دیر سے میری معدے میں صرف کافی اور ڈونٹس ہیں کہ مجھے بتانے کی ہمت نہیں ہو رہی۔ اپارٹمنٹ کا دو ماہ کا کرایہ باقی ہے۔ اگر تم اسے چاہتے ہو، تو وہ کرایہ تمہیں دینا ہوگا۔ اگر تم میرے ساتھ سچی بات کرنا چاہتے ہو، تو ہمیں نیچے ریستوران میں ایک میز پر بات کرنی ہوگی، جب تک تم مجھے اتنے پیسے نہ دے دو۔ اب کب شروع کرتے ہیں؟"

بیسٹ نے مسکراتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔ "ابھی،" اس نے کہا۔

☆☆☆☆☆

ایولن رین بیسٹ کے ذاتی دفتر میں بیٹھی تھی اور ایک قانونی فائل پر تیز تیز ایک فاؤنٹین پین چلا رہی تھی۔ فاؤنٹین پین کے نوک سے دستخط ہو رہے تھے، ہر دستخط ایلن ہینلے کا تھا، اور ہر دستخط میں اس کی بہترین صحت کے ساتھ ایلن ہینلے کے اس دستخط کی مشابہت تھی جو کل ڈیلن کے ذاتی دفتر میں دستخط کیا گیا تھا۔

بیسٹ نے سر ہلایا اور کہا، "اب تم نے یہ لکھ لیا ہے،" اس نے کہا۔ "اب تھوڑا اور تیزی سے کام کرنے کی کوشش کرو، ایولن۔"

اس نے سر ہلایا اور اپنے ہاتھوں کی حرکت تیز کر دی۔

"اچھا کام کر رہی ہو،" بیسٹ نے کہا۔ "اب مجھے اس کہانی پر یقین آ سکتا ہے کہ تم نے کس طرح ایک معافی کا جعلی دستخط کیا تھا جب تمہیں جیل بھیجا گیا تھا۔"

اس نے اس کی طرف دیکھا، اور اس کے چہرے پر نہ بے وقوف ہونے کی علامات تھیں نہ سختی۔ اس کی آنکھیں بڑی، سیاہ اور پراسرار تھیں۔ جب وہ بولی، اس کی آواز میں نرم اور مدھم لہجہ تھا۔

"بیسٹ،" اس نے کہا، "براہ کرم میرے بارے میں اس طرح بات مت کرو۔ میں جانتی ہوں کہ یہ صرف مذاق ہے، لیکن کوئی بھی سن سکتا ہے اور نہیں سمجھ سکتا کہ تم مذاق کر رہے ہو۔ میں نے تمہیں بتایا تھا کہ بچپن میں 'میں نے قلم سے تحریر کا ہنر سیکھا تھا۔ میرے پاس پرانے طرز کے استاد تھے — گیارہ سو کی دہائی کے باقیات۔ وہ مجھے قلم سے خوبصورت کبوتروں کی تصویریں بنانے کو کہتے تھے۔ تمہیں ان کے بزنس کارڈز دیکھنے چاہئیں، بیسٹ، وہ ہاتھ سے لکھے ہوئے تھے اور اتنی خوبصورتی سے سجے ہوئے تھے کہ ہر انچ میں کچھ خاص تھا" —

بیسٹ ہنسا اور اپنے ڈیسک کے دراز کو کھولا، ایک پرنٹ شدہ فوٹو نکالا جس میں روایتی زاویے تھے، اس پر انگلیوں کے نشان کا دھبہ تھا۔

یہ تصاویر ایولن رین کی تھیں، جو پانچ سال پہلے لی گئی تھیں جب اس کا چہرہ معصومیت سے بھرا ہوا تھا۔

ایولن رین نے فوٹو کو غصے سے گھورا۔ اس نے اپنی کرسی کو پیچھے کھینچا، کھڑی ہو گئی اور اپنے ہونٹ صاف کیے۔

"بیسٹ،" اس نے غصے اور بھری آواز میں کہا، "تم نے یہ کہاں سے حاصل کیا؟"

"میں نے یہ تلاش کیا،" بیسٹ نے کہا۔ "مجھے ہمیشہ لگتا تھا کہ اس پرانی قلمی تعلیم دینے والے استاد کی کہانی میں کچھ گڑبڑ ہے۔ میں نے تمہیں ایک مہینے پہلے کہا تھا کہ تم اپنے ہاتھ کا نشان شیشے کی سطح پر چھوڑو۔ اس پر تیل کی ایک پتلی تہہ تھی۔ میں نے تمہارے انگلیوں کے نشان حاصل کیے، اور"—

"تم گھٹیا دورخی چور ہو! تم سستے ٹن کے ٹارٹ والے جاسوس ہو، الّو کے پٹھے، چمچے!" وہ غصے میں بولی۔ "تم لعنتی بلیک میل کرنے والے گندے انسان! تمہیں کیا چاہیے؟ چلو اور سب کچھ بتا دو، تم نے مجھے پکڑ لیا۔ کیا ہے؟ کیا قیمت ہے؟"

بیسٹ ہنسا اور کرسی کی طرف اشارہ کیا۔ "بیٹھ جاؤ، ایولن،" اس نے کہا، "میں صرف چاہتا تھا کہ تم یہ سمجھو کہ ہم ایک دوسرے کو سمجھتے ہیں۔"

اس کے نتھنے کھلے ہوئے تھے، اور وہ تیز تیز سانس لے رہی تھی۔

"یہ بہت فرق ہوتا ہے،" جاسوس نے کہا، "اگر دو لوگ ایک دوسرے پر اعتماد کرتے ہوں۔ مجھے ہمیشہ ایسے لوگ پسند ہیں جنہیں میں جانتا ہوں کہ میں ان پر اعتماد کر سکتا ہوں۔ بہت سارے لوگ ایسے ہیں جو ایک جاسوس کو دوہرا دھوکہ دیتے ہیں۔ اب تم جانتی ہو کہ تم مجھ پر اعتماد کر سکتی ہو، اور اگر ایسا کچھ ہوا کہ میں تم پر اعتماد نہ کر سکوں، تو وہ—وہ بہت برا ہوگا، بس اتنا کیونکہ مجھے لوگوں پر اعتماد کرنا پسند ہے۔"

"تو یہ بات ہے،" اس نے کہا۔

"ہاں، یہی بات ہے۔"

اس نے دوبارہ قلم اٹھایا اور نام لکھنے کی کوشش کی، لیکن اس کا ہاتھ اتنا کانپ رہا تھا کہ وہ بمشکل قلم پکڑ سکی۔

"لعنت ہو تم پر،" اس نے نرم آواز میں کہا، پھر اس کی طرف دیکھا، اور اس کی آنکھوں میں جو پہلے سختی تھی، وہ اب غائب ہو چکی تھی، اور اس کی نظریں پراسرار اور گہری تھیں۔

"تم سخت ہو، بیسٹ،" اس نے نرم آواز میں کہا۔

"مجھے ہونا پڑتا ہے،" اس نے بے تاثراتی انداز میں کہا۔

اس نے اپنی جیب سے چابی کا گچھا نکالا، ایک چابی نکالی اور اس کی طرف پھینک دی۔ "کچھ سوٹ کیس لے جاؤ،" اس نے کہا، "اور نائنٹی فرسٹ اسٹریٹ والے اس اپارٹمنٹ میں منتقل ہو جاؤ، وہی جو میں نے تمہیں رہائش کے لیے دیا تھا۔"

اس نے چابی کو حیرانی سے دیکھا۔ "تو یہ جعلی پتہ نہیں ہے؟" اس نے پوچھا۔

"نہیں،" اس نے کہا، "یہ ایک حقیقی پتہ ہے۔"

"کیا تم چاہتے ہو کہ میں وہاں رہوں؟"

"ہاں۔"

"ایلن بینلے کے نام سے؟"

"ہاں۔"

"پھر،" اس نے کہا، "تمہیں لگتا ہے کہ لوگ مجھ سے ملنے آئیں گے۔"

"بالکل۔"

"لیکن سنو، تم سیدھی ہو، وہ یہ چیک کریں گے کہ میں کتنے عرصے سے وہاں رہ رہی ہوں۔"

بیسٹ ہنسا۔ "جب وہ یہ کریں گے،" اس نے کہا، "تو وہ پائیں گے کہ ایلن ہینلے نے اس اپارٹمنٹ میں تین مہینے سے زیادہ وقت گزارا ہے۔"

"بیسٹ،" اس نے کہا، "تم کچھ بہت عجیب و غریب کام کرتے ہو"!

اس نے سر ہلایا اور مسکرا دیا۔ "یہ میرا فنکارانہ مزاج ہے،" اس نے کہا۔ "مجھے ہر چیز کو فنکارانہ طریقے سے کرنا پسند ہے، اور مجھے وہ پچھلا سراغ چھوڑنا پسند نہیں آتا جسے کوئی بھی پیچھا کر سکے۔"

اس نے چابی اٹھائی اور اسے اپنی لمبی، حساس انگلیوں سے گھمایا۔ "بیسٹ،" اس نے کہا، "تم سخت ہو۔ بالکل لوہے کی طرح سخت ہو۔ تم ظاہری طور پر شائستہ ہو، لیکن اندر سے تم اتنے بے رحم ہو جتنا کوئی ہو سکتا ہے۔"

جاسوس نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا۔ "آؤ، میرے بارے میں بات کریں،" اس نے کہا، "جب تم اپنا کام مکمل کر لو۔ تمہیں پتہ ہے کہ تمہیں کیا کرنا ہے؟"

"ہاں۔"

"ٹھیک ہے، تو پھر شروع ہو جاؤ۔"

باب تھرڈ۔ ایلن ہینلے کا متبادل

ایولن رین، اپنے سیاہ آنکھوں میں دکھ اور معصومیت کی جھلک لیے، کچھ لمحوں تک دروازے کے گلاس کو گھورتی رہی، اس انداز میں کہ اس کا تذبذب دفتر میں کسی بھی شخص کو جو دروازے کے شیشے کے پینل کو دیکھ رہا ہو، صاف نظر آ رہا تھا۔

کچھ لمحے بعد اس نے دروازے پر ہچکچاتے ہوئے دستانے والے ناخنوں سے دستک دی۔

ٹائپ رائٹر کی آواز رک گئی، اور پھر ایک خاموشی چھا گئی۔ ایولن رین نے دوبارہ دستک دی۔

دروازے کے پیچھے قدموں کی آواز آئی۔ دروازہ کھلا، اور ایک تقریباً پینتیس سالہ عورت نے ایولن رین کو شک کی نگاہوں سے دیکھا۔

"کیا ہے؟" اس نے پوچھا۔

"یہ پانچ سو تین، ٹرانسپورٹیشن بلڈنگ ہے؟" ایولن رین نے پوچھا۔

"ہاں۔"

"میں ایلن ہینلے ہوں۔"

"مجھے سمجھ نہیں آئی۔"

"میں نے یہاں ایک سوالنامہ بھیجا تھا،" ایولن رین نے کہا۔ "یہ ایک ملازمت کے لیے درخواست تھی۔ مجھے اس بارے میں کچھ پتہ نہ چلا تو میں نے سوچا کہ ذاتی طور پر آ کر پوچھ لوں۔"

بوڑھی عورت نے اپنا چہرہ چمکایا۔ "سمجھ گئی،" اس نے آخر کار کہا، اس کی نگاہ میں ہمدردی تھی۔

"مجھے نہیں لگتا کہ آپ یہاں کوئی ملازمت حاصل کر سکیں گی،" اس نے دھیمی آواز میں کہا۔

"لیکن مجھے اُس شخص سے ملنا ہے جس نے ملازمت کا سوالنامہ وصول کیا تھا،" ایولن رین نے کہا۔ "اپنے اوپر پورا اعتماد ہے، مجھے لگا کہ میں نے سوالات کا بہت اچھا جواب دیا تھا۔ مجھے اس شخص سے ملنا ہے جو ملازمت کے ذمہ دار ہیں، اور"—

اتنے میں ایک اندرونی دفتر کا دروازہ اچانک کھلا۔ ایک مرد جو چشمے پہنے ہوئے تھا اور چہرے پر ایک معصوم اور دوستانہ مسکراہٹ تھی، بولا: "کیا ہے، گرٹی؟"

بوڑھی عورت نے ایک آہ بھری علامت بناتے ہوئے، ایولن رین کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا۔

"ایلن ہینلے،" اس نے کہا۔

دروازے پر کھڑے آدمی نے بھنویں چڑھائیں۔ "ہینلے؟" اس نے کہا۔

"ہینلے...

ایلن ہینلے؟ مجھے لگتا ہے کہ"—

عورت نے جلدی سے بات کاٹ دی۔ "ایلن ہینلے،" اس نے کہا، "اس نے سوالنامہ جمع کرایا تھا، مسٹر ویگمور۔ آپ کو یاد آنا چاہیے کہ آپ نے مس ہینلے کی درخواست ملازمت کا جواب دینے کے لیے ایک سوالنامہ بھیجا تھا۔"

ویگمور کا چہرہ ابھی بھی سوچ میں تھا۔

"یہ ایک سوالنامہ تھا،" اس کی سیکرٹری نے کہا، "جو امیدواروں کی صحت کی حالت اور ان کی اہلیت کا تعین کرنے کے لیے تھا۔"

اچانک ویگمور کے چہرے پر روشنی آئی اور اس کے انداز میں چمک آ گئی۔ اس نے اپنے ہاتھ ملائے، جھک کر مسکرایا۔

"ہاں، ہاں، ہاں،" اس نے کہا۔ "ہاں، بالکل۔ آئیے، مس ہینلے۔ مجھے اب بالکل یاد آگیا۔ براہ کرم میرے دفتر میں آجائیں۔ اب دیکھیں، مس ہینلے، جیسا کہ مجھے یاد ہے، آپ نے کہا تھا کہ آپ بہت اچھی صحت سے ہیں، کیا یہ نہیں تھا؟"

ایولن رین نے سر ہلایا۔

ویگمور کا ہاتھ اس کے کندھے پر رکھا تھا، اور اس کا ہاتھ اس کے بازو سے ہوتا ہوا کہنی تک پہنچا۔ ایک نرم دباؤ کے ساتھ اس نے اسے اندر کے دفتر کی طرف رہنمائی کی۔

"ہاں، ہاں، ہاں،" اس نے کہا، جیسے بلی نے تازہ کریم کا پیالہ پایا ہو، خوشی سے پُر سکون۔ "مجھے آپ بالکل یاد ہیں۔ میں آپ کے سوالنامے کے جوابات سے بہت متاثر ہوا تھا۔ واقعی بہت متاثر ہوا تھا۔ براہ کرم، فوراً آجائیں۔"

وہ تھکی ہوئی آنکھوں والی سیکرٹری واپس اپنی ٹائپ رائٹر کی طرف گئی اور کام کرنے کی کوشش کی، اس کی نظریں نجی دفتر کے دروازے پر تھیں جب وہ زور سے بند ہوا۔ کچھ لمحوں بعد اس نے ایک آہ بھری اور ٹائپ رائٹر پر کام دوبارہ شروع کرنے کی کوشش کی۔

اندر کے دفتر میں، سیم ویگمور اس طرح کی گرمجوشی سے میزبان کر رہا تھا جیسے وہ خود کو اس کے لیے پیش کر رہا ہو۔ اس نے ایولن رین کو کرسی پر بٹھایا اور خوشی سے سر ہلایا۔

"مجھے بہت خوشی ہوئی کہ آپ نے کال کی،" اس نے کہا۔ "میں آپ کو لکھنے والا تھا اور آپ کو کال کرنے کے لیے کہتا، لیکن میں اسے ملتوی کرتا رہا۔ اب مجھے بتائیں، مس ہینلے، آپ ایک حادثے کا شکار ہوئیں تھیں، مجھے یاد ہے کہ آپ نے کہا تھا۔ میں ظاہر ہے، ملازمت کے امیدواروں کی ذاتی صحت کے بارے میں بہت فکرمند

ہوں۔ مجھے ڈر ہے کہ ایک حادثہ آپ کو وہ مشکل کام کرنے سے روک سکتا ہے جو مجھے درکار ہے۔"

"میں اتنی مضبوط ہوں کہ کسی بھی چیز کا مقابلہ کر سکوں،" ایولن رین نے کہا۔

ایئر لائن اسٹیج ویز کے چیف کونسل کی مسکراتی ہوئی آنکھیں اس کا جائزہ لے رہی تھیں۔

"مجھے پورا یقین ہے کہ آپ کر سکتی ہیں، میری پیاری، لیکن کیا آپ کو برا نہیں لگے گا اگر آپ کھڑی ہو کر کہنیوں اور گھٹنے کو لچکائیں ... آہ، یہ ہے ... بہت اچھا ہے۔ کسی بھی تکلیف کا احساس نہیں ہے۔ مکمل طور پر اعضاء صحیح سے استعمال میں ہے۔ اور آپ کے پھیپھڑوں کا کیا حال ہے، میری پیاری؟ کیا آپ گہرا سانس لے سکتی ہیں؟ سینے کی توسیع دیکھیں ... آہ، ہاں، بہت اچھا، لیکن مس ہینلے، ویسے، ہم یہ سب کچھ اچھے طریقے سے کرتے ہیں جب ہم یہ کر رہے ہیں۔ براہ کرم دوبارہ بیٹھ جائیں۔"

ویگمور کی انگلی ایک بٹن پر دب کر نیچے گئی۔ بیرونی دفتر کا دروازہ کھلا اور اس کی سیکرٹری نے جوڑے کو طنز کی نظر سے دیکھا، اس کا چہرہ بے تاثر تھا، جیسے ماسک ہو۔

"ڈاکٹر کار کو یہاں آنے کے لیے کہو، براہ کرم،" ویگمور نے کہا۔ "انہیں بتا دو کہ یہ بہت ضروری ہے۔"

سکریٹری نے سر ہلایا اور دروازہ بند کر دیا۔

ویگمور نے اپنی پُرسکون مسکراہٹ کے ساتھ بات جاری رکھی: "آپ سمجھتی ہیں کہ ہماری سب سے اہم پوزیشنز،" اس نے کہا، "ان خواتین کی ضرورت ہوتی ہے جو اچھی صحت سے ہوں۔ ظاہر ہے، ہم آپ کا تفصیلی معائنہ نہیں کریں گے، مس ہینلے، جب تک کہ ہمیں یہ نہ لگے کہ آپ کی دوسری اہلیتیں مکمل طور پر تسلی بخش

ہیں۔ دراصل، میں یہ کہوں گا کہ آپ کی صحت کا مسئلہ وہ واحد چیز ہے جو آپ کو ایک اچھے ملازمت کے موقع سے روک رہا ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا، میں آپ سے کہنے والا تھا کہ آپ تشریف لائیں، اور"——

اسی دوران نجی دفتر کا دروازہ کھلا، اور ایک لمبا، گنجا شخص سفید کوٹ میں ملبوس اندر آیا، جس کی جیب سے اسٹیتھواسکوپ کی کان کی پٹیاں باہر نکل رہی تھیں۔

ویگمور نے کھڑے ہو کر کہا: "باب، یہ ایلن ہینلے ہیں۔ آپ کو یہ نام یاد آنا چاہیے۔ ایلن ہینلے۔ میں آپ کی توجہ اس حقیقت کی طرف دلاتا ہوں کہ مس ہینلے نے ایک سوالنامہ دستخط کر کے ہمیں ملازمت کے لیے درخواست دینے کے مقصد سے بھیجا تھا۔"

"اور مس ہینلے، یہ ڈاکٹر باب کار ہیں، میرے ساتھیوں میں سے ایک۔ وہ آپ سے چند سوالات کرنا چاہیں گے اور آپ کا معائنہ کریں گے۔ کیا آپ ان کے دفتر میں ان کے ساتھ جانا چاہیں گی؟ یہ صرف ایک معمولی معائنہ ہوگا، کچھ ایسا نہیں جو آپ کو شرمندگی کا باعث بنے۔"

ایولن رین تھوڑی سی گھبرا سی گئی، اور اسے دفتر سے باہر جانے کی اجازت دے دی۔ دس منٹ بعد ٹیلیفون کی گھنٹی بجی اور باب کار کی محتاط آواز ویگمور کے کانوں میں سنائی دی۔

"سنیں، سیم، اس میں کچھ گڑبڑ ہے۔"

"کیا مطلب؟"

"وہ لڑکی بالکل ٹھیک ہے۔ وہ بہت اچھی ہے۔ کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ وہی ہے؟"

"یقیناً،" ویگمور نے جوش سے کہا۔ "ہم نے کسی کو اس عورت سے رابطہ کرنے بھیجا تھا جو حادثے میں شامل تھی، اس سے بات کی اور یہ سب کچھ، اور اس انسان نے اسے وہ خط لکھتے ہوئے دیکھا تھا جس میں اس نے ملازمت کا سوالنامہ مانگا تھا۔"

"خیر، اگر اس عورت نے کبھی کسی حادثے کا سامنا کیا ہے تو وہ اس کا کوئی نشان نہیں دکھاتی۔"

"یقیناً وہ نہیں دکھاتی، یہ بس ایک اور ایسا کیس ہے، حالانکہ ہمیں لگا تھا کہ اس میں کچھ سنگین چوٹیں آئی تھیں۔ ایک پسلی نے پھیپھڑے کو چھیدا، اور اس کے نتائج بہت برے تھے۔"

"خیر،" ڈاکٹر کار نے کہا، "اس عورت کی پسلی نے کبھی اس کے پھیپھڑے کو نہیں چھیدا۔"

ویگمور نے غور سے اپنی بھنویں چڑھائیں۔ "صرف اس بات کو یقینی بنانے کے لیے،" اس نے کہا، "میں وہ سوالنامہ بھیجوں گا۔ تم اسے اپنا نام دستخط کرنے کے لیے کہو اور دیکھو کہ دستخط میل کھاتے ہیں یا نہیں۔ معلوم کرو کہ وہ اب کہاں رہ رہی ہے اور پھر میں اس کی جانچ پڑتال کروں گا تاکہ یہ یقین دہانی ہو سکے کہ وہ جعلی نہیں ہے۔"

ویگمور نے ٹیلیفون بند کیا، اپنے سیکرٹری کو بٹن دبایا اور کہا۔ "وہ ایلن ہینلے کا سوالنامہ ڈاکٹر کار کے دفتر میں فوراً بھیج دو۔"

ایولن رین، سب سے زیادہ ہلکے اور آرام دہ لباس میں ملبوس، نائنٹی فرسٹ اسٹریٹ والے اپارٹمنٹ میں بیٹھ کر سگریٹ پی رہی تھی۔ وقفے وقفے سے وہ اپنی بائیں کلائی پر گھڑی دیکھ کر ماتھے پر بل ڈالتی۔ ایک بار وہ اٹھ کر آئینے میں خود کو دیکھنے

کے لیے کھڑی ہوئی، آئینے اور کھڑکی کے درمیان کھڑی ہو گئی تاکہ کھڑکی سے آنے والی روشنی اس کے جسم کی لکیروں کو واضح طور پر دکھا سکے۔

وہ اپنی تیسری سگریٹ پی رہی تھی جب دروازے کی بیل کی آواز سنائی دی۔

اس نے فوراً برقی دروازہ کھولنے والا بٹن دبایا، آخری بار آئینے میں خود کو دیکھا، سگریٹ کو بجھایا، اور جب دروازے پر دستک ہوئی، تو اس نے دروازہ صرف تین انچ کھولا۔

"ارے، گل بیسٹ!" اس نے کہا، "تمہیں یہاں آنا تھا آدھے گھنٹے بعد۔ میں تو نہیں آتی جب تک میں کپڑے نہ پہن لوں۔"

"میں آدھے گھنٹے دیر سے آیا ہوں،" جاسوس نے کہا۔

"کیوں؟ یہ نہیں ہو سکتا۔ میری گھڑی شاید رک گئی ہو۔"

اس نے ماتھے پر بل ڈالا۔ "چلو، آنکھوں سے کھیلنا بند کرو اور مجھے اندر آنے دو۔"

"لیکن میں ابھی تیار نہیں ہوں۔"

"تمہارے پاس کچھ تو ہے، ہے نا؟"

"ہاں، لیکن میں بالکل ایسے تیار نہیں ہوں کہ مہمانوں کو خوش آمدید کہوں۔"

بیسٹ نے ایک گالی دی، دروازہ کھولا، اندر آیا اور بیٹھ گیا۔

"میں ابھی ابھی نہا کر نکلی ہوں،" ایولن رین نے کہا۔

بیسٹ چیئر کی طرف بڑھا، بیٹھا، ایولن رین کو دیکھتے ہوئے، پھر اپنی نظریں اس کی کھلی نظروں سے ہٹا کر دوسری طرف کر لیں۔

"کیسا رہا؟" اس نے پوچھا۔

"جیسے میں نے تمہیں فون پر بتایا تھا۔ ٹھیک تھا۔"

"کیا انہوں نے اس پر یقین کیا؟"

"کیا ہوا؟"

"میں نے اس شخص سے ملاقات کی جو فلموں میں پادری کی طرح دکھتا تھا۔"

"وہ ویگمور تھا۔"

"ہاں۔"

"اس نے کیا کیا؟"

"مجھے اپنے جوڑوں کو حرکت دینے، کھینچنے اور لچکانے کے لیے کہا۔ پھر اس نے ایک ڈاکٹر کو بلایا۔"

"ایک شخص جس کا نام کارَ تھا؟"

"ہاں۔"

"وہ ان کا باقاعدہ اسٹینڈ بائی ہے۔ کارَ نے کیا کیا؟"

اس نے ہنستے ہوئے کہا۔ "اس نے یہ سب آہستہ آہستہ شروع کیا۔ وہ دلچسپی لے رہا تھا۔ میں بس ایک غیر مخلص چھوٹی سی لڑکی تھی۔ وہ اور اس کی آفس نرس نے مجھے بہت باریک بینی سے جانچا، پھر اس نے شک کیا اور ویگمور کو فون کیا۔ ویگمور نے سوالنامہ بھیج دیا۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں اپنا نام کا دستخط کروں اور اپنی تاریخ کے بارے میں کچھ لکھوں، پھر آخر کار ڈاکٹر باہر آیا اور مجھ سے پوچھا کہ کیا میں نے کبھی کوئی گاڑی کے حادثے کا سامنا کیا ہے۔ میں نے اسے بتایا کہ نہیں، جیسا کہ سوالنامے میں جس حادثے کا ذکر کیا تھا وہ ایک ٹرام کا حادثہ تھا جس میں مجھے ٹخنے میں ہلکی سی چوٹ آئی تھی، لیکن کوئی ہڈی نہیں ٹوٹی۔ یہ وہی تھا جو تم نے مجھے کہنے کو کہا تھا، تھا نا؟"

"ہاں۔ کیا انہوں نے اس پر یقین کیا؟"

"اس سے ہلچل مچ گئی۔"

"کیا ہوا؟"

"دفتر میں اتنی بے ترتیبی ہو گئی کہ جیسے سب مکھیاں ہوں۔ انہوں نے مجھے اپنا نام کم از کم ایک درجن بار دستخط کرنے کو کہا، اور وہ مجھے یہ دیکھتے رہے کہ کہیں میں ان کے ساتھ کوئی چالاکی نہ کر جاؤں۔ میں نے ان کو یہ کہہ کر بہکایا کہ انہوں نے سوالنامہ غلط عورت سے حاصل کیا تھا۔ ویگمور اتنا غصے میں تھا کہ وہ تقریباً مر ہی گیا۔ میں نے اسے ٹیلیفون پر سنا کہ وہ اس عورت کے تفتیش کار کو نکال رہا تھا جس نے ایلن ہینلے کو سوالنامہ دیا تھا۔"

"پھر کیا ہوا؟"

"پھر جب ہلچل ختم ہو گئی، تو میں نے دکھایا کہ میں بہت غصے میں ہوں اور پورے ادارے پر نقصان کا دعویٰ کرنے کی دھمکی دی کیونکہ انہوں نے مجھے دھوکہ دیا اور میرے ساتھ مذاق کیا۔ میں نے انہیں کہا کہ اب مجھے سب کچھ سمجھ آ گیا ہے، کہ یہ سب ایک جال تھا، اور میں نے ڈاکٹر کار پر الزام لگایا کہ اس نے پورے معائنے کو جعلی بنایا تاکہ وہ میرے کپڑے اُتار سکے اور مجھے چھو سکے۔ تمہیں اس کا چہرہ دیکھنا چاہیے تھا جب میں نے یہ کہا۔ اس کا چہرہ سرخ ہو گیا جیسے اُبالے ہوئے چقندر کی طرح۔"

"پھر کیا ہوا؟"

"پھر انہوں نے مجھے سو ڈالر ماہانہ پر نوکری کی پیشکش کی۔ میں نے ان کی ہنسی اُڑائی۔ پھر انہوں نے مجھے سو پچاس ڈالر کی پیشکش کی۔"

"میں نے پانچ سو ڈالر نقد صلح کا مطالبہ کیا، اور پھر میں نے چالاکی دکھائی۔"

"کیا تھا وہ؟"

ایولن رین نے جاسوس کی طرف چپکے سے دیکھا اور کہا۔ "میں نے ڈاکٹر کار کی میز سے سوالنامہ اٹھایا اور اپنے بیگ میں ڈال لیا۔ میں نے کہا کہ میں اسے شواہد کے طور پر رکھوں گی۔"

"اچھی لڑکی۔"

"میں نے دیکھا کہ وہ چیز جو ڈاکٹر کو سب سے زیادہ پریشان کر رہی تھی، وہ پیشہ ورانہ تعلقات کی بات تھی۔ میں نے اس پر زور ڈالا۔"

"کیا انہوں نے صلح کیا؟"

"نہیں، انہوں نے نقد صلح نہیں کیا۔ انہوں نے مجھے نوکری کی پیشکش کی۔"

بیسٹ نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔ "کہاں ہے سوالنامہ؟" اس نے کہا۔

اس نے میز کی طرف بڑھ کر اپنا بیگ کھولا، ایک تہہ شدہ کاغذ نکالا اور جاسوس کو دے دیا۔

بیسٹ نے اس پر نظر ڈالی۔ جیسے ہی وہ پڑھ رہا تھا، اس نے افسردگی کے ساتھ سر ہلایا۔

"لعنتی چھوٹی بیوقوف،" اس نے کہا۔

اس نے سوالنامہ اپنی جیب میں ڈال لیا۔ "انہوں نے تمہارا پتہ لیا؟"

"ہاں۔"

"وہ تمہاری جانچ پڑتال کریں گے۔"

"مجھے پتا ہے۔"

"کیا تمہیں لگتا ہے کہ تم اس کو جھانسہ دے سکو گی؟"

"یقیناً۔"

"انہیں تم اپنی انگلیوں کے نشانات نہ لینے دینا۔"

"کیا تمہیں لگتا ہے کہ میں کل پیدا ہوئی ہوں؟ وہ اب خوفزدہ ہیں — ڈرے ہوئے ہیں کہ وہ ایک نقصان کے مقدمے میں پھنس جائیں گے۔"

"شاید کچھ وقت کے لیے،" بیسٹ نے کہا اور مسکرا کر کہا، "لیکن جب ویگموریہ سمجھے گا کہ اس سارے کام کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس نے وہ سوالنامہ کھو دیا جو ایلن ہینلے کے خلاف اس کا سب سے بڑا ثبوت تھا، تو وہ خود کو بہت کمزور محسوس کرے گا۔ وہ آ کر تمہیں چیک کریں گے۔ اگر وہ یہ پائیں کہ تم ایلن ہینلے نہیں ہو، تو وہ شاید تمہیں کاغذ چوری کرنے کے الزام میں گرفتار کرنے کی بات کریں گے۔"

"چوری؟" اس نے کہا، "میں نے وہ کاغذ ان کی آنکھوں کے سامنے ہی رکھا تھا، اور میرے پاس ڈاکٹر کار کے خلاف ابھی بھی غیر پیشہ ورانہ سلوک کا الزام ہے۔"

"کیا یہ ان کو پریشان کرتا ہے؟" بیسٹ نے پوچھا۔

"یہ انہیں پریشان کرتا ہے۔"

بیسٹ نے کھڑے ہو کر اپنی ٹوپی اٹھائی۔

"ارے تھوڑی دیر رک جاؤ، بیسٹ، تم نہیں جاؤ ابھی۔"

بیسٹ نے ایش ٹرے کی طرف اشارہ کیا جس میں دو سگریٹ کے ٹکڑے اور تیسرا آدھا سگریٹ تھا۔ "اگلی بار،" اس نے کہا، "جب تم ابھی ابھی نہا کر نکلی ہو، تو انتظار کرتے ہوئے دو اور آدھے سگریٹ نہ پیو۔"

وہ دروازے کی طرف بڑھا۔

ایولن رین اس کے پیچھے تیز قدموں سے دوڑی۔ اس کا ریشمی نیگلیجے پیچھے کی طرف بہہ رہا تھا، اس کا چہرہ سفید تھا، اور اس کی آنکھیں غصے سے سیاہ ہو گئی تھیں۔

"لعنت ہو تم پر، بیسٹ،" اس نے کہا، "تم کیا اشارے کر رہے ہو؟ تم مجھے کس قسم کی لڑکی سمجھتے ہو؟ مجھے تمہارے گندے طنز برداشت کرنے کی ضرورت نہیں ہے بس اس لیے کہ"—

اس نے دروازہ کھولا، پیچھے مڑ کر اس کی طرف دیکھا، اور مسکرا کر کہا۔ "کمال کی لائن ہے،" اس نے کہا۔ "اسے ایئر لائن اسٹیج ویز کے لڑکوں کے لیے بچا کر رکھو۔"

جب اس نے دروازہ بند کیا، تو وہ چند سیکنڈ کے لیے دروازے کو گھورتی رہی، پھر بیڈ کی طرف دوڑتے ہوئے گئی، اپنے آپ کو منہ کے بل پھینکا اور روتے ہوئے لمبے اور شدید آہیں بھریں، جو اس کے جسم کے ہر حصے کو ہلا رہی تھیں۔

باب فورتھ۔ چالباز جال

گلبرٹ بیسٹ کی سیکرٹری نے ٹیلیفون آپریٹر کی نقل کرتے ہوئے کہا۔
"مسٹر ویگمور کے لیے طویل فاصلے سے کال کی ہے،" اس نے کہا۔ "کیا مسٹر ویگمور وہاں ہیں؟"
"ہاں،" ایک عورت کی آواز آئی۔ "کون بات کر رہا ہے؟"
"مینگ نام کا ایک شخص۔ کیا آپ مسٹر ویگمور کو لائن پر بلا سکتی ہیں؟"
"کیا مسٹر مینگ لائن پر ہیں؟"
"ہاں۔"
"بہت اچھا۔ لائن پر رہیں۔"
چند لمحے بعد، ویگمور کی آواز احتیاط سے آئی۔ "ہیلو، کیا ہے؟"
بیسٹ، اپنے ڈیسک کے کنارے بیٹھا، فرانسیسی ٹیلی فون کو کان سے لگائے بولا، "تم جانتے ہو کہ یہ کون بول رہا ہے، ویگمور۔"
"کون ہے؟"
"میں نام لینا نہیں چاہتا لیکن آپ جانتے ہیں، میں اسٹیج کا ڈرائیور ہوں۔"
اب بھی خاموشی تھی۔ "تم جانتے ہو—والٹر مینگ،" بیسٹ نے بے ساختہ کہا۔
"کیا چاہیے تمہیں؟" ویگمور نے پوچھا۔
"سنیں،" بیسٹ نے کہا، اپنی آواز میں اضطراب اور خوف کی جھلک دکھاتے ہوئے، "یہاں کچھ جاسوسی آلات ہیں۔ انہیں پتا چل گیا ہے کہ میں کہاں ہوں۔ کسی نہ کسی طریقے سے کچھ معلومات لیک ہو گئی ہیں۔ میں کہیں اور جا رہا ہوں، اور فوراً جا رہا ہوں۔ کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہاں جانا چاہیے؟"

"کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ تمہارے پیچھے ہیں؟"

"ہاں، مجھے یقین ہے۔ میں سب کچھ ٹیلیفون پر نہیں بتا سکتا۔ تم مجھے کہیں جانے کے لیے بتاؤ، اور پھر میں وہاں سے رپورٹ کروں گا۔"

"کیا تم صحیح سلامت جا سکو گے؟"

"ہاں، مجھے لگتا ہے کہ میں جا سکوں گا۔"

کچھ دیر خاموشی رہی، اور پھر ٹیلیفون میں ہلکی سی سٹیٹک کی آواز آئی۔ پھر کاغذ کے کھسکنے کی آواز آئی۔

"تم وہاں سے تین پانچ پر ٹرین لے سکتے ہو۔ بگ اسپر نگس جا کر پیلس ہوٹل میں رجسٹر کرو"!

"کیا مجھے وہی نام استعمال کرنا چاہیے؟" بیسٹ نے پوچھا۔

"نہیں۔ پیٹ فری مین کے نام سے رجسٹر کرو، سان فرانسسکو سے۔"

"ٹھیک ہے۔ تمہیں مجھے کچھ پیسہ بھیجنا پڑے گا۔"

دوسری طرف کی آواز میں سخت بے چینی تھی۔ "پیسہ گیا جہنم میں!" ویگمور نے کہا۔ "ہم نے تمہیں پیسہ بھیجنے کے سوا کچھ نہیں کیا! تم کیا سمجھتے ہو تم کیا کر رہے ہو؟"

"سنیں،" بیسٹ نے کہا، اپنی آواز میں شکایت کی جھلک ڈال کر، "تم نے مجھے اتنا نہیں بھیجا، اور اس طرح چھپے رہنا مہنگا پڑتا ہے۔ اور یہ سب کچھ نہیں ہے۔ ایک آدمی نے مجھے کل بتایا تھا کہ وہ جانتا ہے، کہ تم لوگ مجھے بہت سارے وعدوں کے ساتھ ٹال مٹول کر رکھنا چاہتے تھے اور مطلب پورا ہونے کے بعد تم مجھے چھوڑ دینے والے تھے۔"

"یہ سب فضول باتیں ہیں۔ تم جانتے ہو کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ ہم تمہیں قصوروار نہیں سمجھتے۔"

"مجھے پتا ہے، لیکن پھر بھی مجھے پریشانی ہوتی ہے، اور مجھے سفر کرنا ہے۔ کل مجھے تھوڑی سی بدقسمتی کا سامنا ہوا۔ تم جانتے ہو، یہاں بیٹھے رہنا اور کچھ نہ کرنا بور ہو جاتا ہے۔ میں ایک پوکر کے کھیل میں شامل ہو گیا اور تھوڑا سا ہار گیا — زیادہ نہیں — لیکن کچھ تو ہار گیا۔ مجھے پیسوں کی ضرورت ہے اگر مجھے سفر کرنا ہے۔"

ویگمور کی آواز غصے سے کانپ رہی تھی۔ "تم پوکر کے کھیلوں سے دور رہو!" اس نے کہا۔ "تم ہمیں دھوکہ دینے کی کوشش کر رہے ہو۔ تم سمجھتے ہو کہ ہم تمہاری گواہی سے ڈرتے ہیں اور تم ہمیں بلیک میل کر سکتے ہو۔ اگر تم نے ایسا کچھ کیا تو تم سیدھے جیل جا سکتے ہو۔ اور یہ مت سمجھنا کہ میں مذاق کر رہا ہوں"!

"میں کچھ غلط نہیں کر رہا، لیکن ایک آدمی کو خرچ کے لیے پیسے تو چاہیے ہوتے ہیں، کیا نہیں؟"

"میں تمہیں سو ڈالر کا چیک بھیجوں گا، اور یہ تمہیں ایک ہفتے کے لیے کافی ہونا چاہیے۔"

"اوہ، بگ اسپرنگس کی جگہ مہنگی ہے۔ وہ کسی قسم کا ریزورٹ سے کم نہیں ہے؟"

"اس موسم میں نہیں۔ تم وہاں جاؤ، اور تمہیں سو ڈالر کا چیک میل میں آ جائے گا۔"

"دیکھو،" بیسٹ نے کہا، "یہ ایک عجیب جگہ ہے۔ میں پیٹ فری مین کے نام سے میل وصول کروں گا، لیکن اگر میں بینک جا کر چیک کیش کراؤں گا تو وہ والٹر مینینگ کے نام پر ہونا چاہیے، کیونکہ میرا ڈرائیونگ لائسنس اور تمام شناختی دستاویزات اسی نام پر ہیں۔"

"یقیناً،" ویگمور نے کہا، "میں سمجھ گیا۔ تم وہ ٹرین پکڑو اور پوکر کے کھیلوں سے دور رہو۔ مزید یہ کہ کمپنی پر اعتماد رکھو اور وہ ساری فضول باتیں جو تمہیں کہی جا رہی ہیں، ان پر دھیان دینا بند کرو۔"

اس نے ریسیور رکھ دیا، اور گلبرٹ بیسٹ نے بھی اپنا ریسیور نیچے رکھا اور اپنی سیکرٹری کو اشارہ کیا کہ کنکشن منقطع کر دے۔

اس نے سیکرٹری کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھا۔ "مجھے یہ دو،" اس نے کہا، "تمام لائنوں کے ٹائم ٹیبل جو بگ اسپرنگس تک جاتی ہیں۔ ان ٹرینوں کی فہرست بناؤ جو مختلف سمتوں سے آتی ہیں اور وہ ٹرینیں الگ کرو جو سہ پہر تین بج کر پانچ منٹ پر اسٹیشن پر رکتی ہیں۔ والٹر مینگ کا پتہ ڈرائیور کے لائسنس کی درخواست سے معلوم کرو جو موٹر وہیکل ڈیپارٹمنٹ میں فائل کی گئی ہے۔"

"کسی کو ان جگہوں پر بھیجو جہاں ٹرینیں بگ اسپرنگس پہنچتی ہیں اور سہ پہر تین بج کر پانچ منٹ پر رکتی ہیں۔ ہوٹلوں کی چھان بین کرو جب تک کہ تم وہ آدمی تلاش نہ کر لو جو والٹر مینگ کی تفصیل سے ملتا ہو۔ وہ کسی فرضی نام سے رجسٹرڈ ہوگا اور ہوٹل کے ارد گرد گھوم رہا ہوگا۔ ایسا بندہ بھیجو جو اس سے بات چیت کر کے دوستی شروع کر سکے، کیونکہ مینگ کو کسی دوست کی تلاش ہوگی۔"

سیکرٹری نے اثبات میں سر ہلایا۔ "کیا کچھ اور چاہیے؟"

"ہاں، ایک خط ایلن ہینلے کو براؤن پیلس ہوٹل بھیجو۔ اسے کہو کہ فوراً ہوائی جہاز سے بگ اسپرنگس جائے اور وہاں پیلس ہوٹل میں اپنے ہی نام پر رجسٹر کرے۔ اسے مزید ہدایات کا انتظار کرنے کو کہو۔ اور ہاں، مجھے کچھ نقدی اور میرا سفری بیگ دے دو۔"

"آپ کہاں جا رہے ہیں؟"

"بگ اسپرنگس کے پیلس ہوٹل،" اس نے کہا۔ "اگر تمہیں میری ضرورت ہو تو تم مجھے پیٹ فری مین کے نام سے تلاش کر سکو گے۔ میں اسی نام سے رجسٹر ہوں گا۔ میں وہاں ایک کیس پر کام کرنے جا رہا ہوں۔"

بگ اسپر نگس ریزورٹ تعطیلات گزارنے والوں میں کافی مشہور تھا۔ گرمیوں کے عروج پر وہاں کی تمام رہائشیں بک ہو جاتی تھیں، لیکن اس وقت پیلس ہوٹل اپنی مکمل گنجائش کے صرف ایک چوتھائی حصے میں کام کر رہا تھا۔

گلبرٹ بیسٹ نے ہوٹل میں پیٹ فری مین کے نام سے رجسٹر کیا۔

"کیا میرے لیے کوئی میل آئی ہے؟" اس نے پوچھا۔

کلرک نے خطوط کے ڈھیر کو کھنگالا، پھر ایک لمبا لفافہ نکالا جس پر بھیجنے والے کی تفصیلات واضح نہیں تھیں، سوائے اس کے کہ یہ ٹرانسپورٹیشن بلڈنگ کے کمرہ نمبر ۵۰۳ سے آیا تھا۔

بیسٹ نے خط اپنے کمرے میں لے جا کر کھولا۔ اس میں پیلس ہوٹل، بگ اسپر نگس کے لیے پیٹ فری مین کے نام سے ایک خط تھا۔

یہ خط ویگمور کی پچھلی باتوں کے مقابلے میں زیادہ نرم لہجے میں لکھا گیا تھا۔ اس میں ایئر لائن اسٹیج ویز انکارپوریٹڈ کا ایک چیک تھا، والٹر مینگ کے نام پر سو ڈالر کی رقم کے ساتھ۔ خط میں کہا گیا تھا کہ کمپنی اس کے تعاون کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے، اور مستقبل میں اس کا بدلہ دینے کی کوشش کرے گی۔ یہ بھی لکھا تھا کہ مسٹر فری مین کو "الگ تھلگ" زیادہ دیر تک نہیں رہنا پڑے گا، اور وہ سمجھتے ہیں کہ بے کاری پریشان کن ہو سکتی ہے، لیکن آج کے دور میں ایک اچھی نوکری کو برقرار رکھنا بھی ضروری ہے۔

یہ ایک دوستانہ اور خوش آئند خط تھا، جس کا مقصد دوستی اور وفاداری کو مضبوط کرنا تھا۔

خط کے آخر میں سیم سی ویگمور کے دستخط تھے۔

بیسٹ نے خط کو اپنی کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھا، فون اٹھایا، اور آپریٹر سے کہا، "میں ایک لڑکی کو ہینلے کے نام سے ہوٹل میں رجسٹر ہونے کے لیے آتے ہوئے توقع کر رہا ہوں۔ جب وہ آئے، تو براہ کرم فوراً مجھے اطلاع دیں۔"

پھر اس نے اپنے جوتے، کوٹ اور بنیان اُتارے، تکیے بستر پر رکھے، آرام سے لیٹ گیا اور ایک میگزین پڑھنے لگا۔

شام کے قریب، بیسٹ نے اپنے دفتر فون کیا اور معلوم کیا کہ آپریٹوز نے ایک شخص سے رابطہ قائم کر لیا ہے جو والٹر مینگ کی تفصیلات سے میل کھاتا تھا۔ وہ کوسموپولیٹن ہوٹل، پلیزنٹ ول میں چارلس ایلن کے نام سے رجسٹرڈ تھا۔

آپریٹوز نے پہلے ہی اس سے دوستی شروع کر دی تھی۔ ایلن تنہا تھا اور کسی ساتھی کی تلاش میں تھا۔

بیسٹ نے مختصر ہدایات دیں۔ "ایک تار بھیجو،" اس نے کہا، "چارلس ایلن کو کوسموپولیٹن ہوٹل، پلیزنٹ ول میں، جس میں لکھو۔ 'غیر متوقع حالات کی وجہ سے آپ کی فوری روانگی ضروری ہے۔ پیلس ہوٹل، بگ اسپرنگس جائیں، پیٹ فری مین کے نام پر رجسٹر ہوں اور مزید ہدایات کا انتظار کریں۔' تار پر دستخط کرو — 'سیم ویگمور'۔"

اس نے فون بند کیا، لائٹس آن کیں اور نہا کر کپڑے بدلے۔ تبھی اسے اطلاع ملی کہ ایلن ہینلے پہنچ چکی ہیں اور کمرہ ۳۰۹ میں ہیں۔

بیسٹ نے فون میں مسکراتے ہوئے کہا، "میرے منصوبوں میں اچانک تبدیلی آ گئی ہے،" اس نے کہا، "اس لیے مجھے آج رات روانہ ہونا پڑے گا۔ کیا آپ میرے بل کو تیار کروا سکتی ہیں؟"

پھر وہ کمرے سے نکلا، راہداری میں چلتے ہوئے کمرہ ۳۰۹ کے دروازے پر دستک دی۔

چند لمحوں بعد دروازہ کھلا، اور ایلن ہینلے کا چہرہ خوشی سے دمک اٹھا۔

"آئیے،" اس نے کہا۔ "میرا سفر بہت اچھا رہا۔ واہ، ہوائی جہاز میں سفر کرنا کتنا زبردست تجربہ تھا! میں نے سوچا تھا کہ مجھے ڈر لگے گا، لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا۔ یہ بالکل حیرت انگیز تھا۔ اور وہ کہتے ہیں کہ یہ اتنا ہی محفوظ ہے جتنا گاڑی سے سفر کرنا۔"

گلبرٹ بیسٹ کمرے میں داخل ہوا، بستر کے کنارے پر بیٹھا اور ایک سگریٹ جلایا۔

اس نے کہا، "کل یا پرسوں، "ایک آدمی یہاں فری مین کے نام سے رجسٹر ہوگا۔ میں چاہتا ہوں کہ تم اس سے واقف ہو جاؤ اور اس کے ساتھ باہر جانا شروع کر دو۔"

"کیا میں اس سے کچھ معلوم کرنے کی کوشش کروں؟"

"نہیں، بس اس کے ساتھ دوستانہ رہو۔ اس کے ساتھ گھومو، جگہوں پر جاؤ اور اسے تھوڑا بہکاؤ۔"

"اور کچھ نہیں پوچھنا؟"

"بالکل نہیں۔"

"کچھ اور؟"

"بس ہدایات کا انتظار کرو۔"

"یہ میرے لیے سب سے دلچسپ کام ہے،" اس نے کہا۔

"اس کا مزہ لو، بہن،" بیسٹ نے کہا، "کیونکہ یہ زیادہ دیر تک نہیں چلے گا۔"

وہ اپنے کمرے میں واپس آیا، اور جیسے ہی فون بجا، اس نے فوراً ریسیور اٹھایا۔

اس کا دفتر لائن پر تھا۔ اس کی سیکرٹری نے اطلاع دی، "مسٹر ڈیلن، وکیل، نے فون کیا اور کہا کہ آپ کو ایئر لائن اسٹیج ویز کے کیس پر کام بند کر دینا چاہیے کیونکہ وہ پہلے ہی اس معاملے کو سنبھال چکا ہے۔"

بیسٹ نے حقارت سے ہنسی بھری۔ "ڈیلن کو فون کرو،" اس نے کہا، "اور اسے بتاؤ کہ اس کے پاس کچھ نہیں ہے۔ اور اگر اس نے کل مجھے ملنے سے پہلے کیس کا صلح نامہ کر لیا، تو وہ اپنی زندگی میں سب سے زیادہ پچھتانے والا شخص بن جائے گا۔"

اس نے فون رکھ دیا، ہوٹل کے اسٹیشنری پیڈ سے ایک صفحہ نکالا اور سیم ویگمور کو ۵۰۳ ٹرانسپورٹیشن بلڈنگ پر ایک نوٹ لکھا:

محترم سر:

آپ کو شاید معلوم نہ ہو، لیکن ایلن ہینلے اس ہوٹل میں رجسٹرڈ ہے۔ وہ وہی اصل ایلن ہینلے ہے جسے آپ تلاش کر رہے ہیں۔ اگر آپ کو اس کے ٹھکانے کا یقین کرنا ہے، تو اسے اس آدمی کے ساتھ دیکھیں جو یہاں پیٹ فری مین کے نام سے رجسٹرڈ ہے۔

مجھے کوئی اعتراض نہیں کہ آپ کو دھوکہ دیا جا رہا ہے، لیکن یہ دیکھ کر افسوس ہوتا ہے کہ آپ اس کے لیے قیمت ادا کر رہے ہیں۔ اگر آپ کو میری بات پر یقین نہیں آتا، تو اپنے کسی آدمی کو بھیج کر تصدیق کروا لیں، یا ہوٹل کے ڈیٹیکٹو سے معلومات لے لیں۔

میرا نام جاننے کی ضرورت نہیں۔ میں صرف ایک شخص ہوں جو انصاف ہوتے دیکھنا چاہتا ہے۔

بیسٹ نے خط کو ایک لفافے میں بند کیا اور ہوٹل کے استقبالیہ پر جا کر پوچھا، "یہ آج رات بھیجا جا سکتا ہے؟"

"نہیں، کل صبح تک نہیں،" کلرک نے جواب دیا۔
بیسٹ مسکرایا اور خط کو میل باکس میں ڈال دیا۔

باب پانچ۔ مصالحت

گلبرٹ بیسٹ دروازے سے اندر داخل ہوا جس پر لکھا تھا۔ فرینک سی۔ ڈیلن — اٹارنی ایٹ لا — آفس آورز 10:00 سے 12:00 — 2:00 سے 4:30 — انٹرنس۔

نورما پیلٹن نے مسکراتے ہوئے اس کا استقبال کیا۔

"لڑکی کیسی ہے؟" بیسٹ نے پوچھا۔

"بالکل ٹھیک، بیسٹ۔ کیا خبر ہے؟"

"بس وہی پرانی باتیں۔ ڈیلن کیا کر رہا ہے؟ وہ مصروف ہے؟"

"وہ ویگمور سے مسلسل فون کالز پر رابطہ میں ہے۔ وہ تقریباً کیس طے کر چکا ہے۔"

"ہاں؟"

"ہاں۔ اور وہ تم سے ناراض ہے۔"

"کیوں؟"

"وہ سمجھتا ہے کہ تم نے اسے مجبور کیا کہ وہ کچھ پیسہ نکالے، جبکہ کیس ویسے ہی سیدھا تھا۔"

"ہاں،" بیسٹ نے کہا۔ "اسے بتا دو کہ میں آ رہا ہوں۔"

"تمہارا مطلب ہے کہ تم پہلے سے یہاں دفتر میں ہو؟"

"نہیں، میرا مطلب ہے کہ میں اندر آ رہا ہوں۔"

"وہ یہ پسند نہیں کرے گا۔"

"تمہارا مطلب ہے کہ وہ چاہے گا کہ میں دس یا پندرہ منٹ انتظار کروں۔"

نورما کی آنکھوں میں شرارت کی چمک آئی۔ "میں نے ایسا نہیں کہا۔"

بیسٹ نے کندھے اُچکائے۔ "بس اسے بتا دو کہ میں آ رہا ہوں۔"

وہ تیز قدموں سے دفتر کے اندر آیا، پرائیویٹ آفس کا دروازہ کھولا، قانون کی لائبریری سے گزرا، اور جیسے ہی ڈیلن فون پر کسی سے بحث کر رہا تھا، اس کے دفتر میں داخل ہوا۔ بیسٹ نے اپنے داخلے کا وقت اس طرح رکھا کہ وہ فون کا ریسیور واپس رکھنے کی آواز کے ساتھ ہی اندر آیا۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی، جب میں مصروف ہوں، اندر آ کر مداخلت کرنے کی؟" ڈیلن نے غصے سے کہا۔

"اوہ، تم مصروف تھے؟"

"یقیناً میں مصروف ہوں۔ میں وہ پیسہ واپس نکالنے کی کوشش کر رہا ہوں جو تم نے میری جیب سے نکلوالیا تھا۔"

بیسٹ کی نظریں سرد ہو گئیں۔ "کیا مطلب؟"

"مطلب یہ کہ میرے پاس ایئر لائن اسٹیج ویز کے خلاف ایک آسان کیس تھا، اور تم نے مجھے مجبور کیا کہ میں تمہیں پیسہ دوں، حالانکہ تمہاری کوئی ضرورت نہیں تھی۔ اور اس سے بھی بدتر، تم نے مجھ سے کہا کہ میں ہینلے عورت کی مدد کروں۔"

"اسے کھانسی ہے،" بیسٹ نے کہا۔ "اسے ایریزونا یا کسی اور گرم جگہ پر کچھ وقت گزارنا چاہیے۔"

"خیر، میں نے اس سے ایک معاہدہ کر لیا ہے۔ وہ جہاں چاہے جا سکتی ہے۔"

"اوہ، تم نے معاہدہ کر لیا؟"

"ہاں۔"

"کتنے کا؟"

"خیر، "ڈیلن نے کہا، "یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے کیونکہ مجھے نہیں لگتا کہ تم نے کیس کے لیے کچھ خاص کیا ہے، لیکن سچ کی بات یہ ہے کہ یہ بیس ہزار ڈالر کا معاہدہ ہے۔"

"تمہاری فیس کتنی ہے؟" بیسٹ نے پوچھا۔

"وہ، "ڈیلن نے حتمی لہجے میں کہا، "تمہارا مسئلہ نہیں ہے۔"

بیسٹ مسکرایا اور کہا، "جب تم نے مجھے کیس میں شامل کیا تھا، تو تم نے ذکر کیا تھا کہ تم نے بیس ہزار پر کیے گئے سمجھوتے میں سے دس ہزار ڈالر کھو دیے ہیں۔ اس سے مجھے لگتا ہے کہ تم نے اسے پچاس فیصد فیس پر سیل کر دیا ہے۔"

"اگر میں نے ایسا کیا ہے تو؟" ڈیلن نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ "بیسٹ، تمہارے طریقے واقعی تھکا دینے والے ہیں۔ تم اچھے جاسوس بن سکتے ہو اگر تم بس ہدایات پر عمل کرو اور وہی کرو جو تم سے کہا جائے۔ لیکن تم حد سے زیادہ دخل اندازی کرتے ہو۔ تم مجھے سکھانا چاہتے ہو کہ میں اپنے کیسز کیسے لڑوں، اپنے کلائنٹس سے کیسے ڈیل کروں۔ تم دفتر میں بلا اطلاع گھس آتے ہو، مداخلت کرتے ہو، اور سمجھتے ہو کہ تم کوئی بڑا آدمی بن سکتے ہو۔ لیکن حقیقت یہ ہے، تم ایسا نہیں کر سکتے۔"

"اوہ، کیا میں نہیں کر سکتا؟" بیسٹ نے مزاحیہ انداز میں کہا۔

"نہیں، تم نہیں کر سکتے۔"

"اور تم نے بیس ہزار پر معاہدہ کر لیا؟"

"ہاں۔"

"کیا تم نے میرا پیغام نہیں سنا تھا جس میں کہا تھا کہ ایسا نہ کرنا؟"

"یہ میرا کیس تھا، "ڈیلن نے مغرور انداز میں کہا۔ "میں اپنے کلائنٹس کے معاملات کو ان کی مرضی کے مطابق سنبھالتا ہوں۔ میں تم جیسے کسی جاسوس سے احکامات لینے والا نہیں ہوں۔"

"تو تمہیں لگا کہ تمہیں میری ضرورت نہیں تھی؟"

"بالکل نہیں۔"

"کیا تمہیں نہیں لگتا کہ میں نے تمہارے لیے کچھ اچھا کیا؟"

"ذرا بھی نہیں۔ میں جانتا ہوں کہ تم نے کچھ نہیں کیا۔ ویگمور نے کہا کہ وہ شروع سے ہی بیس ہزار پر صلح کرنا چاہتا تھا، لیکن فائل اس کے دفتر میں کہیں گم ہو گئی تھی۔ اس نے کہا کہ وہ سمجھتا ہے کہ واقعی چوٹ آئی تھی اور وہ چاہتا تھا کہ میری کلائنٹ کو صحت یابی کے لیے معقول رقم ملے۔"

بیسٹ نے گہری سانس لی۔ "اور میں سوچ رہا تھا کہ میں تمہارے لیے کچھ اچھا کر رہا ہوں۔"

"تم نے کچھ نہیں کیا، "ڈیلن نے سخت لہجے میں کہا۔ "تمہیں وہ پیسہ واپس کرنا چاہیے جو میں نے تمہیں پیشگی دیا تھا۔"

بیسٹ نے افسردہ نظر سے فرش کو دیکھا۔

ڈیلن مزید جوش میں آ گیا، اور جیسے جیسے اس کا غصہ بڑھتا گیا، وہ اپنی بات کو اور زیادہ شدت سے دہرانے لگا۔

"تم نے میری کلائنٹ کے لیے پیسہ نکلوایا اور سات سو پچاس ڈالر اپنی خدمات کے لیے بطور ایڈوانس لے لیے۔ یہ سب غیر ضروری تھا۔ تم نے اس پیسے کے بدلے کچھ بھی نہیں کیا۔ میں شاید تمہیں فراڈ کے الزام میں جیل بھجوا سکتا ہوں۔ ایک جاسوس کے طور پر تم بالکل نکمے ہو— محض ایک دردِ سر۔ تم نے میرے کچھ کیسز

میں اتفاقیہ کامیابی حاصل کی، اور میں بیوقوف کی طرح یہ سمجھ بیٹھا کہ یہ تمہاری مہارت کی وجہ سے تھا۔ تم نے جو پیسہ مجھ سے لیا، وہ شرمناک تھا، اور میں تمہیں صاف الفاظ میں بتا رہا ہوں، بیسٹ، میں وہ پیسہ واپس چاہتا ہوں۔"

"اوہ، تمہیں صرف سات سو پچاس ڈالر کے لیے مجھے تنگ نہیں کرنا چاہیے، کیا؟"

"یہ رقم کی نہیں، بلکہ اصول کی بات ہے، "ڈیلن نے سخت لہجے میں کہا۔ "مجھے وہ پیسہ واپس چاہیے۔"

بیسٹ نے کچھ دیر خاموشی اختیار کی، پھر اپنا بٹوا نکالا۔ "یہ مجھے بالکل خالی کر دے گا،" اس نے کہا۔

ڈیلن نے طنزیہ ہنسی ہنسی۔ "جیسا میں نے سوچا تھا،" اس نے کہا۔ "تم نے سارا پیسہ اپنی جیب میں ڈال لیا اور اسے اخراجات پر خرچ نہیں کیا۔"

بیسٹ نے کچھ نہ کہا، سات سو پچاس ڈالر نکالے، گنے، اور ڈیلن کے سامنے رکھ دیے۔ پھر اس نے بٹوا کھولا اور وکیل کو اندر کا حال دکھایا۔

"بس تین ایک ڈالر کے نوٹ بچے ہیں، "اس نے کہا۔

ڈیلن نے لالچی انداز میں پیسے لینے کے لیے ہاتھ بڑھایا، لیکن بیسٹ نے اسے روک دیا۔

"رکو ذرا،" بیسٹ نے کہا۔ "اگر تم یہ معاملہ اس طرح ختم کرنا چاہتے ہو، تو میں اس پیسے کے لیے رسید چاہوں گا، اور اس کیس میں جو کچھ میں نے کیا، اس پر مکمل چھوٹ چاہوں گا۔"

ڈیلن نے سر ہلایا اور اپنی سیکرٹری کو بلانے کے لیے بٹن دبایا۔

جب نورما پیلٹن اندر آئی، تو ڈیلن نے کہا، "فوراً ایک رسید تیار کرو، گلبرٹ بیسٹ کے نام سے، سات سو پچاس ڈالر کے لیے۔ اس میں یہ لکھو کہ یہ مکمل معاہدہ ہے اور میں نے اس پر کوئی اضافی چارج یا غلط دعوے کے تحت رقم وصول نہیں کی۔"

نورما پیلٹن نے حیرت سے دیکھا۔

"اور اس میں یہ بھی شامل کرو،" بیسٹ نے مزید کہا، "کہ پیسہ قبول کرنے کے ساتھ، ڈیلن میری خدمات سے حاصل ہونے والے کسی بھی فائدے کو ترک کرتا ہے، اور میں اس پر مزید کوئی دعویٰ نہیں کروں گا۔"

نورما پیلٹن کی نیلی آنکھوں نے غور سے بیسٹ کو دیکھا، جیسے وہ کچھ سمجھنے کی کوشش کر رہی ہو۔

بیسٹ نے ہلکی سی آنکھ جھپکی۔

نورما اچانک مڑ کر چلی گئی۔ "بالکل،" اس نے مختصر جواب دیا۔

اس نے بیرونی دفتر کا دروازہ کھلا چھوڑ دیا۔ دفتر میں خاموشی چھا گئی، اور ٹائپ رائٹر کی تیز آواز سنائی دینے لگی۔ چند لمحوں بعد نورما واپس آئی، رسید ہاتھ میں تھی۔

ڈیلن نے رسید پڑھی، سر ہلایا، اور اپنا فاؤنٹین پین نکالا۔

"سات سو پچاس ڈالر، بیسٹ،" اس نے کہا۔

بیسٹ نے پیسہ ڈیلن کی طرف بڑھایا جبکہ ڈیلن رسید پر دستخط کر رہا تھا۔ اس نے رسید اپنی جیب میں رکھی اور جانے کے لیے کھڑا ہو گیا۔

"مجھے افسوس ہے،" بیسٹ نے کہا، "کہ تمہیں لگتا ہے کہ میں نے کچھ نہیں کیا۔ مجھے تو لگا تھا کہ میں نے کافی کام کیا ہے۔"

"مجھے نہیں معلوم کہ تم نے کیا کیا ہوگا،" ڈیلن نے بے پرواہی سے کہا۔ "سمجھوتہ وہی تھا جو میں نے پہلے ویگمور سے طے کیا تھا۔"

"خیر،" بیسٹ نے لمبی سانس لے کر کہا، "تم ہمیشہ کہتے تھے کہ ویگمور اپنے کیسز میں شارٹ کٹ لیتا ہے اور چالاک چالیں چلتا ہے۔ تم چاہتے تھے کہ میں اس پر نظر رکھوں، لیکن تم کبھی کچھ ثابت نہیں کر پائے۔"

بیسٹ نے رک کر ڈیلن کو دیکھا، پھر کہا، "میرے پاس ثبوت ہے کہ ویگمور نے گواہ مینگ کو چھپایا تھا۔ میرے پاس ویگمور کے دستخط شدہ خط کی ایک کاپی ہے، اور ایئر لائن اسٹیج ویز کا سوڈالر کا چیک ہے، جو والٹر مینگ کے نام پر بنایا گیا تھا۔"

"یہ چیک ویگمور کے خط میں ذکر کیا گیا ہے اور قانونی اخراجات کے طور پر اس کے سٹمپ سے درج ہے، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ مینگ کو چھپانے کے لیے بھیجا گیا تھا۔ اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ اگر ضرورت پڑی تو وہ جھوٹی گواہی دینے کے لیے تیار تھا تاکہ اپنی نوکری بچا سکے۔"

"پھر میں نے والٹر مینگ کو ڈھونڈ لیا اور اس پر قانونی سمن جاری کروا دیا تاکہ وہ عدالت میں پیش ہو کر گواہی دے۔ میں نے ویگمور کو ایسا محسوس کروا دیا کہ مینگ نے اسے دھوکہ دیا ہے، اور اب وہ خوفزدہ ہے کہ یہ پورا معاملہ گرینڈ ججوں کے سامنے جا سکتا ہے۔"

فرینک ڈیلن حیرت سے کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا منہ کھلا رہ گیا اور آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

"تمہارے پاس کیا ہے؟" وہ زور سے بولا۔

"یقیناً،" بیسٹ نے کہا، اپنی جیب سے کاغذات نکالتے ہوئے۔ اس نے انہیں ہاتھ میں پکڑا اور ڈیلن کی طرف بڑھایا۔

"یہ ویگمور کا دستخط شدہ خط ہے،" اس نے کہا۔ "یہ اصل چیک ہے جو والٹر مینگ کے نام پر ادا کیا گیا تھا۔ یہ وہی سوالنامہ ہے جسے ویگمور نے ایلن ہینلے کو دھوکے سے دستخط کرایا تھا۔"

بیسٹ نے توقف کیا، پھر مزید کہا، "انہوں نے شاید معاہدہ کر لیا ہو، لیکن یہ تب تک قانونی نہیں ہوگا جب تک دستخط نہ ہو جائیں اور پیسہ ادا نہ کیا جائے۔ وہ کسی بھی وقت معاہدہ واپس لے سکتے ہیں۔"

ڈیلن نے گہری سانس لی، پھر محتاط لہجے میں پوچھا۔ "کیا مطلب ہے؟ تم کرنے کیا والے ہو؟"

"کیوں،" بیسٹ نے کہا، "میں ایئر لائن اسٹیج ویز جا رہا ہوں اور دیکھوں گا کہ ویگمور اس سوالنامے کو واپس لینے کے لیے کتنی قیمت دینے کو تیار ہے۔

اس پر مدعی کا دستخط موجود ہے، اور وہ واضح طور پر لکھتی ہے کہ حادثے میں محض معمولی چوٹیں آئیں اور وہ مکمل طور پر صحت یاب ہو چکی ہے۔"

بیسٹ نے ایک لمحے کے لیے توقف کیا، پھر مسکرا کر کہا، "اور پھر، ویگمور کو وہ خط بھی واپس لینا ہوگا جو اس نے والٹر مینگ کو لکھا تھا۔ وہ جلدی میں لکھا گیا تھا، اور اگر یہ بار ایسوسی ایشن کے سامنے پیش ہو گیا تو اس کے لیے بہت برا ثابت ہو سکتا ہے۔"

"خدا کی قسم"! ڈیلن ہکا بکا رہ گیا۔ وہ بولنے کی کوشش کر رہا تھا، لیکن بس ہاتھوں سے اشارے کر رہا تھا۔ آخر کار وہ کرسی پر گر گیا، اور الفاظ تلاش کرتے ہوئے بولا،

"نورما، ویگمور کو فوراً فون کرو! اسے کہو کہ بیس ہزار ڈالر کا معاہدہ منظور نہیں ہے۔ ہم سو ہزار ڈالر سے کم پر معاہدہ نہیں کریں گے ... نہیں، نہیں، اسے لائن پر لاؤ، میں خود بات کروں گا! فوراً کال لگاؤ"!

ڈیلن کی آواز میں گھبراہٹ اور جوش تھا۔ "خدا کی قسم، سوچو! میں چالیس ہزار ڈالر تقریباً گنوا چکا تھا! میں تو بیس ہزار پر راضی ہونے والا تھا۔ مگر اب؟ اب ویگمور کو سو ہزار دینے پڑیں گے! وہ ان دستاویزات کو واپس حاصل کرنے کے لیے ہر قیمت ادا کرے گا۔"

بیسٹ نے کھینچ کر آہ بھری اور جماہی لی۔ "میں تو بیس ہزار کے معاہدہ کو مسترد نہ کرتا، ڈیلن، "اس نے آرام سے کہا۔

ڈیلن نے ناک چڑھائی۔ "یہی تمہاری بیوقوفی ثابت کرتا ہے۔ تم محض خوش قسمت ہو۔ مجھے بالکل سمجھ نہیں آتا کہ تم یہ کیسے کرتے ہو۔"

اس نے ہاتھ میز پر مارا۔ " یہ قسمت ہے، دماغ نہیں ہو سکتا! دیکھو، ویگمور کو وہ خط واپس پانے کے لیے جو بھی میں کہوں گا دینا پڑے گا"!

بیسٹ نے سر ہلایا۔ " ہاں،"اس نے کہا، "لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ تمہارے پاس وہ خط نہیں ہے۔ جب ویگمور خط واپس لے آئے گا، اور ایلن ہینلے کے دستخط شدہ سوالنامہ کے ساتھ، تو وہ بیس ہزار تو دور، ایک پیسہ بھی نہیں دے گا۔ اسی لیے مجھے نہیں لگا کہ تمہیں بیس ہزار کا معاہدہ ٹھکرانا چاہیے تھا۔"

بیسٹ نے قانون کی لائبریری کا دروازہ کھولا اور باہر نکلنے ہی والا تھا کہ ڈیلن کے ڈیسک پر فون زور سے بج اٹھا!

ڈیلن نے گھبرا کر ہاتھ فضا میں مارا، جیسے وہ بیسٹ کو روکنا چاہتا ہو، جبکہ دوسرے ہاتھ سے فون اٹھایا۔

"ہیلو ... خدا کے لیے، بیسٹ، مت جاؤ ... !ہیلو، ہاں ویگمور ... لائن پر رہو...!

بیسٹ، خدا کے لیے سنو ... !نہیں، نہیں، ویگمور، میں تمہیں نہیں بتا سکتا... ہاں، میں نے اپنی سیکرٹری سے کہا تھا کہ تمہیں بلائے، لیکن ... بیسٹ!... بیسٹ! ... بیسٹ"!

مگر تب تک بیسٹ دفتر سے نکل چکا تھا۔

نورما پیلٹن کی طرف جاتے ہوئے بیسٹ نے شرارت بھری مسکراہٹ دی۔

"بڑا بھاری جیکٹ والا آدمی، "اس نے کہا۔

دفتر میں دوڑتے قدموں کی آواز گونجی۔

اچانک موٹے وکیل کا جسم دروازے میں نمودار ہوا۔ اس کا چہرہ راکھ کی طرح زرد تھا، اور آنکھوں میں شدید گھبراہٹ تھی۔

"خدا کے لیے، بیسٹ، پرانے دوست، "ڈیلن نے التجا کی، "مجھے اس طرح مت چھوڑو۔ مجھے دھوکہ مت دو۔ جو تم چاہو گے، میں تمہیں دوں گا"!

"نہیں، "بیسٹ نے سرد لہجے میں کہا، "ہمارے کاروباری تعلقات ختم ہو چکے ہیں۔ جو کام میں نے کیس پر کیا تھا، وہ تمہارے لیے نہیں تھا، یہ میرا فری لانس کام تھا۔ میں اسے سب سے زیادہ بولی دینے والے کو بیچ سکتا ہوں۔"

"میں بولی لگاؤں گا "!ڈیلن نے جلدی سے کہا۔ "میرے خدا، میں تمہیں پانچ ہزار ڈالر دوں گا"!

بیسٹ نے مسکرا کر کہا، ویگمور، ممکنہ طور پر مجھے پچاس دے گا۔ یہ اسے ذاتی طور پر ایک بڑی پریشانی سے نکالے گا، اور اسے ہینلے کے کیس سے نجات دلانے میں مدد کرے گا، بغیر کسی صلح کی رقم دیے۔"

"نہیں، نہیں، تم نہیں سمجھ رہے"—

بیسٹ نے ڈیلن کی طرف رخ کیا اور سنجیدہ لہجے میں کہا، "سنو، تم بڑے مغرور آدمی ہو۔ تم قانون کی کتابیں پسند کرتے ہو، خود کو بہت چالاک سمجھتے ہو، اور تمہاری ایک جھوٹی شان و شوکت ہے۔ لیکن اب وقت ہے کہ تم حقیقت قبول کرو۔ اگر تم وہ خط اور سوالنامہ ویگمور سے واپس لینا چاہتے ہو، تو تمہیں ماننا ہوگا کہ ایلن ہینلے کو ملنے والی رقم میں سے تم زیادہ سے زیادہ بیس فیصد لوگے، اور مجھے بیس فیصد دوگے۔ باقی پیسہ اسے ملے گا۔"

نورما پیلٹن نے حیرانی سے فون کی طرف دیکھا۔ "مسٹر ویگمور ابھی تک لائن پر ہیں، "اس نے کہا، "اور وہ بہت غصے میں ہیں"—

ڈیلن بے چینی سے دفتر میں چکر کاٹنے لگا۔ "تم چور ہو "!وہ چلایا۔ "تم"

بیسٹ نے دروازے کی طرف قدم بڑھایا، لیکن ڈیلن تیزی سے آگے بڑھا اور اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھا، نورما کی طرف بے بسی سے دیکھا۔

"خدا کے لیے، نورما، "اس نے کہا، "اسے رکنے کے لیے کہو"!

ڈیلن کے پسینے میں بھیگے ہاتھوں نے بیسٹ کے کندھوں کو مضبوطی سے پکڑلیا۔

"آؤ، بیسٹ، پرانے دوست، "اس نے نرم لہجے میں کہا، "میں تمہاری شرائط ماننے کو تیار ہوں۔ چلو، بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔"

بیسٹ مسکراتے ہوئے "پرائیویٹ" کے نشان والے دروازے کی طرف بڑھا اور اندر داخل ہوگیا، جبکہ ڈیلن اس کے پیچھے دوڑ پڑا۔

پندرہ منٹ بعد، بیسٹ باہر آیا۔

"کیسا رہا؟ "نورما پیلٹن نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

بیسٹ نے شرارت بھری مسکراہٹ کے ساتھ کہا، "کافی اچھا۔ میں نے ڈیلن سے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ وہ بزنس کی کمی کے باعث تنخواہوں میں کٹوتی کر رہا ہے، لیکن ایسا لگتا ہے کہ اس کا کاروبار بڑھ رہا ہے"!

"اور اس نے کیا کہا؟ "نورما نے دلچسپی سے پوچھا۔

"تم نے ویگمور کے ساتھ اس کی گفتگو سنی تھی؟"

"ہاں، اور یقین مانو، یہ میری زندگی کا سب سے زبردست تماشا تھا "! نورما نے قہقہہ لگایا۔

"تو بس،" بیسٹ نے کہا، "وہ دس فیصد کٹوتی اب بیس فیصد اضافے میں بدل گئی ہے"!

نورما ہنستے ہوئے بولی، "میں تمہیں ایک بوسہ دے سکتی ہوں، لیکن ڈر ہے کہ تم اسے سنجیدگی سے نہ لے لو"!

بیسٹ نے مسکراتے ہوئے ڈیسک کی طرف قدم بڑھایا۔

نورما نے فون کی لائن تھامی اور کہا، "میرے باس نے مجھے بلایا ہے۔"

بیسٹ نے اس کے ہاتھ سے پلگ نکال لیا، اور اس کا چہرہ اپنی طرف موڑ کر مسکرا کر کہا، "اسے انتظار کرنے دو... وہ مغرور آدمی۔"

اختتام۔۔۔ 😌🚬 !!!

مکمل ڈیزائنز

مترجم : مظہر حسین

مصنف : ارل اسٹینلے گارڈنر

مترجم : مظہر حسین

پیٹر اسٹرک لینڈ ایک معمولی سے سیلز مین کی طرح لگ رہے تھے جب وہ "معلومات" کے ڈیسک کی طرف بڑھ رہے تھے۔ یہ اس لیے تھا کہ جان ڈیو نورڈ نے کہا تھا کہ ملازمین کو یہ نہیں بتانا چاہیے کہ ایک تفتیشی ایجنسی کی خدمات لی گئی ہیں۔

"مسٹر ڈیو نورڈ،" انہوں نے کہا۔

ٹیلیفون سوئچ بورڈ کے پیچھے بیٹھی لڑکی نے پیٹر کی بڑی جسامت کو تھوڑی سی حقارت سے دیکھا، اور پھر ایک لمحے کے لیے چمڑے کے زنگ آلود سیمپل کیس پر نظر ڈالی۔

"مسٹر جوسلین تمام خریداری کرتے ہیں،" اس نے کہا، "اور ان کے اوقات دو سے ساڑھے تین بجے تک ہیں۔"

پیٹر نے ایک لمبی سانس لی، وہ سانس جو ایک ایسے شخص کی ہوتی ہے جس نے دوسروں سے زیادہ توقعات نہ رکھنے کا سبق سیکھا ہو۔ آخر کار، یہ ایک معمولی بات تھی کہ ڈیو نورڈ نے اتنی محنت کر کے یہ سمجھایا تھا کہ ایجنسی جس تفتیش کار کو بھیجے، اس کی شناخت ملازمین سے چھپ کر رکھنی چاہیے، اور پھر اس کے لیے کوئی انتظام نہ کیا جائے تاکہ وہ اپنے کام کا نوعیت بتائے بغیر یہاں آ سکے۔ لیکن پیٹر کے انداز میں کوئی کڑواہٹ نہیں تھی، بس تھکاوٹ اور معمولی سا سمجھوتہ۔

اس نے اپنی جیب سے ایک چمڑے کے کارڈ کیس میں سے ایک کارڈ نکالا، اور اسے اس طرح پکڑا کہ لڑکی اسے نہ دیکھ سکے۔

"کیا یہ لفافہ ہے؟" پیٹر نے پوچھا۔

لڑکی نے تھوڑی دیر کے لیے سوچا، پھر اس نے تجسس کے ساتھ ایک لفافہ اس کے ہاتھ میں دے دیا۔

"ہم آپ کا کارڈ لے سکتے ہیں،" لڑکی نے کہا، "لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔"

پیٹر نے کارڈ کو لفافے میں ڈال کر احتیاط سے اسے بند کر لیا۔

"یہ لے جاؤ،" اس نے کہا، "مسٹر ڈیو نورڈ کے پاس۔ انہیں بتا دینا کہ مجھے ان کو ایک خاص تجویز دینی ہے۔"

"مسٹر جوسلین،" وہ بولنے لگی، "وہ"——

"مسٹر ڈیو نورڈ،" پیٹر نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا، اور اس کی نظریں اتنی شدت سے اس کی آنکھوں پر جمی تھیں کہ وہ خاموش ہو گئی اور بغیر کسی اور بات کے ایک بٹن دبا دیا۔ پھر ایک سست قدموں والے دفتر کا لڑکا کونے سے آ کر دکھائی دیا۔

"مسٹر ڈیو نورڈ،" اس نے لڑکے سے تیز آواز میں کہا اور لفافہ اس کے ہاتھ میں دے دیا۔

لڑکے نے پیٹر کی طرف ایک نظر ڈالی، جو صرف بے ادبی کا اظہار تھی، اور پھر آہستہ سے کوریڈور میں غائب ہو گیا۔

دس سیکنڈ بعد، ایک تیز قدموں کی آواز آئی۔ ایک چھوٹا اور موٹا شخص، اپنے پھولے ہوئے پیٹ کے ساتھ تیز قدموں سے پیٹر کی طرف بڑھا آیا۔

"امید ہے میں نے آپ کو زیادہ دیر نہیں انتظار کرایا،" اس نے کہا۔ "بس اندر آ جاؤ، اندر آ جاؤ۔"

پیٹر کی آواز میں چوکنا رہنے کا ایک عنصر تھا۔ "میرے پاس کچھ اچھے سودے ہیں،" اس نے کہا، جب وہ اپنے چمڑے کے سیمپل کیس کو اٹھا رہا تھا۔

ڈیو نورڈ کچھ دیر کے لیے پریشان نظر آیا، پھر اس نے سر ہلا کر پرجوش انداز میں کہا، "اوہ ہاں، ہاں، بالکل،" اور پھر زیادہ زور دے کر اور محبت سے بولا، "بالکل، بالکل، اندر آ جاؤ، پیٹر۔ اندر آ جاؤ۔"

ٹیلیفون بورڈ کے پیچھے بیٹھی لڑکی کی نیلی آنکھیں دفتر کے لڑکے کے چہرے پر گئیں۔ اس نے خاموشی سے اپنے ہونٹ بند کیے اور سرگوشی میں کہا "جی"، جو ایک متاثر کن انداز میں تھا۔

اس سے یہ تاثر ملتا تھا کہ ڈیو نورڈ ایسی بے حد تواضع صرف بینک کے صدور اور اہم گاہکوں کے لیے کرتا تھا۔

ڈیو نورڈ ایک کوریڈور سے گزرتے ہوئے دروازہ کھولتے ہوئے بولا، "بس اندر آ جاؤ، پیٹر۔"

پیٹر نے ارد گرد دیکھا—بڑی سی ڈیسک، دبیز مشرقی قالین اور بڑی چمڑے کی کرسیاں۔ اس کی نظر لفافے پر پڑی جس میں اس کا کارڈ تھا، اور وہ کارڈ بھی وہی تھا جو اس نے ابھی تھوڑی دیر پہلے نکالا تھا۔

اس نے اپنی جیب سے چمڑے کا کارڈ کیس نکالا۔

"امید ہے آپ کو برا نہیں لگے گا،" اس نے مسٹر ڈیو نورڈ سے کہا، کارڈ اُٹھا کر دوبارہ کارڈ کیس میں رکھتے ہوئے، "ایجنسی ہمیں اپنے کارڈ خود خریدنے کو کہتی ہے، اور میں تو ملازم ہوں۔"

ڈیو نورڈ ہنستے ہوئے بے چینی سے اپنی جگہ سے اٹھا اور بڑی گھومنے والی کرسی میں بیٹھا، پھر پیٹر کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ "مجھے لگتا ہے،" ایجنسی کے منیجر نے آپ کو بتا دیا ہوگا کہ آپ یہاں کیوں آئے ہیں۔ ہمارے پاس کاروبار میں چار سب سے مہنگے گارمنٹ ڈیزائنرز ہیں۔ وہ ایک الگ کمرے میں کام کرتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک پر کوئی شک نہیں کر سکتا۔ ان کے تیار کردہ ڈیزائن ہمارے والٹ میں جاتے ہیں۔ مسز کارور اور میرے علاوہ، تین ملازمین کو ان والٹس تک رسائی حاصل ہے۔ ہمارے تجویز کردہ ڈیزائنز میں ایک بہت واضح طور لیک کر رہا ہے۔ مجھے پتا ہے کہ کم

ازکم دو بار یہ ڈیزائنز ہماری منظوری کے چوبیس گھنٹے کے اندر ہمارے حریفوں کے ہاتھوں میں پہنچ چکے ہیں۔"

ڈیو نورڈ کے چشمے غصے سے کانپنے لگے۔

ڈیو نورڈ کے لیے یہ ایک سنگین مسئلہ تھا کیونکہ مخلص سروس اسٹورز کے صدر ہونے کے ناطے کسی لیک کا سامنے آنا بڑی مصیبت ہو سکتا تھا۔ پیٹر کے لیے، یہ صرف ایک اور کیس تھا۔

"یہ مسز کارور کون ہیں؟" اس نے پوچھا۔

ڈیو نورڈ کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

"ایک شاندار عورت ہیں،" اس نے کہا، "ایک ماہر نفسیات۔ وہ ہمارے عملے اور تقرریوں کی ذمہ دار ہیں۔" یہ حیرت انگیز ہے کہ وہ صرف آپ کو دیکھ کر آپ کے بارے میں کیا کچھ جان لیتی ہیں۔ آپ کا زیادہ تر کام اس کیس پر ان کے ساتھ ہوگا۔ دراصل، مجھے آدھے گھنٹے میں جانا ہے۔ میرا بیٹا پیرس سے آ رہا ہے۔ وہ مشرقی علاقے سے سفر کر رہا ہے۔ وہ صدر کولیج پر پہنچ رہا ہے۔"

پیٹر نے شائستہ انداز میں پوچھا، "کیا وہ واپس مشرقی علاقے جانے سے پہلے کچھ وقت یہاں رہے گا؟"

"نہیں، وہ وہی جہاز لے کر روانہ ہوتا ہے،" ڈیو نورڈ نے گلے کی صفائی کی، اور فوراً تیز لہجے میں بولا، "وہ نوجوان ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ یہ سفر کرے تاکہ اسے ایک وسیع تجربہ حاصل ہو سکے۔ پیرس میں ایک عورت تھی — وہ اس کا پیسہ چاہتی تھی، یقیناً۔ یہ سنجیدہ بات تھی — ڈین نے اس سے شادی کرنے کا ارادہ کیا تھا۔"

ڈیو نورڈ نے اچانک غصے سے بیل کا بٹن دبا دیا۔

تقریباً فوراً ایک دروازہ کھلا اور ایک عورت اندر آئی۔ اس کی نظر پیٹر پر تیزی سے پڑی اور اس کا چہرہ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ پیٹر سے دس سال بڑی ہو، اور وہ تیز تیز اشارے کرتے ہوئے بول رہی تھی۔ اس کی آواز ایسی تھی جیسے دو چمکدار تھوں کے بیچ سے نکل کر پیٹر کے کانوں میں پہنچی ہو، بالکل ایسے جیسے کوئی لڑکا لکڑی کی چھڑی کو باڑ کے ستونوں پر گھما رہا ہو۔

"مجھے بتانے کی ضرورت نہیں کہ آپ کون ہیں؛ مجھے پتہ ہے۔ میں آپ کی آنکھوں کی آہستہ سی جانچ سے سمجھ سکتی ہوں، اور آپ کے ہونٹوں پر چڑھی ہوئی بے یقینی کی مسکراہٹ سے بھی۔ لیکن پھر بھی آپ اُس قسم کے نہیں ہیں جس کی میں نے توقع کی تھی۔ مجھے لگتا تھا کہ ایک تفتیش کار زیادہ تجزیاتی نوعیت کا ہوگا۔ آپ نے یہ پیشہ قدرتی صلاحیت کی وجہ سے نہیں بلکہ تربیت حاصل کر کے اختیار کیا ہے۔ آپ ایک بڑے آدمی ہیں، جسمانی طور پر مضبوط ہیں۔ آپ اپنے ہاتھوں کو اس طرح پکڑتے ہیں جیسے آپ کو ان کا استعمال نہیں آتا۔ یہ آپ کی غیر شعوری حالت کا عکاس ہے۔ آپ نے تجزیاتی طریقے سے زندگی گزارنے کا طریقہ سیکھا ہے۔ آپ ایسے پیشے کے لیے زیادہ موزوں ہیں جس میں جسمانی سرگرمیاں زیادہ ہوں۔ اس لیے، آپ کا دماغ آپ کے جسم کو ایک رکاوٹ سمجھتا ہے۔ یہ بہت بڑا اور بہت مضبوط ہے — یہی وجہ ہے کہ آپ اپنے ہاتھ اس طرح پکڑتے ہیں۔"

وہ رک گئی، پیچھے ہٹ کر اپنا سر ایک طرف سے دوسری طرف جھکایا، جیسے کوئی پرندہ بیج کے پیالے کو پرکھ رہا ہو، اور پھر مسکرا کر اپنے کامیاب تجزیے پر خوش ہوئی۔

"دیکھا!" ڈیو نورڈ نے فاتحانہ انداز میں کہا۔ "کیا یہ حیرت انگیز نہیں ہے؟ پیٹر، اسے اپنا ایک کارڈ دے دو اور دیکھو وہ آپ کے کاروباری کارڈ سے آپ کے بارے میں کتنی باتیں بتا سکتی ہے۔"

اسٹرک لینڈ نے اپنے کارڈ کیس سے ایک کارڈ نکالا اور اسے اس کے ہاتھ میں دے دیا۔ مسز کارور نے فوراً اس پر قبضہ کیا، اور اپنے ہاتھوں میں پکڑا جو کہ بڑی عمر اور نیلی رگوں سے بھرے ہوئے تھے۔

"ہاہ!" اس نے کہا۔ "اسکاٹ — بچت پسند — یہ کارڈ کئی بار استعمال ہو چکا ہے — اپنے کام میں بہت وفادار — خود کو پیچھے رکھنے والا — یہ آپ کے 'پیٹر بی اسٹرک لینڈ' کے نام کے بائیں کونے میں رکھنے کے طریقے سے ظاہر ہوتا ہے، جبکہ 'مینوفیکچر رز انویسٹی گیٹنگ بیورو' کے الفاظ صاف نظر آتے ہیں۔"

پیٹر نے سر ہلایا، کارڈ کو اٹھایا، اسے اس کے ہاتھ سے لے کر اپنے کیس میں واپس رکھ دیا۔

"اوہ،" وہ مسکرا کر بولی، "میں اسکاٹ والے حصے میں مذاق کر رہی تھی؛ یہ ایک پرانا مذاق ہے۔"

"میرے لیے یہ مذاق نہیں ہے، میڈم،" پیٹر نے کہا، "ایجنسی ہمیں اپنے کارڈ خود خریدنے کو کہتی ہے۔"

اس نے ہنستے ہوئے ڈیو نورڈ کی طرف ایک نظر ڈالی۔

"اور مجھے بتائیں، مسٹر پیٹر،" اس نے کہا، "کیا آپ عملی طور پر نفسیات کا مطالعہ کرتے ہیں؟"

"جس طرح آپ کرتی ہیں، ویسا نہیں،" اس نے کہا، "میرا طریقہ زیادہ تر سادہ کاروباری انداز ہے۔ وہ آدمی جو سڑک پر چلتا ہے، اس نے نفسیات کا کیا جانا جب میں اپنی تعلیم حاصل کر رہا تھا۔"

اس نے شائستگی سے ایک کرسی کی طرف اشارہ کیا، اپنی بائیں کہنی گھماتے ہوئے اور کمر کے قریب واچ پر نظر ڈالی، پھر تیزی سے اپنی بات جاری رکھی۔ "بیٹھ

جائیے، مسٹر پیٹر۔ مسٹر ڈیو نورڈ، آپ کی کشتی بالکل ستائیس منٹ میں ڈاک بھیجے گی۔ میں نے آپ کے ڈرائیور کو مارکیٹ اسٹریٹ کے دروازے پر تیار رہنے کے لیے کہا ہے، اور"——

اس نے اچانک بات رک دی، اور دفتر کے شیشے کے حصوں کے ذریعے ایک راہداری میں نظر آنے والی ایک نوجوان عورت کی طرف دیکھا، جس کی نیلی آنکھیں چمک رہی تھیں، ناک اور تھوڑی کا زاویہ اتنا تیز تھا کہ وہ جارحانہ انداز میں آگے کو جھک رہا تھا، اور وہ تیز قدموں سے چل رہی تھی۔

"جلدی،" اس نے کہا، "دیکھیں، مسٹر پیٹر، وہ ہے۔ وہ اینیٹا لائل ہے۔ جب وہ چلتی ہے تو اس کے ہاتھوں کی مٹھی بند ہوتی ہے۔ یہ ایک خفیہ علامات کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کی ناک کی شکل بتاتی ہے کہ وہ زندگی کی اچھی چیزوں کی خواہش رکھتی ہے اور اسے یہ پرواہ نہیں کہ وہ انہیں کیسے حاصل کرے۔ وہی ہے جسے آپ نے پکڑنا ہے۔ وہی ہے جس نے یہ کیا۔"

ڈیو نورڈ نے اپنے ماتھے کو سکیڑا جیسے وہ تیزی سے حرکت کرتی ہوئی شخصیت کو شیشے کی دیوار کے پیچھے غائب ہوتے دیکھ رہا ہو۔

"اس کا ہیٹ سر پر ہے۔ وہ باہر کیا کر رہی ہے؟ میں چاہتا تھا کہ وہ یہاں ہو تاکہ مسٹر پیٹر اس کی عادات دیکھ سکے اور ایک منصوبہ بنا سکے۔"

"ہم کچھ نہیں کر سکتے،" مسز کارور نے کہا۔ "یہ ہمارے نئے شیڈول کے مطابق اس کی دوپہر کی چھٹی نہیں ہے، لیکن اس نے دوسری لڑکی کے ساتھ چھٹی کا تبادلہ کر لیا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ خاص طور پر آج دوپہر چھٹی پر جانا چاہتی ہے، اور میں اس کے پروگرام کو بغیر اس کے شک میں ڈالے نہیں بدل سکتی تھی۔"

دونوں نے پیٹر کی طرف دیکھا۔ پیٹر نے کچھ نہیں کہا۔

"آپ اسے بتائیں، مسز کارور،" ڈیو نورڈ نے کہا۔

مسز کارور کو کسی اور دعوت کی ضرورت نہیں تھی؛ اس کی آواز نے پیٹر کے کانوں میں ایک تیز آواز کی طرح گونجنا شروع کر دی۔

"ہمارے تین قابل اعتماد ملازمین ہیں،" اس نے کہا، "جو والٹس تک رسائی رکھتے ہیں۔ اینیٹا لائل، نیل برینٹ، اور میبل واکر — یہ تین ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ ان میں سے ایک بے ایمان ہو سکتا ہے۔ میں نے ان کی ایمانداری کا امتحان لیا۔ میں نے واش روم میں انگوٹھیاں رکھی، سڑک پر ایک پرس چھوڑا، اور اینیٹا لائل کے کیش کاؤنٹر میں بیس ڈالر کا اضافی نوٹ رکھا تاکہ رات کو اس کا کیش بیس ڈالر زیادہ ہو جائے۔ ان سب نے ایمانداری کے امتحان میں کامیابی حاصل کی، سوائے اینیٹا کے۔ اس نے کیش میں اضافے کا ذکر نہیں کیا۔ اس لیے وہ بے ایمان ہے اور اس نے پیسہ رکھ لیا۔ میرے خیال میں، یہ شواہد بالکل صاف ہیں۔ اب آپ کا کام ہے کہ اسے رنگے ہاتھوں پکڑ لیں۔ "اگر آپ کو پتا ہے کہ کون ہے،"

پیٹر نے کہا، "تو پھر اسے کیوں نہیں نکال دیتی؟"

"ہم نہیں کر سکتے؛ وہ معاہدے کے تحت ہے۔ وہ ہم پر مقدمہ کر دے گی۔ ہمیں کچھ مضبوط شواہد کی ضرورت ہے۔"

"شاید یہ ڈیزائننگ روم سے لیک ہے،" پیٹر نے تجویز کیا۔

"نہیں ہو سکتا۔ ڈیزائنرز اچھی تنخواہ لیتے ہیں اور ان پر شک نہیں کیا جا سکتا۔ وہ ایک بڑی میز پر کام کرتے ہیں اور ایک فورمین کی نگرانی میں ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ کچرے کی ٹوکریوں کو بھی نہیں ڈالا جاتا، بلکہ ان کا مواد جمع کر کے جلا دیا جاتا ہے۔ جیکولین — وہ میری اپنی بیٹی ہے — اس کمرے کی نگرانی کرتی ہے؛ میں اسے صاف رکھتی ہوں وغیرہ۔ جب ڈیزائن تیار ہو جاتے ہیں، تو ہم انہیں منظوری کے

لیے دیکھتے ہیں۔ جنہیں ہم منظور کرتے ہیں، وہ والٹ میں ڈال دیے جاتے ہیں۔ نہیں، مسٹر پیٹر، اس میں ذرا بھی شک کی گنجائش نہیں ہے کہ مجرم کون ہے۔ مٹھی بند کر کے چلنے کی عادت ایک خفیہ، پوشیدہ طبیعت کو ظاہر کرتی ہے۔ اگر وہ ایماندار ہوتی تو کیش میں اضافے کا ذکر کرتی۔ میری درخواست کی نفسیات نے آپ کے لیے مجرم کی نشاندہی کر دی ہے۔ اب آپ کا کام ہے کہ اس کے خلاف ثبوت اکٹھا کریں۔"

"شاید کسی نے کیش کاؤنٹر سے بیس ڈالر نکال لیا ہو اس سے پہلے کہ وہ کیش ٹوٹل کرے،" پیٹر نے تجویز کیا۔

مسز کارور کی خاموشی نے اس بات کو بچکانہ قرار دے دیا۔

"اگر آپ اس طرف آئیں،" اس نے کہا، "تو میں آپ کو وہ کمرہ دکھاؤں گی جہاں ڈیزائنرز کام کرتے ہیں... آہ، میری بیٹی آ رہی ہے۔ جیکولین! جیکولین، یہاں آؤ، براہ کرم۔ جی ہاں، بس اس طرف آ جاؤ۔"

ایک پتلی لڑکی، جس کا جسم چپٹا تھا، جس کی ماں کی آنکھوں جیسی شکل تھی اور جو تیز بے چینی سے بھری ہوئی تھی، دروازہ کھول کر اندر آئی۔ وہ اتنی پتلی تھی کہ اس کے لیے نجی دفتر میں داخل ہونے کی جگہ بن گئی۔

"جیکولین،" مسز کارور نے کہا، "یہ ہیں —" وہ رک گئی کیونکہ ایک دفتر کا لڑکا کاغذوں کا فولڈر لے کر دوسرے دروازے سے اندر آیا۔ اس نے لڑکے کی طرف غصے سے دیکھا اور کچھ بولنے کے لیے رک گئی۔ پھر اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا۔

"اسے اپنا کارڈ دکھاؤ،" اس نے پیٹر سے کہا۔

پیٹر نے ایک گہری سانس لی، اپنا کارڈ نکالا اور لڑکی کو دیا۔

جیکولین کارور نے کارڈ کو بغور دیکھا۔ اس کے چہرے پر اچانک سمجھنے کی جھلک آئی۔

"اوہ،" اس نے کہا اور سر ہلایا، پھر کارڈ کو ڈیو نورڈ کے ڈیسک کے کونے پر رکھ دیا۔

"اب سمجھ گئی ہوں،" اس نے کہا۔

پیٹر نے آہستہ سے آگے جھک کر کارڈ اٹھایا اور اسے اپنے کارڈ کیس میں واپس رکھنا شروع کیا، لیکن پھر اس کے چہرے پر فکر کی جھلک آ گئی جب اس نے کارڈ کے پیچھے ایک سیاہ، چکنائی جیسا داغ دیکھا۔ اس نے اپنی انگلی سے اسے صاف کیا، پھر ایک گہری سانس لی اور کارڈ کو کچرے کی ٹوکری میں پھینک دیا۔

مسز کارور ہنسی۔

"مجھے افسوس ہے،" اس نے کہا، "یہ صرف دوبارا اپنا کام کرتا ہے، ہے نا، مسٹر پیٹر؟"

"تین بار،" اس نے درست کیا۔ "میں نے یہ مسٹر ڈیو نورڈ کو بھیجا تھا—اور مجھے لگتا ہے کہ مجھے اسے کچرے میں نہیں پھینکنا چاہیے تھا۔"

اس نے پھر سے آگے جھک کر کارڈ اٹھایا اور لاپرواہی سے اسے اپنی جیب میں ڈال لیا۔ جیکولین کارور نے اپنے دائیں ہاتھ کا معائنہ کیا اور چہرے پر فکر کا اظہار کیا، پھر اپنی انگلیوں کو رومال سے رگڑ کر دائیں انگوٹھے سے سیاہ دھبہ صاف کیا۔

"مجھے بہت افسوس ہے،" اس نے کہا، "میں اپنے ٹائپ رائٹر پر چکنائی لگا رہی تھی۔"

"میں چاہتی ہوں کہ آپ مسٹر پیٹر کو ڈیزائننگ روم دکھائیں،" مسز کارور نے کہا۔

"جلدی کریں، جیکولین، کیونکہ مسٹر ڈیو نورڈ اپنے بیٹے سے ملنے کے لیے کشتی پر جا رہے ہیں۔ مجھے لگتا ہے کہ اچھا ہوگا اگر مسٹر اسٹرک لینڈ مسٹر ڈیو نورڈ کی گاڑی میں پٹری تک سفر کریں۔ وہ سفر کے دوران بات کر سکتے ہیں۔ آپ دیکھیں،" اس نے پیٹر کو بتایا، "مسٹر ڈیو نورڈ کا چار بجے ایک اہم اپائنٹمنٹ ہے، اور اس کے پاس اپنے بیٹے سے ملنے اور کشتی سے واپس آنے کے لیے زیادہ وقت نہیں ہوگا۔"

پیٹر نے سر ہلایا، اور جیسے کسی بڑے کتے کی طرح اسے گلاس کے ذریعے بند راہداری میں لے جایا گیا، جہاں ایک دروازہ پر تالا لگا ہوا تھا۔ جیکولین کارور نے چابی نکالی اور دروازہ کھولا۔ وہاں چار مرد ایک بڑی میز پر بیٹھے ہوئے تھے اور اوپر کی طرف دیکھنے لگے۔

میز، جو سبز رنگ کے چمڑے سے ڈھکی ہوئی تھی اور لکڑی کی پٹوں سے مضبوطی سے جڑی ہوئی تھی، بڑی لٹکتی ہوئی لائٹس سے روشن ہو رہی تھی۔ ہر مرد کے سامنے ایک کاغذ رکھا تھا جس پر کچھ لکھا ہوا تھا۔ میز پر فیشن میگزینز کے صفحات بکھرے ہوئے تھے، جن پر خوبصورت خواتین کی تصاویر تھیں۔

"دیکھیں،" جیکولین نے کہا، "یہ بالکل ذاتی طور پر کام کرتے ہیں۔ مختلف اسٹائلز کے بہترین نکات جوڑ کر، پھر مسٹر ڈیو نورڈ کے سامنے منظوری کے لیے پیش کیے جاتے ہیں۔ یہ سب بہت رازدارانہ ہے۔"

پیٹر نے سر ہلایا اور دروازے سے مڑ کر باہر دیکھنے لگا۔

"ہاں،" اس نے کہا اور اپنی گھڑی کی طرف دیکھا۔

"فکر نہ کریں،" جیکولین نے، اپنی ماں کی طرح تیز اور مؤثر انداز میں کہا، "میں وقت دیکھ رہی ہوں۔ آپ کو مسٹر ڈیو نورڈ سے ملاقات کے لیے کافی وقت مل جائے گا۔

اور یہ نیل بر ینٹ جا رہی ہے۔ وہ بھی ممکنہ مشتبہ افراد میں سے ہے، لیکن ماں کہتی ہیں کہ اس نے ایمانداری کے امتحان میں اچھا جواب دیا تھا۔"

پیٹر نے شیشے کے پار ایک قد آور عورت کو دیکھا، جو اچانک اس کی نظر پڑتے ہی شرمندہ ہو گئی۔

"لگتا ہے کہ اسے پتہ چل گیا ہے کہ میں کون ہوں،" اس نے کہا، "اور میں یہاں کیوں ہوں۔"

جیکولین کارور ہنستے ہوئے کہنے لگی، "ماں کہتی ہیں کہ تفتیش کار کبھی چھپ نہیں سکتے۔

وہ واقعی مجرم لگتی ہے، کیا نہیں؟" پیٹر نے گڑبڑاتے ہوئے جواب دیا۔

ڈیو نورڈ نے رازدارانہ انداز میں بات جاری رکھی جب بڑی لیموزین مارکیٹ اسٹریٹ سے گزر رہی تھی۔

"اس کا کچھ کریڈٹ مسز کارور کو جانا چاہیے،" اس نے کہا، "لیکن ذاتی طور پر، مجھے لگتا ہے کہ یہ ایک اچھا منصوبہ ہے۔ یہ ایک کافی چالاک جال ہے"—

"سنیں،" پیٹر نے کہا، "میں صرف ایک سادہ تفتیش کار ہوں۔ میں لوگوں کو ان کے چلنے کے انداز یا ناک کی شکل سے نہیں پرکھتا۔ مجھے کسی پر الزام لگانے سے پہلے ٹھوس شواہد چاہئیں۔ آپ کی تنظیم میں کہیں نہ کہیں کوئی چور چھپ رہا ہے۔ وہ ایمانداری کے امتحان کچھ نہیں بتاتے — خاص طور پر وہ جو آپ نے اس لڑکی پر آزمایا جس پر آپ کو شک ہے۔ اصلی چور وہ ہو گا جو یہ جانتا ہو کہ یہاں کیا ہو رہا ہے۔ وہ بیس ڈالر وہ کیش کاؤنٹر سے نکال سکتی تھی، جب تک کہ شام کو مکمل کیش نہیں بنایا گیا تھا۔"

ڈیو نورڈ نے سر ہلایا اور آگے جھک کر کہا، "کسی حد تک، میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں۔"

"جو میں آپ کو بتانا چاہ رہا ہوں، "پیٹر نے کہا، "وہ یہ ہے کہ مجھے اس اینیٹا لڑکی کے ساتھ ہمدردی ہے۔"

"نہیں، نہیں، "ڈیو نورڈ نے کہا، "آپ کو ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ وہ خوبصورت، کشش رکھنے والی ہے۔ آپ کو اس سے متاثر نہیں ہونا چاہیے۔"

"میں اس سے متاثر نہیں ہوں، مجھے افسوس ہے کہ آپ سب اسے بغیر صفائی کا موقع دیے الزام لگا رہے ہیں۔"

"ٹھیک ہے، "ڈیو نورڈ نے کہا، "میں نے خود ایک خیال بنایا ہے۔ یہ اتنا رازدارانہ ہے کہ میں نے مسز کارور کو بھی نہیں بتایا، اور وہ سب کچھ جانتی ہے جو میں کرتا ہوں۔"

"یہ کیا خیال ہے؟" پیٹر نے پوچھا۔

"ایک چور، "ڈیو نورڈ نے کہا، "چور بے ایمان ہوتا ہے۔ چور پیسہ چاہتا ہے۔ جو چور مجھے یہاں اپنے حریفوں کو بیچ سکتا ہے، وہ اتنا ہی زیادہ بیرونِ ملک معلومات بیچنے کے لیے تیار ہوگا۔ میرے پاس کچھ بہت قیمتی پراسیس کے راز ہیں جو میرے والٹ میں ہیں۔ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ایک چالاک آدمی کو بیرونی خریدار کے طور پر بھیجوں۔ میں انتظامات کروں گا کہ اینیٹا لائل کو آج رات دوبارہ کام پر بلایا جائے۔ وہ دراصل اس شخص کو والٹ کی تلاشی لیتے ہوئے پکڑے گی۔ اگر وہ بے ایمان ہوگی، تو وہ اسے یہ تجویز دے گی کہ اگر وہ اسے آزاد کر دے تو وہ اس کے منافع میں حصہ لے گی؛ ورنہ وہ اسے رپورٹ کر دے گی۔ یہی میرا منصوبہ ہے۔ بات یہ ہے کہ، کیا آپ کوئی غیر ملکی زبان بولتے ہیں، پیٹر؟"

پیٹر نے گہری سانس لی۔ "میں کوئی غیر ملکی زبان نہیں بولتا،" در حقیقت، میں آپ کی زبان بھی نہیں بولتا۔

ڈیو نورڈ نے ماتھا سکیڑا۔

"یہ،" اس نے کہا، آواز میں تیزی تھی، "آپ کو بے فائدہ بنا دیتا ہے۔ مجھے کسی اور کو ڈھونڈنا پڑے گا۔ خدا کی قسم — میرا بیٹا! میں ڈین کو استعمال کر سکتا ہوں۔ کوئی اسے نہیں پہچانے گا۔ اس کے سامان پر غیر ملکی لیبلز ہیں اور وہ فرانسیسی زبان فر فر بولتا ہے۔"

پیٹر نے ایک اور سانس لی۔

"جب آپ یہ سب کر رہے ہوں،" اس نے کہا، "تو کیا آپ میرے لیے ایک اسکریو ڈرائیور لا سکتے ہیں؟"

"اسکریو ڈرائیور؟ آپ کا مطلب ہے ابھی؟"

"نہیں،" پیٹر نے کہا، "جب ہم واپس فیکٹری پہنچیں گے۔"

بڑی کشتی پٹری کی طرف بڑھ رہی تھی، ایک چھوٹی ٹگ بوٹ جو کشتی کے اگلے حصے کو دھکیل رہی تھی تاکہ پیچھے کی طرف آتی ہوئی لہر کا اثر کم کیا جا سکے۔ مرد اور عورتیں اپنے ہاتھ، رومال اور ٹوپیاں لہرا رہے تھے۔

ڈیو نورڈ نے پیٹر کا بازو پکڑا اور بے قابو ہو کر ہاتھ ہلایا۔

"وہ رہا ہے،" اس نے کہا، "کشتی کے عرشے پر، دوربین کے ساتھ۔ وہ ہجوم کو دیکھ رہا ہے۔ ہمیں تلاش کر رہا ہے۔ ہیلو، ڈین! یہاں ہوں، ڈین — نیچے یہاں! ہیلو — ہیلووو!"

پیٹر نے سر ہلایا۔ "اچھا لگنے والا لڑکا ہے،"۔

دوربین کی لینز نیچے کر دی گئیں اور ان پر ان لوگوں کا جائزہ لیا گیا جو ان کی طرف دیکھ رہے تھے۔ نوجوان نے اپنی ٹوپی اُتاری اور بے تابی سے اسے لہرایا۔ والد نے اپنے چشمے اُتارے اور اپنے پیٹ کو ہلایا، جیسے وہ خوشی سے اپنے ہاتھ لہرا رہا ہو۔

تفتیشی نے نوجوان کے پتلے جسم کو دیکھا جب دوربین نیچے کی گئی، اور ان کی طرف سے آنے والی آوازوں کو سنا، جو شور مچاتی ہوئی بھاری اسٹیم کی آواز میں گم ہو گئی تھیں۔ پھر جب کشتی پٹری کے قریب آئی، رسے پانی میں پہنچے اور وِنچز نے کشتی کو چند آخری فٹ کھینچ کر پٹری کے قریب کر دیا، پیٹر نے دیکھا کہ ڈین ڈیو نورڈ کی دوربین کے لینز ان لوگوں کے چہروں پر گھوم رہے تھے، جیسے کوئی سیاح جو اپنے وطن واپس آ کر اپنے ہم وطنوں کے چہروں کو پہچاننے کی کوشش کر رہا ہو، کسی خاص چہرے کی تلاش میں نہیں بلکہ صرف چہروں کی پہچان کا لطف اٹھا رہا ہو۔

اچانک، لینز نے شدید اور پختہ جائزے میں چمکنا شروع کیا۔ ہجوم کے پیچھے ایک ہلچل ہوئی۔ پیٹر نے ایک نوجوان عورت کو دیکھا، جس کی مٹھیوں میں بغاوت کا نشان تھا، جو دروازے سے تیزی سے اندر کی طرف جا رہی تھی، جیسے وہ دوڑ رہی ہو۔

تفتیش کار نے اپنی انگلی ڈیو نورڈ کے کاندھے پر رکھنے کی کوشش کی، مگر پھر اس کی حرکت رک گئی۔ آہستہ آہستہ، اس نے اپنی بڑی انگلی واپس نیچے کر لی۔

"جب ہم فیکٹری واپس پہنچیں گے،" اس نے کہا، "یاد رکھنا اسکریو ڈرائیور دینا ہے۔"

پیٹر نے اپنی بڑی انگلی سے فون کی گھنٹی دبائی۔ ریسیور اس کے ہاتھ میں ٹھنڈا محسوس ہو رہا تھا۔ اس نے ریسیور کان سے لگایا اور گہری آواز میں کہا، "ہاں؟"

تفتیشی ایجنسی کے منیجر کی آواز پختہ انداز میں اس کے کانوں میں گونجی۔ پیٹر کو بتایا گیا کہ اسے فوراً اٹھ کر ڈیو نورڈ کے مرکزی دفتر پہنچنا ہوگا۔ صورتحال بہت سنگین لگ

رہی تھی، جیسے چوروں کی خبر آ گئی ہو۔ پولیس فوراً اپنی فورس بھیج رہی تھی اور ڈیو نورڈ خود بے ہوش ہو رہا تھا۔

پیٹر نے گہری سانس لی اور کہا، "ٹھیک ہے، چیف، یا خدا، میرا پیٹ بہت خراب ہے! ہاں، میں فوراً آ رہا ہوں۔ گاڑی گیراج میں ہے۔ خدا حافظ۔"

اس نے روشنی آن کی، کپڑے پہنے، اور ایک ایسے شخص کی طرح جو آدھی رات کو ایمرجنسی کالز کے عادی ہو، تھکا ہارا اور فلسفیانہ انداز میں سڑکوں پر دھند میں دوڑتے ہوئے ڈیو نورڈ سروس اسٹورز کے سائیڈ انٹرنس کی طرف روانہ ہو گیا۔

ایک پولیس کی ریڈیو کار کنارے پر کھڑی تھی۔ دروازے پر کھڑے پولیس والے نے پیٹر کے بیج کو غور سے دیکھا اور ایک طرف ہو گیا۔ پیٹر کے قدم بڑے شور کے ساتھ راہداری میں گونج رہے تھے، اور آدھی رات کی خاموشی دن کی مصروفیت سے بالکل مختلف تھی۔ نائن فلور پر ایک دفتر کی روشنی چمک رہی تھی۔ پیٹر تھکا ہارا سیڑھیاں چڑھ رہا تھا۔

ڈیو نورڈ سیف کے دروازے کے سامنے کھڑا تھا۔ ایک طرف مسز کارور کا چہرہ تھا جو بدتمیزی سے ناراضگی ظاہر کر رہی تھی، اور اس کی نیلی آنکھیں کمپنی کے صدر کے جوش سے بگڑے ہوئے چہرے پر بگڑی نظر آ رہی تھیں۔

پیٹر ڈیو نورڈ کی پرجوش وضاحت کے درمیان پہنچا۔

"میرا اپنا بیٹا! وہ آج کشتی پر آیا ہے۔ اس نے پچھلا ایک سال فرانس میں گزارا ہے۔ میں نے حکم دیا تھا کہ آج رات والٹ بند نہ کیا جائے اور جس شخص پر ہمیں شک تھا، اسے مسز کارور کے ذریعے کسی کام کے لیے اسٹور بھیجا جائے۔ میں نے مسز کارور کو پورے منصوبے کے بارے میں نہیں بتایا تھا۔ میرا بیٹا اس شخص کے

ہاتھوں والٹ میں پھنسنے والا تھا، جیسے وہ مجموعہ سیکھ چکا ہو۔ اور اب دونوں اندر ہیں —— بند ہیں"!

"کیا ہے؟" ریڈیو آفیسر نے پوچھا۔ "کیا یہ ٹائم لاک ہے؟"

"نہیں، نہیں، نہیں," ڈیو نورڈ نے جلدی سے وضاحت کی۔ "باہر کے دروازے پر ٹائم لاک ہے، لیکن وہ کھلا ہے۔ دیکھیں؟ ہم اسے کھول سکتے ہیں۔"

اس نے بڑے دروازے کو پیچھے کی طرف کھینچ لیا۔

"یہ اندر کا سیلڈ دروازہ ہے۔ اندر اور باہر دونوں لاک ہیں تاکہ والٹ میں موجود شخص کو چوروں سے بچایا جا سکے۔ یہ اندر سے بند ہے۔ کیا آپ نہیں دیکھ سکتے کہ کیا ہوا ہے؟ وہ اسے مار رہی ہے یا کچھ کر رہی ہے۔ وہ باہر نہیں آ رہی۔"

ڈیو نورڈ دروازے کی طرف دوڑا اور اپنی مٹھیوں سے لوہے کے دروازے پر مارا۔ ایک افسر نے اسٹک سے مارا۔

"اس نے اسے اندر پھنسایا ہے! مار دیا ہے!" ڈیو نورڈ چلایا۔ "دروازے توڑ دو! کچھ کرو"!

ایک افسر نے دروازے کا معائنہ کیا۔

"کیا یہ والٹ آپ نے خصوصی طور پر بنوایا تھا؟" اس نے پوچھا۔

"ہاں۔"

"بہتر ہوگا کہ آپ مینوفیکچرر کے نمائندے کو بلا کر دیکھیں کہ کیا گیس ویلڈنگ سے انہیں کاٹا جا سکتا ہے۔"

اس نے ایک اور بار اسٹک کے سرے سے دروازے پر مارا۔

"تم پھنس گئے ہو!" اس نے چیخ کر کہا۔ "ہم دروازے کو گیس ویلڈنگ سے کاٹ دیں گے اگر ہمیں کرنا پڑا۔ اگر تم زندہ ہو، تو باہر آؤ"!

مسز کارور نے گہری سانس لی۔
"شاید،" اس نے کہا، "یہ قتل اور خودکشی ہو۔"
وہ اتنا ہی کہہ پائی تھی کہ اچانک دروازے کے کھلنے کی آواز آئی۔ جو لوگ قتل کے شواہد دیکھنے کے لیے تیار تھے وہ حیرانی سے دیکھنے لگے جب جوڑے دروازے کے اندر کھڑے ہوئے تھے۔ ڈین ڈیونورڈ، جس کی آنکھوں میں عجیب سی خوشی کی جھلک تھی، اینیٹا لائل کے ساتھ کھڑا تھا۔ اینیٹا کے ہونٹ آدھے کھلے تھے اور اس کے دانت دکھائی دے رہے تھے، جبکہ اس کے کندھے سانس لینے سے اوپر نیچے ہو رہے تھے، جیسے وہ دوڑ کر آئی ہو۔
"تم نے صحیح نہیں کیا، والد!" ڈین ڈیونورڈ نے کہا۔ "تم نے ایک بار اسے مجھ سے چھین لیا تھا — تم دوبارہ ایسا نہیں کر سکتے! ہمیں یہاں سے نکالو! ہم کسی پادری کو ڈھونڈ رہے ہیں۔"
"رک جاؤ!" ڈیونورڈ نے غصے میں کہا۔ "وہ چور ہے! ہمارے پاس ثبوت ہیں۔"
پیٹر نے آگے بڑھتے ہوئے کہا،
"کیا میں کچھ کہہ سکتا ہوں؟" اس کی آواز میں عجیب سی بے جذباتیت تھی۔
شاید یہی بے جذباتی تھی جس نے سب کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ وہ سب اس کی طرف مڑ گئے۔
"میرا یہ چھوٹا سا چالاک کھیل،" اس نے کہا، "کارڈز کے بارے میں، یہ میں ہمیشہ استعمال کرتا ہوں تاکہ انگلیوں کے نشان حاصل کر سکوں۔ کارڈز پر ایسی چیز لگائی جاتی ہے جو مجھے ان لوگوں کے انگلیوں کے نشان دیتی ہے جو ان کو چھوتے ہیں۔ مجھے ہمیشہ وہی کارڈ دو یا تین بار دینا پڑتا ہے۔ لیکن میں ایسا نہیں کرتا — میں اسے واپس اپنے کیس میں رکھ کر دوسرا کارڈ نکال لیتا ہوں۔ اس قسم کے کام میں، مسز

کارور اور مسٹر ڈیو نورڈ جیسے لوگ اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ میں ان سے انگوٹھے کے نشان مانگوں۔ اس لیے میں یہ کارڈ دینے کا دھوکہ استعمال کرتا ہوں۔ یقیناً، مجھے دس انگوٹھے کے نشان مکمل طور پر نہیں ملتے، لیکن مجھے اتنے نشان مل جاتے ہیں جو اس قسم کی عام جانچ کے لیے کافی ہوتے ہیں۔

"آپ لوگوں نے سمجھا کہ ڈیزائنز چوری ہو گئے ہیں جب وہ والٹ میں تھے۔ لیکن میں اتنا پُر یقین نہیں تھا؛ خاص طور پر جب میں نے جیکولین کارور کو اپنا ایک کارڈ دیا، اور جب اس نے وہ واپس کیا تو اس کے پیچھے ایک داغ تھا جو صرف ہاتھ سے محسوس ہو رہا تھا — کچھ ایسا جیسا گرافائٹ ہو۔ میں نے اس وقت یہ ظاہر کیا کہ یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے، لیکن مجھے فوراً پتا چل گیا کہ یہ نرم کاربن کاغذ تھا جو اس کے انگوٹھے پر لگا تھا اور مٹ چکا تھا۔

"تو میں نے ایک اسکریو ڈرائیور لیا، اور جب موقع ملا، کشتی سے واپس آ کر اور ڈیزائنرز کے گھر جانے کے بعد، اس کمرے میں چپکے سے داخل ہو گیا، جہاں ڈیزائننگ ٹیبل پر چمڑے کے نمونوں کو رکھنے کے لیے پٹیاں لگائی گئی تھیں، اور وہاں وہی پایا جو میں نے سوچا تھا — بہت سارا نرم کاربن کاغذ نیچے رکھا ہوا تھا۔"

"کاربن کاغذ پر انگلیوں کے نشان تھے۔ وہ سب ایک ہی شخص کے تھے — جیکولین کارور۔"

"کیا؟" ڈیو نورڈ نے چونک کر کہا۔

پیٹر نے افسوس کے ساتھ سر ہلایا۔

"یہ سچ ہے،" اس نے کہا۔

"تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا؟" ڈیو نورڈ نے پوچھا۔ "تم نے فوراً رپورٹ کیوں نہیں کی؟"

"کیونکہ،" پیٹر نے کہا، "میں یہ جاننا چاہتا تھا کہ کیا وہ اکیلا کام کر رہی تھی یا کسی اور کے ساتھ،" اور اس نے مسز کارور کی طرف معنی خیز انداز میں نظر ڈالی۔ "یقیناً، ہم شاید اسے تھوڑا دباؤ ڈال کر کچھ پوچھ سکتے ہیں، لیکن اگر تم نے میری مدد نہ کی ہوتی تو میں تمہیں کل مکمل رپورٹ دے پاتا۔ میں ابھی تمہیں بتا رہا ہوں کیونکہ مس لائل کے بارے میں کچھ کہنا ضروری ہے۔"

"اور تمہیں اس کے ساتھ احتیاط کرنی چاہیے، کیونکہ اگر تم نے اس کے ساتھ کچھ زیادہ کیا تو وہ تمہارے خلاف ہتک عزت کا مقدمہ کر سکتی ہے۔"

"ذاتی طور پر، مجھے یہ نفسیاتی کھیل پسند نہیں ہیں۔ شاید لوگ اپنے ہاتھ اس وقت مٹھی میں بند کرتے ہیں جب وہ کچھ چھپانے کی کوشش کر رہے ہوں، لیکن وہ اپنے ہاتھ اس وقت بھی مٹھی میں بند کرتے ہیں جب وہ غصے میں ہوں، یا جب انہیں برا سودا مل رہا ہو، یا جب وہ کچھ کرنے کا پکا ارادہ کر چکے ہوں۔"

"شاید اینیٹا لائل کو یہ پتہ چل چکا تھا کہ جس آدمی کے بیٹے کو وہ پسند کرتی ہے، اس کے والد کو وہ پسند نہیں ہیں، اور اس نے فیصلہ کیا کہ وہ اس کی کمپنی میں کام کرے گی اور اتنی محنت کرے گی کہ وہ اسے عزت دے گا۔ اس دوران، اس آدمی کا بیٹا پیرس میں دوڑتا رہا، یہ تلاش کرتا رہا کہ وہ لڑکی جو اسے پسند تھی، کہاں گئی، اور جب وہ آخر کار اپنے والد کے پاس رپورٹ کرنے آیا، تو لڑکی کو تھوڑا وقت ملا اور وہ چپکے سے اس کے سامنے آ کر صرف ایک گہری نظر ڈالنے کے لیے آئی۔"

"دیکھو، اس کے لیے یہ آسان نہیں تھا۔ اس نے اس آدمی کے والد کو عزت دینے کی کوشش کی، لیکن وہاں ایک نفسیاتی ماہر تھی جو پرسنل معاملات کا انچارج تھی، اور اسے یہ بات پسند نہیں آئی کہ اس لڑکی نے کاروبار میں اپنی حیثیت کو تقریباً

لازمی بنا لیا تھا، اور اس نفسیاتی ماہر کی ایک بیٹی بھی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ وہ غریب لڑکی اپنے ہاتھ مٹھی میں بند کر کے چلتی تھی۔"

پیٹر نے بولنا بند کیا، اپنے ہاتھ سر کے اوپر اٹھائے اور ایک گہری سانس لی، جیسے وہ جمائی لے رہا ہو۔ "تو،" اس نے تھکے ہوئے انداز میں کہا، "مجھے لگتا ہے کہ میں واپس جا کر باقی نیند لے سکتا ہوں۔ یا خدا، میرا پیٹ خراب ہو رہا ہے! تم نہیں سمجھ سکتے کہ تمہیں بستر سے اُٹھا کر"—

مسز کارور، جو غصے سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی، تیز آواز میں بول پڑی، "یہ سب کسی نہ کسی سازش کا حصہ ہے! تم اور یہ اس نے سازش کی"—

پیٹر کی بڑی انگلی، سیدھی پھیلی ہوئی، اس کے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تیزی اٹھی اور اس کے جسم کی طرف اشارہ کیا۔ "دیکھو، بہن،" اس نے کہا، "تمہارے ہاتھ کی مٹھی بند ہیں۔ یہ ایک رازداری کی علامت ہے، تم جانتی ہو۔"

اختتام۔۔۔!!!

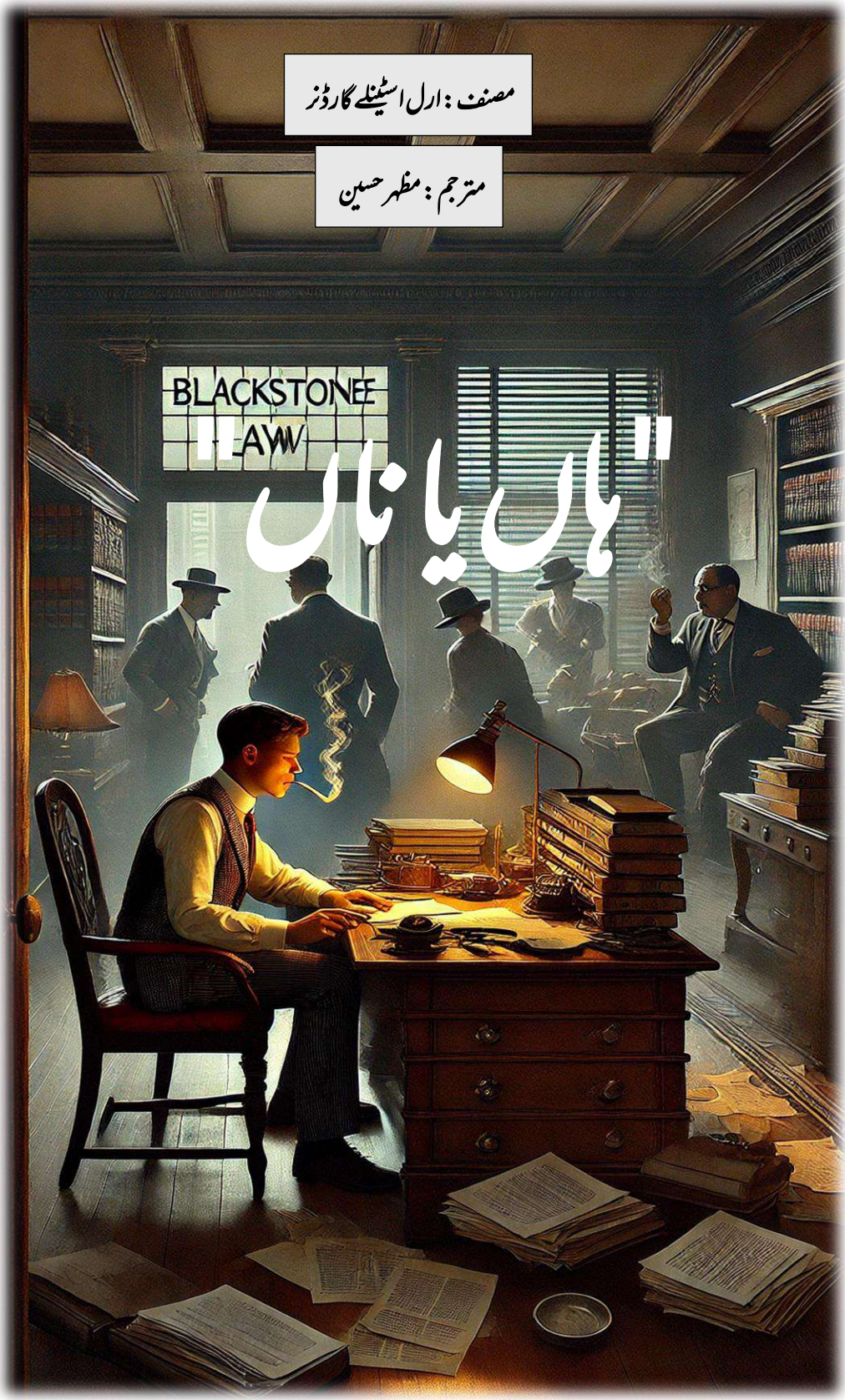

"ہاں یا ناں"

مصنف : ارل اسٹینلے گارڈنر

مترجم : مظہر حسین

ہاں یا ناں

مصنف : ارل اسٹینلے گارڈنر

دفتر کی مدھم روشنی میں، پیٹر یہ احساس نہیں کر پا رہا تھا کہ کچھ غلط ہو رہا ہے۔ ہر ثبوت ایک خطرناک سچائی کی طرف لے جا رہا تھا

مترجم : مظہر حسین

مجھے یہ پتہ چل گیا تھا کہ ہمارے دفتر میں کچھ عجیب سی سرگرمیاں ہو رہی تھیں۔ لوگ بار بار دروازے کے سامنے آ کر جا رہے تھے، جہاں میں قانون پڑھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ یہ قدموں کی آوازیں، جو ای۔ بی۔ جانا تھن کے دفتر سے آ رہی تھیں، اس بات کا اشارہ تھیں کہ وہاں کوئی اہم کام ہو رہا تھا، اور جب ای۔ بی۔ کے آس پاس زیادہ سرگرمیاں ہوں، تو یہ مطلب ہوتا ہے کہ جس کیس پر کام ہو رہا ہے وہ بہت اہم ہوتا ہے۔

میں نے اپنی توجہ بلیک اسٹون کے بیان کردہ قانونی اصولوں پر مرکوز کرنے کی کوشش کی، لیکن دماغ میں ہلچل مچ رہی تھی۔ پھر میرے دفتر کا دروازہ کھلا اور

سیڈریک ایل۔ بونفیئس، جو بھرے جسم والے، خوشحال اور خود مطمئن نظر آ رہے تھے، اس نے مجھے دیکھ کر کہا۔ "آج دوپہر کو مورٹمین کے اصول پر تم سے بات نہیں کر پاؤں گا، پیٹر۔" "کیا کیس ہے؟" میں نے پوچھا۔ "ایک قتل کا کیس ہے،" انہوں نے کہا، اور باہر نکل گئے۔ بونفیئس ہمیشہ ایسے ہی تھے۔ وہ خود کو بہت سنجیدہ لیتے تھے — ایک سخت اور خود پسند شخص۔ اگر انہیں یہ پتہ چلتا کہ میں قانون کا طالب علم ہوں اور کھیل کھیل رہا ہوں تو شاید وہ اپنے آپ کو سکون دینے کے لیے کسی ماہر نفسیات کی ضرورت محسوس کرتے۔ وہ سمجھتا تھا کہ وہ ایک بڑا ماہر وکیل ہے جو راز حل کر رہا ہے اور بے گناہ لوگوں کو بری کر رہا ہے۔ اور وہ واقعی تجربہ کار وکیل تھا۔ لیکن میں نے اس کے لیے معلومات اکٹھی کی تھیں، چاہے وہ اس سے بے خبر تھا۔ لیکن جو کچھ وہ نہیں جانتا تھا، اس سے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔

وہ پانچ منٹ پہلے ہی جا چکا تھا جب مے ڈیورز میرے دفتر میں آئی۔

"ای۔ بی۔ تم سے ملنا چاہتے ہیں، پیٹر،" اس نے کہا۔

"کب؟" میں نے پوچھا۔

"پانچ منٹ میں۔ جیسے ہی وہ بونفیئس کو کمرے سے نکال پائے گا۔"

"تم," میں نے کہا، "لگتا ہے کہ تم بہت اچھے سے جانتی ہو کہ کیا ہو رہا ہے۔"

"کیوں نہیں؟ میں ہمیشہ سب کچھ دیکھتی ہوں۔"

میرے بازو نے اس کی کمر کو چھو لیا۔ "تمہارا جسم بھی اچھا ہے،" میں نے کہا، "اگر ہم جسمانی تجزیہ کرنے جا رہے ہیں۔"

"ہم نہیں کر رہے،" لڑکی نے، ہنستے ہوئے اور خود کو ہٹاتے ہوئے کہا، "کم از کم ابھی نہیں۔ میرے پاس کام ہے۔"

اس نے دروازے سے مجھے ایک بوسہ بھیجا، اور میں نے اس کے سینڈل کی تیز آواز سنی جب وہ باہر کی طرف جانے لگی۔

پانچ منٹ بعد، بو لفیئس شان و شوکت سے چلتے ہوئے راہداری میں آیا، اپنی "عظیم شخصیت" کو دکھاتے ہوئے۔

بیرونی دروازہ زور سے بند ہوا، اور مے نے مجھے انٹرکام پر پیغام دیا، "ای۔ بی۔ تمہیں ابھی بلا رہا ہے، پیٹر۔"

میں ای۔ بی۔ جاناتھن کے ذاتی دفتر کی طرف بڑھا۔ وہ میز کے پیچھے بیٹھا تھا، اس کی آنکھوں کے نیچے سوجن اور چہرے پر گہرے نشان تھے۔ اس کا سر بالوں سے صاف تھا، جیسے اونی۔

اس کی نظریں میری طرف مڑیں۔ "بیٹھ جاؤ، پیٹر،" اس نے کہا۔

جب تم ای۔ بی۔ کی آنکھوں میں دیکھتے تھے، تو تمہیں کبھی نہیں لگتا تھا کہ تم کسی بوڑھے یا تھکے ہوئے شخص کے ساتھ بات کر رہے ہو۔ اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں اور وہ بہت ہوشیار لگ رہا تھا۔ ای۔ بی۔ میں کوئی جذبات نہیں تھے۔ وہ اپنے طریقے سے کام کرتا تھا اور اخلاقیات کی پرواہ نہیں کرتا تھا۔ وہ صرف نتائج چاہتا تھا اور عموماً وہ انہیں حاصل کرتا تھا۔ اور وہ یہ یقینی بناتا تھا کہ اس کی محنت کا اچھا معاوضہ ملے۔

"آج صبح اخبار پڑھا؟" اس نے پوچھا۔ "مارلین میں ہونے والے قتل کے بارے میں؟"

"نہیں۔"

"خوب، کرو ملے ڈالتن،" ای۔ بی۔ نے تھکی ہوئی آواز میں کہا، "مارلین مارننگ اسٹار کا ایڈیٹر تھا۔ اسے کل رات تقریباً دس بجے قتل کر دیا گیا۔ وہاں کی سیاسی صورتحال

بہت گرم ہے، شہر کے کونسل اور میئر کو دوبارہ انتخابات کرانے کا سامنا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ مجھے تمہیں یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ وہاں کی فضا بہت کشیدہ ہے۔"

"کسی کو گرفتار کیا گیا؟" میں نے پوچھا۔

"میئر، لیٹن سپریڈ۔"

"محرک کیا تھا؟" میں نے پوچھا۔

"مارلین مارننگ اسٹار نے دوبارہ انتخابات شروع کرنے میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ اس نے میئر پر ذاتی حملوں کی ایک سیریز شائع کی تھی۔ وہ ڈالتن کو پاگل کتے کی طرح گولی مارنے کی دھمکی دے چکا تھا۔ میئر لیٹن سپریڈ کا مزاج بہت گرم ہے۔

لگتا ہے کہ وہ ذاتی عزت اور دیانت داری کو بہت اہمیت دیتا ہے۔"

"اور کیا مزید تفصیلات ہیں؟" میں نے پوچھا۔

"ڈالتن کل رات تقریباً دس بجے سپریڈ سے ملنے گیا تھا۔ ڈالتن نے دروازے کی گھنٹی بجائی اور دروازے کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ جہاں وہ کھڑا تھا، وہ کوریڈور میں ایک کھڑکی سے دیکھ سکتا تھا۔ دوسری طرف، سپریڈ بھی اسی کھڑکی سے ڈالتن کو دیکھ رہا تھا۔"

"ظاہر ہے کہ سپریڈ نے جب کوریڈور سے آنا شروع کیا تو اس نے ڈالتن کا چہرہ دیکھا اور اپنی جیب سے گن نکالی۔ ڈالتن نے دروازے تک پہنچنے کا انتظار نہیں کیا۔ وہ اپنے دو ساتھیوں کے پاس گاڑی کی طرف دوڑنے لگا، جہاں وہ انتظار کر رہے تھے۔ پھر جب اس نے دیکھا کہ وہ وہاں تک نہیں پہنچ پائے گا، وہ پلٹ کر پورچ کی طرف دوڑنے لگا اور گھر کے پیچھے کی طرف جانے لگا۔ سپریڈ باہر نکلا اور پورچ کی طرف دوڑنے لگا، اس کے ہاتھ میں گن تھی۔"

"جب گاڑی میں بیٹھے دیگر دونوں مردوں نے اس کو گن لہراتے ہوئے دیکھا اور یہ سمجھا کہ ڈالتن گھر کے پیچھے کی طرف دوڑ رہا ہے، تو وہ یہ دیکھنے کے لیے نہیں رکے کہ کیا ہو رہا تھا۔ انہوں نے گاڑی کی رفتار تیز کی اور فوراً وہاں سے نکل گئے۔ لیکن وہ تھوڑی دور ہی گئے تھے کہ انہوں نے فائرنگ کی آواز سنی۔"

"انہوں نے پولیس کو اطلاع دی۔ پولیس نے ڈالتن کی لاش گلی کے کنارے پر پائی۔ اسے پیٹھ میں گولی ماری گئی تھی۔ موت فوراً ہوئی۔"

"کیا،" میں نے پوچھا، "سپریڈ کی کاروائی ہے؟"

"سپریڈ کا کہنا ہے کہ کسی نے اس کا دروازہ بجایا، اور جب وہ دروازے تک پہنچا تو اس نے ایک سائے میں کسی شخص کو لان میں دوڑتے ہوئے اور گھر کے پیچھے کی طرف جاتے ہوئے دیکھا۔ وہ کہتا ہے کہ اسے خوف تھا کہ وہ شخص بم لگا رہا ہے۔ وہ فوراً گیلری کے کنارے تک بھاگتا ہوا گیا اور اسے رکنے کو کہا۔"

"وہ گھسنے والا شخص مڑا اور اس پر دو بار گولی چلائی، سپریڈ نے بھی اپنی گن نکالی اور ایک بار گولی چلائی۔ وہ کہتا ہے کہ جب اس کی گولی کی آواز سنی تو وہ شخص مڑا اور گلی کی طرف دوڑنا شروع کر دیا۔ سپریڈ واپس گیا اور پولیس کو اطلاع دی کہ کسی نے اس پر فائرنگ کی ہے۔ پڑوسیوں نے تین گولیاں چلنے کی آواز سنی۔ جب سپریڈ کو گرفتار کیا گیا، تو افسران نے اس کی گن لے لی۔ وہ تین بار فائر ہو چکی تھی۔"

"میں نے کہا،" سپریڈ کے لیے یہ حالات بہتر نہیں لگتے۔"

"ای۔ بی۔ نے کہا، اور سپریڈ "ہمارا موکل ہے۔"

"کیا،" میں نے پوچھا، "تم چاہتے ہو کہ میں کیا کروں؟"

"بونفیئس کیس کو ہینڈل کرنے جا رہا ہے،" ای۔ بی۔ نے کہا۔ "ہمیں میلسنٹ سپریڈ، میئر کی بیٹی نے رکھا ہے۔ وہ نوجوان خاتون بونفیئس کو مارلین واپس لے

جائے گی۔ بونفیئس کو پلازہ ہوٹل میں ٹھہرایا جائے گا۔ میرے پاس ایک اپیل کا مسودہ ہے جس پر میں چاہتا ہوں کہ وہ اپنی رائے دے۔ میں تمہیں تین بجے کی ٹرین سے بھیج رہا ہوں تاکہ تم یہ اس کو پہنچا سکو۔ اسے کہو کہ وہ مجھے بتائے کہ وہ اس کے بارے میں کیا سوچتا ہے۔" میں نے سر ہلایا۔

ای۔ بی۔ جاناتھن نے کہا، "یہ تمہارا وہاں پہنچنے کا اچھا بہانہ ہے۔ جب تم وہاں پہنچو، تو مجھے فون کر کے بتاؤ کہ تمہیں وہاں جا کر بونفیئس کی مدد کرنے اور اس کے کام کو دیکھنے سے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملے گا۔ یہ تمہاری موجودگی کا جواز فراہم کرے گا۔"

"ایک بار وہاں پہنچ کر، جتنا جلدی ہو سکے کام پر لگ جاؤ اور اپنا کام کرو۔"

"کیا," میں نے پوچھا، "تم چاہتے ہو کہ میں کیا کروں؟"

"مجھے شک ہے," اس نے کہا، "کہ وہ سپریڈ کے خلاف قتل کا فیصلہ دیں گے۔ وہ اسے غیر ارادی قتل میں مجرم ٹھہرا سکتے ہیں۔ استغاثہ کے کیس میں کئی کمزور پہلو ہیں۔ بونفیئس کے پاس، ایک وکیل کے طور پر، صرف ایک جواز ہے — وہ تمہاری سرگرمیوں کو اخلاقی جواز فراہم کرے گا، اور تمہیں کیس کو پیچیدہ بنا کر دکھانے میں زیادہ مشکل نہیں ہونی چاہیے کہ استغاثہ اسے بند کرنے پر مجبور ہو جائے۔"

"میں دیکھوں گا کہ کیا کر سکتا ہوں،" میں نے کہا۔ "تم چاہتے ہو کہ میں تین بجے کی ٹرین لوں؟"

"ہاں۔ مِس ڈیورز سے سات سو پچاس ڈالر کا خرچ کا پیسہ لے لو۔"

"بہتر ہے کہ دو ہزار کر لوں،" میں نے کہا۔ "مجھے نہیں پتا کہ مجھے کیا کچھ سامنا ہو سکتا ہے۔ یا اگر پیسہ کم پڑ جائے تو کیا میں بونفیئس سے باقی رقم کا مطالبہ کر سکتا ہوں؟"

اس بات نے اثر کیا۔ "نہیں، نہیں،" اس نے فوراً کہا۔ "تمہیں کبھی بھی ایسا کچھ نہیں کرنا چاہیے۔ بونفیئس بہت اخلاقی شخص ہے۔ وہ مقامی بار ایسوسی ایشن کی ایک اہم کمیٹی کا چیئرمین ہے۔ صرف اس کی غیر معمولی عزت نفس ہی کی وجہ سے میں تمہاری سرگرمیوں کا فائدہ اٹھا پاتا ہوں۔ اگر بونفیئس کو کبھی پتا چل گیا تو وہ استعفیٰ دے دے گا۔ اور پھر وہ اس بات پر ہنگامہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔"

میں نے کہا، "لیکن اگر میرے پاس خرچ کے پیسے ختم ہو گئے تو مجھے اس کے پاس جانا پڑے گا۔"

اس نے غصے سے کہا، "مِس ڈیورز سے دو ہزار ڈالر لے لو۔ لعنت ہے، پیٹر، میں تمہاری تخلیقی صلاحیتوں کی بہت قدر کرتا ہوں، مگر بعض اوقات تم حد سے آگے بڑھ جاتے ہو۔ تمہیں یاد رکھنا چاہیے کہ جب میں تمہیں یہاں لایا، تم ایک فری لانس پرائیویٹ ڈیٹیکٹو تھے جو بمشکل کچھ ڈالر کماتا تھا—شاذونادر دنوں میں۔"

"خیر، "میں نے کہا، "اگر تم یہ سب باتیں کرنا چاہتے ہو، تو جب تک تم مجھے فرم میں نہیں لائے تھے، بونفیئس کیسز کو باقاعدگی سے ہار رہا تھا۔"

ای۔ بی۔ گھومنے والی چیئر میں مڑا اور حتمی انداز میں کہا، "مجھے اس پر بحث نہیں کرنی۔"

مارلین کا پلازہ ہوٹل ایک دکھاوا تھا۔ بونفیئس کو ہوٹل کا سب سے بہترین پروٹوکول ملا تھا اور وہ میئر کو بچانے کے لیے مہنگے شہر کے وکیل کا کردار ادا کرنے سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔

اس دوران، شہر افواہوں اور قیاس آرائیوں سے گونج رہا تھا، اور دوبارہ انتخاب پانچ دن دور تھا۔

فری پریس، ایک حریف اخبار، اپنے طور پر سپریڈ کے لیے کام کر رہا تھا۔ اس میں ایک ایڈیٹوریل شائع ہوا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ سپریڈ اپنے عمل میں بالکل درست تھا۔ اس نے یہ بتایا کہ کروملے ڈالتن کی طرف سے کی جانے والی بدنیتی کی مہم اور سپریڈ کے گھر میں اس کی بے وقوفی سے کی جانے والی مداخلت نے سپریڈ کو یقین دلا دیا تھا کہ وہ شخص جو مارا گیا تھا کچھ چالاکی کر رہا تھا اور شاید بم لگا رہا تھا۔

اخبار نے مجھے جرم کے بارے میں مزید تفصیلات دیں جو میں نے ای۔ بی۔ جانا تھن سے نہیں سنی تھیں۔ وہ دو آدمی جو کروملے ڈالتن کے ساتھ سپریڈ کے گھر گئے تھے، پریسٹن بوڈاورے مین فیلڈ تھے، اور اس بات پر قیاس آرائیاں ہو رہی تھیں کہ وہ تینوں سپریڈ کے گھر پر کیا کر رہے تھے۔

بوڈاورمین فیلڈ دونوں شہر کی کونسل کے رکن تھے اور انہیں دوبارہ انتخابات کا سامنا تھا۔ ڈالتن ایک اخبار کا ایڈیٹر تھا، جس نے ان انتخابات میں اہم کردار ادا کیا۔ یہ افواہیں تھیں کہ دونوں کونسل کے اراکین نے اپنے مخالفین سے کوئی سیاسی معاہدہ کیا تھا۔ ڈالتن نے اپنی سیاسی تنقید روکنے کے بدلے میں جو قیمت مانگی، وہ سپریڈ کے گھر میں ہونے والی بات چیت کا حصہ تھی۔

اور کچھ باتیں یہ بھی تھیں کہ میئر کو عوامی رائے کے سامنے سیاسی طور پر بچانے کے لیے قربانی کے طور پر پیش کیا جا رہا تھا۔

میں نے دیکھا کہ ایڈیٹوریل میں سپریڈ کی کہانی کے اس حصے کو حساس انداز میں بیان کیا گیا تھا جس میں اس نے دو گولیاں چلانے کا ذکر کیا تھا۔ قریب کے دو گواہ جنہوں نے گولیوں کی آواز سنی تھی، انہوں نے تین گولیوں کا ذکر کیا تھا، اور صرف تین۔ اس سے سپریڈ کی گن میں موجود تین خالی خانوں کا معاملہ اس کے لیے مشکل بنا تا تھا،

خاص طور پر یہ حقیقت کہ وہ گھر کی دیوار کے ساتھ کھڑا تھا اور پولیس کو دیوار میں کہیں بھی گولیاں نہیں ملیں یا گھر کے قریب زمین پر کوئی گولی نہیں پائی گئی۔

اگر وہ گولیاں جو اس نے دعویٰ کیا تھا کہ اس پر چلائی گئی تھیں، بے قابو ہو کر کہیں بھی چلی گئیں ہوتیں، تو پولیس کی تلاشی میں انہیں کہیں نہ کہیں ضرور ملنا چاہیے تھا۔

دوبارہ انتخابات کے معاملے میں سپریڈ پر الزام لگایا جا رہا تھا، اور تین کے مقابلے میں ایک کے تناسب سے اسے کسی نہ کسی سزا کا سامنا ہونے کی توقع تھی۔ اگر اسے پہلے درجے کے قتل کا مجرم نہ ٹھہرایا گیا، تو ممکن ہے کہ دوسرا درجے کا قتل یا غیر ارادی قتل قرار دیا جائے۔

بونفیئس نے وہ بریف لیا جو میں نے اسے دیا اور بڑبڑاتے ہوئے کہا، "مجھے نہیں سمجھ آتا کہ ای۔ بی۔ کیسے سوچتا ہے کہ مجھے اتنے پیچیدہ اور خطرناک کیس میں وقت ملے گا کہ میں اس بریف کو پڑھ سکوں۔"

میں نے پوچھا۔ "کیا کیس میں زیادہ ہلچل ہے؟"

"ہاں،" اس نے مختصر طور پر جواب دیا۔

"میں نے کہا، 'میں سوچ رہا ہوں کہ کیا ای۔ بی۔ مجھے یہاں رکنے اور تمہاری مدد کرنے دے گا۔ یہ میرے لیے ایک اچھا عملی تجربہ ہوگا۔'

بونفیئس نے جواب دیا، 'تم کچھ نہیں کر سکتے، پیٹر۔ بہتر ہوگا کہ تم واپس جا کر اپنی کتابوں پر دھیان دو اور اپنے کیریئر کی بنیاد رکھو۔'

میں نے کہا، 'مجھے کتابوں سے کوئی مسئلہ نہیں، لیکن قتل کے کیس زیادہ دلچسپ لگتے ہیں، خاص طور پر جب میں نے بلیک اسٹون کے ساتھ ایک ہفتہ گزارا ہو۔' وہ خاموش ہو گیا، جیسے کچھ سوچ رہا ہو۔

میں نے بات جاری رکھی، 'دیکھو، میں مداخلت نہیں کرنا چاہتا، لیکن بعض اوقات لوگوں کو چھوٹی چھوٹی باتیں بھول جاتی ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ میئر سپریڈ کی بیٹی نے بندوق نکالی ہو اور والد کو بتائے بغیر نشانے بازی کی ہو۔ شاید اس نے دو تین گولیاں چلائیں اور پھر بھول گئی ہو۔ اگر ایسا ہوا ہو، تو تین خالی چیمبرز کا یہی مطلب ہو سکتا ہے۔ کیا تمہیں نہیں لگتا کہ اس سے پوچھنا ضروری ہے؟'

بونفیئس نے سنجیدگی سے کہا، 'بالکل نہیں۔ اگر ایسا کچھ ہوتا، تو وہ مجھے بتا دیتی۔'

میں نے کہا، 'شاید اسے یاد نہ ہو، تمہیں یاد دلانا چاہیے۔' وہ مجھے غصیلی نظروں سے دیکھنے لگا۔

میں نے پوچھا، 'کیا تمہیں نہیں لگتا کہ تم کچھ زیادہ ہی احتیاط سے کام لے رہے ہو، تم میئر سپریڈ کی بیٹی سے بالکل بھی سوال نہیں کر رہے؟'

بونفیئس نے کہا، 'پیٹر وینک، مجھے حیرت ہو رہی ہے۔ تم اچھے وکیل نہیں بن سکتے جب تک کہ تم پیشہ ورانہ اصولوں کو بہتر طریقے سے نہ سمجھو۔'

مجھے لگا کہ بحث کرنا بے فائدہ ہے، اس لیے میں باہر آ گیا۔ دروازے پر رک کر میں نے کہا، 'میں ای۔ بی۔ کو فون کر کے دیکھوں گا کہ کیا وہ مجھے یہاں رکنے کی اجازت دیتا ہے۔ اگر وہ اجازت دے دے، تو کیا میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں؟'

بونفیئس نے کہا، 'پتا نہیں، لیکن شاید نہیں۔ صاف بات یہ ہے، پیٹر، تمہارا طریقہ کار مایوس کن ہے۔ اگر تم واقعی میرے لیے کسی دن مددگار ثابت ہونا چاہتے ہو، تو تمہیں اپنی پڑھائی میں تیزی لانی ہوگی اور پیشے کے اصولوں کو سنجیدگی سے لینا ہوگا۔'

میں نے کہا، "شاید تم ٹھیک کہہ رہے ہو، مسٹر بونفیئس،" اور دروازہ بند کر دیا۔

مارلین کی عمارتوں کی کھڑکیاں روشن تھیں۔ لوگ اپنے دفاتر میں دیر تک بیٹھے سیاسی صورتحال پر بات کر رہے تھے، قتل کے بارے میں تبصرے کر رہے تھے، اور

اپنے سیاسی تعلقات کو اس طرح ترتیب دے رہے تھے کہ جیتنے والوں کے ساتھ کاروبار کر سکیں۔

☆☆☆☆☆

میں پریسٹن بوڈے کے دفتر پہنچا۔ وہ تھکا ہوا اور پریشان لگ رہا تھا۔ وہ عجیب شخصیت کا مالک تھا—جسم سے موٹا، لیکن طبیعت میں پھرتیلا، اور بے پناہ توانائی رکھنے والا آدمی۔ اس نے میرا کارڈ دیکھا اور بولا، "تمہارا نام پیٹر روینک ہے، ہے نا؟ تمہیں کیا چاہیے؟"

"بس کچھ بات کرنا چاہتا ہوں،" میں نے جواب دیا۔

"باتیں کرنا آسان ہے،" اس نے کہا، سگار کو ایک طرف سے دوسری طرف گھماتے ہوئے۔ اس کے موٹے ہونٹوں کے نیچے جبڑے کے پٹھے سخت ہو رہے تھے۔ وہ ایسا آدمی تھا جس میں زبردست گرفت، تیز دماغ، اور ایک ضدی، خطرناک شخصیت تھی۔

میں نے کہا، "میری بات بے معنی نہیں ہوگی،" اور بیٹھ گیا۔

اس نے غصے سے مجھے دیکھا اور بولا، "تم باہر کے آدمی ہو؟"

"ہاں۔"

"سن لو، پیٹر، میں ان جاسوسوں اور رپورٹرز سے تنگ آ چکا ہوں۔ اگر تمہیں ڈالتن کے قتل کے بارے میں بات کرنی ہے، تو دروازہ وہ رہا۔ میں انٹرویوز اور سوالات سے اکتا چکا ہوں۔"

میں نے ایک سگریٹ جلایا۔

"تو؟" کچھ دیر بعد اس نے پوچھا۔

میں نے کہا، "ذاتی طور پر، مجھے جوا پسند ہے، خاص طور پر ایسے داؤ جن کے جیتنے کے امکانات کم ہوں۔"

"اس کا کیا مطلب؟"

میں نے جواب دیا، "اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگ شرط لگا رہے ہیں کہ تمہیں دوبارہ منتخب ہونے کا موقع ایک کے مقابلے دس ہے۔"

اس کا چہرہ سرخ ہو گیا، اور اس کی آنکھوں میں غصے کی چمک آ گئی۔ "تم،" اس نے سخت لہجے میں کہا، "یہاں سے نکل جاؤ۔"

"میں تو صرف حقیقت بیان کر رہا ہوں۔ حقیقت پر ناراض نہیں ہونا چاہیے۔"

"نکل جاؤ"!

"بالکل،" میں نے کہا اور سگریٹ کو دیکھتے ہوئے مزید کہا، "میں دوسری طرف جا کر ان سے بات کر سکتا ہوں، لیکن وہ تو پہلے ہی جیتنے کی پوزیشن میں ہیں۔ تمہاری صورتحال مختلف ہے۔ ابھی تمہارے جیتنے کے امکانات کمزور ہیں، اس لیے تمہیں سنجیدگی سے بات کرنی چاہیے۔ اگر میرے لیے فائدہ مند ہوا کہ تم دوبارہ منتخب ہو جاؤ، تو تمہارے جیتنے کے امکانات بہت بہتر ہو سکتے ہیں۔ اس پر غور کرنا تمہارے لیے اچھا ہوگا۔"

آہستہ آہستہ اس کے چہرے سے غصہ کم ہونے لگا۔ میں سمجھ گیا تھا کہ وہ وقت لینے کی کوشش کر رہا ہے، اس لیے میں نے مزید دباؤ نہیں ڈالا۔ کچھ دیر بعد، وہ بولا، "تم کیا چاہتے ہو؟""

"ایک نئی قسم کی خودکار سکّہ والی مشین،" میں نے کہا۔

میں نے چھت کی طرف دیکھا اور بے پروائی سے کہا، "مجھے سکّہ والی مشینیں بیچنے کے طریقے اچھی طرح معلوم ہیں، اور سیاست کو بھی اچھی طرح سمجھتا ہوں۔ پچھلی انتخابی مہم میں، میں نے ہینلوٹاؤن کے میئر کو کامیاب بنانے میں مدد کی تھی۔"

بوڈے کی آنکھوں میں شک کی جھلک آئی۔ "اگر تم نے واقعی ایسا کیا، تو سکّہ والی مشینوں کے کاروبار میں کیوں ہو؟ کیوں نہ وہیں جا کر اس کا فائدہ اٹھاتے؟"

میں نے کندھے اُچکاتے ہوئے کہا، "کچھ ایسی باتیں سامنے آئیں جو مسئلہ بن سکتی تھیں۔ کسی کو اس کا بوجھ اٹھانا تھا۔ اگر میئر نے ذمہ داری لی ہوتی، تو اس کی ساکھ خراب ہو جاتی۔ میں نے خود پر لے لی۔"

میں نے مسکراتے ہوئے مزید کہا، "فکر نہ کرو، میں اپنا حصہ لے رہا ہوں، لیکن ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ ہینلوٹاؤن کا ماحول ایک سال تک میرے لیے مناسب نہیں—وہاں کی ہوا بہت خشک ہے۔"

بوڈے کچھ دیر سوچتا رہا، پھر بولا، "تم اجنبیوں سے بہت زیادہ باتیں کرتے ہو—"

میں نے جواب دیا، "تم میرے لیے اجنبی نہیں ہو۔ کیا تمہیں لگتا ہے کہ میں پچھلے کچھ ہفتوں سے فارغ بیٹھا ہوں؟"

اس نے غصے سے پوچھا، "تم میرے بارے میں کیا جانتے ہو؟"

میں نے اندازہ لگاتے ہوئے کہا، "تمہاری بیوی سے زیادہ۔" اور جب میں نے اس کی آنکھوں میں ایک لمحے کے لیے تبدیلی دیکھی تو مجھے اندازہ ہو گیا کہ میں صحیح سمت میں جا رہا ہوں۔

"تم چاہتے کیا ہو؟"

"سکّہ والی مشینیں۔"

"یہ ممکن نہیں، لوگ اسے قبول نہیں کریں گے۔"

میں نے سکون سے کہا، "عوام کی فکر مت کرو۔ اگر میں انہیں تمہارے حق میں کر سکتا ہوں، حالانکہ تم پر کئی الزامات لگ رہے ہیں، تو میں انہیں سکّہ والی مشینوں کے لیے بھی تیار کر سکتا ہوں۔"

اس نے غصے سے کہا، "تمہاری خود اعتمادی خطرناک حد تک بڑھ چکی ہے، ایسی باتیں مجھے ناراض کر سکتی ہیں۔"

میں مسکراتے ہوئے بولا، "تم ایک بار پھر حقیقت کا سامنا کرنے سے بچ رہے ہو۔ ہم دونوں کو سچائی تسلیم کرنی ہوگی۔ جہاں تک ٹیکس دہندگان کی بات ہے، ہم اس مسئلے کو مختلف طریقے سے پیش کریں گے۔ ایک سکّہ والی مشین مزدوروں اور کسانوں کے لیے ایک طاقتور ذریعہ بن سکتی ہے، اور ہمارے شہر کے معزز رہنما، پریسٹن بوڈے، محنت کشوں کے بہترین دوست کے طور پر جانے جا سکتے ہیں۔"

بوڈے نے کندھے جھٹکتے ہوئے کہا، "یہ صرف باتیں ہیں۔ تم اس شہر میں محنت کشوں کے حمایتی بننے کی کوشش نہیں کر سکتے۔ یہاں سب کچھ بینکوں کے ہاتھ میں ہے۔"

میں نے سر ہلایا، "تو صرف ایک آدمی ہے جو بینکوں کے مقابلے میں کھڑا ہو سکتا ہے۔"

"کون؟"

"تم۔ تم صاف بات کرتے ہو۔"

"میرے بیان میں کیا غلط ہے؟"

میں نے کہا، "بینک پیسوں پر قابو رکھتے ہیں، جبکہ مزدور ووٹوں پر۔"

بوڈے نے تھوڑا جھنجھلا کر کہا، "ٹھیک ہے، اگر تم مزدوروں کے ووٹ لینے کی کوشش کرو گے، تو بینک تم پر دباؤ ڈالیں گے، اور آخر میں نقصان تمہارا ہوگا۔"

میں نے مسکرا کر کہا، "تمہیں اس کا حل معلوم ہے، ہے نا؟"

"نہیں، اور تمہیں بھی نہیں۔"

"محنت کشوں کے کان تیز آواز سنتے ہیں، اور مالی ادارے ہلکی سی سرگوشیاں بھی سن لیتے ہیں۔ اگر تم عوام کے ساتھ کھل کر بات کرو، اور پس پردہ بینکوں سے چالاکی سے بات کرو، تو تم اس شہر میں کامیاب ہو سکتے ہو۔"

بوڈے نے بے چینی سے اپنی انگلیوں کی نوک سے میز کے کنارے پر دستک دی۔ "یہ بتاؤ کہ وہ کون ہے جو طے کرے گا کہ کب بولنا ہے اور کب خاموش رہنا ہے؟" اس نے پوچھا۔

میں نے مسکراتے ہوئے کہا، "یہ تو بہت آسان ہے۔ وہ شخص میں ہوں — اگر مجھے معاہدہ ملے۔"

"تم کس قسم کا معاہدہ چاہتے ہو؟"

میں ہنسا اور کہا، "بات مت گھماؤ۔ میں نے پہلے ہی بتا دیا ہے — سکّہ والی مشینیں۔"

"تقسیم کے لیے کتنی رقم چاہیے؟" اس نے پوچھا۔

میں نے کندھے اُچکاتے ہوئے کہا، "میں نے تمہیں پہلے ہی بتایا تھا، مجھے جوا پسند ہے۔ میں ہمیشہ مشکل شرط لگانے والوں کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اور اس وقت تم ایک مشکل شرط ہو۔"

بوڈے نے غور سے میری طرف دیکھا۔ "تمہارا مطلب ہے کہ اگر تم مجھے دوبارہ الیکشن جیتنے کا طریقہ بتاؤ، تو تم چاہتے ہو کہ میں سکّہ والی مشینوں کا لائسنس دے دوں؟"

میں نے سر ہلایا۔ "بس اتنا کہ تم اپنے اور اپنے دوستوں کے لیے کچھ خاص بندوبست کر سکو۔ لیکن یاد رکھنا، میں وہ شخص ہوں جو آغاز میں تمہاری مدد کو آیا— جب سب کچھ خراب لگ رہا تھا۔ اگر میں اس کھیل میں اس وقت شامل ہو رہا ہوں، تو میں وہیں ہوں گا جب حالات تمہارے حق میں ہوں گے۔"

اس کے سگار سے نکلنے والا نیلا دھواں اس کی گردن کے گرد تیرنے لگا۔ اچانک اس نے میری طرف مڑ کر کہا، "مجھے ایک قابل اعتماد آدمی چاہیے۔"

میں نے سکون سے جواب دیا، "تم ایک قابل آدمی کو دیکھ رہے ہو۔"

بوڈے نے گہری سانس لی اور کہا، "یہ صورتحال آسان نہیں ہے۔ تمہیں اسے شروع کرنے سے پہلے اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے۔ ضلعی وکیل جیتنے والے کے ساتھ جا کر فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہا ہے۔ ایک ہفتہ پہلے وہ شاید شہر کی انتظامیہ کے ساتھ ہوتا، لیکن اب وہ اپنا مستقبل دیکھ رہا ہے۔ وہ گورنر بننے کے لیے اسے موقع سمجھ رہا ہے۔"

"شہری پولیس کا کیا ہوگا؟" میں نے پوچھا۔

بوڈے نے اعتماد سے کہا، "میں انہیں کنٹرول کرتا ہوں۔"

میں نے نرمی سے کہا، "تمہارا مطلب ہے کہ تم انہیں کنٹرول کرتے تھے۔ وہ بِک جانے کے لیے تیار ہیں، بس خریدار کا انتظار کر رہے ہیں۔ تمہیں یہ اتنا ہی معلوم ہے جتنا مجھے۔"

بوڈے نے مجھے گہری نظر سے دیکھا۔ "تم،" اس نے کہا، "کسی اجنبی سے بہت زیادہ جانتے ہو۔"

میں نے تھوڑا سخت لہجے میں کہا، "میں اجنبی نہیں ہوں، اور میں تمہارے خیال سے کہیں زیادہ جانتا ہوں۔ اب سوال یہ ہے— ہم یہ معاہدہ کر رہے ہیں یا نہیں؟"

بوڈے نے تھوڑی دیر سوچا، پھر کہا، "میرے دو ساتھی ہیں، ان سے مشورہ کرنا چاہتا ہوں۔"

"کتنا وقت چاہیے؟"

"کل صبح دس بجے تک۔"

میں نے سر ہلایا۔ "ٹھیک ہے۔ لیکن اگر تم میرے ساتھ کام کرنے والے ہو، تو ہمیں تیزی دکھانی ہوگی۔ مطلب یہ کہ جب تم کہو، تو ہم فوراً ایکشن میں آسکیں۔"

بوڈے نے سگار کا دھواں باہر نکالتے ہوئے کہا، "دیر کرنے کا فائدہ نہیں ہوگا۔ میرا اندازہ ہے کہ جواب 'ہاں' ہوگا۔"

"اگر ایسا ہے،" میں نے کہا، "تو ہمیں ڈالتن کے مسئلے کو بھی دیکھنا ہوگا۔ اسے بہت خراب طریقے سے سنبھالا جا رہا ہے۔"

"تو پھر اسے اور کیسے حل کیا جانا چاہیے؟"

"اس مسئلے کو حل کرنے کے کئی طریقے ہیں،" میں نے کہا۔ "سب سے پہلے، تمہارے دیے گئے بیان نے صورتحال کو زیادہ فائدہ نہیں پہنچایا۔"

بوڈے نے چونک کر پوچھا، "میرے بیان میں کیا غلط تھا؟"

"سب کچھ،" میں نے جواب دیا۔

"میں نے سچ بولا تھا۔"

میں نے سر ہلاتے ہوئے کہا، "سچ ہمیشہ بہترین حکمت عملی نہیں ہوتی۔ تم نے خود کو کس حد تک مشکل میں پھنسا لیا ہے؟"

"تمہارا کیا مطلب ہے؟"

"کیا تم اپنی کہانی میں کوئی تبدیلی لا سکتے ہو اگر ضرورت پڑے؟ چلو، مجھے وہ نکات بتاؤ جو تم نے افسران کو بتائے ہیں۔"

بوڈے نے غصے سے کہا، "میں نے انہیں سچ بتایا۔ ڈالتن سپریڈ سے ملنا چاہتا تھا، اور رے مین فیلڈ اور میں نے فیصلہ کیا کہ ہم اسے وہاں لے جائیں گے۔"

میں نے کہا، "یہ کہانی زیادہ قائل کرنے والی نہیں ہے۔ یہ نہ تو مضبوط ہے اور نہ ہی کمزور، لیکن تمہارے مخالفین اسے اپنے فائدے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔"

"کیوں؟"

"سب سے پہلے، ڈالتن اور سپریڈ ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ اس سے بڑھ کر، تم اور مین فیلڈ بھی مخالف فریق میں تھے۔ تو پھر ڈالتن کو سپریڈ سے ملنے کی کیا ضرورت تھی؟ اگر وہ واقعی اس سے ملنا چاہتا تھا، تو منطقی طور پر تم یا مین فیلڈ دروازے پر جا کر گھنٹی بجاتے۔"

"اس کے علاوہ، تم نے یقیناً سپریڈ کو پہلے فون کیا ہوگا تاکہ وہ ملاقات کے لیے تیار ہو جائے۔ اب مان لو کہ تم مجھے سچ بتا دو، تو میں سپریڈ کو اس جھنجھٹ سے نکال سکتا ہوں، اور اس سے شہر کی سیاست یکسر بدل سکتی ہے۔"

بوڈے نے سر جھٹک کر کہا، "تم سپریڈ کی مدد نہیں کر سکتے۔ وہ اس بار بری طرح پھنس چکا ہے۔ اس نے ہی ڈالتن کو مارا۔"

"تو پھر اس کی خود دفاع کی کہانی کا کیا؟"

"مجھے اس بارے میں کچھ نہیں معلوم۔ جب گولی چلنے کی آواز آئی، ہم گاڑی میں تھے۔"

"اور تم نے گولیوں کی آواز سنی؟"

"ہاں، جب ہم کونے پر پہنچے تھے،" بوڈے نے اعتراف کیا۔

"اور تم واپس نہیں گئے؟"

"نہیں، ہم نے پولیس کو فون کر دیا تھا۔"

میں نے کہا، "اور تم، خود پولیس کے معاملات چلاتے ہو۔"

بوڈے نے وضاحت کی، "پولیس چیف ایک مقرر کردہ عہدہ ہوتا ہے، منتخب نہیں۔"

میں نے سر ہلایا، "چھوٹے شہروں میں ہوتا یہی ہے کہ کونسل کے ارکان مختلف کام سنبھالتے ہیں۔ کوئی ٹیکس کے شعبے کو دیکھتا ہے، کوئی آڈٹ کو، اور کوئی پولیس سسٹم کو۔"

بوڈے نے تصدیق کی، "ہاں، یہ درست ہے۔"

"اور پولیس کا نظام تمہارے ہاتھ میں تھا؟"

"ہاں۔"

میں نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا، "تو تم اپنے اختیارات استعمال کر کے معاملے کو بہتر بنا سکتے تھے؟"

بوڈے نے سنجیدگی سے کہا، "یہ اتنا آسان نہیں تھا۔ یہ بہت نازک معاملہ تھا۔ تمہیں اندازہ نہیں کہ یہاں کے لوگ کتنے جذباتی ہیں۔"

میں نے سگریٹ بجھا کر کہا، "شاید اب مجھے سکّہ والی مشینوں میں دلچسپی نہیں رہی۔"

"یہ کیا کہہ رہے ہو؟" بوڈے حیران رہ گیا۔

" "یہ سب بہت مایوس کن ہے،" میں نے کہا۔ "میں تمہیں دوبارہ عہدے پر نہیں لا سکتا۔"

"کیوں نہیں؟"

"کیونکہ تم مجھ سے صاف بات نہیں کرتے۔ تم جھوٹ بھی ٹھیک سے نہیں بول سکتے، حالانکہ تمہیں اس کی کافی مشق ہونی چاہیے تھی۔"

بوڈے نے کہا، "سنو، میں تمہیں ایسی بات بتا سکتا ہوں جو اس معاملے کی نوعیت کو مکمل طور پر بدل سکتی ہے اور اسے زیادہ منطقی بنا سکتی ہے۔"

"میں سن رہا ہوں،" میں نے کہا۔

بوڈے نے گہری سانس لی اور بولا، "رے مین فیلڈ اور میں نے محسوس کیا کہ یہ جھگڑا شہر کے لیے نقصان دہ ثابت ہو رہا ہے۔ اس لیے ہم دونوں نے ڈالتن کے پاس جا کر پوچھا کہ وہ اس تنازعے کو ختم کرنے کے بدلے میں کیا چاہتا ہے۔ ڈالتن نے ہمیں بتایا۔ وہ چاہتا تھا کہ شہر کی پرننگ کا ۸۰ فیصد کنٹرول اسے دیا جائے اور میئر سپریڈ کو ہٹا دیا جائے۔"

بوڈے نے مزید وضاحت کی، "ڈالتن کا ماننا تھا کہ سپریڈ نااہل ہے اور شہر کا انتظام ٹھیک طریقے سے نہیں چلا رہا۔ وہ چاہتا تھا کہ اگر سپریڈ استعفیٰ دے دے، تو وہ دوبارہ الیکشن کا معاملہ واپس لے لے گا۔ اس نے ہمیں ایسے بارہ افراد کی فہرست دی جنہیں وہ میئر کے عہدے کے لیے مناسب سمجھتا تھا۔ ہمیں بس یہ قبول کرنا تھا کہ ان میں سے کسی ایک کو سپریڈ کی جگہ مقرر کر دیا جائے۔"

"تو تم اسے سپریڈ کے پاس لے گئے تاکہ یہ تجویز لیٹن سپریڈ کے سامنے رکھ سکو؟"

"ہاں، ہمیں لگا کہ اگر سپریڈ سے صحیح انداز میں بات کی جائے تو وہ مان سکتا ہے۔"

"تو پھر تم نے اسے قائل کرنے کے لیے صحیح طریقہ کیوں نہیں اپنایا؟"

بوڈے نے کہا، "ہم نہیں چاہتے تھے کہ سپریڈ کو معلوم ہو کہ ہم اس سب کے پیچھے ہیں۔ اگر وہ سمجھ جاتا کہ ہم پہلے ہی معاہدہ کر چکے ہیں، تو وہ سوچتا کہ ہم اسے دھوکہ دے رہے ہیں۔ اس لیے فیصلہ ہوا کہ ڈالتن ہی سپریڈ سے بات کرے گا اور اسے تجویز پیش کرے گا۔ اگر سپریڈ نے اس پر غور کیا یا کسی قسم کے شکوک میں پڑا، تو ڈالتن ہمیں اطلاع دے دیتا۔"

"اور اگر سپریڈ نے تجویز مسترد کر دی؟" میں نے پوچھا۔

"تب ہم بس گاڑی میں بیٹھے انتظار کرتے، اور سپریڈ کو کبھی یہ پتا نہ چلتا کہ ہم وہاں موجود تھے۔ بعد میں، ہم اس سے اس کے دوستوں کی طرح بات کرتے اور اس تجویز کو قبول کرنے پر آمادہ کرنے کی کوشش کرتے۔"

"پھر کیا ہوا؟"

بوڈے نے کہا، "ڈالتن گھر کے دروازے تک گیا اور گھنٹی بجائی۔ اس نے اپنا چہرہ دروازے پر لگے ہیرے کی شکل کے شیشے پر رکھا اور اندر جھانکا۔ اس نے دیکھا کہ سپریڈ کوریڈور میں آ رہا ہے۔ سپریڈ نے بھی اسے دیکھ لیا۔"

بوڈے رک کر سانس لینے لگا، پھر بولا، "مجھے نہیں معلوم کہ سپریڈ نے ایسا کیا کیا جس سے ڈالتن گھبرا گیا، لیکن میں اندازہ لگا سکتا ہوں۔ ڈالتن فوراً پیچھے مڑا اور گاڑی کی طرف دوڑنے لگا۔ پھر اسے احساس ہوا کہ وہ گاڑی تک نہیں پہنچ سکے گا، تو وہ برآمدے کی طرف مڑ گیا۔ اسی وقت سپریڈ دروازہ کھول کر باہر نکلا—اور اس کے ہاتھ میں رائفل تھی۔"

بوڈے نے سنجیدگی سے کہا، "ہم نہیں چاہتے تھے کہ سپریڈ ہمیں وہاں دیکھے۔ ڈالتن پہلے ہی گلی کی طرف بھاگ چکا تھا، اور ہمارے لیے وہاں رکنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔ اس لیے ہم واپس چلے گئے۔"

میں نے غور سے اسے دیکھا اور پوچھا، "اور پھر تم نے پولیس کو فون کیا؟"

میں نے ایک نامعلوم کال کی کیونکہ میں نہیں چاہتا تھا کہ میرا نام سامنے آئے۔ بعد میں، ظاہر ہے، میں نے اپنی شناخت ظاہر کر دی۔

"اور تم واقعی سوچتے تھے کہ ڈالتن سپریڈ کو استعفیٰ دینے پر قائل کر سکتا ہے؟"

"ہاں، وہ اپنی صحت کی وجہ سے استعفیٰ دینے والا تھا، جیسے ہی اگلا الیکشن ختم ہوتا۔ ورنہ، وہ اگلے الیکشن میں ہی ہٹا دیا جاتا۔"

"تم نے اسے سیدھا یہ بات کیوں نہیں بتائی؟"

"ہم چاہتے تھے کہ ڈالتن پہل کرے، تاکہ سپریڈ کو یہ محسوس نہ ہو کہ ہم نے اسے دھوکہ دیا ہے۔"

"لیکن تم نے دھوکہ دیا، ہے نا؟"

"بیوقوف مت بنو،" اس نے غصے سے کہا، "بالکل، ہم نے اسے دھوکہ دیا۔ کسی کو قربانی دینی ہی تھی۔ اسے الگ کرنا بہتر تھا، ورنہ پورا معاملہ خراب ہو جاتا۔"

"یہ منصوبہ کس کا تھا؟ تمہارا یا ڈالتن کا؟" میں نے پوچھا۔

"میرا،" بوڈے نے تسلیم کیا، "اور مجھے اس پر سختی بھی کرنی پڑی۔ ڈالتن نے ہمیں مشکل میں ڈال دیا تھا، اور وہ یہ جانتا تھا۔"

"خیر،" میں نے نرمی سے کہا، "یہ تو زیادہ معقول لگتا ہے، بجائے اس کے جو تم نے صحافیوں کو بتایا تھا۔"

"لیکن تم سمجھ سکتے ہو کہ ہم سچ کیوں نہیں بتا سکتے، پیٹر۔"

"ہاں،" میں نے جواب دیا۔ "تو پھر، کل صبح دس بجے ملاقات ہوگی۔ اس دوران، میں کہاں جا کر کچھ وقت گزار سکتا ہوں؟"

"کیا مطلب؟" بوڈے نے پوچھا۔

"تم جانتے ہو، جوا کھیلنا۔ میں اس شہر میں نیا ہوں اور میرے پاس کوئی جگہ نہیں جہاں جا سکوں۔"

"یہاں ایسا کوئی مقام نہیں جہاں تم کھیل میں شامل ہو سکو،" اس نے اعتراض کیا۔ "یہ ایک صاف ستھرا شہر ہے۔ پولیس کے پاس"—

"چلو، بوڈے،" میں نے کہا، "یہ باتیں مت کرو۔ ایک تو تم کسی کو بیوقوف نہیں بنا رہے، اور دوسرا، تمہیں مجھ سے اچھے سے بات کرنی ہوگی۔"

اس نے نظریں چرائیں اور بولا، "۳۱۸ بنسن ایو نیو جاؤ۔ پہلے جگہ اور ہجوم کو دیکھو، پھر کوئی قدم اٹھاؤ۔ اور یاد رکھو، اگر کبھی کسی سے کہا کہ میں نے یہ جگہ بتائی ہے، تو میں صاف انکار کر دوں گا۔ سمجھے؟"

میں نے سر ہلایا، "ٹھیک ہے، کل ملاقات ہوگی۔"

کچھ سوالات کرنے پر مجھے سپریڈ کے گھر کا پتہ چل گیا۔ میں نے ایک میڈیکل اسٹور سے چھوٹا ٹارچ خریدا، بس پکڑی اور شہر کے مرکز سے پندرہ منٹ کی مسافت طے کی۔

لیٹن سپریڈ کا مکان پرانے طرز کی تعمیر کا ایک نمونہ تھا، جس کے ارد گرد کھلی جگہ تھی۔ ایک طرف ٹینس کورٹ تھا، درخت اور جھاڑیاں تھیں جو اندھیرے میں سیاہ دھبوں کی طرح لگ رہی تھیں۔ آسمان پر ستارے چمک رہے تھے، جیسے وہ صرف بلند اور خشک پہاڑی علاقوں یا ریگستان کے قریب دکھائی دیتے ہیں۔

مجھے گھر کے ارد گرد کی زمین کا اندازہ ہو گیا۔ ایک وسیع برآمدہ تھا جو گھر کے جنوب اور مغربی حصے کو گھیرے ہوئے تھا۔ بظاہر، سپریڈ نے سامنے والے دروازے سے بھاگتے ہوئے برآمدے تک پہنچ کر، اس کے آخری کنارے سے گولی چلائی تھی۔

میں نے فیصلہ کیا کہ پیچھے جا کر وہ جگہ دیکھوں جہاں لاش ملی تھی۔ کچھ لمحوں کے لیے سوچا کہ سڑک کے کنارے سے چل کر گلی تک پہنچوں یا سیدھا جھاڑی کو پھاند لوں۔ زیادہ احتیاط کا تقاضا یہی تھا کہ سڑک کے کنارے سے جاؤں، مگر جھاڑی پھاندنا زیادہ مختصر راستہ تھا، تو میں نے وہی کیا۔

اب میں آدھے راستے پر تھا، گہری تاریکی میں، نظریں سامنے بڑی سیاہ عمارت پر جمائے ہوئے۔ اچانک، مجھے چمن میں کوئی سایہ سرکتا ہوا محسوس ہوا۔

میں فوراً رک گیا، یہ سوچتے ہوئے کہ یہ روشنی کہاں سے آئی؟ کیا گھر کے اندر کوئی روشنی جلی تھی؟ میں وہیں خاموشی سے کھڑا رہا، غور سے سننے لگا، لیکن کچھ نظر نہیں آیا اور نہ ہی کوئی آواز آئی۔ پھر بھی، مجھے یقین تھا کہ کچھ مشکوک ہو رہا تھا—ایسا کچھ جو شاید میری تحقیق سے جڑا ہو اور جسے نظر انداز کرنا خطرناک ہو سکتا تھا۔

جب میں نے دوبارہ گھر کی طرف دیکھا تو گھاس پر روشنی کی ایک ہلکی سی جھلک نظر آئی۔ اس بار، ایک درخت کا سایہ واضح تھا، جس سے اندازہ ہو گیا کہ روشنی کہاں سے آ رہی ہے۔

میں جھاڑیوں کے گرد چکر لگا کر اس جگہ پہنچا جہاں لاش ملی تھی، تاکہ بہتر طور پر دیکھ سکوں۔ چند لمحے بعد، ایک ٹارچ کی روشنی گھاس پر سرکتی نظر آئی۔ کبھی یہ ایک پھولوں کے بستر کے کنارے رکی، کبھی کسی درخت کی جڑوں کے قریب چمکی، اور پھر اچانک بند ہو گئی۔

میں جلدی سے آگے بڑھا، مگر اتنی احتیاط سے کہ اندھیرے میں کسی چیز سے ٹکرا نہ جاؤں۔ جب تک ٹارچ دوبارہ جلی، میں سایے میں چھپ چکا تھا۔ اگلی بار جب روشنی بجھی، میں درخت کے قریب پہنچ گیا، تقریباً بیس فٹ کے فاصلے پر۔ میں خاموشی سے آگے بڑھتا رہا، سایوں میں چھپتے ہوئے۔

جب روشنی دوبارہ جلی، میں نے انتظار کیا کہ اس کا زاویہ بدلے، پھر میں سیدھا کھڑا ہوا اور اس شخص کو دیکھنے کی کوشش کی جو ٹارچ استعمال کر رہا تھا۔ میں حیران رہ گیا کیونکہ میں نے ایسی صورتحال کی توقع نہیں کی تھی۔ روشنی کے پیچھے جو شخصیت تھی، وہ ایک عورت تھی، اور جتنا میں دیکھ سکا، وہ نوجوان اور دلکش لگ رہی تھی۔

ٹارچ کی روشنی کبھی اوپر جاتی، کبھی نیچے، اور پھر تیسری بار بند ہو گئی۔

میں نے اندازہ لگایا کہ وہ اکیلی ہے، پھر آہستہ سے جھاڑیوں کے پیچھے سے نکل کر خاموشی سے گھاس پر چلنے لگا۔ وہ اپنے کام میں اتنی مگن تھی کہ اسے میری موجودگی کا احساس تک نہیں ہوا۔ جیسے ہی میں اس کے قریب پہنچا، اچانک ٹارچ دوبارہ روشن ہو گئی۔

"کچھ تلاش کر رہی ہو؟" میں نے پوچھا۔

وہ چونک کر چیخی، پیچھے ہٹی، اور تیزی سے اپنے ہاتھوں سے کچھ کرنے لگی۔ میں نہیں دیکھ سکا کہ وہ کیا کر رہی تھی، لیکن کوئی خطرہ مول لینے کا ارادہ بھی نہیں تھا۔ میں نے فوراً دو قدم میں فاصلہ طے کیا اور اپنے بازوؤں سے اسے قابو میں کر لیا تاکہ وہ ہاتھ نہ ہلا سکے۔

وہ خاموشی سے مگر پوری طاقت سے چھوٹنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اس نے میری ٹانگ پر گھونسہ مارا، گھٹنے سے لات ماری، اور خود کو چھڑانے کے لیے ہر ممکن زور لگایا۔ وہ نوجوان اور حیرت انگیز حد تک تیز تھی، جیسے کسی نے ربڑ کو حرکت دے دی ہو۔

"پرسکون ہو جاؤ، بہن۔ اگر تم تھوڑی سی نرمی سے پیش آؤ گی، تو میں تمہیں چھوڑ دوں گا۔"

اس کی مزاحمت آہستہ آہستہ کم ہو گئی۔

"مجھے افسوس ہے،" میں نے کہا، "لیکن مجھے یہ یقینی بنانا تھا کہ تمہارے پاس کوئی ہتھیار نہ ہو۔ امید ہے کہ تم سمجھو گی کہ یہ ذاتی نہیں، بس ایک احتیاطی تدبیر تھی۔"

میں نے جلدی سے اس کی جیبیں اور لباس کے وہ حصے چیک کیے جہاں کوئی گن چھپائی جا سکتی تھی۔ وہ سختی سے کھڑی رہی، غصے میں، مگر بالکل خاموش۔

"معذرت،" میں نے کہا اور اسے چھوڑ دیا، "لیکن مجھے محتاط رہنا تھا۔ اب بتاؤ، تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"

"پہلے یہ بتاؤ کہ تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" اس نے پلٹ کر پوچھا۔

"یہاں کا جائزہ لے رہا ہوں،" میں نے جواب دیا۔

"میں بھی یہی کر رہی ہوں،" وہ بولی، "اور اگر تم نہیں چاہتے کہ اگلے آدھے گھنٹے میں پولیس تمہیں پکڑ لے، تو بہتر ہوگا کہ جلدی اور واضح بات کرو۔"

مجھے اندازہ ہو گیا کہ اس نے مجھے ایک مشکل میں ڈال دیا ہے۔ مجھے اپنی موجودگی کی وجہ بتانی تھی، مگر ایسی بات کہ جو بعد میں میرے لیے مسئلہ نہ بنے۔

"دیکھو،" میں نے کہا، "تمہیں لگتا ہے کہ لیٹن سپریڈ نے واقعی ڈالتن کو قتل کیا؟"

میں نے محسوس کیا کہ وہ چند لمحے کے لیے خاموش ہو گئی۔ "پولیس تو یہی کہہ رہی ہے۔"

"پولیس یہاں آئی تھی؟" میں نے پوچھا۔

"نہیں، مگر انہوں نے وہ گولی برآمد کر لی ہے جو سپریڈ کی گن سے چلائی گئی تھی۔"

"یہ تو معاملہ مزید پیچیدہ بنا دیتا ہے، ہے نا؟" میں نے کہا۔

"ہاں، بالکل۔"

"اسی لیے میں یہاں دیکھ رہا ہوں،" میں نے وضاحت دی۔

"تو تم پولیس کی بات پر یقین نہیں رکھتے؟"

"مجھے نہیں لگتا کہ سپریڈ نے ڈالتن کو مارا،" میں نے کہا، اور اب میں اپنے شک میں پہلے سے زیادہ پختہ ہو چکا تھا۔

"تم کون ہو؟"

"میں ایک ڈیٹیکٹو ہوں، اور براہ کرم میرے چہرے پر ٹارچ مت ڈالنا، میں اپنی شناخت ظاہر نہیں کرنا چاہتا۔"

"معذرت،" اس نے کہا، مگر فوراً ہی ٹارچ کی روشنی میرے چہرے پر ڈال دی۔

چند لمحے بعد اس نے ٹارچ بند کی اور کہا، "میں نے تمہیں پہلے کبھی نہیں دیکھا۔"

"ایسی صورت میں،" میں نے کہا، "شاید تم مجھے اپنا تعارف کراؤ؟"

"میں ایڈتھ فوربز ہوں، لیٹن سپریڈ کی سیکریٹری۔"

"ہاں، واقعی؟"

"ہاں، میں سچ کہہ رہی ہوں"!

"مجھے کوئی ایسی بات بتاؤ جس پر میں یقین کر سکوں۔ اگر تم واقعی اس کی سیکریٹری ہوتیں، تو تم یہاں رات کے اندھیرے میں چھپ کر متحرک نہ ہوتیں، جب سب گھر کے اندر سو رہے ہیں۔ تم سیدھا گھر جاتیں، اس کی بیٹی سے بات کرتیں، اور دونوں مل کر اس معاملے پر غور کرتیں۔"

"وہ اپنی بیٹی کے ساتھ نہیں ہے،" اس نے جواب دیا۔

"اس کے ساتھ کیا مسئلہ ہے؟"

"اسے ڈر ہے کہ میں اس کے والد سے شادی کر لوں گی اور آدھی دولت کی وارث بن جاؤں گی۔"

"کیا واقعی مسئلہ دولت کا ہے؟" میں نے پوچھا۔

"آج رات ستارے کافی روشن ہیں،" اس نے لاپرواہی سے کہا۔

"صرف ستارے؟" میں نے سوال کیا۔

"اور شہر کے ڈیٹیکٹو،" اس نے مزید کہا۔

"ہم شاید سپریڈ کی مدد کر سکتے ہیں، اگر ہم مذاق کرنے کے بجائے اصل معاملے پر واپس آئیں،" میں نے سنجیدگی سے کہا۔

ایڈتھ فوربز نے کہا، "ٹھیک ہے، اگر تم واقعی اس کی مدد کرنا چاہتے ہو، تو یہ میلسنٹ کے ذریعے ممکن نہیں ہوگا۔ جانتے ہو، اس نے کیا کیا؟ اس نے شہر کے کسی ایسے وکیل کو نہیں رکھا جو سیاسی اثر و رسوخ رکھتا ہو اور کم از کم عدالت کو متاثر کر سکے۔ اس کے بجائے، وہ سیدھا شہر گئی اور جانا تھن اور بونفیئس کو وکیل کر لیا۔"

"مجھے تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں کہ اس کا کیا مطلب ہے۔" اس نے تلخی سے کہا۔ "اب ہر کوئی یہی سمجھے گا کہ وہ اپنے والد کو مجرم سمجھتی ہے، اور اس کیس کا بچاؤ تقریباً ناممکن ہو گیا ہے۔ بونفیئس کا شہر میں کوئی اثر و رسوخ نہیں ہے۔ خدا جانے اس نے اپنی شہرت کیسے حاصل کی۔"

"مجھے لگتا ہے،" میں نے کہا، "کہ بونفیئس نے تم سے پوچھ گچھ کی؟ تم نے اسے کیا بتایا؟"

"میں نے کہا کہ بونفیئس مجھے لگتا ہے کہ تمہاری قابلیت کو ضرورت سے زیادہ بڑھا چڑھا کر پیش کیا گیا ہے۔"

میں ہنسا، سوچتے ہوئے کہ سیڈریک ایل۔ بونفیئس اس بات پر کیسا رد عمل دے گا۔ "مجھے لگتا ہے کہ اس نے تمہاری بات کو مذاق کے طور پر نہیں لیا ہوگا۔"

"یہ مذاق نہیں تھا،" اس نے سنجیدگی سے کہا۔ "اسے یہ بات بالکل پسند نہیں آئی۔ جاتے وقت اس نے کہا کہ وہ اپنے مؤکل کو مشورہ دے گا کہ وہ ایک نئی سیکریٹری رکھ لے۔"

"یہ تمہارے لیے اچھا ہے، ہے نا؟" میں نے ہلکے طنزیہ انداز میں کہا۔ پھر میں نے محسوس کیا کہ وہ رو رہی ہے۔

"ارے ارے،" میں نے نرمی سے کہا، اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے، "تمہیں ہمت پکڑنی ہوگی۔ اس طرح ہار ماننے سے نہ تو کیس حل ہوگا اور نہ ہی سپریڈ کو جیل سے نکالا جا سکے گا۔"

میں نے اپنا ہاتھ اس کی کمر کے گرد رکھنا چاہا، مگر وہ سہارا لینے کے موڈ میں نہیں تھی۔ اس نے مجھے دھکیل کر کہا، "میں ٹھیک ہوں، اور ویسے بھی میں رو نہیں رہی، بس تھوڑی نروس ہوں۔"

"ہم دونوں نروس ہیں،" میں نے اعتراف کیا۔ "تو، تم یہاں کیا تلاش کر رہی ہو؟"

"ثبوت،" اس نے مختصر جواب دیا۔

"ثبوت؟" میں نے دہرایا، "یہ تو ایک وسیع لفظ ہے۔"

اس نے اپنا رومال نکالا اور خاموش ہو گئی۔

"تمہیں کچھ تو تلاش کرنا ہوگا، مس فوربز،" میں نے نرمی سے کہا، یہ جانتے ہوئے کہ صرف گھومنے سے کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا۔

"نہیں،" اس نے آہستگی سے جواب دیا، "ایمانداری سے، میں بس دیکھ رہی ہوں۔"

"کیا پولیس نے زمین کی اچھی طرح تلاشی نہیں لی؟" میں نے سوال کیا، کیونکہ اگر تحقیقات مکمل ہوتی، تو شاید ہمیں کچھ سراغ مل چکا ہوتا۔

"مجھے نہیں لگتا،" اس نے سنجیدگی سے کہا۔ "پولیس صرف رسمی کارروائی کر رہی ہے۔ کیس بہت حساس ہے، اور اس میں سیاسی مسائل اتنے گہرے ہیں کہ پولیس کسی بھی فریق کا مکمل ساتھ دینے سے گریز کر رہی ہے۔ وہ دونوں طرف کے ردعمل سے بچنے کی کوشش کر رہے ہیں۔"

"دیکھو،" میں نے وضاحت کی، "جو چیز سپریڈ کے خلاف سب سے بڑی دلیل بنتی ہے، وہ اس کی گن سے چلنے والی تین گولیاں ہیں۔ ایسا لگتا ہے جیسے اس نے خود ہی سب کچھ کیا ہو۔"

"لیکن اس نے ایسا نہیں کیا!" فوربز نے احتجاج کیا۔ "اس کا کہنا ہے کہ کسی نے اندھیرے میں اس پر فائر کیا، اور اس نے گولی چلنے کے بعد کے شعلے بھی دیکھے۔"

"یہی تو مسئلہ ہے،" میں نے کہا۔ "اگر عدلیہ کے تمام ارکان اسے تمہاری طرح جانتے اور سمجھتے ہوتے، تو وہ شاید بری ہو جاتا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ عدالت میں مختلف خیالات رکھنے والے لوگ ہوں گے۔ کچھ ایسے ہوں گے جو اس کی ایمانداری پر شک نہیں کرتے، مگر کچھ ایسے بھی ہیں جو مارلین مارننگ اسٹار کی مہم سے متاثر ہو چکے ہیں۔ ان کے لیے، سپریڈ ایک کرپٹ آدمی ہے جو ہر حال میں قصوروار ہے۔"

"یہ بہت برا ہے،" فوربز نے غصے سے کہا۔ "مارننگ اسٹار نے اس کے بارے میں جو کچھ لکھا، وہ سب جھوٹ پر مبنی تھا۔ یہ بدنیتی پر مبنی مہم تھی—جھوٹے الزامات، غلط افواہیں، اور میڈیا کے ذریعے ایک شخص کی شبیہہ کو خراب کرنے کی ایک سوچی سمجھی سازش۔ مجھے خوشی ہے کہ ڈالتن مارا گیا"!

میں نے کہا، "مجھے یقین ہے کہ بہت سے لوگ ایسے ہی سوچ رہے ہوں گے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ ایک بہترین پبلسٹی مین تھا۔ وہ اپنی بات مؤثر طریقے سے پہنچانا جانتا تھا، اور اسی وجہ سے شہر کے دو تہائی لوگ سمجھتے ہیں کہ تمہارا باس واقعی بدعنوان ہے۔"

فوربز کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

"دیکھو،" میں نے نرمی سے کہا، "اگر تم سپریڈ کی مدد کرنا چاہتی ہو، تو تمہیں یوں رات کے وقت ٹارچ لے کر ادھر اُدھر گھومنے کے بجائے کچھ مؤثر کرنا ہوگا۔ صرف

رو کر یا مارننگ اسٹار کے مضامین پر غصہ کر کے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ تمہیں معلوم ہے کہ اصل میں کیا مددگار ثابت ہو سکتا ہے؟"

"کیا؟" اس نے پوچھا، اچانک متجسس نظر آتے ہوئے۔

"تمہیں آج رات یہاں مزید وقت نہیں گزارنا چاہیے، کیونکہ مجھے نہیں لگتا کہ تم کچھ ڈھونڈ پاؤ گی۔ اور اگر تم یہاں دیکھی گئیں، تو یہ تمہارے باس کے حق میں نہیں جائے گا—بلکہ اس کے خلاف استعمال ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر کسی اور نے زمین کی اچھی طرح تلاشی لی، اور اگر گھاس یا پھولوں کے کنارے کے قریب ایک اور گن ملی، جس میں دو گولیاں فائر کی جا چکی ہوں، تو یہ سپریڈ کے خلاف موجود سب سے بڑی دلیل کو کمزور کر سکتا ہے۔"

فوربز نے غور سے میری طرف دیکھا، جیسے وہ بہت کچھ سوچ رہی ہو۔ "بس ایک چیز؟" اس نے دھیمی آواز میں پوچھا، جس سے اندازہ ہوتا تھا کہ وہ معاملے کی پیچیدگی کو سمجھنے کی کوشش کر رہی ہے۔

"ہاں،" میں نے کہا، "یہ معمولی سی چیز پوری کہانی بدل سکتی ہے۔ اگر ایک اور گن مل جائے، تو یہ ظاہر ہوگا کہ ڈالتن تمہارے باس کے گھر اسے مارنے کے ارادے سے آیا تھا۔ لیکن جب اس نے دیکھا کہ سپریڈ بھی مسلح ہے، تو وہ گھبرا گیا اور بھاگنے لگا۔ پھر لگے گا کہ اس نے پیچھے مڑ کر دو گولیاں چلائیں، اور سپریڈ نے خود کو بچانے کے لیے فائر کیا۔"

"یہ سب کچھ عوام کی رائے کو مکمل طور پر بدل دے گا۔ تمہارا باس مجرم کے بجائے ایک ہیرو اور شہید بن جائے گا، دوبارہ الیکشن کروانے کا سلسلہ ناکام ہو جائے گی، اور صورتحال یکسر بدل جائے گی۔ اور یہ سب کچھ صرف ایک گن کی وجہ سے ہوگا۔"

"کون سی گن؟" ایڈتھ فوربز نے پوچھا۔

"یہ اہم نہیں،" میں نے کہا، "بس گن کا ہونا ضروری ہے۔"

"لیکن یہ کیسے ثابت ہوگا کہ گولی کہیں لگی ہی نہیں—نہ دیوار پر، نہ کسی اور جگہ؟"

"یہ ظاہر کیا جا سکتا ہے کہ ڈالتن اتنا خوفزدہ تھا کہ اس نے اندھا دھند گولیاں چلائیں اور کوئی نشانہ نہ لگا،" میں نے جواب دیا۔ "یہ وکلا کے لیے ایک نکتہ فراہم کرے گا، اور شواہد یقینی طور پر میئر سپریڈ کے حق میں جا سکتے ہیں۔"

ایڈتھ فوربز نے سر ہلایا۔ "اگر ہم یہ ثابت کر سکیں کہ گولیوں نے کسی چیز کو نہیں چھوا، تو ہم جیوری کو الجھا سکتے ہیں۔ اور مجھے لگتا ہے کہ ہم کامیاب ہو سکتے ہیں۔"

"ممکن ہے کہ ڈالتن نے گولیاں صرف ڈرانے کے لیے فائر کی ہوں،" میں نے کہا۔

"یہی نکتہ ہے،" اس نے جلدی سے کہا۔ "سب سے اہم چیز یہ ہے کہ عدلیہ کو قائل کیا جائے کہ پہلا فائر ڈالتن نے کیا تھا۔"

وہ کچھ لمحوں کے لیے خاموش رہی، جیسے کسی گہری سوچ میں ہو، پھر اچانک پوچھا، "تمہارا نام کیا ہے؟"

"پیٹر،" میں نے جواب دیا، "پیٹر وینک۔"

"مسٹر پیٹر،" اس نے کہا، "مجھے لگتا ہے کہ تم بہت ذہین ہو۔ خوشی ہوئی کہ تم سے ملاقات ہوئی۔ شاید یہ تقدیر تھی۔ کیا تمہارے پاس گاڑی ہے؟"

"نہیں،" میں نے کہا، "میں بس سے آیا ہوں۔"

"چلو،" اس نے کہا، "میں تمہیں شہر تک چھوڑ دیتی ہوں۔"

میں نے اس کا بازو تھام لیا، اور ہم جھاڑیوں کی طرف چل پڑے جو گلی کے کنارے پھیلی ہوئی تھیں۔

"تمہیں مجھے اٹھا کر پار کرانا ہوگا،" اس نے ہلکے سے کہا۔ "جب میں آئی تھی تو پیٹر کے بل رینگ کر آئی تھی، لیکن اب"—

میں نے اسے اٹھایا، اور جب میں نے جھاڑی پار کی، تو اس کے جسم کی حرارت میرے بازوؤں میں محسوس ہوئی۔ دوسری طرف پہنچ کر جب میں نے اسے نیچے اتارا، تو اس نے اپنے بازو میرے گرد لپیٹ دیے، اور اس کے ہونٹ میرے ہونٹوں پر نرم لمس چھوڑ گئے۔

"تم لاجواب ہو،" اس نے سرگوشی کی۔

میرے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی، خون کی گردش جیسے دگنی رفتار سے چلنے لگی۔ لمحہ بھر کو میں سب کچھ بھول گیا—یہاں تک کہ یہ خیال بھی کہ میں نے قدموں کے نشان نہ چھوڑنے کا دھیان رکھنا تھا۔

ایڈتھ فوربز کے بارے میں بہت کچھ تھا جو میں نہیں جانتا تھا، لیکن ایک چیز کا مجھے پورا یقین ہو چکا تھا—یہ پہلا موقع نہیں تھا جب اس نے کسی مرد کو چوما ہو۔

اس کی گاڑی سادہ مگر جدید طرز کی تھی، اور وہ ایک ماہر ڈرائیور لگ رہی تھی۔

جیسے ہی ہم شہر کی روشن، چمکدار روشنیوں کے قریب پہنچے، میں نے اس کا بغور جائزہ لینا شروع کیا۔ اس کے گھنے بھورے رنگ کے بال تھے، ایک خوبصورت مگر تنگ فٹنگ والی ہیٹ پہنی ہوئی تھی، اس کی ناک ہلکی سی اوپر کو مڑی ہوئی تھی، اور اس کے ہونٹ... جنہیں میں پہلے ہی محسوس کر چکا تھا۔

میں اپنے ذہن میں ممکنہ امکانات پر غور کر رہا تھا—وہ امکانات جو مجھے امید تھی کہ حقیقت میں بدل جائیں گے۔ میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اس پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔ اگر میں سیڈریک بونفیئس جیسے چالاک آدمی کو مواقع دینے کے لیے تیار تھا، تو پھر کسی ایسے شخص کی ضرورت بھی تھی جس پر واقعی اعتبار کیا جا سکے۔

اچانک، وہ میری طرف مڑی اور بولی، "میں ایک اپارٹمنٹ جا رہی ہوں۔ میں چاہتی ہوں کہ تم دو گھنٹے کے لیے کہیں چلے جاؤ، اور پھر آ کر دروازے پر دو بار دستک دینا۔"

"اگر مجھے اتنا انتظار کرنا پڑا، تو یہ آدھی رات کے بعد کا وقت ہوگا،"

میں نے کہا۔ "کوئی مسئلہ نہیں،"

اس نے لاپرواہی سے کہا، "دروازہ کھلا ہوگا۔"

"یہ کسی لڑکی کا اپارٹمنٹ ہے؟" میں نے تجسس سے پوچھا۔

وہ کچھ لمحوں کے لیے خاموش رہی، پھر بولی، "نہیں، یہ میرے بوائے فرینڈ کا ہے۔"

"اوہ—اوہ،" میں نے حیرانگی کے ساتھ کہا۔

"دیکھو، پیٹر،" اس نے میرا نام دہراتے ہوئے کہا، "ایسا مت بنو۔ یہ آدمی کارل گیل ہے، اور وہ ذہین ہے۔ وہ راستہ جانتا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ تمہیں وہ پسند آئے گا، اور سب سے بڑھ کر، وہ ہماری مدد کر سکتا ہے۔"

"اچھا، تو مجھے ابھی اوپر جا کر اس سے ملنے کیوں نہیں دیتیں؟ اس طرح ہم پہلے سے دو گھنٹے کا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ہمارے پاس لامتناہی وقت تو نہیں، ہے نا؟"

"نہیں،" اس نے سنجیدگی سے کہا، "مجھے اسے تیار کرنے میں وقت لگے گا۔"

"دو گھنٹے؟" میں نے حیرت سے کہا، "اتنے وقت میں تو تم میامی جا کر واپس آ سکتی ہو۔ تقریباً، ویسے۔"

"ہمارے پاس کرنے کے لیے کچھ اہم کام ہیں،" اس نے مختصر جواب دیا۔

میں مزید سوالات کرنے والا تھا، لیکن پھر خاموش رہنے کا فیصلہ کیا۔ اس نے گاڑی مرکزی سڑک سے موڑ کر ایک گلی میں ڈال دی، جہاں پرانے طرز کے مکانات اور بلند اپارٹمنٹ عمارتیں ایک دوسرے سے جڑی ہوئی تھیں۔

"وہ سامنے کا دروازہ ایک بجے تک کھلا رہے گا،" اس نے کہا۔ "تم ٹھیک بارہ بج کر پچاس منٹ پر آنا، پہلی سیڑھیاں چڑھ کر اپارٹمنٹ نمبر ۸۱ تک جانا۔ دروازے پر دو بار دستک دینا اور اندر آ جانا۔ کوشش کرنا کہ کوئی تمہیں نہ دیکھے۔"

میں نے کچھ لمحے سوچا، پھر بولا، "ٹھیک ہے، ایڈتھ فوربز، یہ تمہاری پلاننگ ہے۔"

"اور تمہیں یہاں سے پیدل جانا پڑے گا، تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں؟ شہر کا مرکز سیدھی گلی میں ہے، اور دو بلاک بعد تمہیں ایک ہوٹل ملے گا، جہاں سامنے ٹیکسی اسٹینڈ ہے۔ وہاں ہمیشہ کم از کم ایک کیب کھڑی ہوتی ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ میں تمہیں وہاں نہیں چھوڑ سکتی، لیکن وقت کم ہے اور ہمیں کام پر توجہ دینی ہے۔"

میں نے آہستہ سے کہا، "اپنے بوائے فرینڈ کو بتا دینا کہ ہر گن پر ایک نمبر ہوتا ہے، اور انہیں ٹریس کیا جا سکتا ہے۔ اگر کوئی چیز تم تک جا پہنچی، تو صورتحال بہت خراب ہو سکتی ہے۔"

"خدا کی قسم، پیٹر،" اس نے کہا، "میں اتنی بے وقوف نہیں ہوں۔"

"میں بارہ بج کر پچاس منٹ پر وہاں پہنچ جاؤں گا،" میں نے کہا اور گاڑی سے اترنے میں اس کی مدد کی۔ اس نے ایک تیز نظر مجھ پر ڈالی، ہلکی سی مسکراہٹ دی، اور پھر گاڑی آگے بڑھا دی۔

میں نے سڑک پر چلتے ہوئے ہلکے انداز میں ہنسی لی اور سوچنے لگا کہ دنیا اتنی بھی بری جگہ نہیں ہے۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے سیڈریک بونفیئس کو وہ مواقع ملنے والے ہیں جن کی وہ امید کر رہا تھا۔

اپارٹمنٹ ۸۱ کے بند دروازے کے پیچھے کچھ بھی ہو سکتا تھا، اور مجھے اسے کھول کر دیکھنا تھا۔ ظاہر ہے، میں خطرہ مول لے رہا تھا۔ سیڈریک ایل۔ بونفیئس اپنے قانونی نکات اور ہوٹل کے بہترین سوٹ میں محفوظ بیٹھا تھا، جبکہ میں میدان میں تھا— سامنے سے ہر خطرے کا سامنا کرنے کے لیے۔

جیسا کہ ایڈتھ فوربز نے کہا تھا، اپارٹمنٹ کی بلڈنگ کا بیرونی دروازہ کھلا تھا۔ میں سیڑھیاں چڑھ کر راہداری میں پہنچا اور خاموشی سے اپارٹمنٹ ۸۱ کے دروازے کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ تقریباً تیس سیکنڈ تک میں سننے کی کوشش کرتا رہا۔

پھر میں نے دو بار دروازے پر دستک دی، دروازہ کھولا، اور فوراً پیچھے ہٹ گیا— اگر منظر پسند نہ آیا تو جلدی نکل سکوں۔

کمرے میں روشنی جل رہی تھی۔ ایڈتھ فوربز دروازے کے قریب بیٹھی تھی، اس کے ساتھ ایک دبلا پتلا آدمی بیٹھا تھا، جس کے ہاتھ میں ایک گلاس تھا۔ اس کا ماتھا بڑا اور ابھرا ہوا تھا، کان بڑے اور گردن پتلی تھی۔

"آؤ، پیٹر،" ایڈتھ نے کہا، مگر اس کی آواز میں ایک مایوسی سی تھی۔

میں اندر آیا اور ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا، "کبھی نہیں پتہ ہوتا کہ کسی اجنبی گھر کے دروازے کے پیچھے کیا چھپا ہو سکتا ہے۔"

ایڈتھ نے تعارف کرایا، "یہ کارل گیل ہے، جس کا میں نے تمہیں بتایا تھا۔"

پتلے آدمی نے گلاس رکھ کر میری طرف قدم بڑھائے، اور سرد انگلیوں سے میرے ہاتھ کو مضبوطی سے تھام لیا۔

میں نے رسمی طور پر ہاتھ ہلایا، پھر صوفے کی طرف جا کر بیٹھ گیا اور گیل کے گلاس کی طرف معنی خیز انداز میں دیکھا۔

"پینا چاہتے ہو؟" گیل نے پوچھا۔

"ہاں،" میں نے مختصر جواب دیا۔
وہ کچن کی طرف گیا، اور کچھ لمحوں بعد بولا، "چیسٹر چاہیے، پیٹر؟"
"بس ایک وِسکی، برف کے ساتھ،" میں نے کہا۔
میں نے ایڈتھ کی طرف دیکھا۔ وہ میری نظروں سے نظریں نہیں ملا رہی تھی۔ مجھے اندازہ ہو گیا کہ وہ رو چکی تھی۔
گیل واپس آیا، اس کے ہاتھ میں مشروب تھا۔ "ایڈتھ، تم کچھ لو گی؟" اس نے پوچھا۔
میں نے گلاس اٹھایا، اس کے کنارے ہلکا سا لمس لگایا، اور ایک گھونٹ لیا۔ گیل بیٹھ گیا، اور کمرے میں خاموشی چھا گئی۔ کوئی بھی بات کرنے کے لیے تیار نہیں تھا۔
میں نے اپنی جیب سے سگریٹ کا پیکٹ نکالا، ایک سگریٹ نکالا، اور ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا، "تو، بات کون کرے گا؟"
کچھ لمحے کے لیے کسی نے کچھ نہیں کہا۔ پھر ایڈتھ نے کچھ کہنے کی کوشش کی، لیکن گیل نے فوراً مداخلت کرتے ہوئے کہا، "میں بات کروں گا—جو بھی کہنا ہے۔"
میں نے سگریٹ جلایا، صوفے سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔
گیل نے کہا، "تمہارا خیال، بہت برا ہے۔"
میں نے حیرت سے بھنویں اوپر اٹھائیں۔ "میرا خیال؟"
"ہاں، ایڈتھ کو سپریڈ کے گھر میں گن چھپانے کا کہنا۔ مجھے حیرانی ہوئی کہ تم نے ایسا مشورہ دیا۔ قتل کے کیس میں ثبوت چھپانا ایک سنگین جرم ہے۔"
"ذرا رکو،" میں نے بات کاٹ دی۔ "یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ بات کہاں سے کہاں پہنچ گئی؟"
"تم جانتے ہو،" اس نے کہا، "جو کچھ تم نے ایڈتھ سے کہا۔"

"میں نے اس سے کچھ بھی غلط نہیں کہا"!

"کیا تم نے نہیں کہا تھا کہ گن لو، اس سے دو گولیاں چلاؤ، اور پھر اسے چھپا دو؟"

"بالکل نہیں!" میں نے غصے سے کہا۔ "تمہیں لگتا ہے میں کیا ہوں؟ میں نے صرف یہ کہا تھا کہ اگر پولیس نے جگہ کی اچھی طرح تلاشی نہیں لی، تو انہیں ایسا کرنا چاہیے۔ ہو سکتا ہے کہ وہاں وہ گن مل جائے جس میں دو خالی گولیاں ہوں۔ ایڈتھ کو یقین تھا کہ سپریڈ جھوٹ نہیں بول سکتا، اور میں نے اس کی بات پر اعتبار کیا۔ اس لیے میرا ماننا ہے کہ کہیں نہ کہیں وہ گن ضرور ہوگی۔"

"تو تم نہیں چاہتے کہ وہ گن چھپائی جائے؟" گیل نے پوچھا۔

"خدا کی قسم، نہیں! ہرگز نہیں"!

ایڈتھ نے میری طرف دیکھا، جیسے کچھ کہنا چاہتی ہو، پھر رک گئی۔ شاید اسے لگا کہ خاموش رہنا ہی بہتر ہے۔ اس نے نظریں جھکا لیں، اور میں نے محسوس کیا کہ اس کی آنکھیں آنسوؤں کی وجہ سے سوجی ہوئی تھیں۔

میں نے اصل بات پر واپس آتے ہوئے کہا، "میں کسی دیوار کے پیچھے نہیں دیکھ سکتا، لیکن اگر سپریڈ سچ کہہ رہا ہے، تو وہ گن کہیں نہ کہیں ضرور ہوگی۔ پڑوسیوں نے تین گولیاں چلنے کی آوازیں سنی تھیں، اور وہ بالکل واضح طور پر سنی گئی تھیں۔ یہ ایک پرسکون رات تھی، اس لیے گنتی میں غلطی ہونے کا امکان بہت کم ہے۔"

"سپریڈ کا کہنا ہے کہ کسی نے اس پر دو گولیاں چلائیں۔ ہو سکتا ہے کہ جھاڑیوں میں کوئی اور چھپا ہو اور ڈالتن نے گولیاں نہ چلائی ہوں، لیکن ایسا ہونے کا امکان بہت کم ہے۔ شاید ایک ہزار میں ایک۔"

"ایسا سمجھو کہ ایک لاکھ میں ایک،" گیل نے کہا۔

"ٹھیک ہے، ایک لاکھ میں ایک سہی۔ مگر اگر سپریڈ سچ کہہ رہا ہے اور ڈالتن نے واقعی اس پر گولیاں چلائیں، تو وہ گن یا تو اسے گولی لگنے پر گر گئی ہوگی، یا پھر اس نے دو گولیاں چلانے کے بعد خود ہی اسے پھینک دیا ہوگا اور فرار ہونے کی کوشش کی ہوگی۔"

گیل نے آہستہ سے کہا، "سپریڈ سچ نہیں کہہ رہا۔"

ایڈتھ فوربز نے فوراً غصے سے اوپر دیکھا۔ "وہ سچ کہہ رہا ہے! وہ سچ کہہ رہا ہے، کارل، اور تم بھی یہ جانتے ہو۔"

گیل خاموش رہا۔ اس نے بڑی بھوری آنکھوں سے میری طرف دیکھا، جیسے کسی گہری سوچ میں ہو۔ پھر اس نے نرمی سے کہا، "ایڈتھ، لیٹن سپریڈ کے بارے میں جنون میں مبتلا ہے۔ وہ اس کے لیے تب سے کام کر رہی ہے جب سے اس نے اسکول چھوڑا تھا۔ اسے یہ سمجھ نہیں آتا کہ چاہے وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ کتنا ہی ایماندار ہو، جب قتل کا الزام آجائے تو ہر کوئی خود کو بچانے کی کوشش کرتا ہے، یہاں تک کہ دوست بھی۔"

"تم اسے اچھی طرح جانتے ہو؟" میں نے پوچھا۔

"یقیناً، میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں۔ میں ایڈتھ کے ساتھ اس کے گھر کئی بار کھانے پر جا چکا ہوں۔"

"مجھے ذاتی سوال کرنے کی اجازت دو،" میں نے محتاط لہجے میں پوچھا، "بطور ایڈتھ کے بوائے فرینڈ؟"

"بالکل۔ اور ہاں، مجھے یوں مت دیکھو،" گیل نے ہلکے طنزیہ انداز میں کہا۔ "ایڈتھ اور اس کے باس کے درمیان کچھ بھی نہیں ہے۔ وہ محض ایک ہیرو کی مداح ہے۔

سپریڈ اس سے اتنی بڑی عمر کا ہے کہ وہ اس کا دادا لگتا ہے، اور ان کے درمیان سب کچھ بالکل صاف ستھرا ہے۔"

"سمجھ گیا،" میں نے کہا۔

گیل نے سر ہلایا۔ "میں تین دن پہلے وہاں کھانے پر گیا تھا۔ وہ بہت خوش اخلاق تھا، مجھ سے عزت و احترام سے ملا، اور مجھے خوش آمدید محسوس کرانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ یہاں تک کہ اس کی بیٹی میلسنٹ نے بھی۔ ایڈتھ کو وہ پسند نہیں کرتی، لیکن مجھے نہیں سمجھ آتا کہ کیوں۔"

ایڈتھ فوربز نے تلخی سے کہا، "وہ ایک چالاک لڑکی ہے۔ ظاہر ہے، وہ تمہیں خوش آمدید کہہ رہی تھی، کارل، کیونکہ وہ امید کر رہی ہے کہ تم مجھ سے شادی کرو گے۔ وہ ڈرتی ہے کہ میں اس کے والد سے شادی کر لوں گی اور سب کچھ بدل جائے گا۔"

گیل نے ناپسندیدگی سے قہقہہ لگایا۔ "ایسی بے وقوفی مت کرو،" اس نے کہا۔ "وہ ہمیشہ تمہیں خوش رکھنے کی کوشش کرتی ہے، لیکن تم اسے ہر بار نیچا دکھانے کا کوئی موقع نہیں چھوڑتیں۔"

میں نے ایڈتھ کے چہرے پر شرمندگی کے آثار دیکھے تو مداخلت کی، "خیر، میں بس تم دونوں کو ہیلو کہنے اور ملنے آیا تھا۔ میں اب بھی سمجھتا ہوں کہ پولیس کو اس جگہ کی اچھی طرح تلاشی لینی چاہیے۔ لیکن مجھے غلط مت سمجھو، میں ہرگز نہیں چاہتا کہ ایڈتھ کوئی گن چھپائے۔"

"اچھا،" گیل نے اب بھی ہلکے شکوک کے ساتھ کہا، "مجھے خوشی ہے کہ تم ایسا محسوس کرتے ہو، کیونکہ یہ ایڈتھ کے لیے بہت بڑا مسئلہ بن سکتا تھا۔"

میں اٹھا اور اس سے ہاتھ ملایا۔

"یہ آخری چیز ہے جو میں چاہوں گا،" میں نے سنجیدگی سے کہا۔

ایڈتھ فوربز نے اس وقت تک انتظار کیا جب تک میں دروازے کے قریب نہیں پہنچ گیا، پھر آہستہ سے پوچھا، "اب تم کیا کرنے والے ہو؟"

"بس شہر کا تھوڑا جائزہ لوں گا،" میں نے کہا۔ "شاید ایک گھنٹے کے اندر سونے چلا جاؤں گا۔"

"تم مزید تحقیق کرنے جا رہے ہو؟"

"اوہ، میں بس اِدھر اُدھر گھوموں گا اور آنکھیں اور کان کھلے رکھوں گا،" میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ایڈتھ نے سنجیدگی سے مجھے ایک چمڑے کا چابیوں کا ڈبہ دیا۔ "مجھے اندازہ تھا،" اس نے کہا۔ "تمہیں گاڑی کی ضرورت پڑے گی۔ میری لے لو۔"

"نہیں، شکریہ،" میں نے نرمی سے کہا۔ "میں ایسا نہیں کر سکتا۔ میں ٹھیک رہوں گا۔ تمہیں گھر جانا چاہیے اور"—

"میں پہلے ہی گھر ہوں،" اس نے کہا۔

میں اس کے کہنے کا غلط مطلب نہیں لینا چاہتا تھا۔ کارل گیل نے میری طرف دیکھا اور مسکرا کر وضاحت کی، "اس کا مطلب ہے کہ اس کا اسی عمارت میں ایک اپارٹمنٹ ہے، نیچے والے فلور پر۔ اس کی گاڑی سامنے پارک رہتی ہے، اس لیے تمہیں اسے استعمال کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہونی چاہیے۔"

"جاؤ اور جتنا چاہو گاڑی لے کر گھومو، بس صبح آٹھ بجے تک واپس لے آؤ۔ ایڈتھ کو اس کی کمی محسوس نہیں ہوگی۔"

"تمہیں واپس لانے کی ضرورت نہیں،" ایڈتھ نے کہا۔ "میں عام طور پر اسے صرف ویک اینڈ پر استعمال کرتی ہوں۔ کارل زیادہ تر وقت اس سے کام لیتا ہے، اور اگر تم واقعی مسٹر سپریڈ کی مدد کر رہے ہو، تو کارل چل کر آ جائے گا۔"

"بالکل، میں پیدل آ سکتا ہوں،" کارل نے کہا اور ایڈتھ کے کندھے پر نرمی سے ہاتھ رکھا۔ "ناراض مت ہو، بیبی۔ میں بھی اتنا ہی بے چین ہوں جتنا کہ مسٹر پیٹر، سپریڈ کی بے گناہی ثابت کرنے کے لیے، اگر وہ واقعی بے قصور ہے۔ میں صرف نہیں چاہتا تھا کہ تم قانون کے کسی بڑے مسئلے میں پھنس جاؤ۔" پھر اس نے میری طرف دیکھا اور بولا، "تم گاڑی استعمال کرو گے، تو ایڈتھ زیادہ اچھا محسوس کرے گی، پیٹر"!

"ٹھیک ہے،" میں نے ماحول کو ہلکا کرنے کے لیے کہا، "میں گاڑی استعمال کر لوں گا، اور اس کا شکریہ، ایڈتھ۔ میں اسے صبح تین بجے تک واپس لے آؤں گا۔"

"تمہیں اسے کل تک رکھنا چاہیے،" ایڈتھ نے مشورہ دیا۔ "یہاں ٹیکسی آسانی سے نہیں ملتی۔ زیادہ تر سڑکوں پر نہیں گھومتیں، یا تو اسٹینڈ پر جا کر ملتی ہیں یا پھر فون کر کے بلانی پڑتی ہیں۔"

"ٹھیک ہے، دوستو،" میں نے کہا، "شکریہ۔"

میں راہداری سے باہر نکلا اور گہری سوچ میں پڑ گیا۔ جب تک میں فٹ پاتھ پر پہنچا، میں اب بھی سوچ رہا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ بونفیئس کو وہ مواقع نہیں ملیں گے جن کی وہ امید کر رہا تھا، جب تک کہ میں کچھ خطرہ مول نہ لوں۔ اور موجودہ حالات میں، میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا۔

گنوں کو ٹریس کیا جا سکتا ہے، اور میرے لیے یہ مناسب نہیں تھا کہ میں کسی ایسی گن کو چھپانے میں مدد کروں جس کا بڑے شہر سے تعلق ہو۔ میں یہ خطرہ بھی نہیں لے سکتا تھا کہ مارلین میں جا کر خود کوئی گن تلاش کرنے کی کوشش کروں، خاص طور پر جب میں شہر کو اتنا اچھا نہیں جانتا تھا۔

میں نے فیصلہ کیا کہ پریسٹن بوڈے کے دیے گئے پتے پر جا کر صورتحال کا جائزہ لوں۔ میرے پاس وقت گزارنے کے لیے کچھ کرنا ضروری تھا تاکہ صبح دس بجے تک کوئی نہ کوئی پیش رفت ہو سکے۔

میں ایڈتھ فوربز کی جدید کار میں بیٹھا، انجن اسٹارٹ کیا، اور آہستہ آہستہ گلی سے نکل گیا۔

میں مشکل سے دو بلاک ہی گیا تھا کہ اچانک بائیں سامنے کا ٹائر زور سے پھٹ گیا، اور پھر گاڑی تھم تھم کر رکنے لگی!

میں گاڑی سے باہر نکلا اور فلیٹ ٹائر کو غور سے دیکھا۔ اگر شہر میں ایسا کوئی گیراج ہوتا جو رات کے اس وقت کسی کو ٹائر ٹھیک کرنے کے لیے بھیجتا، تو مجھے اسے تلاش کرنے کے لیے کسی جادوئی کرسٹل بال کی ضرورت پڑتی۔ میں گاڑی کو سڑک کے کنارے چھوڑ کر جا سکتا تھا، لیکن کچھ نہ کچھ کرنے کی ضرورت تھی۔

میں نے اپنا کوٹ اتارا اور گاڑی کے اوزار تلاش کرنے لگا۔ جیسے ہی میں جیک نکالنے لگا، سٹریٹ لائٹ کی مدھم روشنی میں مجھے کچھ چمکتا ہوا نظر آیا۔

میں نے آہستہ سے سیٹی بجائی، اپنی جیب سے رومال نکالا تاکہ کسی بھی نشان سے بچ سکوں، اور وہ چیز اُٹھالی۔ یہ ایک نیلے اسٹیل کی تھرٹی ایٹ جدید گن تھی۔ میں نے گن کو کھولا اور دیکھا — بالکل وہی چیز جس کی توقع تھی — دو گولیاں فائر ہو چکی تھیں۔

میں نے گہری سوچ میں کچھ لمحے گزارے، پھر گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھ کر گن کو رومال پر رکھ دیا۔ میں نے ایک زندہ کارتوس نکال کر غور سے دیکھا۔ یہ ایک خالی گولی تھی! لیکن اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز بات یہ تھی کہ باقی تین گولیاں عام بال کارتوس تھیں۔

میں نے مزید جانچ کی۔ خالی گولی ایک کمپنی کی بنی ہوئی تھی، جبکہ بال کارتوس کسی اور کمپنی کے تھے۔ جیسا کہ اندازہ لگایا جا سکتا تھا، وہ دو فائر شدہ گولیاں بھی اسی کمپنی کی تھیں جس نے خالی گولی بنائی تھی۔

اب سب کچھ واضح ہو چکا تھا۔

میں گاڑی سے باہر نکلا، اپارٹمنٹ بلڈنگ کی طرف مڑا، اور سوچتے ہوئے احتراماً اپنی ٹوپی تھوڑی سی اوپر اٹھائی۔

کارل گیل کی گرل فرینڈ نے کہا تھا کہ وہ راستہ جانتا ہے اور چالاک آدمی ہے۔ اور یہ بالکل سچ نکلا! ایسا لگتا تھا کہ ایڈتھ فوربز کو اس سازش کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں تھا۔ گیل نے بس موقع سے فائدہ اٹھایا—ایک گھنٹے کے لیے باہر نکلا، گن حاصل کی، اس میں دو خالی کارتوس ڈالے، ایک نیا خالی کارتوس رکھا، اور تین عام کارتوس رکھ دیے۔ پھر اس نے گن کو گاڑی کی سامنے والی سیٹ کے نیچے، اوزاروں کے ساتھ رکھ دیا اور بائیں سامنے کے ٹائر میں ایک کیل گاڑ دی۔

اس کے بعد بس اسے انتظار کرنا تھا کہ میں گاڑی لے کر نکلوں۔ باقی سب کچھ خود بخود اس کے منصوبے کے مطابق ہوتا گیا۔ اگر کبھی کوئی اس پر الزام لگاتا کہ اس نے مجھے گن دی تھی، تو وہ آسانی سے انکار کر سکتا تھا اور خود کو کسی بھی جرم سے بچا سکتا تھا۔ اس طرح، جھوٹے ثبوت فراہم کرنے یا جھوٹ بولنے کی وجہ سے اسے چار یا پانچ سال کی قید کا خطرہ بھی نہیں تھا۔

میں نے گاڑی کا جیک اٹھایا، بائیں سامنے کے پہیے پر نیا ٹائر لگایا، اور لیٹن سپریڈ کے گھر کے قریب پہنچ کر دو بلاکس دور گاڑی روک دی۔ اس وقت تک، مجھے راستہ اچھی طرح یاد ہو چکا تھا۔

میں نے ایک جھاڑی کے قریب جا کر ایک مناسب جگہ چنی، یہ یقینی بنایا کہ گن پر میرے کسی بھی انگلی کے نشان نہ ہوں، اور اسے وہاں پھینک دیا۔

اس کے بعد میں نے گاڑی واپس اپارٹمنٹ ہاؤس کے سامنے پارک کر دی، اپنے کمرے میں گیا، بستر پر لیٹ گیا، اور کسی بھی پریشانی کے بغیر گہری نیند سو گیا۔

صبح میں نے ایک بڑے ریسٹورنٹ میں ٹیلیفون بوتھ تلاش کیا اور پولیس ہیڈکوارٹرز کو کال کی۔ میں نے سیدھا یہ نہیں کہا کہ لیٹن سپریڈ کے احاطے میں بندوق موجود ہے۔ بلکہ میں نے کہا، "میرے خیال میں آپ کو یہ جاننا چاہیے کہ کرو ملے ڈالتن سپریڈ سے پیسے لینے آیا تھا۔ ڈالتن کے پاس ایک لاکھ ڈالر تھے جو وہ لیٹن سپریڈ کو دینے والا تھا۔ اگر اس کے ساتھ کچھ ہو گیا اور پیسہ نہ ملا، تو آپ کو واپس جا کر دوبارہ چیک کرنا چاہیے۔" میں نے فون رکھ دیا۔

مجھے اس بات کی پرواہ نہیں تھی کہ پولیس کو کون کنٹرول کر رہا ہے۔ لیکن کوئی بھی پولیس اہلکار یہ خطرہ مول نہیں لے گا کہ ایک لاکھ ڈالر نقد کا پیکج غلط ہاتھوں میں چلا جائے۔

دس بج کر تیس منٹ پر میں پریسٹن بوڈے کے دفتر پہنچا۔ سیکریٹری نے بتایا کہ میرا انتظار ہو رہا ہے اور مجھے اندر جا کر بیٹھنا چاہیے۔

جب میں نے دفتر کا دروازہ کھولا تو حیران رہ گیا۔ بوڈے کے ساتھ دو اور آدمی بیٹھے تھے۔ ایک کارل گیل تھا اور دوسرا ایک لمبا، پریشان حال شخص، جو تقریباً پچاس سال کا لگ رہا تھا اور خوفزدہ نظر آ رہا تھا۔

بوڈے نے کہا، "گڈ مارننگ،" اور پھر لمبے آدمی سے میرا تعارف کرایا، "یہ ہیں مسٹر منسفیلڈ، مسٹر پیٹر سے ملیں۔ اور مسٹر گیل سے بھی ہاتھ ملائیں۔"

میں نے منسفیلڈ سے ہاتھ ملایا اور پھر گیل کی طرف مڑا، یہ دیکھنے کے لیے کہ وہ کیا کہتا ہے۔ اس نے بس اپنے سرد، پتلے ہاتھوں سے میرا ہاتھ ہلایا اور سر ہلا کر جواب دیا۔

میں بیٹھ گیا اور سگریٹ نکال کر جلانے لگا۔ میں نے پریسٹن بوڈے کی طرف دیکھا، لیکن میری توجہ کارل گیل پر تھی، جسے میں اپنی آنکھوں کے کنارے سے دیکھ سکتا تھا۔ گیل مجھ سے نظریں چرانے کی کوشش نہیں کر رہا تھا، بلکہ قدرتی طور پر تجسس کا شکار لگ رہا تھا۔

بوڈے نے کہا، "مسٹر پیٹر کے پاس ہمارے لیے ایک پیشکش ہے۔"

میں نے پوچھا، "کیا تم نے انہیں تفصیلات نہیں بتائیں؟"

بوڈے نے جواب دیا، "نہیں، صرف بنیادی باتیں بتائی ہیں۔"

میں نے مختصر بات کرنا مناسب سمجھا۔

"اہم نکات ہی سب کچھ ہیں،" میں نے سگریٹ جلاتے ہوئے کہا۔ "مجھے سکّہ والی مشینیں چاہیے۔ میں اپوزیشن سے شرائط پر بات کر سکتا ہوں، اور وہ شرائط تقریباً ویسی ہی ہوں گی جیسے اپوزیشن کے اقتدار میں آنے کے بعد ہوں گی۔ تمہارا جیتنے کا امکان کم ہے، اس لیے میں تم سے دس کے ایک تناسب پر بات کر رہا ہوں۔ اگر مجھے اجازت ملی، تو میں تمہیں اقتدار دلانے کی پوری کوشش کروں گا۔"

پریسٹن بوڈے نے پوچھا، "کتنا حصہ لو گے؟"

"پانچ فیصد،" میں نے کہا۔

بوڈے نے ناک سکیڑ کر کہا، "ہم پچاس فیصد تک حاصل کر سکتے ہیں۔"

میں نے جواب دیا، "پانچ فیصد، پچاس فیصد کا دسواں حصہ ہے۔ تمہاری پوزیشن اس وقت دس کے ایک تناسب پر ہے۔"

منسفیلڈ نے سخت لہجے میں کہا، "ہم یہاں اپنی بے عزتی کروانے نہیں آئے۔"

بوڈے نے غصے سے اس کی طرف دیکھا اور کہا، "یہ بات تم نہیں کہہ سکتے۔ مجھے سکّہ والی مشینوں کے منافع سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میرے لیے اصل چیز یہ ہے کہ پیٹر ہمیں ووٹروں میں کامیاب بنا سکتا ہے۔ وہ پہلے بھی کئی میئروں کو جتوا چکا ہے۔ عوام سے کیسے بات کرنی ہے، وہ یہ جانتا ہے۔ اس کے پاس کچھ خیالات ہیں جو مجھے درست لگتے ہیں۔ وہ الفاظ کو ایسے پیش کرتا ہے جیسے میٹھا سیرپ گرم کیک پر ڈالا جا رہا ہو۔ وہ سیاست سمجھتا ہے، اور ہمیں کسی ایسے شخص کی ضرورت ہے جو اس سیاسی مشین کو چلانا جانتا ہو۔"

گیل نے کہا، "میرے لیے تو ٹھیک ہے۔ اگر وہ ہمیں جتوا سکتا ہے، تو میں اسے پورا شہر دینے کے لیے تیار ہوں۔ ہمارے سامنے جو مشکلات ہیں، ان کے مقابلے میں یہ کچھ بھی نہیں۔"

منسفیلڈ نے ہونٹ بھینچ لیے۔ وہ ایک مضبوط جسم کا آدمی تھا، جس کی بھاری، کالی بھنویں ناک کے پل پر ملتی تھیں، اور اس کی ٹھوڑی سخت اور مضبوط تھی، جیسے کسی ضدی جانور کی۔

اس نے کہا، "مجھے یہ سب پسند نہیں۔"

بوڈے نے غصے سے پوچھا، "کیا پسند نہیں آیا؟"

منسفیلڈ بولا، "یہ سارا معاملہ مجھے اچھا نہیں لگ رہا۔ میں نے تمہارے کہنے پر یہ سب شروع کیا تھا، اور اب یہ مجھے مزید گہرائی میں کھینچ رہا ہے۔ میں اس سے نکلنا چاہتا ہوں۔ بس مجھے چھوڑ دو۔ میں سکون چاہتا ہوں، کرپشن سے میرا کوئی لینا دینا نہیں۔ مجھے"...

بوڈے نے سختی سے کہا، "چپ ہو جاؤ۔ اب تمہارے پاس چھوڑنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔"

منسفیلڈ نے عاجزی سے کہا، "میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ مجھے اس سب سے نکال دو۔ میں مزید اس میں شامل نہیں رہنا چاہتا۔"

بوڈے نے گیل کی طرف دیکھا اور کہا، "اس کی بات کو نظرانداز کرو، کارل۔ جب پیٹر کو سن لے گا، تو سب سمجھ جائے گا۔"

گیل نے سر ہلایا اور کہا، "میں جاننا چاہوں گا کہ پیٹر کے پاس اس سیاسی صورتحال سے نمٹنے کا کیا منصوبہ ہے۔"

بوڈے نے کہا، "وہ کہہ رہا ہے کہ وہ سپریڈ کو بری کروا سکتا ہے اور اسے ایک ہیرو بنا سکتا ہے۔"

منسفیلڈ نے انگلیاں چٹخاتے ہوئے کہا، "یہ بہت خطرناک ہے۔ جتنا ہم سپریڈ کے معاملے میں پڑیں گے، اتنا ہی عوام میں بدنام ہوں گے۔ میری رائے ہے کہ ہم اسے چھوڑ دیں، کھل کر اس کی مذمت کریں، اور پچھلے دو سالوں میں جو بھی خراب ہوا ہے، اس کا سارا الزام سپریڈ پر ڈال دیں۔"

میں نے فوراً جواب دیا، "یہ کام نہیں کرے گا۔ اگر کچھ غلط ہوا ہے، تو یا تو تم نے خود فائدہ اٹھایا یا تم بے وقوف تھے۔ عوام اب بدعنوانی برداشت نہیں کرے گی، چاہے تم کتنا ہی تبدیلی کا نعرہ لگاؤ۔"

گیل نے سگریٹ کے دھوئیں میں کہتے ہوئے کہا، "پیٹر بالکل ٹھیک کہہ رہا ہے۔ اگر ہم عوام کو یہ بتانے کی کوشش کریں گے کہ سپریڈ نے ہمیں دھوکہ دیا اور ہمیں کچھ پتا نہیں تھا، تو ہم خود ہی مذاق بن جائیں گے۔"

"چلیں، مزید سنیے،" بوڈے نے کہا۔

میں نے کہا، "میں ہمیشہ یہ جاننا پسند کرتا ہوں کہ میں کس سے بات کر رہا ہوں۔ جیسا کہ میں نے سمجھا ہے، مسٹر منسفیلڈ کونسل کے رکن ہیں۔"

بوڈے نے تصدیق کی، "یہ بالکل صحیح ہے۔"
"اور مسٹر گیل کون ہیں؟" میں نے پوچھا۔
بوڈے نے میری طرف دیکھتے ہوئے کہا، "مسٹر گیل، مسٹر گیل ہیں۔"
میں نے خشک لہجے میں کہا، "جیسا کہ میں نے سوچا تھا۔"
بوڈے نے وضاحت کی، "میں مسٹر گیل کی ضمانت دے رہا ہوں۔"
میں نے گیل کی طرف دیکھا اور کہا، "تمہارا چہرہ کچھ جانا پہچانا لگتا ہے۔ کیا میں نے تمہیں پہلے کہیں دیکھا ہے؟"
گیل نے غور سے میرا چہرہ دیکھا، جیسے وہ یاد کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔ اس نے ایک لمحے کے لیے سوچا، پھر آہستہ سے سر ہلایا اور کہا، "میں نے تمہیں اپنی زندگی میں کبھی نہیں دیکھا۔ میں چہرے نہیں بھولتا، اور تمہیں بھی نہیں بھولتا اگر پہلے ملا ہوتا۔"
میں نے کندھے اچکائے اور کہا، "پھر شاید یہ غلط فہمی ہے۔ خیر، جناب، میری بہترین رائے یہ ہے کہ اس معاملے کو حل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ سپریڈ کو بری کروایا جائے۔"
"کیا ہمیں کوئی قربانی کا بکرا چاہیے؟" گیل نے پوچھا۔
"کیوں نہ ڈالتن کو قربانی کا بکرا بنا دیں؟" میں نے تجویز دی۔
بوڈے نے پوچھا، "کیسے؟"
میں نے جواب دیا، "یہ ظاہر کر کے کہ سپریڈ نے اسے اپنے دفاع میں مارا۔"
بوڈے نے سر ہلایا، "اب ایسا کرنے کا وقت گزر چکا ہے۔"
گیل نے سگریٹ کا سرا غور سے دیکھتے ہوئے کہا، "مجھے اس کا اتنا یقین نہیں ہے۔"

اسی لمحے ٹیلیفون مسلسل بجنے لگا۔ بوڈے نے ناگواری سے کہا، "لعنت ہو اس لڑکی پر۔ میں نے کہا تھا کہ کسی بھی صورت میں مداخلت نہ کی جائے۔"

اس نے فون اٹھایا اور کہا، "ایولن، تمہیں کیا مسئلہ ہے؟ میں نے کہا تھا کہ میں"—

اچانک وہ خاموش ہو گیا۔ میں نے اس کے چہرے پر حیرت کے آثار دیکھے، پھر وہ ایسے نظر آیا جیسے پوکر کے کھیل میں ایک کمزور لیکن اہم کارڈ ہاتھ میں لے کر فیصلہ کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔ وہ اتنا بڑا نہیں تھا کہ اسے فوراً چھوڑ دیا جائے، اور نہ اتنا مضبوط کہ اس پر مکمل اعتماد کیا جا سکے۔

وہ زیادہ سنتا رہا اور کم بولتا رہا۔ جب دوسری طرف سے کال ختم ہوئی، تو اس نے کہا، "میں اس بارے میں سوچوں گا اور تمہیں دوبارہ فون کروں گا۔ اس وقت میں مصروف ہوں۔ خدا حافظ۔"

اس نے فون رکھ دیا اور ہمیں اس انداز میں دیکھا جیسے فیصلہ کر رہا ہو کہ کچھ بتانا چاہیے یا نہیں۔ پھر آخر کار بولا، "یہ پولیس ہیڈ کوارٹرز کی کال تھی۔ انہیں آج صبح سپریڈ کے احاطے کی دوبارہ تلاشی کے دوران ایک نیا سراغ ملا ہے۔ وہاں ایک پھولوں کے گلدستے میں، جہاں پہلے نظر نہیں گئی تھی، انہوں نے ڈالتن کی بندوق برآمد کی ہے۔ اس میں سے دو گولیاں فائر ہو چکی تھیں۔"

"ایسا لگتا ہے کہ وہ خالی گولیاں تھیں۔ چار میں سے ایک خالی تھی، جبکہ تین اصلی تھیں۔ تم سمجھ سکتے ہو کہ اس کا مطلب کیا ہے؟ ڈالتن کو لگا کہ سپریڈ اسے دھوکہ دے رہا ہے اور شاید اسے مار ڈالے گا۔ وہ سپریڈ کو بے نقاب کرنا چاہتا تھا۔ اس نے یا تو سیدھا اس پر گولیاں چلائیں تاکہ وہ خوفزدہ ہو جائے، یا اس کے قدموں کے قریب فائر کیا تاکہ وہ گھبرا کر اچھلنے لگے۔"

رے منسفیلڈ نے پسینہ صاف کرنے کے لیے ماتھے پر رومال پھیرا۔

کارل گیل کی نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں۔ اس کا چہرہ سخت اور سرد نظر آ رہا تھا۔ میں نے دیکھا کہ اس نے کرسی کے بازو کو اتنی زور سے پکڑا کہ اس کی انگلیوں کی جلد سفید پڑ گئی۔

"پولیس وہاں کیسے پہنچی؟" گیل نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"کسی نے اطلاع دی کہ ڈالتن نے پیسے گرا دیے ہیں۔"

"اور پولیس نے تمہیں کچھ نہیں بتایا؟" گیل نے مزید پوچھا۔

بوڈے نے بے چینی سے کہا، "فون آج صبح جلدی آیا تھا اور"...

"یہ بیوقوفی ہے،" گیل نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ "اگر پیسے وہاں ہوتے، تو وہ تمہیں دو بار دھوکہ دے چکے ہوتے۔ یہ واضح کرتا ہے کہ تمہارا پولیس ڈیپارٹمنٹ پر کتنا کنٹرول ہے۔"

میں نے مداخلت کرتے ہوئے کہا، "تم لوگ خود سمجھ سکتے ہو کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ میئر سپریڈ اب یقینی طور پر بری ہو جائے گا۔ کیا تمہیں نہیں لگتا کہ میرے لیے اس کیس کو اس انداز میں سنبھالنا بہتر ہوگا تاکہ تمہیں کسی مسئلے کا سامنا نہ کرنا پڑے؟"

گیل نے جواب دیا، "نہیں، ہم نہیں چاہتے۔"

میں نے اپنی حیرت کو قابو میں رکھنے کی کوشش کی، لیکن ناکام رہا۔ جیسے مجھے دھچکا لگا ہو، مگر میں پھر بھی یقین نہیں کر پا رہا تھا۔

بوڈے تقریباً اپنی کرسی سے گر پڑا۔ "یہ کیا ہو رہا ہے؟" اس نے حیرانی سے پوچھا۔

گیل نے سگریٹ کا ٹوٹا ہوا حصہ ایش ٹرے میں دباتے ہوئے کہا، "میں نے کہا نہیں۔"

منسفیلڈ کرسی میں بے چین نظر آ رہا تھا۔ "جہاں تک میری بات ہے، میں بس اس سب سے باہر نکلنا چاہتا ہوں۔ میں مزید اس میں شامل نہیں رہ سکتا۔"

بوڈے نے گیل سے مایوسی میں کہا، "کارل، تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ یہ آدمی"...

گیل نے خاموشی سے کہا، "تم نے مجھ سے رائے مانگی تھی، ہے نا؟"

بوڈے نے گہری سانس لی، "ہاں، لیکن میں نے سوچا تھا کہ تم کوئی مناسب جواب دو گے۔"

گیل نے کہا، "جواب دے دیا ہے، اور یہ بالکل مناسب ہے۔"

بوڈے نے میری طرف بے بسی سے دیکھا اور کہا، "پیٹر، دیکھو، ہمیں اس معاملے کو زیادہ سخت بنانے کی ضرورت نہیں۔ میرا خیال ہے کہ کوئی غلط فہمی ہو گئی ہے۔ کیا تم برا نہ مانو اگر ہمیں تھوڑا وقت مل جائے تاکہ ہم آپس میں بات کر سکیں؟"

"بالکل نہیں،" میں نے کہا اور پھر گیل کی طرف مڑا۔ "تمہارا نوجوان دوست کافی چالاک ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اس گن کے ملنے سے سپریڈ کی رہائی یقینی ہو گئی ہے، اور اس لیے تمہیں دوبارہ الیکشن جیتنے کے لیے کسی قسم کی رعایت نہیں دینی چاہیے۔ جناب، میں اسے دھوکہ دہی کہتا ہوں، اور میرے پاس ایسے لوگوں کے لیے ایک خاص طریقہ ہے۔ امید ہے کہ مجھے اسے استعمال کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ گڈ مارننگ۔"

میں باہر نکلا، سورج کی روشنی میں قدم رکھتے ہوئے اتنا حیران تھا جیسے کوئی ناتجربہ کار باکسر، جو یہ سوچ رہا ہو کہ وہ جیت رہا ہے، مگر اچانک ایک زوردار گھونسا کھا کر چکرا گیا ہو۔ میرے ذہن میں ایک چھوٹا سا کام تھا جو مجھے فوری کرنا تھا۔

میں نے ایک ٹیکسی روکی اور سیدھا سپریڈ کے دفتر پہنچا۔ ایڈتھ فوربز ریسیپشن روم میں ٹائپ رائٹر پر کام کر رہی تھی۔ جیسے ہی میں نے دروازہ کھولا، وہ اوپر دیکھنے لگی، اور مجھے دیکھ کر مسکرادی۔

"ہیلو،" میں نے کہا، "کیا بات کرنے کا موقع مل سکتا ہے؟"

"بالکل!" اس نے خوشی سے جواب دیا۔

میں نے کہا، "ہمیں کچھ ضروری باتیں کرنی ہیں۔"

اس نے سر ہلایا، "مجھے معلوم تھا تم آؤ گے۔ تمہیں نہیں پتا، جب کارل گیل نے ہماری مدد سے انکار کیا تو مجھے کتنا برا لگا۔ میں نے سوچا تھا کہ میں اس پر بھروسہ کر سکتی ہوں، مگر اس نے حقیقت کا ساتھ دیا۔ لیکن تم نے کمال کر دیا، پیٹر۔ تم نے سب کچھ خود سنبھال لیا، ہے نا؟"

میں نے اس کی طرف ویسے دیکھا جیسے کوئی بینکر کسی قرض کی درخواست کو غور سے دیکھتا ہے۔ "ہاں، بالکل، میں نے سب کچھ خود کیا، کسی کی مدد کے بغیر۔"

اس نے بے اختیار میرا ہاتھ تھام لیا، "اوہ پیٹر، میں بہت خوش ہوں"!

میں نے چونک کر پوچھا، "تمہیں یہ کیسے پتا چلا؟"

"پریس کی ایک رپورٹر نے مجھے فون کیا۔ اس نے بتایا کہ ڈسٹرکٹ اٹارنی مشکل میں پڑ گیا ہے۔ اب اسے سمجھ نہیں آ رہا کہ آگے کیا کرے۔"

میں نے سر ہلایا، "ہاں، وہ واقعی الجھن میں ہو گا۔" پھر میں نے پوچھا، "تمہارا بوائے فرینڈ کل رات کتنی دیر کے لیے گیا تھا؟"

وہ الجھ کر بولی، "کیا مطلب؟"

"جب تم نے اسے پہلی بار دیکھا، کیا اس کے بعد وہ کہیں گیا تھا؟"

"نہیں،" اس نے خالی نظروں سے مجھے دیکھا۔

"تمہیں یقین ہے؟"

"ہاں۔"

"کیا تم پورے وقت وہاں تھیں؟"

"نہیں، پورے وقت نہیں۔ میں اس سے بات کرنے اندر گئی تھی، پھر غصے میں باہر نکلی اور اپنے اپارٹمنٹ چلی گئی۔ کچھ دیر بعد واپس آئی اور اسے منا لیا۔"

"کتنی دیر تم باہر تھیں؟"

"پتا نہیں، شاید پندرہ یا بیس منٹ۔"

"جب تم اسے چھوڑ کر گئیں، تو وہ وہیں تھا؟"

"ہاں، یقیناً۔"

"اور جب تم واپس آئیں، تب بھی وہ وہیں تھا؟"

"ہاں، وہ اب بھی وہیں تھا۔"

"جب تم واپس آئیں، تو وہ کیا کر رہا تھا؟"

"وہ ریڈیو سن رہا تھا اور سگریٹ پی رہا تھا۔"

میں نے گہری سانس لی اور کہا، "تمہارا بوائے فرینڈ تو کافی چالاک ہے۔ تم اسے کب سے جانتی ہو؟"

"تقریباً ایک سال سے،" اس نے جواب دیا۔

"وہ کرتا کیا ہے؟"

"وہ ایک پروموٹر ہے،" اس نے کہا۔

میں نے سر ہلایا، "ہاں، وہ واقعی پروموشن میں ماہر لگتا ہے۔"

"دیکھو، پیٹر، تمہیں اس پر زیادہ دھیان دینے کی ضرورت نہیں،" اس نے کہا۔ "مجھے ایک بات پکی معلوم ہے، وہ اپنا منہ بند رکھے گا۔"

"ہاں،" میں نے کہا، "وہ واقعی خاموش مزاج لگتا ہے۔ میں نے اس کے ساتھ آدھا گھنٹہ پہلے ایک میٹنگ کی تھی، اور اس نے کہا تھا کہ اس نے مجھے کبھی نہیں دیکھا۔"

اس نے حیرت سے مجھے دیکھا۔ "اس نے کیا کہا؟"

"اس نے کہا کہ اس نے اپنی زندگی میں مجھے کبھی نہیں دیکھا۔"

وہ ایک لمحے کے لیے گہری سوچ میں پڑ گئی، پھر آہستہ سے مسکرائی۔ "اوہ، یہ تو زبردست ہے"!

"کیا چیز؟" میں نے پوچھا۔ "اس میں خاص بات کیا ہے؟"

"کارل،" اس نے کہا، "یہ اس کا طریقہ ہے تمہیں یہ بتانے کا کہ وہ تمہاری حمایت کر رہا ہے۔ تمہیں سمجھ نہیں آ رہی؟ وہ تمہیں یقین دلانا چاہتا ہے کہ جو کچھ کل رات ہوا، وہ کبھی زبان پر نہیں آئے گا۔"

اسی لمحے فون کی گھنٹی بجی۔ اس نے ریسیور اٹھایا اور کہا، "جی؟ ہاں، وہ یہاں ہیں۔ ٹھیک ہے، فون پر رکیں۔"

اس نے میری طرف دیکھا اور پوچھا، "پیٹر، کیا تم کسی کال کی توقع کر رہے تھے؟"

میں نے سر ہلایا۔

"یہ مسٹر بونفیئس ہیں۔ وہ تم سے بات کرنا چاہتے ہیں۔"

یہ جان کر کہ بونفیئس کو کیسے معلوم ہوا کہ میں یہاں ہوں، میرے ذہن میں سوال اٹھا۔ میں نے فون اٹھایا، "ہیلو"، کہا، اور بونفیئس کی آواز سنی—سرد، سنسان ہوا کی طرح، جو کسی پرانے مکان کے دروازے سے ٹکرا رہی ہو۔

"پیٹر،" اس نے کہا، "میں ہوٹل کے اپنے کمرے میں ہوں۔ فوراً یہاں آ جاؤ۔"

"ابھی میں مصروف ہوں،" میں نے کہا۔

"اتنے بھی مصروف نہیں کہ آ نہ سکو،" اس نے جواب دیا۔ "دیکھو، میں تمہارے اور ایک سنگین الزام کے درمیان کھڑا ہوں۔ ابھی تک، میری ذاتی اثر و رسوخ کی وجہ سے حالات قابو میں ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ کوئی بھی شخص، جو ایماندار وکیل ای. بی. جانا تھن کے ساتھ کام کر چکا ہو، وہ ان چیزوں میں ملوث نہیں ہو سکتا جن کا الزام تم پر لگایا جا رہا ہے۔ لیکن پھر بھی، میں ماننا پڑے گا کہ ثبوت"...

"الزام کون لگا رہا ہے؟" میں نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"پولیس،" اس نے مختصر جواب دیا۔

"ٹھیک ہے، میں آ رہا ہوں،" میں نے کہا اور فون رکھ دیا۔

ایڈتھ فوربز نے ممنونیت سے میری طرف دیکھا اور آہستہ سے کہا، "پیٹر، میں تمہارا شکریہ ادا نہیں کر سکتی، اور مسٹر سپریڈ بھی کبھی نہیں بھولیں گے کہ تم نے ان کے لیے کیا کیا ہے۔ بہت کم لوگ اتنی ہمت دکھاتے ہیں"—

میں نے ایڈتھ کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور کہا، "پہلے دیکھو کہ یہ سب کیسے ختم ہوتا ہے۔ ہم ابھی مکمل طور پر محفوظ نہیں ہیں۔ جو بھی معلومات ملیں، سنبھال کر رکھنا۔ میں تم سے بعد میں ملوں گا۔"

ہوٹل کی طرف جاتے ہوئے میرے دماغ میں بہت سے خیالات گردش کر رہے تھے، اور میں اسی الجھن میں تھا جب میں نے بونفیئس کے کمرے کا دروازہ کھولا۔ اندر ایک پولیس کیپٹن، ایک سادہ لباس میں شخص، اور ایک نوجوان کھڑا تھا جو کسی گلی کے بدمعاش کی طرح لگ رہا تھا۔ بونفیئس ان کے درمیان بیٹھا تھا، اور ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کسی پریشانی میں الجھا ہوا ہو۔

میں خاموش رہا اور بونفیئس کے بولنے کا انتظار کرنے لگا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا، وہ نوجوان، جو بدمعاشوں جیسا لگ رہا تھا، اپنی دھندلی عینک کے پیچھے سے میری طرف گھورتے ہوئے انگلی اٹھا کر بولا، "یہ وہی آدمی ہے"!

ایک لمحے کے لیے کمرے میں مکمل خاموشی چھا گئی—وہی خاموشی جو کسی مقدمے میں اس وقت ہوتی ہے جب ملزم سے کوئی ڈرامائی رد عمل متوقع ہوتا ہے، جیسے بے ہوش ہونا، اعتراف کرنا، یا زہر پینا۔ لیکن میں نے بس ایک کرسی کھینچی، بیٹھا، سگریٹ نکالا، اسے جلایا، ماچس بجھائی، اور سر ہلایا۔

"ہاں، میں ہی وہ آدمی ہوں،" میں نے کہا۔ "لیکن یہ سب معاملہ کیا ہے؟"

پولیس کیپٹن کچھ بولنے لگا، مگر بونفیئس نے ہاتھ اٹھا کر اسے روک دیا۔ "براہ کرم، مجھے اس سے بات کرنے دو،۔"

جب کیپٹن خاموش ہو گیا، بونفیئس نے مغرور انداز میں میری طرف دیکھا اور بولا، "پیٹر، کیا تم جانتے ہو کہ تم پر کیا الزام لگایا جا رہا ہے؟"

میں نے بے پرواہی سے کہا، "میں نے بلیک اسٹون کی تین کتابیں پڑھی ہیں، اور یہ میرا ذہنی دائرہ وسیع کرنے کے لیے کافی تھا۔ لیکن ٹیلی پیتھی اتنی ترقی یافتہ نہیں کہ میں تمہارے خیالات پڑھ سکوں۔ اور میں نہیں سمجھتا کہ کوئی جج اس پر مقدمہ چلانے کی اجازت دے گا۔"

بونفیئس نے سختی سے کہا، "یہ کوئی مذاق کی بات نہیں، نہ ہی طنز کی گنجائش ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ پولیس نے سپریڈ کے گھر میں ایک گن برآمد کی ہے؟"

"ہاں، اس بارے میں کچھ سنا تھا،" میں نے جواب دیا۔

"کہاں سے سنا؟"

"میں ایک میٹنگ میں تھا، اور پولیس نے وہاں فون کیا۔"

بونفیئس نے میری وضاحت کو ایسے نظر انداز کیا جیسے وہ کوئی معنی نہ رکھتی ہو۔

"اس نے کہا، پیٹر،" "اس لڑکے کو پولیس نے آج صبح پکڑا۔" اس نے نوجوان کی طرف اشارہ کیا۔ "یہ یقیناً ایک آوارہ گرد ہے۔ اس کا اس علاقے میں موجود ہونا، کم از کم، مشکوک ہے۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ وہ آج صبح تقریباً ایک بجے سپریڈ کے گھر کے قریب تھا۔

"جب وہ وہاں تھا، اس نے ایک گاڑی کو گلی میں آتے دیکھا۔ چونکہ اسے لگا کہ یہ پولیس کی گاڑی ہے، اس نے سپریڈ کے احاطے کے قریب جھاڑیوں کے پیچھے چھپنے کا فیصلہ کیا۔ وہ اس وقت کے واقعات کا گواہ بن گیا۔ اب، سوال یہ ہے—کیا تم جانتے ہو کہ اس نے کیا دیکھا؟ یا چاہتے ہو کہ میں خود بتاؤں؟"

میں نے چھت کی طرف دھوئیں کا ایک دائرہ بنایا اور کہا، "ضرور، بتاؤ۔"

بونفیئس نے کہنا شروع کیا، "اس نوجوان نے تمہیں جھاڑی کے اوپر سے چھلانگ لگاتے، پھولوں کے گلدستے کے پاس جا کر، اپنی جیب سے گن نکالتے، اسے احتیاط سے صاف کرتے تاکہ انگلیوں کے نشانات مٹ جائیں، اور پھر اسے گلدستے میں رکھ کر واپس گاڑی کی طرف آتے دیکھا۔ اس نے اتنی ہوشیاری دکھائی کہ گاڑی کی نمبر پلیٹ بھی نوٹ کر لی۔ وہ گاڑی ایڈتھ فوربز کی تھی، جو لیٹن سپریڈ کی سیکریٹری ہیں۔

تحقیقات سے ثابت ہوا کہ کل رات تم نے وہ گاڑی چلائی تھی۔ اس نوجوان نے جو تفصیلات بتائیں وہ اتنی واضح تھیں کہ جیسے ہی میں نے اس سے بات کی، مجھے یقین ہو گیا کہ اس نے تمہیں واقعی وہاں دیکھا تھا۔

اب پیٹر، میں تم سے درخواست کرتا ہوں کہ اپنے دفتر، اپنے مؤکل، اور اپنی ساکھ کے لیے کوئی معقول وضاحت پیش کرو۔ اگر تم صرف ثبوت تلاش کرنے گئے تھے، اور شاید تم نے کچھ اٹھایا ہو اور رومال میں لپیٹا ہو، نہ کہ وہاں کچھ رکھا ہو"—

اس سے پہلے کہ بونفیئس بات مکمل کرتا، وہ لڑکا درمیان میں بول اٹھا، "وہ اس بات کو ثابت نہیں کر سکتا! جو کچھ بھی وہ کہے، حقیقت یہی ہے کہ وہ کچھ بھی اٹھا نہیں رہا تھا۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا، اس نے اپنی جیب سے ہاتھ نکالا اور گن وہاں رکھی، پھر اپنے ہاتھ رومال سے صاف کیے۔"

میں نے نرمی سے کہا، "تمہاری نظر کافی تیز ہے۔"

لڑکے نے فخریہ انداز میں کہا، "یقیناً! خاص طور پر رات میں۔ لیکن فکر نہ کرو، وہاں اتنی روشنی تھی کہ میں نے سب کچھ صاف دیکھ لیا۔ میں نے تمہارے کپڑے، تمہاری ٹوپی کا انداز، تمہارے کندھوں کی حرکت، سب کچھ نوٹ کیا"——

میں نے ہاتھ اٹھا کر روکا، "بس کرو۔ اگر تم کہہ رہے ہو کہ تم نے مجھے جھاڑی کے اوپر سے چھلانگ لگاتے اور گن پھولوں کے گلدستے میں رکھتے دیکھا، تو تم جھوٹ بول رہے ہو۔"

بونفیئس نے گہری سانس لی اور کہا، "پیٹر، میں امید کر رہا تھا کہ تم یہی کہو گے۔"

میں نے پر اعتماد انداز میں کہا، "میں یہ کہہ رہا ہوں، اور میں اسے ثابت بھی کر سکتا ہوں۔"

پولیس کیپٹن نے سخت لہجے میں کہا، "یہ مت سمجھو کہ تم صرف دعوے کر کے بچ جاؤ گے۔ تمہیں ہمارے سوالوں کے واضح اور درست جوابات دینے ہوں گے۔ اب بتاؤ، کل رات تم نے ایڈتھ کی گاڑی کہاں چلائی تھی؟"

میں نے سرد مہری سے اس کی طرف دیکھا اور کہا، "یہ جاننا کس کے لیے ضروری ہے؟"

کیپٹن نے اپنے ساتھ کھڑے سادہ لباس والے شخص کی طرف مڑ کر کہا، "ہم اسے ہیڈ کوارٹر لے جا کر مزید سوالات کریں گے۔ وہاں ہمارے پاس اسے قابو میں رکھنے کے بہتر طریقے ہوں گے۔ شاید یہ قیام عارضی نہ ہو۔"

بونفیئس نے بے چینی سے ایک قدم آگے بڑھایا، جیسے کوئی ماں اپنے بچے کو خطرے سے بچانے کی کوشش کر رہی ہو۔ اس نے میرے کندھے پر تسلی دیتے ہوئے ہاتھ رکھا اور نرمی سے کہا، "پیٹر، سمجھ داری سے کام لو۔ یہ حضرات قانون اور نظم و ضبط کے نمائندے ہیں۔ کیا تمہیں نہیں لگتا کہ تمہارا ضدی رویہ تمہیں کسی مشکل میں ڈال سکتا ہے؟"

"خدا کے لیے!" میں نے کہا، بونفیئس کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے۔ "کیا تم اپنے تکبر سے کبھی باہر نکل سکتے ہو؟"

بونفیئس کا جبڑا کھل گیا، اور اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔ اس نے کہا۔ "تم ایک بدتمیز جوان ہو! تمہیں مجھ سے اس لہجے میں بات کرنے کا کوئی حق نہیں"!

وہ مزید کچھ کہنے ہی والا تھا کہ دروازہ کھلا، اور بغیر دستک دیے پریسٹن بوڈے اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے کارل گیل اور رے منسفیلڈ تھے۔ وہ ایسے لگ رہے تھے جیسے یہاں ہونے پر خوش نہیں تھے—ان کے چہرے اداس، انگلیاں بے چینی سے حرکت کر رہی تھیں، اور نظریں جھکی ہوئی تھیں، جیسے وہ کہیں اور جانا چاہتے ہوں۔

بونفیئس نے حیرانی سے پوچھا، "یہ لوگ کون ہیں؟"

پولیس کیپٹن نے کھڑے ہو کر سیلوٹ کیا اور کہا، "پریسٹن بوڈے، پولیس کمشنر ہیں۔ رے منسفیلڈ کونسل کے رکن ہیں۔" اس نے گیل کے بارے میں کچھ نہیں کہا۔

بوڈے نے سگار کو دانتوں میں دبایا، بونفیئس کی طرف دیکھا اور بولا، "میں تمہارے بارے میں سب جانتا ہوں۔ تم سیڈریک بونفیئس ہو، سپریڈ کے وکیل۔ اور میں اس شخص کے بارے میں بھی بہت کچھ جاننا شروع کر رہا ہوں، پیٹر۔ یہ وہ آدمی ہے جو گندے کام کرتا ہے۔ خیر، اس بار اس نے حد سے تجاوز کر دی ہے۔"

"یہ تم کس کی بات کر رہے ہو؟" میں نے بوڈے سے پوچھا۔

بوڈے نے سیدھا میری طرف دیکھا اور کہا، "تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ میں کس کی بات کر رہا ہوں۔ تم نے وہ گن وہاں رکھی تھی، اور اس سے انکار کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔"

میں نے گہری سانس لے کر کہا، "اب سنو، میں اس سب سے تھوڑا بیزار محسوس کر رہا ہوں۔ لیکن اگر تم چاہتے ہو کہ یہ معاملہ عوام میں اچھالا جائے، تو یاد رکھو کہ تمہارا سیاسی مستقبل لیٹن سپریڈ کی رہائی پر منحصر ہے۔ اور تم وہی ہو جو پولیس کو کنٹرول کرتا ہے۔"

بوڈے نے سخت لہجے میں جواب دیا، "لیکن میں ڈسٹرکٹ اٹارنی کو کنٹرول نہیں کرتا۔ اور اگر تمہیں لگتا ہے کہ میں اپنے سیاسی فائدے کے لیے اپنے فرائض نظرانداز کر دوں گا، تو تم غلط ہو۔ میں جرم کو کسی قیمت پر قبول نہیں کروں گا، چاہے کچھ بھی داؤ پر لگا ہو۔ اگر تم میرے سگے بھائی بھی ہوتے، تو بھی میں یہی فیصلہ کرتا۔"

میں نے گیل کی طرف دیکھا اور پیشانی پر شکنیں ڈالیں۔ "تم،" میں نے آہستہ سے کہا، "بہت جگہوں پر نظر آتے ہو۔"

گیل خاموش رہا، کوئی جواب نہیں دیا۔

بونفیئس نے سنجیدہ لہجے میں کہا، "حقیقت یہ ہے، جناب، کہ یہ میرا ہوٹل کا کمرہ ہے۔ میں نے مسٹر پیٹر کو یہاں بلایا تاکہ وہ گواہوں کے سامنے وضاحت دے سکیں۔ میں تو نہیں چاہتا تھا کہ یہ معاملہ"——

بوڈے نے سختی سے کہا، "چھوڑو یہ سب! ہم اس شہر کو چلا رہے ہیں، اور تم خود بھی ایک مشکل صورتحال میں ہو۔"

بونفیئس حیرانی سے بولا، "میں؟"

بوڈے نے سرد لہجے میں جواب دیا، "ہاں، تم۔"

"مجھے نہیں معلوم تم کیا کہہ رہے ہو،" بونفیئس نے پریشانی سے کہا۔ "کیا تم میری ایمانداری پر سوال اٹھا رہے ہو، جناب؟"

بوڈے نے بے پروائی سے کہا، "چھوڑو یہ باتیں۔ تم سپریڈ کے وکیل ہو، اور پیٹر تمہارا آدمی ہے۔ وہ باہر گیا اور جلدی میں کچھ کر آیا۔ مجھے مت کہو کہ تمہیں اس کے بارے میں کچھ پتا نہیں تھا۔"

جب الزام کا پورا مطلب بونفیئس پر واضح ہوا، تو وہ اچانک کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کا چہرہ خوف سے سفید ہو گیا۔

میں نے نوجوان لڑکے کی طرف رخ کیا اور پوچھا، "تم نے گاڑی کا نمبر نوٹ کیا؟"

"ہاں، بالکل،" اس نے اعتماد سے جواب دیا۔

"اور تم نے مجھے جھاڑی پر چھلانگ لگاتے ہوئے دیکھا؟"

"ہاں، بالکل دیکھا،" اس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

میں نے سخت لہجے میں کہا، "تم جھوٹ بول رہے ہو۔ میں نے گاڑی دو بلاک دور پارک کی تھی، اور میں نے گن صرف جھاڑی کے اوپر پھینکی تھی۔ میں کبھی گلی میں گیا ہی نہیں"!

بوڈے نے جوش سے کہا، "یہ اعتراف ہے! اس نے مان لیا کہ اس نے گن وہاں پھینکی تھی! یہ کھلا اعتراف ہے"!

میں نے کندھے اچکائے اور کہا، "یقیناً، میں نے گن پھینکی تھی۔ لیکن پھولوں کے گلدستے میں گن پھینکنے پر کوئی قانون نہیں ہے۔ جاگ جاؤ، اور اتنا وقت ضائع مت کرو کہ ایک نوجوان کو میرے خلاف جھوٹے الزامات لگانے کے لیے کھڑا کر دو۔ ہاں، میں نے وہ گن جھاڑی کے اوپر پھینک دی۔ اب، میں تمہیں اس گن کے بارے میں کچھ اور باتیں بتاتا ہوں۔"

"کل رات میں گیل کے اپارٹمنٹ گیا تھا۔ میں خاموش رہا، لیکن مجھے معلوم تھا کہ یہ تجویز دی جا چکی تھی کہ سپریڈ کے احاطے میں پھولوں کے گلدستے میں گن رکھی جائے، جس میں دو خالی گولیاں ہوں۔ گیل نے غصہ دکھایا، لیکن اس نے مجھ پر زور دیا کہ میں ایڈتھ فوربز کی گاڑی لے لوں۔ جب میں گاڑی میں بیٹھا، تو ایک ٹائر پنکچر نکلا۔ جب میں ٹولز نکالنے کے لیے جھکا، تو مجھے وہاں یہ گن ملی۔"

"میں نے فوراً اندازہ لگا لیا کہ گیل نے یہ سب بہت چالاکی سے کیا تھا۔ وہ خود اس میں براہ راست شامل نہیں ہونا چاہتا تھا، لیکن اس نے حالات ایسے بنا دیے کہ اگر کچھ ہوا تو الزام مجھ پر آئے۔"

"پچھلے چند گھنٹوں میں جو کچھ ہوا، یہ سب مجھے حقیقت کی طرف واپس لے آیا ہے۔"

میں نے سخت نظروں سے سب کی طرف دیکھا اور کہا، "اب، میں تم سب سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔ تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں یہاں کیوں گھوم رہا تھا اور کیوں میں نے اپنی ساکھ کو داؤ پر لگا کر خود گن لا کر سپریڈ کے پھولوں کے گلدستے میں ڈالنے کی کوشش کی؟"

بوڈے نے کہا، "کیونکہ تم مایوس تھے اور سپریڈ کو بری کروانا چاہتے تھے۔ تم نے خود کہا تھا۔"

"بکواس!" میں نے سختی سے کہا۔ "چلو، کچھ تفتیش کرتے ہیں، بجائے اس کے کہ وقت ضائع کریں۔ فرض کرو کہ لیٹن سپریڈ سچ بول رہا ہے۔ لوگ سچ بھی بول سکتے ہیں، تم جانتے ہو۔ اس صورت میں، کسی نے اسے پھنسانے کی کوشش کی۔ کسی نے چاہا کہ وہ اندھیرے میں فائر کرے اور الجھ جائے۔"

"انہوں نے سوچا کہ سب سے موثر طریقہ یہ ہوگا کہ اندھیرے میں سپریڈ پر دو گولیاں چلائی جائیں۔ لیکن اس کو حقیقت کا رنگ دینے کے لیے، انہیں سپریڈ کی گن میں دو خالی خول ڈالنے پڑے۔ اس کا مطلب تھا کہ یہ کسی ایسے شخص کا کام تھا جسے اس کے گھر تک رسائی حاصل تھی۔ بیٹی گھر سے باہر تھی۔ سپریڈ غیر شادی شدہ تھا اور وہ عام طور پر کسی کو گھر پر مدعو نہیں کرتا تھا۔ اس کی سیکریٹری، ایڈتھ فوربز، کو اس کے گھر میں آزادانہ طور پر آنے جانے کی اجازت تھی، تو بظاہر شک اسی پر جا رہا تھا۔

"میں نے اس سے بالواسطہ طور پر رابطہ کیا تاکہ معلوم کر سکوں کہ کیا واقعی اس کے پاس ایسی گن تھی جس میں دو خالی خول ہوں۔ میں نے اسے دھوکہ دینے کے لیے ایک چال چلی، اور وہ مجھے اپنے بوائے فرینڈ کے پاس لے گئی۔ معاملہ اتنی چالاکی سے ترتیب دیا گیا تھا کہ میں بھی دھوکے میں آ گیا۔ میں نے سوچا کہ ایڈتھ فوربز اور اس کا بوائے فرینڈ بے قصور ہیں، اور وہ جان بوجھ کر مجھے کوئی سراغ دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ میں نے ان پر بھروسہ کیا، لیکن میں اپنی اصل نیت ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا، اس لیے میں نے گن اٹھائی اور اسے پھینک دیا۔

"بعد میں مجھے احساس ہوا کہ جو کچھ میں نے ایک منصوبہ سمجھا تھا، وہ محض ایک اتفاق تھا۔ گاڑی کا ٹائر واقعی پنکچر ہو گیا تھا، اور کارل گیل ہی وہ شخص تھا جو ایڈتھ فوربز کی

گاڑی استعمال کر رہا تھا۔ قتل کی رات بھی وہ یہی گاڑی چلا رہا تھا، اور اسے وہ گن کسی ایسی جگہ چھپانی تھی جہاں وہ آسانی سے نہ مل سکے۔ فرنٹ سیٹ کے نیچے، ٹولز کے ساتھ، اسے محفوظ جگہ لگی۔ اس نے نہیں سوچا تھا کہ گاڑی کی تفصیلی تلاشی لی جائے گی، لیکن وہ خطرہ مول لینے کے لیے تیار نہیں تھا۔

"اب خود فیصلہ کرو کہ اصل میں کیا ہوا ہوگا۔ کرو ملے ڈالتن کبھی بھی سپریڈ کے گھر گاڑی لے کر نہیں جاتا تھا، اور وہ کبھی بوڈے اور منسفیلڈ کو گاڑی میں چھوڑ کر سپریڈ سے بات کرنے نہیں جاتا۔ اسی طرح، بوڈے اور منسفیلڈ بھی اسے ایسا کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔

"سب سے زیادہ حقیقت پسندانہ منظر نامہ یہ ہے کہ ڈالتن بہت سخت مہم چلا رہا تھا۔ بوڈے اور منسفیلڈ پولیس ڈیپارٹمنٹ کا کنٹرول سنبھالے ہوئے تھے، اور کارل گیل ان کے لیے کام کر رہا تھا، جو ادھار کی رقم اکٹھا کرتا تھا۔ کرو ملے ڈالتن کو کھیل کی اصل حقیقت معلوم ہو گئی تھی۔ وہ ایسے ثبوت اکٹھا کر رہا تھا جنہیں جھٹلایا نہیں جا سکتا تھا۔ گیل اور بوڈے نے فیصلہ کیا کہ اسے راستے سے ہٹانا ضروری ہے، اور انہوں نے منسفیلڈ کو بھی اس میں شامل ہونے پر مجبور کیا، حالانکہ وہ ایسا نہیں چاہتا تھا۔

"گیل نے سپریڈ کی گن اس وقت چوری کی جب وہ رات کے کھانے پر گیا تھا۔ انہوں نے اس گن سے دو گولیاں فائر کیں، لیکن اصل گولیاں محفوظ رکھیں اور صرف خالی خول گن میں رہنے دیے۔ پھر انہوں نے ڈالتن کو دھوکہ دیا، اسے پیچھے سے گولی ماری، اس کی لاش سپریڈ کے گھر کے قریب گلی میں پھینکی، سپریڈ کا دروازہ کھٹکھٹایا، اور جیسے ہی وہ دروازے پر آیا، فوراً فرار ہو گئے۔"

"جیسا کہ توقع کی گئی تھی، غصے میں بھرے ہوئے سپریڈ نے وہی کیا جو ان لوگوں نے چاہا تھا—اپنی جیب سے گن نکالی اور پورچ پر دوڑنے لگا۔ گیل نے دو خالی گولیاں

فائر کیں، اور سپریڈ نے بے چینی میں اپنی گن اٹھا کر اندھیرے میں گولی چلا دی۔ یہی وہ چیز تھی جو ان کے منصوبے کو مکمل کرنے کے لیے درکار تھی۔ بوڈے اور منسفیلڈ نے فوراً پولیس کو اطلاع دے دی۔

"گیل وہ شخص تھا جس نے سپریڈ کی گن میں خالی خول رکھے، جبکہ بوڈے نے پوسٹ مارٹم رپورٹ میں ہیر پھیر کی۔ اس نے سپریڈ کی گن سے ایک گولی نکال کر وہ گولی رکھی جو مقتول کے جسم سے نکالی گئی تھی، تاکہ ثبوت ان کے حق میں نظر آئیں۔ یہی وہ واحد طریقہ تھا جس سے ساری کہانی جُڑ سکتی تھی۔"

بوڈے نے غصے سے کہا، "تم پاگل ہو! اور اس کے ساتھ ساتھ، تم سراسر جھوٹ بول رہے ہو! مزید یہ کہ، تمہیں کردار کشی اور جرم میں معاونت کے الزام میں گرفتار کیا جائے گا۔"

میں نے اس کی بات کو نظرانداز کرتے ہوئے اسے ایک طرف دھکیلا اور سیدھا منسفیلڈ کے پاس گیا۔ میں نے اس کا کالر پکڑ کر اسے کرسی کے کنارے تک کھینچا، اس کی ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھا اور اس کا چہرہ اوپر کیا تاکہ وہ سیدھا میری آنکھوں میں دیکھ سکے۔

"منسفیلڈ، اس وقت تمہارے سامنے دو راستے ہیں،" میں نے سخت لہجے میں کہا۔ "ایک راستہ انصاف کی طرف جاتا ہے، اور تم شاید بطور معاون مجرم عمر قید کی سزا پا سکتے ہو۔ دوسرا راستہ ان مجرموں کا ساتھ دینے کا ہے، جس کا انجام تمہیں موت کے تختے تک لے جائے گا۔ تمہیں پتا ہے کہ جب آخری لمحہ آئے گا تو یہ لوگ کیا کریں گے؟ یہ تمہیں دھوکہ دیں گے اور قربانی کا بکرا بنا دیں گے"!

بوڈے نے میری طرف بڑھنے کی کوشش کی اور غصے میں چیخا، "کپتان جونز، اسے گرفتار کرو"!

میں نے لمحہ ضائع کیے بغیر بوڈے کی ٹھوڑی پر گھونسہ مارا۔ گیل مجھ پر جھپٹا، لیکن میں نے تیزی سے اپنے پیر کی نوک اس کے پیٹر میں دے ماری۔ پولیس کپتان میری طرف بڑھ رہا تھا۔

"اب بولو، منسفیلڈ!" میں نے کہا۔ "یہ سب سچ ہے، ہے نا؟"

منسفیلڈ نے گلے کو دوبار صاف کیا اور کہا، "ہاں، یہ سچ ہے۔"

اسی لمحے کپتان جونز نے میرا کندھا پکڑلیا۔

میں نے سکون سے کہا، "ٹھیک ہے، کپتان، تم نے خود یہ اعتراف سنا۔ مسٹر بونفیئس نے بھی سنا۔ تمہارا پولیس کمشنر ایک قاتل ہے۔ اب نیا پولیس کمشنر آنے والا ہے۔ یہ وقت ہے تمہارے فیصلے کا۔ تمہیں کیا کرنا ہے؟ ڈوبتے جہاز کے ساتھ جانا ہے یا کوئی اور راستہ لینا ہے؟"

منسفیلڈ نے بے بسی سے کہا، "میرے خدا، میں نے کبھی یہ نہیں چاہا تھا! میں تب سے سو نہیں سکا"!

میرے پیچھے اچانک گولی چلنے کی آواز آئی۔ گولی منسفیلڈ کی کرسی کے پیچھے لگ کر لکڑی کے اندر ٹوٹ گئی۔

میں تیزی سے مڑا۔ بوڈے، جو میرے گھونسے سے سنبھل چکا تھا، ہاتھ میں گن لیے کھڑا تھا۔ اس نے منسفیلڈ کو زور سے دھکیلتے ہوئے کہا، "تم بے وفا کمزور آدمی!" اور دوبارہ گن اٹھالی۔

مجھے لگا کہ وہ بھاگنے کا ارادہ رکھتا تھا—اگر اس کے پاس کوئی واضح منصوبہ ہوتا۔ لیکن ایک بات طے تھی، وہ منسفیلڈ کو راستے سے ہٹانے والا تھا۔

میں نے بونفیئس کی طرف دیکھا، جو بوڈے کے سب سے قریب تھا۔ "اسے پکڑو!" میں نے زور سے کہا۔

لیکن بونفیئس بالکل سفید پڑ گیا تھا، جیسے کسی نے اس کے چہرے پر آٹے کی تہہ چڑھا دی ہو۔ وہ بے حرکت کھڑا تھا، کسی کام کا نہیں۔ میں بوڈے کی طرف لپکا۔

بوڈے کی گن سیدھا میرے ماتھے کی طرف تھی۔ میں نے جلدی سے اسے نیچے سے پکڑنے کے لیے جھپٹا، اس کے گھٹنے کے نیچے ٹکر مارنے کی کوشش کی تاکہ وہ اپنا توازن کھو دے۔

مجھے معلوم تھا کہ میں زمین سے اٹھتے ہوئے اسے فوراً قابو میں نہیں کر سکوں گا، اور بوڈے بھی یہ جانتا تھا۔ اس کے چہرے پر تمسخر بھری مسکراہٹ تھی، جیسے وہ مطمئن ہو کہ اس کا نشانہ درست بیٹھے گا۔ وہ بالکل کسی شکاری کی طرح اپنی گن میری طرف تان رہا تھا۔

اچانک، گولی کی آواز گونجی۔

میں فرش پر گر گیا اور حیران ہوا کہ میں ابھی تک زندہ تھا۔ بوڈے کمرے میں لڑکھڑا رہا تھا، اس کا دایاں بازو اس کے پہلو پر بے جان لٹک گیا تھا۔ کپتان جونز نے آخر کار اپنا فیصلہ کر لیا تھا—ایک بڑی گن سے۔

میں نے فیصلہ کیا کہ بے پرواہ نظر آنا بہتر ہے، اس لیے میں اپنے پینٹ کے گھٹنوں سے گرد جھاڑنے لگا۔ میں سگریٹ جلانا چاہتا تھا، مگر مجھے معلوم تھا کہ میرے ہاتھ کانپ رہے ہیں اور میں ماچس پکڑ نہیں پاؤں گا۔

بونفیئس واپس اپنی کرسی پر بیٹھ گیا اور بڑبڑایا، "یہ معاملہ قانون کے مطابق حل کرنے کا بہترین طریقہ تھا! بہترین طریقہ"!

میں نے اپنے کوٹ پر ہلکی سی حرکت محسوس کی۔ نیچے دیکھا تو رے منسفیلڈ گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا۔

"انہیں جانے مت دو!" اس نے عاجزی سے کہا۔ "تم ہی وہ شخص ہو جو سچ سامنے لا سکتا ہے۔ انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ اگر میں سب کچھ بتا دوں گا، تو سارا الزام مجھ پر ڈال دیں گے"!

میں نے کپتان جونز کی طرف دیکھا اور کہا، "دھیان رکھنا، بوڈے نے گن اپنے بائیں ہاتھ میں کر لی ہے۔"

کپتان نے فوراً اس کا بندوبست کر دیا۔

منسفیلڈ مسلسل بولتا جا رہا تھا۔

پولیس کپتان نے کہا، "اب تمہیں ثابت کرنا ہوگا کہ میں بے قصور ہوں۔ تم گواہ ہو کہ میں نے بوڈے کے لیے اپنا فرض نہیں چھوڑا۔ میں نے اپنا کام ایمانداری سے کیا۔"

خفیہ لباس والے آدمی نے فوراً مداخلت کی، "میرے ساتھ بھی یہی کرو۔ مجھے اس معاملے سے باہر مت رکھنا۔"

میں نے دوبارہ سگریٹ کیس نکالا اور کہا، "ایسا لگ رہا ہے جیسے میں یہاں سب سے اہم شخص ہوں۔ جونز، تمہیں گیل کو ہتھکڑیاں لگا دینی چاہئیں جب وہ ہوش میں آئے۔ وہی اس گروہ کا ماسٹر مائنڈ ہے۔"

ہم سب ای۔ بی۔ جاناتھن کے نجی دفتر میں بیٹھے تھے، اور جس انداز میں سیڈریک بونفیئس کہانی سنا رہا تھا، ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے مجھے قانون کی لائبریری میں جا کر خودکشی کر لینی چاہیے تھی۔

آخر میں، اس نے نتیجہ نکالتے ہوئے کہا، "یہ سب سے زیادہ شرمناک اور جاہلانہ تشدد کی مثال تھی جو میں نے کبھی دیکھی ہے۔ میں تمہیں خبردار کرتا ہوں، مسٹر جاناتھن، کہ اس قسم کی حکمت عملیوں سے ہماری پیشہ ورانہ ساکھ متاثر ہو سکتی ہے۔

میں تسلیم کرتا ہوں کہ کیس حل ہو گیا، لیکن صرف اس لیے کہ میں نے گواہوں کے بیانات کی مکمل اہمیت کو سمجھ لیا ہے۔"

"شرم کی بات یہ ہے کہ پیٹر روینک، جو ہمارے ملازم ہیں، خود جرم کے مقام پر گیا اور شواہد ضائع کر دیے۔ اگر اسے وہ گن ملی تھی اور وہ سمجھتا تھا کہ یہ اہم ہو سکتی ہے، تو اسے فوراً پولیس کو اطلاع دینی چاہیے تھی۔ میں مطالبہ کرتا ہوں کہ پیٹر کو برطرف کیا جائے۔ ہم اپنی ساکھ کو خطرے میں نہیں ڈال سکتے۔"

ای۔ بی۔ جاناتھن نے گردن اوپر کر کے مجھ پر سخت نظر ڈالی اور کہا، "پیٹر، تم نے اپنے جونیئر پارٹنر کے الزامات سن لیے۔ لیکن تمہاری محنت کے باعث، میں تمہیں برطرف نہیں کر رہا۔ البتہ، میں تمہیں خبردار کر رہا ہوں کہ اگر آئندہ ایسا کچھ ہوا، تو تمہیں بغیر کسی نوٹس کے نکال دیا جائے گا۔ کیا تمہیں یہ بات سمجھ آ رہی ہے؟"

"جی، سمجھ گیا،" میں نے جواب دیا۔

سیڈریک بونفیئس غصے سے کھڑا ہوا اور غرور سے دفتر سے باہر نکلنے لگا۔ دروازے کے قریب پہنچ کر اس نے مڑ کر کہا، "یہ میرے فیصلے کے خلاف ہے۔ اگر تم اسے رکھو گے، تو تمہیں اس کی مکمل ذمہ داری اٹھانی ہوگی۔"

جاناتھن نے سکون سے جواب دیا، "میں عادتاً اپنی ذمہ داری یا اختیار کسی اور پر نہیں ڈالتا، مسٹر بونفیئس۔"

بونفیئس نے اتنی شائستگی ضرور دکھائی کہ دروازہ زور سے بند نہ کرے، لیکن اس کا اکڑ کر چلنا اس کے غصے کو ظاہر کر رہا تھا۔ وہ کوریڈور میں غائب ہو گیا اور دروازہ آہستہ سے بند ہو گیا۔

جاناتھن نے میری طرف دیکھا اور کہا، "اچھی کوشش تھی، پیٹر۔ لیکن تمہیں بونفیئس کو یہ سب پتہ نہیں چلنے دینا چاہیے تھا۔"

میں نے کندھے اچکائے اور کہا، "میرے پاس کوئی چارہ نہیں تھا۔ وہ پہلے ہی اپنی کہانی لے کر بونفیئس کے پاس پہنچ چکے تھے، اور اس نے مجھے اپنے کمرے میں بلایا۔ سب کچھ میرے سامنے بکھرتا گیا۔ میں اور کیا کر سکتا تھا؟"

جاناتھن نے سنجیدگی سے کہا، "مجھے نہیں معلوم، لیکن آئندہ ایسا نہ ہونے دینا۔ ویسے، مس ڈیورز تمہارے لیے کچھ لائی ہے۔ وہ تمہارے دفتر میں انتظار کر رہی ہے۔"

اس وقت میرے پاس زیادہ خودداری نہیں تھی، اس لیے میں دروازہ زور سے بند کرتے ہوئے باہر نکل آیا۔

میرے دفتر میں مے ڈیورز، جو کسی ہوائی جہاز کی ایئر ہوسٹس کی طرح شاندار لگ رہی تھی، میرے ڈیسک کے کونے پر بیٹھی تھی، اور اپنی خوبصورت ٹانگ آرام سے ہلا رہی تھی۔

"کیا حال ہے، کونسلر!" اس نے چمکدار مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ "چہرہ اتنا اترا ہوا کیوں ہے؟"

میں نے کہا، "اب تو مسکراہٹ آگئی ہے۔ ای۔بی۔ نے کہا تھا کہ تم میرے لیے کچھ لائی ہو۔"

"بالکل!" اس نے کہا اور ایک رنگین کاغذ کا ٹکڑا نکالا۔ "یہ ایک چیک ہے، ای۔بی۔ کے ذاتی اکاؤنٹ سے، تمہارے نام پر دو ہزار ڈالر کا۔ ظاہر ہے، وہ نہیں چاہتا کہ بونفیئس کو پتا چلے کہ وہ تمہیں بونس دے رہا ہے۔"

میں نے چیک کو ایک طرف دھکیل دیا اور کہا، "اس نے کہا تھا کہ تم میرے لیے کچھ اور لائی ہو۔"

وہ ہنستے ہوئے نظریں چرانے کی کوشش کرنے لگی۔

میں نے معنی خیز لہجے میں کہا، "تم ای۔بی۔ جانا تھن کو جھوٹا نہیں بنانا چاہو گی، ہے نا؟"

اس نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ کہا، "تم جیت گئے،" اور پھر اپنے ہونٹ میرے قریب لے آئی۔

اختتام۔۔۔۔۔

مترجم : مظہر حسین مصنف : ارل اسٹینلے گارڈنر

تباہی کا سفر

جین مارلوا اپنے مالک کی مشکوک موت کے بعد ایک پراسرار اور سسپنس سے بھرپور سفر میں رہتی ہے۔ جب ایک ایجنٹ اس کے پیچھے آتا ہے تو اس کا راز کھلتا ہے، اور اس کا سامنا چالبازیوں، محبت، اور ماضی کے سائے سے ہوتا ہے

مسافر ٹرین میں بیٹھی عورت نے اس سے پہلے صرف ایک بار حقیقی خوف کا سامنا کیا تھا—صرف ڈر نہیں بلکہ وہ شدید خوف جو عقل کو مفلوج کر دیتا ہے۔ یہ اس وقت ہوا تھا جب وہ پہاڑوں میں کیمپ تک پہنچنے کے لیے ایک مختصر راستہ اختیار کرنا چاہتی تھی۔ اسے احساس ہوا کہ وہ راستہ بھٹک چکی ہے، تو اس کے اندر اچانک ایک زور آور خواہش پیدا ہوئی کہ وہ دوڑ پڑے۔ اس کے دماغ نے اسے خبردار کیا، مگر خوف نے اسے یہ سمجھایا کہ وہ صرف دوڑ کر ہی بچ سکتی ہے۔ خاموش پہاڑ اور سنسان جنگل اچانک دشمن بن گئے تھے، جیسے وہ اسے نفرت سے گھور رہے ہوں۔ اسے لگا کہ بچنے کا واحد طریقہ دوڑنا ہے—حالانکہ یہ وہ سب سے بدترین چیز تھی جو وہ کر سکتی تھی۔

اب، ایک آرام دہ بین البراعظمی ٹرین میں بیٹھے ہوئے، وہی خوف پھر سے اس پر چھا گیا۔ اس کے اندر پھر سے وہی شدت کی خواہش جاگی کہ وہ فوراً دوڑ جائے۔ وہ جانتی تھی کہ جب وہ رات کے کھانے کے لیے گئی تھی تو کسی نے اس کے ڈبے کی تلاشی لی تھی۔ وہ یہ جانتی تھی کہ یہ کام کسی مرد کا تھا۔ اس نے سب کچھ جیسا تھا ویسا ہی رکھنے کی کوشش کی، مگر کچھ چھوٹی باتیں تھیں جو عورت فوراً محسوس کر سکتی ہے، لیکن مرد کی نظر ان پر نہیں جاتی۔

اس کا چیک دار کوٹ، جو اس نے اسٹیل کی چھوٹی الماری میں اس طرح لٹکایا تھا کہ اس کی پشت دروازے کی طرف ہو، اب الٹا لٹک رہا تھا، اور اس کے بٹن دروازے کی طرف تھے۔ یہ ایک معمولی سی بات تھی، مگر بہت اہم، اور یہی چیز سب سے پہلے اس کی نظر میں آئی، جس نے اسے ایک لمحے کے لیے سن اور بے حس کر دیا۔ اب، مسافر ٹرین میں بیٹھی ہوئی، وہ اپنی گھبراہٹ پر قابو پانے کی کوشش کر رہی تھی۔ وہ بظاہر اپنے ہاتھوں کا بغور جائزہ لے رہی تھی، لیکن حقیقت میں، وہ مسافر ٹرین میں موجود مردوں کا جائزہ لے رہی تھی۔

اس کا مسئلہ اور پیچیدہ اس لیے ہو گیا تھا کہ وہ ایک خوبصورت اور متوازن جسم والی نوجوان عورت تھی، جس کے چہرے پر نرم و ملائم خدوخال تھے، آنکھیں چمکدار اور روشن تھیں، جسمانی طور پر وہ بہت دلکش تھی، اور عموماً اس کے ہونٹوں پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ کی جھلک رہتی۔ اسی وجہ سے، ٹرین میں موجود ہر مرد کی نظر فوراً اس پر جا کر رک گئی تھی۔

سامنے کی نشست پر بیٹھا ہوا موٹا آدمی، جس کے ہاتھ میں ایک رسالہ تھا، دراصل وہ رسالہ نہیں پڑھ رہا تھا۔ وہ ایک بدھا کے مجسمے کی طرح بے حرکت بیٹھا تھا، اس کی نیم بند آنکھیں کسی خیالی منظر پر مرکوز تھیں، جو ڈبے کی حدود سے کہیں دور تھا، لیکن وہ

محسوس کر رہی تھی کہ وہ آنکھیں چپکے سے اس کی ہر حرکت کا مشاہدہ کر رہی تھیں۔ اس کی شخصیت میں کچھ اسرار تھا، اس کی درمیانی انگلی میں جڑا بڑا ہیرا اور اس کے سینے پر چمکتی ہوئی سستی سی ساٹائی پن، جیسے وہ توجہ حاصل کرنے کے لیے بے چین ہو۔

پھر اس کے دائیں طرف ایک اور شخص تھا۔ اس نے ابھی تک اس سے بات نہیں کی تھی، لیکن وہ جانتی تھی کہ وہ بات ضرور کرے گا—بس کسی لمحے کا انتظار کر رہا تھا، جب اس کی بات چیت محض ایک بے تکلفی لگے۔

وہ تقریباً اٹھائیس یا انتیس سال کا تھا، دھوپ میں جلا ہوا چہرہ، اور آنکھوں میں ایک سخت نوعیت کا نیلا رنگ تھا۔ اس کے ہونٹوں میں وہ مضبوطی تھی جو خود پر قابو پانے اور دوسروں کو قابو میں رکھنے والے شخص کی ہوتی ہے۔

ٹرین ایک جھٹکے سے ہلی۔ اس آدمی کا ہاتھ اس چھوٹی میز پر رکھے گلاس کی طرف بڑھا جو ان دونوں کے درمیان تھا۔ اس نے بے چینی سے اس کی اسکرٹ کی طرف نظر ڈالی۔

"معاف کیجیے گا،" اس نے کہا۔

"کچھ نہیں گرا،" وہ تقریباً بے ساختہ بولی۔

"میں خطرہ کم کر دیتا ہوں،" اس نے جواب دیا اور گلاس ہونٹوں سے لگا لیا۔ "آپ آخری اسٹاپ تک جا رہی ہیں؟ میں صبح چھ بجے سرد مغربی ریاست میں اتر رہا ہوں۔"

چند لمحوں تک اس کا دہشت زدہ دماغ اس جملے کا مطلب نہیں سمجھ سکا، پھر اچانک اسے سکون کا احساس ہوا۔ تو یہ ایک شخص تھا جس پر وہ بھروسہ کر سکتی تھی۔

وہ جانتی تھی کہ جس آدمی نے اس کا سامان چیک کیا تھا، اسے وہ چیز نہیں ملی تھی جو وہ تلاش کر رہا تھا—کیونکہ وہ چیز ابھی بھی اس کے پاس تھی، احتیاط سے تہہ کی ہوئی، اور اس کے بائیں پاؤں کے نیچے مضبوط چپکنے والی ٹیپ سے بندھی ہوئی۔ اس کا

مطلب یہ تھا کہ دشمن جب تک وہ ٹرین میں ہے، وہ بھی ٹرین میں ہی رہے گا— انتظار کرتا، نگرانی کرتا اور مایوسی میں مبتلا ہوتا ہوا۔ شاید آخرکار، رات کے اندھیرے میں، وہ۔۔۔ وہ جانتی تھی کہ وہ کچھ بھی کر سکتا تھا۔ پہلے ہی ایک قتل ہو چکا تھا۔

لیکن اب اسے ایک ایسا شخص مل گیا تھا جس پر وہ بھروسہ کر سکتی تھی— ایک ایسا آدمی جسے وہ چیز نہیں چاہیے تھی جو وہ چھپا رہی تھی— بلکہ ایک ایسا شخص جو ممکنہ طور پر اس کا محافظ بھی بن سکتا تھا۔

آدمی اس کی اچانک دوستانہ باتوں پر تھوڑا حیران دکھائی دیا۔

"مجھے نہیں معلوم تھا کہ یہ ٹرین اس وقت کہیں رکتی ہے،" وہ مسکرا کر بولی۔

"یہ ایک جھنڈا اسٹاپ ہے،" اس نے بتایا۔

سامنے کی قطار میں بیٹھا موٹا آدمی نے ابھی تک کوئی حرکت نہیں کری تھی، لیکن وہ پوری طرح سے یقین کر رہی تھی کہ اس کی چمکتی ہوئی آنکھیں اسی پر مرکوز ہیں، اور وہ نہ صرف دیکھ رہا تھا بلکہ سن بھی رہا تھا۔

"کیا آپ مغربی ریاست میں رہتے ہیں؟" خاتون نے سوال کیا۔

"بچپن میں رہتا تھا۔ اب واپس جا رہا ہوں۔ میں نے اپنے چچا کے مویشیوں کے فارم پر کام کیا تھا۔ وہ فوت ہو گئے اور وہ فارم مجھے وراثت میں ملا۔ پہلے میں نے اسے بیچنے کا سوچا تھا— اچھی خاصی رقم ملتی— لیکن اب بڑے شہروں کی چکاچوند سے تھک چکا ہوں، اس لیے واپس جا رہا ہوں تاکہ وہیں زندگی گزار سکوں۔"

"کیا وہ جگہ بہت سنسان نہیں ہوگی؟"

"کبھی کبھار۔"

اب وہ اس کے قریب جانا چاہتی تھی، جیسے اس کی حفاظت میں خود کو محفوظ محسوس کر سکے۔ وہ اس لمحے سے خوفزدہ تھی جب اسے اپنے ڈبے میں واپس جانا ہوگا۔

اسے یقین تھا کہ ٹرین کے عملے کے پاس کوئی ماسٹر (چابی) ضرور ہوگی، جو کسی بھی بند دروازے کو کھول سکتی ہو—بیماری کی صورت میں، یا اگر کوئی مسافر مدد کے لیے گھنٹی بجائے۔ اگر عملے کے پاس ایسی چابی تھی، تو جس شخص نے اس کے ڈبے کی تلاشی لی تھی، اس کے پاس بھی ہو سکتی تھی۔

فرینک ہارڈوِک نے مرنے سے پہلے اسے خبردار کیا تھا، "یاد رکھنا، وہ ہر جگہ ہیں۔ جب تمہیں لگے گا کہ کوئی تمہیں نہیں دیکھ رہا، تب بھی وہ تمہیں دیکھ رہے ہوں گے۔ جب تمہیں لگے گا کہ تم بھاگ کر محفوظ جگہ پہنچ گئی ہو، حقیقت میں تم ایک چالاک جال میں پھنس چکی ہوگی۔"

وہ چاہتی تھی کہ اس کی اندرونی گھبراہٹ کا کوئی نشان اس کے چہرے پر نہ دکھے جب اس نے اپنے دائیں طرف بیٹھے آدمی کی طرف مسکرا کر دیکھا۔

"مجھے مویشیوں کے کاروبار کے بارے میں بتائیں،" اس نے کہا۔

پوری رات وہ اپنے ڈبے میں بیٹھی دروازے کو دیکھتی رہی، اس لمحے کا انتظار کرتی رہی جب دروازے کا ہینڈل ہلکا سا مڑنے کی آواز آئے۔ پھر وہ چیخ کر، ڈبے کی دیواروں پر زور سے مکے مارے گی، اتنا شور کرے گی کہ خطرے کا الارم بج جائے۔

لیکن کچھ بھی نہیں ہوا۔ شاید "انہوں" نے یہی منصوبہ بنایا تھا۔ پہلے وہ اسے ایک رات جاگنے پر مجبور کریں گے، اور پھر جب تھکن اس کے جسم و دماغ کو مفلوج کر دے گی۔۔۔

ٹرین اچانک آہستہ ہو گئی۔ اس نے کلائی پر بندھی گھڑی پر نظر ڈالی، وقت ۵۵ : ۵ ہو چکا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ یہ ٹرین اس شخص کے لیے رک رہی ہے. جس نے مویشیوں کا فارم وراثت میں پایا تھا۔

ہاورڈ کین — یہی نام اس نے بتایا تھا جب اس نے اس سے اپنی زندگی کی کہانی سنانے کو کہا تھا۔ ہاورڈ کین، اٹھائیس سالہ، غیر شادی شدہ، بظاہر امیر، جنگ کے اثرات سے ذہنی طور پر متاثر، بڑے اور خاموش مقامات کی تلاش میں — وہ واحد شخص تھا جس پر وہ اس ٹرین میں بھروسہ کر سکتی تھی۔

اس میں ایک پر سکون اعتماد تھا، ایسا لگتا تھا جیسے وہ کسی بھی صورت حال کا مقابلہ کر سکتا ہے — اور اب وہ ٹرین سے اترنے والا تھا۔

اچانک ایک خیال اسے فوراً آیا — "وہ" شاید اس سے یہ توقع نہ کر رہے ہوں کہ وہ پہل کرے گی۔

"وہ" ہمیشہ پہل کرتے تھے — یہی وجہ تھی کہ وہ ہمیشہ ایک قدم آگے رہتے، اور ہمیشہ ناقابلِ شکست نظر آتے ہیں۔

وہ وقت، جگہ اور طریقہ خود منتخب کرتے تھے — اگر انہیں یہ برتری مل جائے تو۔۔۔

خاتون کے پاس سوچنے کا وقت نہیں تھا۔ اس نے فوراً الماری کا دروازہ کھولا، اپنا چیک دار کوٹ نکالا، اس کا فر والا کالر کھڑا کر لیا، اور جیسے ہی ٹرین رکنے لگی، اپنے ڈبے کا دروازہ کھولا اور احتیاط سے باہر جھانکا۔

راہداری سنسان تھی۔

اسے مسافر ٹرین کے دوسرے سرے سے (ٹرین کا دروازہ) کھلنے کی آواز آئی۔

وہ مخالف سمت کی طرف بھاگی، ٹرین کے دروازے کے کنڈے کھولنے میں تھوڑی دیر لگی، پھر جیسے ہی دروازہ کھلا، اس نے پلیٹ فارم پر قدم رکھا۔

سرد صبح کی ہوا، جو بلند مقام کی تازگی سے بھرپور تھی، وہ اس کی طرف دوڑی اور ٹرین کو پیچھے چھوڑ دیا۔

ٹرین واپس چل پڑی۔

وہ سیڑھیوں سے نیچے اتری اور پٹری کے کنارے بجری والے راستے پر چھلانگ لگا دی۔

ٹرین نے رفتار پکڑلی۔

خاموش اور تاریک ڈبے اس کے پاس سے تیزی سے گزرنے لگے، یہاں تک کہ پہیوں کی آواز ہلکی سی سرسراہٹ میں بدل گئی۔ اسٹیل کی پٹریاں ٹھنڈی صبح کی ہوا میں سمٹتی جا رہی تھیں، اور ان سے آواز آ رہی تھی۔

اوپر آسمان میں ستارے چمک رہے تھے۔ مشرق کی سمت ہلکی روشنی نمودار ہو رہی تھی۔

اس نے کسی قصبے کو تلاش کرنے کے لیے اپنی نظریں دوڑائیں — لیکن وہاں کچھ بھی نظر نہیں آیا۔

صرف ایک مدھم سا منظر دکھائی دے رہا تھا — ایک مویشیوں کا باڑہ اور ایک گھوڑوں کا اصطبل۔

کہیں دور، ایک سڑک تھی۔

اسی سڑک پر ایک گاڑی کھڑی تھی، اور اس کا انجن چل رہا تھا۔

ہیڈلائٹس کی روشنی اندھیرے کو چیرتے ہوئے دو شعاعوں کی طرح آگے بڑھ رہی تھی، جن میں گھاس اور جھاڑ جھنکاڑ دکھائی دے رہے تھے جو تیز شمالی ہوا کے جھونکوں سے ہل رہے تھے۔

دو مرد بات کر رہے تھے۔ ایک دروازہ زور سے بند ہوا۔ وہ خوف کے عالم میں دوڑنے لگی۔ "رکو!" اس نے پکارا۔ "میرے لیے رکو"!

ٹرین میں واپس، موٹا آدمی، مکمل طور پر کپڑے پہنے اور شیو کیے ہوئے، کھلے ہوئے ٹرین کے دروازے کی طرف دیکھ رہا تھا، پھر حال ہی میں خالی ہونے والے کمپارٹمنٹ کی طرف بڑھا اور اندر چلا گیا۔

اس نے پیچھے چھوڑے گئے سامان کو چیک نہیں کیا۔ اس کی بجائے وہ کرسی پر بیٹھا، ایک ٹیلی گراف کا کاغذ میگزین پر رکھ کر پیغام لکھنے لگا۔

"بے وقوفانہ تلاشی کے جال نے الٹا کام دکھایا ہے۔ وہ ٹرین چھوڑ چکی ہے۔ اب صرف جال ڈالنا باقی ہے۔ میں پہلے مقام پر اتر کر ہوائی جہاز کرائے پر لوں گا اور ضلعی افسر سے رابطہ کروں گا۔"

دس منٹ بعد موٹا آدمی ٹرین کے کنڈیکٹر سے ملا۔ "مجھے بلندی سے تکلیف ہو رہی ہے," اس نے کہا۔ "مجھے ٹرین چھوڑنی پڑے گی۔ کنڈکٹر کو بلاؤ۔"

"اتنا نیچے نہیں جا سکتے' اگر آپ اُتر گئے تو," کنڈیکٹر نے کہا۔

"نہیں، مگر مجھے تازہ ہوا ملے گی اور ایک ڈاکٹر جو مجھے دل کی دوا دے گا۔ میں پہلے بھی اس راستے سے گزرا ہوں۔ کنڈکٹر کو بلاؤ۔"

اس بار کنڈیکٹر نے موٹے آدمی کے ہاتھ میں بیس ڈالر کا نوٹ دیکھا۔

دونوں مردوں کے درمیان، ٹرین کے گرم ماحول میں، وہ ایک قائل کرنے والی کہانی بنانے کی کوشش کر رہا تھا۔

☆☆☆☆☆

ہاورڈ کین نے تعارف کے طور پر کہا، "یہ بک ڈوکسی ہے۔ مجھے افسوس ہے، کل رات آپ کا نام نہیں سنا۔"

"لڑکی نے فوراً کہا۔

بک ڈوکسی، چٹان کی طرح چہرہ لیے، ایک ہاتھ اسٹیئرنگ وہیل پر رکھا، جب کہ دوسرے ہاتھ سے ٹوپی اُتاری۔ "آپ سے مل کر خوشی ہوئی، محترمہ۔"

اس نے اس کی سرد مہری اور زبان سے زہر کی شدت کو محسوس کیا۔

ہاورڈ کین نے نرمی سے وضاحت کی کوشش کی۔

"یہ ایک سادہ سبب معاملہ تھا," خاتون نے بے چین ہو کر ہنستے ہوئے کہا، و"گاڑی میں اتنی گھٹن تھی کہ مجھے بالکل نیند نہیں آئی۔"

"تو پھر," وہ فوراً آگے بڑھتے ہوئے کہنے لگی، "میں نے سوچا کہ تازہ ہوا کے لیے باہر نکلوں گی۔ جب ٹرین سست ہوئی اور میں نے اپنی گھڑی دیکھی تو مجھے پتا چلا کہ یہ آپ کا اسٹاپ تھا اور... خیر، مجھے لگا کہ ٹرین کم از کم کچھ منٹ کے لیے رک جائے گی۔ میں نے کنڈیکٹر کو نہیں دیکھا جو ٹرین کے دروازہ کھولے، تو خود ہی کھول کر زمین پر چھلانگ لگا دی۔

یہی میری پہلا غلطی تھی۔"

"آگے بتاؤ," کین نے کہا۔

"ایک اسٹیشن پر آپ پلیٹ فارم پر قدم رکھتے ہیں جو پٹڑی کے ساتھ ہوتا ہے۔ مگر یہاں مجھے کچی پتھریلی سطح پر چھلانگ لگانی پڑی اور پھر میں زمین پر گر پڑی۔ جب میں

اُٹھی تو گاڑی اتنی دور جا چکی تھی کہ۔ خیر آپ کو اس کا مطلب سمجھنے کے لیے اسکرٹس پہننا پڑیں گے۔"

کین نے سنجیدگی سے سر ہلایا۔ بَک نے اپنا سر موڑا اور کین کو سرد نظر سے دیکھا۔

اس نے کہا، "مجھے لگتا ہے کہ اگر مجھے اسکرٹ اوپر تک کھینچنے کی عقل ہوتی تو میں یہ کر سکتی تھی، لیکن پہلی کوشش میں 'میں یہ نہیں کر سکی اور پھر دوبارہ کوشش کرنے کا وقت نہیں تھا۔ ٹرین چلنے لگی۔

خدا کی قسم، انہیں تمہیں اُتارنا ہی پڑا تھا"!

"میں تھوڑے سامان کے ساتھ سفر کر رہا ہوں،" کین نے کہا۔

"تو پھر،" لڑکی نے کہا، "یہ تھی کہانی۔ اب مجھے کیا کرنا چاہیے؟"

"خوب، آپ ہماری مہمان نوازی قبول کریں گی، یقیناً۔"

"کیا میں... کیا میں یہاں اگلی ٹرین کے لیے انتظار نہیں کر سکتی؟"

"یہاں کچھ نہیں رکتا سوائے ان مسافروں کے جو اسٹیشن سے آ رہے ہیں،" اس نے کہا۔

"لیکن وہ ایک اسٹیشن ہے۔ کیا وہاں کوئی ڈیوٹی پر نہیں ہے؟"

"صرف جب مویشی بھیجے جا رہے ہوں،" بَک ڈوکسی نے بتایا۔ "یہ ایک لوڈنگ اسٹیشن ہے۔"

"اوہ۔"

وہ سیٹ پر بیٹھ گئی، اور اپنے دائیں طرف ایک پُرامن مردانہ دوستی کا احساس کر رہی تھی، جبکہ بائیں طرف سرد مہری محسوس ہو رہی تھی۔

"مجھے لگتا ہے یہ بہت ہی بھوکا پن ہے، لیکن کیا ہم پہنچ کر ناشتہ کریں گے؟"

"مجھے افسوس ہے،" کین نے کہا، "نہیں۔ راستہ پختہ نہیں ہے۔ سڑک کا صرف ساٹھ فٹ حصہ پکا ہے۔"

"ساٹھ فٹ؟"

"ہاں، یہی سچ ہے۔ ہم یہاں سے پانچ میل شمال میں مین ٹرانس کانٹینینٹل ہائی وے عبور کریں گے۔"

"تو پھر ناشتہ کا کیا کیا جائے؟"

"خوب،" کین نے کہا، "گاڑی کے ٹرنک میں ایک کافی کا برتن اور پانی کی کینٹین ہے۔ مجھے یقین ہے کہ بک کچھ انڈے اور کچھ گوشت ساتھ لایا ہوگا۔۔۔"

"تمہارا مطلب یہ کہ یہاں کھلے میدان میں رک کر کھانا پکاؤ گے؟"

"جب آپ یہاں رکیں گی، تو آپ کھلے میدان میں ہی موجود ہیں، محترمہ،" بک نے کہا، جیسے اس کے الفاظ کسی غیر ضروری تنقید کا جواب ہوں۔

اس نے اپنی بہترین مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ "کیا یہ بے ادبی ہوگی اگر میں پوچھوں کہ کب؟"

"اسی اگلے کچے میں۔۔۔ یہاں ہی۔۔۔ ابھی۔"

سڑک ایک خشک نالے کی طرف نیچے جا رہی تھی جو مشرق اور مغرب کی طرف بہہ رہا تھا۔ شمالی کنارے کی درمیانی سطح شمالی ہوا کو کم کر دیتی تھی۔ بک نے سڑک پر ٹریفک کی کمی کے باعث گاڑی کو ریت میں سیدھا روک دیا۔

انہوں نے علاقے کے اوپر چمکتے ہوئے سورج کو دیکھا اور ناشتہ کیا۔ وہ امید کر رہی تھی کہ بک ڈو کسی کی سرد مخالفت ہاورڈ کین تک نہیں پہنچے گی۔

جب بک نے ایک پرانا کٹورا نکالا، تو اس نے کہا، "چونکہ یہاں صرف تم ہی خاتون ہو، لہذا تمہیں ہی برتن دھونے کا حق حاصل ہے۔"

"محترمہ،" بَک نے کہا، "ہیں۔۔۔" اور پھر اچانک وہ رک گیا۔

محترمہ نے ہنستے ہوئے اسے ایک طرف دھکیل دیا اور اپنی آستینیں چڑھائیں۔

"صابن کہاں ہے؟" جب وہ آخری برتن دھو رہی تھی، اس نے نچلی پرواز کرنے والے جہاز کے انجن کی آواز سنی۔

تینوں نے اوپر دیکھا۔

چھوٹا طیارہ، جو خراب سڑک کے پیچھے سے آ رہا تھا، اچانک تیز موڑ لے کر مڑ گیا۔

"یقیناً وہ ہمیں دیکھ رہے ہیں،" بَک نے کہا، اس کی نظریں کین کے چہرے پر مرکوز تھیں۔ "ان میں سے ایک کے پاس دوربین ہے اور وہ ویسا ہی دیکھ رہا ہے جیسے مویشی خریدار لوڈنگ پر دیکھتا ہے۔ کیا تمہیں نہیں لگتا کہ اب ہمیں یہ جاننا چاہیے کہ ہم کہاں پھنسے ہیں؟"

"مجھے لگتا ہے کہ ایسا ہی ہے،" کین نے کہا۔ اس کے ذہن کے ردعمل سے پہلے، بَک ڈوکسی نے وہ پرس اٹھایا جو خاتون نے گاڑی کے کنارے پر چھوڑا تھا۔

وہ اس کی طرف دوڑتی ہوئی آئی۔

ڈوکسی نے اس کی گیلی کلائی کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔ "آرام سے، محترمہ،" اس نے کہا، "آرام سے۔"

بَک نے اسے پیچھے دھکیل دیا اور اس کا ڈرائیونگ لائسنس نکال لیا۔ "اصل نام،" وہ بولا، "لگتا ہے کہ جین مارلو ہے۔"

"کچھ اور؟" کین نے پوچھا۔

"پیسوں کا ڈھیر، پلاسٹک، چابیاں اور... اوہ، کتنی رقم ہے!" وہ بے قابو ہو کر اس کی طرف دوڑ پڑی۔

ڈوکسی نے کہا، "اب، محترمہ، مجھے تمہیں سزا دینی پڑے گی اگر تم اسی طرح کرتی رہی۔"

جہاز دائرے میں گھومتا رہا، اور اس کے سوار واضح طور پر نیچے زمین پر منظر میں دلچسپی لے رہے تھے۔

"اب — یہ کچھ اور ہے," ڈوکسی نے کہا، اور ایک تہہ شدہ اخبار کی کٹنگ نکالی۔

جین نے اچانک خود کو بے جان ہو کر گرتی ہوئی محسوس کیا۔

اب مزید بہانے بنانے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔

ڈوکسی نے بلند آواز میں پڑھنا شروع کیا، "'پوسٹ مارٹم سرجن کی رپورٹ کے بعد، پولیس، جو کبھی بھی اس بات سے مکمل طور پر مطمئن نہیں ہو پائی تھی کہ فرینک ہارڈوک کی غیر وضاحت شدہ موت حقیقت میں خودکشی تھی، خوبصورت سیکریٹری، جین مارلو کی تلاش کر رہی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ نوجوان خاتون نے ہارڈوک کے ساتھ شہر کے ایک ریسٹورنٹ میں اس کی موت والی رات، رات کا کھانا کھایا تھا۔

"ہارڈوِک، مس مارلو کو چھوڑنے کے بعد، اس کی کہانی کے مطابق، سیدھا ایوا انگرام کے اپارٹمنٹ گیا، جو ایک نہایت خوبصورت ماڈل ہیں، لیکن وہ پولیس کو یہ یقین دلانے میں کامیاب ہو گئیں کہ وہ باہر کھا رہی تھیں۔

انگرام کے اپارٹمنٹ میں داخل ہونے کے چند منٹ بعد ہارڈوک نے آٹھویں منزل سے چھلانگ لگا دی یا گر گیا۔

"گواہ کے انکشاف کے مطابق فرینک ہارڈوک ایک نوجوان خاتون کے ساتھ اپارٹمنٹ کے دروازے تک آیا تھا، جس کی تفصیل جین مارلو سے ملتی جلتی ہے، اور یہ ثبوت کہ ہارڈوک کے دفتر میں ایک چھپے ہوئے سیف سے چند ہزار ڈالر نکالے گئے

تھے، پولیس ایک بار پھر مس مارلو سے سوالات کرنا چاہتی ہے۔ لیکن ابھی تک ان کی کوششیں بالکل بھی کامیاب نہیں ہو سکیں۔'

"اور یہاں اس نوجوان خاتون کی تصویر ہے،" بَک نے کہا، "جس کے نیچے کچھ اور مواد ہے۔

'جین مارلو، سائنسدان کی سیکریٹری، جو اپارٹمنٹ کی کھڑکی سے چھلانگ لگا کر اپنی موت کو پہنچا، اب پولیس کے ذریعے تلاش کی جا رہی ہے کیونکہ گواہ نے دعویٰ کیا ہے کہ اسے ہارڈوک کے ساتھ نوک جھونک کرتے ہوئے دیکھا تھا جب وہ اپارٹمنٹ ہاؤس کے دروازے کی بیل بجا رہا تھا، جس کے بعد ہارڈوک کو چھلانگ لگا کر سڑک پر پھینکا گیا۔'

اوپر، جہاز نے اچانک دائرے میں چکر لگانا روک دیا، اور سیدھا شمال کی طرف اُڑنا شروع کر دیا۔

جب گاڑی شمال کی سمت میں چل رہی تھی، بَک نے رفتار بڑھائی، اور سڑک کی خراب جگہوں کو چالاکی سے بچا لیا۔

جین مارلو، جو مایوسی کے عالم میں خاموش ہو چکی تھی، اس نے ایک آخری نجات کی کوشش کی جب وہ پکی سڑک عبور کر رہے تھے۔ "براہ کرم," اس نے کہا، "مجھے یہاں اُتار دو۔ میں واپس لاس اینجلس جا کر پولیس کو رپورٹ کروں گی۔" کین کی نظریں خاموش سوال کے ساتھ ڈرائیور کی طرف مڑ گئیں۔

"نہیں," بَک نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔ "وہ جہاز ضلعی افسر کا اسکاؤٹ جہاز تھا۔ وہ ہم سے یہ توقع کرے گا کہ ہم تمہیں روکے رکھیں۔ مجھے خواتین کے بارے میں مزید پریشانی نہیں چاہیے۔"

"ٹھیک ہے," جین نے آخری مایوسی سے کہا، "میں تمہیں ساری کہانی بتا دیتی ہوں۔ پھر میں اسے تمہاری حب الوطنی پر چھوڑ دیتی ہوں۔ میں فرینک ہارڈوک کی سیکریٹری تھی۔ وہ کسی ایسی چیز پر کام کر رہا تھا جو کائناتی شعاعوں سے متعلق تھی۔"

"مجھے پتا ہے،" ڈوکسی نے طنزیہ انداز میں کہا، "اور اس نے تمہیں اپنا خفیہ فارمولہ بتایا تھا۔"

"احمق نہ بنو،" اس نے کہا، "لیکن وہ یہ جانتا تھا کہ وہ خطرے میں ہے۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ اگر کچھ بھی ہو جائے، تو جو کچھ اس نے مجھے دیا تھا، اسے ایک خاص شخص تک پہنچانا۔"

"بس بات کرتی رہو،" بَک نے کہا۔ "ہمیں پیسوں کے بارے میں بتاؤ۔"

اس کی آنکھوں میں مایوسی تھی۔ "مسٹر ہارڈوک کے دفتر میں ایک چھپا ہوا فلور محفوظ تھا۔ وہ ایمرجنسی کے لیے وہاں اضافی رقم رکھتے تھے۔ انہوں نے مجھے اطلاع دی اور کہا کہ اگر کچھ بھی ہو جائے تو مجھے اس محفوظ جگہ سے پیسہ نکالنا ہے اور ایک خاص کاغذ کے ساتھ اسے بوسٹن میں ایک خاص سائنسدان کے حوالے کرنا ہے۔"

بَک کی شک و شبہ کی مسکراہٹ کین پر الفاظ سے کہیں زیادہ اثر انداز ہو رہی تھی۔

"فرینک ہارڈوک نے کسی کھڑکی سے چھلانگ نہیں لگائی،" وہ مزید بولی۔ "وہ ان کے لیے انتظار کر رہے تھے، اور انھوں نے اسے باہر پھینک دیا۔"

"یا پھر،" بَک نے کہا، "ایک خاص نوجوان خاتون کو حسد ہو گیا، وہ اس کا پیچھا کرتی ہے، اسے کھڑکی کے قریب لاتی ہے اور پھر اچانک، بغیر کسی انتباہ کے، پھینک دیتی ہے۔ یہ پہلے بھی ہو چکا ہے، تم جانتی ہو۔"

"اور لوگوں نے سچ بتایا ہے،" وہ آگ بگولا ہو کر کہنے لگی، "مجھے جو کچھ میں کر رہی ہوں وہ پسند نہیں، میں اسے اپنے وطن کا فرض سمجھتی ہوں — اور مجھے شاید مار ڈالا جائے گا، بالکل اسی طرح جیسے فرینک ہارڈوک کو مارا گیا تھا۔"

"اب سنو،" کین نے کہا، "اچھی لڑکیاں صبح سویرے ٹرین سے نہیں چھلانگ لگاتیں اور وہ کہانیاں نہیں سناتی جو تم سن رہے ہو۔

تم نے اس ٹرین سے اس لیے چھلانگ لگائی کیونکہ تم کسی سے بچ کر بھاگ رہی تھیں۔"

اس نے کین کی طرف مڑ کر کہا، "میں امید کر رہی تھی کہ آپ سمجھیں گے۔"

"وہ سمجھتا ہے،" بک نے کہا، اور ہنس دیا۔

اس کے بعد وہ خاموش ہو گئی...

اوپر، وقفے وقفے سے، جہاز واپس آ کر دائرے میں گھومتا رہا۔ ایک بار یہ تقریباً پینتالیس منٹ تک غائب رہا اور اس نے امید کی کہ شاید انھوں نے اسے راستے سے ہٹا دیا ہے، مگر بعد میں اس نے محسوس کیا کہ وہ صرف ایندھن بھرنے گیا تھا اور پھر دوبارہ ان کے اوپر آ گیا۔

تقریباً نو بجے تھے جب بک نے سڑک کو چھوڑا اور کچھ غیر رنگے ہوئے، چھوٹے لکڑی کے بنے ہوئے جھونپڑیوں کی طرف بڑھا جو سرد ہوا کا مقابلہ کرتے ہوئے سردی کی برفباری کا انتظار کر رہی تھیں۔ عمارتوں کے پیچھے لکڑی سے ڈھکے پہاڑ تھے۔

جہاز کا پائلٹ بظاہر بہت پہلے ہی کھیت کو دیکھ چکا تھا۔ جیسے ہی بک نے سڑک چھوڑ کر رخ بدلا، جہاز نے دائرہ بناتے ہوئے لینڈنگ کے لیے آنا شروع کر دیا۔

جین مارلو کو گاڑی سے کیبن کے پورچ تک چلتے ہوئے سرد ہوا کا سامنا کرنا پڑا۔ ہاورڈ کین نے دروازہ کھولا، اور خود کو ایک ٹھنڈے کمرے میں پایا جو مردانہ رہائش کی بو سے بھرا ہوا تھا، جہاں کاغذوں سے بھری میز، بندوقیں، ہرن اور ہرن کے سینگ پڑے تھے۔

چند سیکنڈ میں ہی اس نے پورچ پر قدموں کی آواز سنی، دروازہ کھلا اور موٹا آدمی اور اس کا ساتھی دہلیز پر کھڑے تھے۔

"تو جین،" موٹے آدمی نے کہا، "تم نے ہمیں کافی دوڑایا، ہے نا؟" پھر وہ دوسرے لوگوں کی طرف مڑا۔

"شاید مجھے اپنا تعارف کرانا چاہیے، لڑکوں،" اس نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا، پھر ایک والٹ نکالا اور بے پروائی سے اسے میز پر پھینک دیا۔

"میں جان فنڈلے ہوں، ایف بی آئی سے،" اس نے کہا۔

"یہ جھوٹ ہے،" وہ کہنے لگی۔ "کیا تم نہیں سمجھتے؟ یہ شخص دشمن ہے۔ ان کے کارڈ جعلی ہیں۔"

"خوب، محترمہ،" دوسرے نئے آنے والے شخص نے آگے بڑھتے ہوئے کہا، "میرے کارڈ میں کوئی خرابی نہیں ہے۔ میں یہاں کا ضلعی افسر ہوں، اور میں تمہیں حراست میں لے رہا ہوں۔"

اس نے اس کا پرس لیا اور کہا، "ممکن ہے کہ اس میں تمہارے پاس کوئی بندوق ہو۔"

اس نے پرس کھولا۔ فنڈلے جھک کر دیکھنے آیا اور کہا، "سب کچھ وہاں ہے۔"

"چلو، مس مارلو،" ضلعی افسر نے کہا، "تم واپس اس جہاز میں جا رہی ہو۔"

"تمہارے جہاز میں تین لوگ بیٹھ سکتے ہیں؟" فنڈلے نے پوچھا۔

ضلعی افسر نے موٹے آدمی کو غور سے دیکھا۔ "ہم تینوں نہیں۔"
"فنڈلے نے کہا۔ میں اس جہاز کو اُڑا سکتا ہوں، میں قیدی کو لے جا کر بند کر دوں گا، پھر تمہارے لیے واپس آ کر تمہیں لے جاؤں گا۔"
"نہیں، نہیں، نہیں!" جین مارلو نے چیخ کر کہا۔ "کیا تم نہیں دیکھ رہے، کیا تم نہیں سمجھ رہے، یہ شخص کوئی افسر نہیں ہے۔ میں وہاں کبھی نہیں پہنچ پاؤں گی۔ وہ"...
"چپ ہو جاؤ،" ضلعی افسر نے کہا۔
"ضلعی افسر، براہ کرم! تمہیں چکمہ دیا جا رہا ہے۔ ایف بی آئی کو فون کرو، تمہیں پتہ چل جائے گا کہ"...
"میں پہلے ہی لاس اینجلس کے ایف بی آئی دفتر کو فون کر چکا ہوں،" ضلعی افسر نے کہا۔
کین کی بھنویں تن گئیں۔ "کیا یہ اس لیے تھا کیونکہ تمہیں شک تھا، ضلعی افسر؟"
"فنڈلے نے خود یہ تجویز کیا تھا۔"
جین حیرت زدہ ہو کر کہنے لگی، "تمہارا مطلب ہے کہ انھوں نے تمہیں بتایا کہ"...
"انہوں نے اس کی ہر طریقے سے ضمانت دی،" ضلعی افسر نے کہا۔
"انہوں نے کہا کہ وہ جین مارلو کو تلاش کرنے آیا ہے، اور اسے ہر قسم کی مدد دینے کو کہا۔ اب مجھے تمہیں حراست میں لینا ہوگا"...
"وہ میری ذمے داری ہے، ضلعی افسر،" فنڈلے نے کہا۔
ضلعی افسر نے منہ بنایا، پھر کہا، "ٹھیک ہے، میں واپس جا کر اپنے ایک نائب کو گاڑی کے ساتھ بھیجوں گا۔"
"بہت اچھا،" فنڈلے نے اتفاق کیا۔ "میں دیکھوں گا کہ وہ اپنی جگہ پر رہے۔"

جین بارلو نے مایوس ہو کر کہا، "میں فرض کرتی ہوں کہ جب مسٹر فنڈلے نے تمہیں لاس اینجلس کے ایف بی آئی دفتر کو فون کرنے کو کہا تھا، تو اس نے تمہیں نمبر دیا تھا تاکہ تمہیں آپریٹر سے وقت ضائع نہ کرنا پڑے، کیا وہ نہیں؟"

"کیوں نہیں؟" ضلعی افسر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "اگر وہ اپنا فون نمبر نہ جانتا تو وہ ایف بی آئی کا بہت نامعقول ایجنٹ ہوتا۔"

موٹے آدمی نے اپنی جیب سے سگار نکالا۔ اس کا سر کاٹ کر، اور ماچس لگا کر اسے سلگایا، پھر ضلعی افسر کو آنکھ ماری۔

ہاورڈ کین نے فنڈلے سے کہا، "کیا میں ایک سوال پوچھ سکتا ہوں؟"

"بلکل نہیں۔ جاؤ، جیسے چاہو ویسا کرو۔"

"میں اس کیس کے کچھ حقائق جاننا چاہوں گا۔ اگر تم کیس پر کام کر رہے ہوتے تو تمہیں پتہ ہوتا"...

"یقیناً،" فنڈلے نے کہا، اور اپنا سگار اچھی طرح جلاتے ہوئے بولا۔ "وہ ہارڈوِک کے لیے کام کرتی تھی، جس کا ایک ماڈل کے ساتھ افیئر تھا۔ ہم نے اس کا پیچھا کیا اور ماڈل کے اپارٹمنٹ تک پہنچے۔ ان کے درمیان جھگڑا ہوا۔ ہارڈوِک کے بارے میں خیال کیا کہ وہ کھڑکی سے چھلانگ لگا کر گر گیا۔ وہ اس کے دفتر واپس گئی اور سیف سے پانچ ہزار ڈالر نکالے۔ پیسہ اس کے پرس میں ہے۔"

"تو کیا وہ حسد کرتی تھی؟"

"حسد اور لالچ۔ دونوں۔ یہ نہ بھولو کہ اس نے سیف سے پانچ ہزار نکالے تھے۔"

"میں اپنے مالک کی ہدایات کے مطابق جو کچھ بھی کر رہی تھی،" جین نے کہا۔

فنڈلے نے مسکرا کر جواب دیا۔

""اور بھی یہ کہ،" اس نے غصے سے کہا،

"فرینک ہارڈوِک کا اس ماڈل کے ساتھ کوئی افیئر نہیں تھا۔ اسے اس کے اپارٹمنٹ میں لالچ دے کر بلایا گیا تھا۔ یہ ایک جال تھا اور وہ سیدھا اس میں پھنس گیا۔"

فنڈلے نے کہا، "ہاں۔ چابی جو ہمیں اس کی جیکٹ کی جیب سے ملی تھی، وہ اپارٹمنٹ کے دروازے کی تھی۔ اسے سڑک پر وہ چابی ملی ہوگی اور وہ اسے ایک شرافت کے طور پر مالک کو واپس کر رہی تھی۔"

ضلعی افسر ہنسا۔

ہاورڈ کین نے نوجوان عورت کو شک کی نظر سے دیکھا۔ "یہ مجرم نہیں لگتی۔"

"اوہ، شکریہ!" وہ غصے میں آ کر بولی۔

فنڈلے کی نظر سرزنش کرنے والی تھی۔ "کتنے مجرم تم نے دیکھے ہیں، دوست؟"

ڈوکسی نے سگریٹ بناتے ہوئے، دھوئیں سے اپنی آنکھوں کو سکڑلیا اور اپنے بلند ایڑی والے سواری کے جوتوں کے پیچھے بیٹھتے ہوئے بولا، "کوئی شک نہیں کہ وہی وہ ہے جس نے سیف کھولا، ہے نا؟"

"پیسہ اس کے پرس میں ہے،" فنڈلے نے کہا۔

"کیا کوئی ساتھی تھا؟" بُک نے پوچھا۔

"نہیں۔ یہ حسد اور لالچ تھا۔" فنڈلے نے ضلعی افسر کی طرف سوالیہ نظر سے دیکھا۔

ضلعی افسر نے کہا۔ "میں جا کر گاڑی بھیج دوں گا،"

"بُک نے جوش سے پوچھا۔ کیا تمہیں اعتراض ہوگا اگر میں تمہارے ساتھ جا کر نائب کے ساتھ واپس آ جاؤں، ضلعی افسر؟ میں ایک بار اس علاقے کو ہوائی راستے سے دیکھنا چاہوں گا۔ اس بڑے پہاڑ کے دوسری طرف ایک پکی سڑک ہے جہاں رینجر کا اسٹیشن ہے۔ میں وہاں سے نیچے دیکھنا چاہوں گا۔ کسی دن وہ ہمیں آپس میں جوڑ دیں گے۔ ابھی یہ گھوڑے پر ایک گھنٹے کا سفر ہے۔"

"ضرور،" ضلعی افسر نے کہا۔ "آپ کا خیر مقدم ہے۔"

"بس مجھے گھوڑے پر زین ڈالنے کے لیے تھوڑا وقت دے دو،" ڈوکسی نے کہا۔ "کین شاید گھوڑوں کا اصطبل کا معائنہ کرنے جانا چاہے۔ ضلعی افسر، آپ کو اعتراض تو نہیں ہوگا؟"

"جلدی کرو،" ضلعی افسر نے کہا۔

بَک ڈوکسی کھیت کے باڑے میں گیا اور چند منٹ بعد ایک بوسیدہ نظر آنے والے چھوٹے گھوڑے کو زین ڈال کر اور لگام لگا کر لے آیا۔ اس نے بائیں ہاتھ میں لگام رکھی اور گھوڑوں کا اصطبل کے "آفس" کے سامنے ڈھیلی ڈھالی لگام پھینک دی اور اندر آواز دی۔ "میں تیار ہوں، ضلعی افسر۔"

وہ طیارے کی طرف روانہ ہوئے۔ بَک گاڑی کے قریب رک کر دستانے کی ٹوکری سے ایک نقشہ نکالنے کے لیے رکا، پھر ضلعی افسر کے ساتھ شامل ہونے کے لیے تیز تیز قدم بڑھائے۔ طیارے نے آدھی گردش کی، رک گیا، پھر آدھی گردش اور کی؛ انجن میں کھٹک ہوئی، پھر زور سے چل پڑا۔ ایک لمحے بعد، طیارہ ایک دھول کے بادل کے پیچھے چھپا رہا، پھر ایک چڑھتے ہوئے زاویے میں جھک کر جنوب کی طرف روانہ ہو گیا۔

جین مارلو اور کین اسے کھڑکی سے دیکھتے رہے جب تک وہ صرف ایک نقطے کی طرح نہیں رہ گیا۔

ہاورڈ کین نے کہا، "اب، مسٹر فنڈلے، میں آپ سے کچھ سوالات کرنا چاہوں گا۔"

"یقیناً، براہ کرم، پوچھیں۔"

"آپ نے ضلعی افسر کو بہت چالاکی سے متاثر کیا،" کین نے کہا، "لیکن میں چاہوں گا کہ آپ وضاحت کریں"...

"اب جب کہ یہ بہت دیر ہو چکی ہے،" جین مارلو نے غصے سے کہا، "آپ نے اسے"!...

کین نے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ "کیا تم نہیں سمجھتی، مس مارلو، مجھے ضلعی افسر کو ہٹانا ضروری تھا۔ وہ قانون کی نمائندگی کرتا ہے، چاہے وہ صحیح ہو یا غلط۔ لیکن اگر یہ شخص جعلی ہے تو میں تمہیں اس سے بچا سکتا ہوں۔"

فنڈلے کا ہاتھ اتنی تیز رفتاری سے حرکت کیا کہ روشنی کی لکیریں چھوڑ گیا۔

"ٹھیک ہے، ہوشیار آدمی،" اس نے کہا۔ "اب اسے بچا کر دکھاؤ۔"

کین نے فوراً بندوق کی طرف دوڑ لگائی۔

فنڈلے کا ردعمل اتنا تیز تھا کہ وہ چند لمحوں کے لیے چونکا، اور کین کا مکہ ایک تیز قوس کی طرح آیا، اور بندوق کی آواز سے پہلے ہی اس نے اس پر حملہ کیا۔

موٹا آدمی غیر معمولی تیز رفتاری سے حرکت میں آیا۔ اس نے مکے کے ساتھ گرتے ہوئے مکمل طور پر اپنے جسم کو گھمایا اور پیچھے ہٹ گیا، آٹومیٹک گن کو اپنے ہاتھ میں لے کر، اس کی آنکھوں میں غصے کی چمک تھی۔

"ہاتھ اوپر کرو،" اس نے کہا۔

اس کی آواز میں دشمنی یہ ظاہر کر رہی تھی کہ اس بار وہ کوئی ہچکچاہٹ نہیں دکھائے گا۔

آہستہ آہستہ کین کے ہاتھ اوپر اٹھے۔

"پیچھے مڑو،" فنڈلے نے کہا۔ "اس کھڑکی کے قریب جاؤ۔ اپنے چہرے کو دیوار سے لگا دو۔ مجھے اپنا دایاں ہاتھ دو، کین۔ اب بایاں ہاتھ۔"

ایک ہموار چمڑے کی رسی، جو ماہر انداز میں ڈیڑھ گرہ کر کے باندھی گئی تھی، کھینچ کر سخت کی گئی، پھر جلدی سے آدھا اور کھینچ کر باندھا گیا۔

لڑکی نے فنڈلے کی بے خبری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے خود کو اس پر گرا دیا۔
فنڈلے کے بڑے کندھوں کا وزن اس حملے کو اس طرح برداشت کر گیا کہ اس کے قدموں کی پوزیشن میں بھی کوئی فرق نہیں آیا۔ اس نے چمڑے کی رسی کو آخری گرہ تک باندھا، پھر مڑ کر لڑکی کو پیٹ میں ایک زوردار مکا مارا۔
وہ کچھ لمحے کے لیے ٹانگوں سے لڑکھڑاتی رہی، پھر فرش پر گر پڑی۔
"اب، نوجوان خاتون،" فنڈلے نے کہا، "تم نے مجھے بہت مشکل میں ڈال دیا ہے۔ میں بس تمہارے بائیں جوتے میں موجود چیز لے لیتا ہوں۔ مجھے تمہارے لنگڑانے سے پتا چل گیا تھا کہ کچھ ہے"...
اس نے جوتا کھینچ کر نکالا، اندر دیکھا، کچھ پریشان سا لگا، پھر اچانک لڑکی کے موزے والے پاؤں کو پکڑ لیا۔
اس نے لات مار کر چیخنے کی کوشش کی، لیکن اس کا سانس بند ہو چکا تھا۔
فنڈلے نے بے دلی سے اس کے موزے کے اوپر ہاتھ بڑھایا، بغیر کسی جھجک کے پٹی کھولی، لڑکی کے پاؤں کے نیچے سے چپکنے والی ٹیپ نکالی اور گاڑی کی طرف دوڑتے ہوئے اندر چھلانگ لگا دی۔
"اب، کیا دیکھتے ہو!" اس نے کہا۔ "وہ لعنتی گاؤں والا چابیاں اپنے ساتھ لے گیا۔۔۔ تو اس پہاڑوں کے دوسری طرف پکی سڑک ہے؟"
"چلو، گھوڑے، لگتا ہے ہمیں کوئی راستہ مل جائے گا۔ اگر نہیں ملا تو وہ درختوں میں ہمیں کبھی نہیں ڈھونڈ پائیں گے۔"
بڑبڑاتے ہوئے، موٹا آدمی تیز قدموں سے اس جگہ پہنچا جہاں گھوڑا تین ٹانگوں پر کھڑا تھا اور سورج کی روشنی میں اونگھ رہا تھا۔

فنڈلے نے لگام پکڑی، ایک پاؤں رکاب میں ڈالا، رکاب کو مضبوطی سے پکڑا، اور خود کو جلدی سے سوار کر لیا۔

جین نے غصے سے بھری ایک تیز جانور کی آواز سنی۔ وہ سست نظر آنے والا گھوڑا، جو اب ایک دھماکے کی مانند ہو چکا تھا، ہوا میں اچھل گیا، اس کے کان گردن کے ساتھ پیچھے ہو گئے۔

موٹا آدمی، جو گھوڑے کی زین کو پکڑ کر بے چین ہو کر اس سے لٹک رہا تھا،

کین نے پوچھا، "کیا تم میری رسی کھولنے جا رہی ہو، یا بس کھڑے ہو کر دیکھ رہی ہو؟"

وہ اس کے پاس دوڑی، جنونی انداز میں گرہ کھولنے کی کوشش کرتی ہوئی۔

جیسے ہی جین کے ہاتھ فارغ ہوئے، کین فوراً حرکت میں آ گیا۔

فنڈلے، جو آدھا گھوڑے کی زین سے باہر تھا، کچھ لمحوں کے لیے نشے کی حالت میں گھوڑے پر جھک کر رہا، پھر ہوا میں اچھلا، آدھا مڑا اور ایک زوردار دھچکے کے ساتھ زمین پر گر گیا جس سے ساری زمین کانپ اُٹھی۔

کین کمرے سے نکل کر ایک رائفل پکڑے ہوئے آیا۔

"ٹھیک ہے، فنڈلے، اب میری باری ہے،" کین نے کہا۔ "اس بندوق کے سامنے کوئی حرکت مت کرنا۔"

فنڈلے نے تھوڑی سی کوشش کے ساتھ خود کو سنبھالنے کی کوشش کی، پھر بیزاری سے آواز کی طرف مڑا اور اپنی بندوق کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

کین نے رائفل کو احتیاط سے سیدھ میں کیا اور اس کی بندوق کو اس کے ہاتھ سے چھین لیا۔

"اب، محترمہ،" کین نے کہا، "اگر تم چاہتی ہو کہ وہ کاغذ اس کی جیب سے نکال لو۔۔۔"

وہ فنڈلے کی طرف دوڑی، اس کے پاؤں بے قابو انداز میں اُڑتے ہوئے، حالانکہ وہ صرف ایک جوتا پہنے ہوئی تھی اور دوسرے پاؤں میں نہ جوتا تھا اور نہ موزہ تھا۔۔۔

☆☆☆☆☆

دوپہر سے کچھ پہلے جین مارلو نے بَک ڈوکسی کے مکمل طور پر مردانہ کچن میں قدم رکھنے کا فیصلہ کیا تاکہ دوپہر کا کھانا تیار کرے۔ ہاورڈ کین نے فنڈلے کو چالبازی کا کوئی موقع نہ دیتے ہوئے اس کی بندھی ہوئی کلائیوں کے باوجود اس پر بندوق تانی رکھی۔

"بَک مجھ سے اور نفرت کرے گا،" جین نے کہا۔ "یہ نہیں کہ وہ پہلے ہی مجھ سے نفرت نہیں کرتا۔"

"بَک عورتوں سے مایوس ہو چکا ہے،" کین نے وضاحت کی۔ "

میں نے تمہیں پہلے ہی خبردار کرنے کی کوشش کی تھی۔ وہ چین میں ایک لڑکی کے ساتھ منگنی کیے ہوئے تھا۔ کسی کو نہیں پتا کہ کیا ہوا، لیکن ان دونوں نے ایک دوسرے کو چھوڑ دیا۔ مجھے لگتا ہے کہ جتنا وہ بدحال ہے، وہ لڑکی بھی اتنی ہی بدحال ہوگی، لیکن نہ وہ پہلا قدم اٹھائے گی، نہ وہ۔ لیکن خدا کے لیے، اس کے کچن کو عورتوں کے لیے دوبارہ ترتیب دینے کی کوشش مت کرنا۔ بس کوئی ڈھکن کھول لو اور کافی بنا لو۔"

فنڈلے نے کہا، "مجھے نہیں لگتا کہ تم دونوں کے ساتھ کوئی سودا کرنا مفید ہوگا۔"

کین نے بندوق کی لکیریں فنڈلے کی طرف کھینچ کر اس کا جواب دیا۔

جین، کچن میں درازیں کھولتے ہوئے، برتنوں کو تلاش کرنے کی کوشش کر رہی تھی، اچانک بَک ڈوکسی کا ذاتی غم دریافت کر بیٹھی۔ ایک دراز میں خطوط اور ایک لڑکی کی تصویر رکھی ہوئی تھی۔

تصویر کو کئی ٹکڑوں میں پھاڑ کر پھر محنت سے جوڑا گیا تھا اور ڈھانپ دیا گیا تھا۔

تصویر کے سامنے لکھا تھا۔ "بَک کو دل و جان سے، "پرل"۔"

جین نے دراز کھولنے پر احساس ندامت محسوس کی، لیکن عورت ہونے کے ناطے تجسس نے اسے اتنا وقت دیا کہ اس نے دراز بند کرنے سے پہلے ایک لفافے کے اوپر بائیں طرف "پرل" کا واپسی پتہ دیکھ لیا، جو بَک ڈوکسی کے نام تھا۔۔۔

جب وہ دوپہر کا کھانا ختم کر رہے تھے، تب انھوں نے جہاز کی آواز سنی۔

وہ دروازے کی طرف گئے، زمین پر اترتا ہوا اور پھر کم بلندی والی لکڑی کی عمارتوں کے قریب آتا ہوا۔

ضلعی افسر اور بَک ڈوکسی کمرے کی طرف دوڑنے لگے، اور جین مارلو کے لیے یہ تسلی تھی کہ ضلعی افسر کے چہرے پر تقریباً مذاق کے طور پر راحت کا اظہار تھا جب اس نے کین کو رائفل کے ساتھ اور فنڈلے کو بندھی ہوئی کلائیوں کے ساتھ دیکھا۔

جین نے ڈوکسی کی تیز باتوں کا آخری حصہ سنا، جو وہ کین کو دے رہا تھا۔

"میں عورت پر اتنا اعتبار نہیں کر سکتا تھا، لیکن اس کی کہانی ٹھیک تھی اور اس مجرم کی نہیں۔ میں نے سوچا تھا کہ تم سمجھو گے کہ میں کیا کر رہا تھا۔ میں ضلعی افسر کے ساتھ آیا تھا تاکہ لاس اینجلس میں ایف بی آئی کو کال کر سکوں۔ کیا پتہ چلا؟ فنڈلے ایک بدنام دشمن جاسوس ہے۔ وہ اسے اتنی شدت سے مطلوب ہیں جیسے... تمھیں کیا معلوم؟"

کین نے مسکرا کر کہا، "میں نے فیصلہ کیا کہ فنڈلے کو ذاتی طور پر تفتیش کے لیے مجبور کروں گا۔ اس نے میرے سوالات کا جواب بندوق سے دیا۔ اگر وہ گھوڑا نہ ہوتا تو"...

بک کا چہرہ مسکراہٹ میں بدل گیا۔ "وہ اس پر یقین کر گیا؟"

"یقین کر گیا، اور پھر گھوڑے سے نیچے گر گیا،" کین نے کہا۔

"اگر وہ نیا تندرست نوجوان نہ ہوتا تو وہ یہ نوٹ کرتا کہ میں نے گھوڑا باڑے سے باہر نکال کر اس پر سوار ہونے کی بجائے کسی دوسرے کو سوار کروانے کا فیصلہ کیا۔ "پرانا فاکس "ایک کرتب والا گھوڑا ہے، قابو میں نہ آنے والا اور کودنے والا۔ یہ گھوڑا بالکل نرم مزاج ہوتا ہے جب تک کہ اسے یہ احساس نہ ہو کہ اس کے کام کا وقت آ چکا ہے، اور پھر وہ ہر حکم مانتا ہے جب تک کہ وہ دس سیکنڈ کی سیٹی کا آواز نہ سن لے۔ میں نے سوچا تھا کہ فنڈلے کچھ کرے گا، اس سے پہلے کہ میں ضلعی افسر کو جھانسہ دے کر واپس آ سکوں گا۔"

یہ صرف جین مارلو کی ایک اچانک حرکت تھی جس نے صبح سویرے ٹرین چھوڑنے پر مجبور کیا۔

صرف ایک حرکت کی وجہ سے اس نے قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پرل کا نام ٹیلی گرام پر جعل سازی کے ذریعے لکھنے پر مجبور کیا جب وہ شمالی امریکہ کے راستے سے گزر رہا تھا۔

ٹیلی گرام بک ڈوکسی کے نام، فارسٹ رینجر اسٹیشن کے سینٹر میں بھیجا گیا تھا اور اس میں لکھا تھا:

"بک، میں تم پر بہت فخر کرتی ہوں۔ پرل"

پیغام بھیجنے کے بعد، جین نے پرل کو تلاش کیا اور عام طور پر اسے اس پھٹی ہوئی تصویر کے بارے میں بتایا جو بڑی محنت سے جوڑی گئی تھی۔

آدھا گھنٹہ بعد، جین ایک بار پھر مشرق کی طرف روانہ تھی، اس تیز رفتار مسافر ٹرین میں سوار، یہ سوچتے ہوئے کہ کیا اس کی محبت کے لیے کی گئی کوششوں نے دو لوگوں کی دشمنی کو جنم دیا ہے، یا شاید وہ کامیاب ہوئی ہے۔

جب وہ اوماہا پہنچی، تو دو ٹیلی گرام موصول ہوئے۔ ایک ہاورڈ کین کی طرف سے تھا اور صرف اتنا لکھا تھا۔

"تم بالکل درست تھے۔ کبھی کبھار مجھے بہت اکیلا لگتا ہے۔ آج رات کے لیے کھانے کی تاریخ رکھو۔ تمہیں اپنے مشن کے لیے باڈی گارڈ کی ضرورت ہے اور میں شکاگو جا رہا ہوں تاکہ تم سے ٹرین پر ملوں اور مغربی امریکہ کے موسم کو مستقل رہائش کے طور پر ڈسکس کر سکوں۔

محبت کے ساتھ، ہاورڈ"

دوسرا ٹیلی گرام بڑا سرپرائز تھا۔ اس میں لکھا تھا۔

"مجھے لگتا ہے کہ مجھے یہ سزا ملنی ہی تھی۔ پرل اور میں دونوں محبت بھیجتے ہیں آپ کو۔ مجھے لگتا ہے کہ میں نے کبھی یہ نہیں سمجھا کہ خواتین ایسی ہوتی ہیں۔

تمہارا، بک ڈوکسی"

اختتام۔۔۔!!!

مترجم
مظہر حسین

ERLE STANLEY GARDNER

ماضی سے خطرہ

مصنف : ارل اسٹینلے گارڈنر
مترجم : مظہر حسین

سڑک کے کنارے واقع ایک ریستوران میں ایک پر سکون اور خوشگوار ماحول تھا۔ یہ سبز رنگ سے پینٹ شدہ عمارت تھی جو دو بڑی سڑکوں کے ملنے والے تکون میں ایک سفید کنکریٹ کے دائرے میں واقع تھی۔ پانچ میل دور ایک ہلکی سی دھند شہر کی طرف دکھائی دے رہی تھی، لیکن یہاں ریستوران کی ہوا صاف اور تازہ تھی۔

جارج اولی کیش رجسٹر کے پیچھے اسٹول سے نیچے اُتر کر کھڑکی سے باہر دیکھنے کے لیے قدم بڑھا رہے تھے۔ ان کے چہرے پر سکون اور خوشی کی جھلک تھی۔ جب سے اس نے سات سال پہلے باورچی کے طور پر کام شروع کیا تھا، وہ اپنے لیے اچھا کر

چکا تھا، خاص طور پر ایک شخص کے لیے جس نے ایک یا دو بار جیل کی سزا بھگتی تھی، حالانکہ یہاں کسی کو اس کا علم نہیں تھا۔

کسی کو یہ بھی نہیں پتا تھا کہ اس نے ایک ایسا کام کیا تھا جس میں ایک اتحادی نے ذہنی دباؤ کا شکار ہو کر گولی چلا دی تھی، مگر یہ سب کچھ اب ماضی کی بات تھی۔ جارج اولی، جو لنچن کلب کے صدر اور چیمبر آف کامرس کے رکن تھے، اب وہ قیدی نمبر ۵۶۲۸۹ والا جارج اولی نہیں تھے۔ تاہم، ایک طرح سے جارج نے اپنی موجودہ کامیابی کا کچھ حصہ اپنے مجرمانہ ریکارڈ کی وجہ سے حاصل کیا تھا۔

جب اس نے ریستوران میں کام شروع کیا تھا، تو وہ ہمیشہ بینک کے اس قرضے کے بارے میں سوچتا رہتا تھا جسے "رنکڈ" کہا جاتا تھا۔ تین سال تک وہ اس خیال میں رہا کہ عوام سے دور رہے۔ اس نے راتوں کو اپنے کمرے میں رہ کر، جو پیسے کمائے تھے، ان سب کو بچا لیا۔ جب مالک کا دل کمزور ہوا اور اسے ریستوران فوراً بیچنے کی ضرورت پیش آئی، تو جارج کے پاس خریدنے کے لیے نقد رقم کے ذریعے پیشگی ادائیگی کرنے کی گنجائش تھی۔

اس کے بعد سے، محنت، اچھی منصوبہ بندی، اور اہم سڑک پر منتقل ہونے کا موقع جارج کے لیے خوشحالی کا سبب بن چکا تھا۔ جارج کھڑکی سے ہٹ کر ٹیبلز پر نظر ڈالتا ہے، جہاں اسٹیلہ، جو ہیڈ ویٹریس تھی، اس خاندان کا آرڈر لے رہی تھی جو ابھی اندر آیا تھا۔

جارج کو ریستوران کی اچھی دیکھ بھال، کنکریٹ کی بنی پارکنگ کی جگہ، اور بڑھتے ہوئے ٹریفک کے بارے میں فخر محسوس ہوتا تھا، کیونکہ یہ سب اسے زیادہ گاہک فراہم کرتا تھا۔ اور جب اس کی نظر اسٹیلہ پر پڑی، تو وہ اس کی ہموار خم دار شکل دیکھ کر

ایک خاص قسم کا فخر محسوس کرتا تھا۔ یہ بات واضح تھی کہ اسٹیلہ کا کپڑے پہننے کا انداز اچھا تھا۔

جارج نے سوچا کہ اسٹیلہ کا ماضی ایسا ہوگا جب وہ نئے پیرس کے ماڈلز کی طرح خوبصورت انداز میں کپڑے پہنتی ہوگی۔ اب وہ ہلکے نیلے رنگ کا یونیفارم پہنتی تھی، جس کے سفید نشاستہ والے کف کہنی تک اور سفید کالر کے ساتھ تھے، اور وہی خوبصورتی اب بھی اس یونیفارم میں نظر آتی تھی۔ اسٹیلہ نہ صرف یونیفارم کو خوبصورت بناتی تھی بلکہ پورے ریستوران کی شان بڑھاتی تھی۔ جب وہ چلتی، تو اس کے خطوط کپڑوں کے نیچے آرام سے لہراتے ہوئے دکھائی دیتے تھے۔

گاہک جب اسے دیکھتے، تو اکثر دوبارہ اس پر نظر ڈالتے۔ لیکن اسٹیلہ ہمیشہ باوقار رہتی تھی اور کبھی بھی جرات مندی نہیں دکھاتی تھی۔ وہ ہمیشہ صحیح وقت پر اور صحیح انداز میں مسکراتی تھی۔ اگر گاہک زیادہ قریب آنا چاہتا، تو اسٹیلہ ایسا تاثر چھوڑ دیتی کہ وہ ایک خوش مزاج اور مصروف نوجوان عورت ہے جو ذاتی تعلقات میں نہیں پڑنا چاہتی۔

جارج بخوبی جانتا تھا کہ جب اسٹیلہ کھانا ٹیبل پر رکھ کر مسکراتی ہوئی واپس کچن کی طرف دوڑتی ہے، تو وہ فوراً ٹیبل پر بیٹھے لوگوں کے رویے کا اندازہ لگا لیتا تھا—چاہے وہ مہارت سے کی جانے والی خدمت کی تعریف ہو، خوشگوار بات چیت ہو، یا شکاری مردوں کی جانب سے ملاقات کی کوشش۔ لیکن جارج نے کبھی بھی اسٹیلہ کے ماضی کے بارے میں نہیں پوچھا تھا۔

اپنے ماضی کی وجہ سے، جارج کو یہ خوف تھا کہ کہیں کسی کے ماضی میں دخل اندازی نہ کی جائے۔ اس لیے وہ موجودہ وقت کو سب سے اہم سمجھتا تھا۔ اسٹیلہ خود بھی شہر جانے سے بچتی تھی۔ وہ مہینے میں ایک یا دو بار خریداری کے لیے جاتی، کبھی کبھار کوئی

فلم دیکھنے جاتی، مگر باقی وقت وہ اپنے چھوٹے سے گھر میں، جو سڑک کے نیچے چند سو گز کے فاصلے پر تھا، خاموشی سے رہتی تھی۔

جارج اپنے خیالات میں مگن تھا کہ اچانک ایک آواز نے اس کی توجہ کھینچ لی۔ کاؤنٹر پر بیٹھے ایک آدمی نے سکے کو لکڑی کی سطح پر ٹک ٹک کر کے آواز پیدا کی تھی۔ وہ مشرقی دروازے سے اندر آیا تھا اور جارج نے ریستوران کے ماحول میں مگن ہو کر اس کی طرف دھیان نہیں دیا۔ اس وقت جب دوپہر کے اوقات میں گاہک کم ہوتے تھے، اسٹیلہ واحد ویٹریس تھی جو ڈیوٹی پر تھی۔

اچانک چھے ٹیبلز بھر گئے اور اسٹیلہ مصروف ہو گئی۔ جارج نے کیش رجسٹر سے ہٹ کر اس آدمی کے پاس جا کر اس کی خدمت کی، اسے مینو دیا، پانی کا گلاس بھر کر رکھا، رومال، چمچ، کانٹے اور چھری رکھ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ آدمی، جس کی ٹوپی اس کے ماتھے پر اچھی طرح دبی ہوئی تھی، مینو کو حقارت سے ایک طرف پھینک دیا اور کہا:

"کڑاہی ہوئے جھینگے۔"

"معاف کریں،" جارج نے دوستانہ انداز میں کہا، "آج یہ مینو پر نہیں ہے۔"

"کڑاہی ہوئے جھینگے،" آدمی نے دوبارہ کہا۔

جارج نے آواز بلند کی، شاید دوسرا شخص سننے میں مشکل محسوس کر رہا تھا۔ "ہم آج انہیں نہیں رکھتے، جناب۔ ہمارے پاس ہوتا ہے"...

"تم نے میری بات سنی،" آدمی نے کہا۔ "کڑاہی ہوئے جھینگے۔ جا کر لے آؤ۔"

اس کی آواز، انداز اور تکبر سے جارج کو کچھ یاد آیا۔

جارج پیچھے مڑ کر سوچنے لگا، وہ توہین آمیز انداز جس میں آدمی نے مینو کو پھینکا تھا، کچھ اہم تھا۔ جارج نے قریب آ کر کہا، "لاری!" وہ دہشت میں بولا۔

لاری گفن نے اوپر دیکھ کر مسکرایا۔ "جارجی!" اس نے توہین آمیز انداز میں کہا۔ "تم کب نکلے؟... تم کیسے باہر آئے؟"

"کوئی بات نہیں، جارجی،" لاری نے کہا۔ "میں سامنے کے دروازے سے آیا ہوں۔ اب جا کر مجھے کڑاہی والے جھینگے لے آؤ۔"

"سن، لاری،" جارج نے کہا، وہ شخص جو ہمیشہ بے تکلفی کا تاثر دیتا تھا، "پکانے والے کو غصہ ہے۔ میں اسٹاف کے ساتھ مسائل کا سامنا کر رہا ہوں اور"...

"تم نے میری بات سنی،" لاری نے بات کاٹتے ہوئے کہا۔ "کڑاہی والے جھینگے"!

جارج نے لاری کی آنکھوں میں دیکھا، کچھ دیر رکا، پھر کچن کی طرف مڑ گیا۔

اسٹیلہ نے چولہے کے قریب رک کر پوچھا، "کیا مسئلہ ہے؟"

"ایک خاص چیز،" جارج نے جواب دیا۔

اسٹیلہ کی نظریں جارج کے چہرے کو بغور سے دیکھنے لگیں۔ "کتنی خاص؟"

"بہت خاص۔"

وہ چل کر باہر نکل گئی۔

لاری گفن نے کڑاہی ہوئے جھینگے کھائے اور اس جگہ کو اپنے ملکیت کے انداز میں دیکھا۔ "شاید میں تمہارے ساتھ کاروبار شروع کروں، جارجی۔"

جارج اولی جانتا تھا کہ اس کی خشکی اور گھٹنوں کی حالت بتا رہی تھی کہ یہی وہ لمحہ تھا جس کا وہ انتظار کر رہا تھا۔ لاری نے سر گھما کر اسٹیلہ کی طرف اشارہ کیا۔ "یہ اس جگہ کے ساتھ ہے۔"

جارج، جو اچانک غصے اور جارحیت سے بھر گیا تھا، ایک قدم آگے بڑھا۔ "یہ کسی کے ساتھ نہیں ہے۔"

گفن ہنسا، دروازے کی طرف مڑا، پھر واپس پلٹ کر کہا، "میں تم سے آج رات کے بعد ملوں گا،" اور پھر باہر نکل گیا۔

یہ تب تھا جب وقت آہستہ ہو گیا، اور اسٹیلہ جارج کے قریب آئی۔ "کیا مجھے بتاؤ گے؟" اس نے پوچھا۔

جارج نے حیرانی ظاہر کرنے کی کوشش کی۔ "کیا؟"

"کچھ نہیں۔"

"معاف کرنا، اسٹیلہ۔ میں نہیں کر سکتا۔"

"کیوں نہیں؟"

"وہ خطرناک ہے۔"

"کس کے لیے؟"

"تمہارے لیے — ہم دونوں کے لیے۔"

اسٹیلہ نے اپنے کندھے سے اشارہ کیا۔ "تم کبھی بھی دوڑ کر کچھ حاصل نہیں کرتے۔"

جارج نے اس سے درخواست کی، "اس میں نہ الجھنا، اسٹیلہ۔ تمہیں یاد ہے کل رات پولیس یہاں کافی اور ڈونٹس کے لیے آئی تھی، جب وہ دو بڑے کیسوں میں پریشان ہو رہی تھی — ایک بینک کے سیف پر، اور دوسرا تھیٹر کے سیف پر؟"

اسٹیلہ نے سر ہلایا۔ "مجھے تب ہی سمجھ جانا چاہیے تھا،" جارج نے کہا۔ "یہ لاری کی تکنیک ہے۔ وہ کبھی بھی نشان نہیں چھوڑتا۔ ربڑ کے دستانے تاکہ انگلیوں کے نشان نہ ملیں۔ چوروں کے الارمز بند کیے ہوئے۔ سب کچھ گھڑی کی طرح چلتا ہے۔ کوئی سراغ نہیں۔ اس لیے پولیس پاگل ہو گئی تھی۔ لاری گفن کبھی بھی ان کے لیے کوئی سراغ نہیں چھوڑتا۔"

اسٹیلہ نے اسے غور سے دیکھا۔ "اس کے پاس تمہارے بارے میں کیا ہے؟"
جارج نے مڑ کر جواب دینے کی کوشش کی، مگر وہ کچھ نہ کہہ سکا۔
"ٹھیک ہے،" اس نے کہا، "میں سوال واپس لیتی ہوں۔"
اسی دوران دو گاہک داخل ہوئے؛ اسٹیلہ نے انہیں ٹیبل پر بٹھایا اور معمول کے مطابق اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔ وہ پرسکون اور مکمل طور پر بے فکری سے کام کر رہی تھی۔ دوسری طرف، جارج اولی اپنے خیالات کو اکٹھا نہ کر سکا۔ اس کی دنیا اجڑ چکی تھی۔ ربڑ کے دستانے والا گفن نے اس بینک کے کام کے بارے میں کچھ معلوم کر لیا تھا، جس میں سبز ساتھی کی معاونت شامل تھی، ورنہ وہ یہاں نہ آتا۔ انڈرورلڈ دنیا میں خبریں بہت تیزی سے پہنچتی ہیں۔
اس کے ظاہری انداز میں احتیاط سے کی جانے والی تبدیلیوں کے باوجود، ریستوران میں کھانے کے دوران کسی ہوشیار سابق مجرم نے جارج اولی کو پہچان لیا تھا۔ اس نے جارج سے کچھ نہیں کہا، لیکن اس نے یہ خبر لاری گفن تک پہنچانے کے لیے خاص طور پر رکھی تھی۔ جیل کی زیرِ زمین دنیا کو پتا تھا کہ لاری جارج کا استعمال کر سکتا ہے، جیسے کسان گھوڑے کا استعمال کرتا ہے۔ اور اب لاری "یہاں آ گیا تھا"۔
دوسرے گاہک آئے۔ ریستوران بھر گیا۔ رش کے اوقات کی ویٹریسیں ڈیوٹی پر آئیں۔ دو اور آدھے گھنٹے تک اتنی زیادہ کاروباری مصروفیت رہی کہ جارج کو سوچنے کا موقع نہیں ملا۔ پھر کاروبار سست ہونے لگا۔ گیارہ بجے تک یہ ایک دھارے کی طرح کم ہو گیا۔ بارہ بجے جارج نے بند کر دیا۔
"آ رہے ہو؟" اسٹیلہ نے پوچھا۔

"آج رات نہیں،" جارج نے کہا۔ "مجھے خریداری کی فہرست پر تھوڑی گنتی کرنی ہے۔"

اسٹیلہ کچھ نہیں کہہ کر باہر چلی گئی۔ جارج نے دروازے کو لاک کیا، بھاری ڈبل بولٹس لگا دیے، اور پھر بھی جب وہ بتیوں کو بند کر رہا تھا اور آہنی سلاخیں لگانے جا رہا تھا، وہ جانتا تھا کہ یہ بولٹس اُس چیز سے اسے تحفظ نہیں دیں گے جو مصیبت آنے والی تھی۔ لاری گفن نے بارہ بج کر پون گھنٹے پر دروازے پر لات ماری۔ جارج، جو سایوں میں چھپ کر کھڑا تھا، اس نے ظاہر کیا کہ وہ نہیں سن رہا۔

جارج سوچ رہا تھا کہ اگر لاری کو یہ پتہ چل گیا کہ اس نے اس کی دھمکی کو نظر انداز کیا اور دروازے کو تالے لگا کر محفوظ کر لیا، تو لاری کیا کرے گا۔ لاری گفن زیادہ چالاک تھا۔ اس نے دروازے پر زور سے لات ماری، پھر مڑ کر اس قدر زور سے ایڑی مارا کہ شیشہ کانپنے لگا اور ٹوٹنے کا خدشہ پیدا ہو گیا۔ جارج چپکے سے تیز قدموں سے نکلا اور دروازہ کھول دیا۔

"تم مجھے انتظار کیوں کروا رہے تھے، جارجی؟" لاری نے بے تکلفی سے پوچھا، جیسے یہ کوئی مذاق ہو۔ "کیا تم اپنے پرانے دوست سے تعلقات نہیں رکھنا چاہتے؟"

جارج نے کہا۔ "لاری، میں صاف ہوں۔ میں قانون کے راستے پر ہوں اور ویسا ہی رہوں گا۔"

لاری نے سر اُٹھا کر ہنسی اُڑائی۔ "تمہیں پتا ہے کہ چوہوں کے ساتھ کیا ہوتا ہے، جارجی۔"

"میں کوئی چوہا نہیں ہوں، لاری۔ میں بس سیدھا جا رہا ہوں۔ میں نے اپنے قرضے قانون اور تمہیں ادا کر دیے ہیں۔"

لاری نے اپنے بڑے، زرد دانتوں کے ساتھ مسکرا کر کہا: "کتنا اچھا ہے، جارجی۔ تمہارے سارے قرضے ادا ہو گئے! اب وہ نیشنل بینک کے کام کا کیا حال ہے، جہاں سکینی اتنے گھبرائے ہوئے تھے کہ کیشئر نے انہیں پکڑ نہ لیا؟"

"میں اس میں شامل نہیں تھا، لاری۔"

لاری کی مسکراہٹ فاتحانہ تھی۔ "تم کہتے ہو! تم ہی فرار ہونے والی کار چلا رہے تھے۔ پولیس کو پچھلے آئینہ سے ایک انگلی کا نشان ملا تھا۔ ایف بی آئی نے اس نشان کو چیک نہیں کیا، مگر اگر کبھی انہوں نے اس نشان کو تمہاری فائل سے چیک کیا، تو تمہارا پچھواڑا اس نرم اسٹول سے اٹھا کر الیکٹرک چیئر — گرم سیٹ — پر منتقل کر دیا جائے گا، جارجی۔۔۔ تمہیں کبھی بھی گرم سیٹ پسند نہیں آئی، جارجی۔"

جارج اولی نے خشک ہونٹوں کو چاٹا اور اس کا ماتھا پسینے سے بھیگ چکا تھا۔ وہ کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن کچھ نہیں کہہ سکا۔ لاری باتیں کرتا رہا۔

"میں نے یہاں کچھ کام کیے ہیں۔ میں بس ایک اور کام کرنے والا ہوں۔ پھر میں تمہارے ساتھ آ کر رہوں گا، جارجی۔ میں تمہارا نیا پارٹنر ہوں۔ تمہیں تھوڑی حفاظت کی ضرورت ہے۔ میں وہ فراہم کر رہا ہوں۔"

لاری نے خود کو کیش رجسٹر کے قریب دھکیل دیا، دراز کھولا اور پیپر کے رول سے ڈھکن اُٹھا کر دن بھر کی رسیدیں دیکھنے لگا۔ "اب، جارجی،" اس نے خالی کیش دراز کو دیکھتے ہوئے کہا، "تمہیں ساری رقم جمع نہیں کرنی چاہیے تھی۔ کہاں ہے وہ؟"

جارج اولی نے اپنی عزت بچاتے ہوئے کہا۔ "جہنم میں جاؤ، میں سیدھا ہوں اور میں سیدھا ہی رہوں گا۔"

لاری تیز قدموں سے جارج کی طرف بڑھا۔ اس کا کھلا ہوا بایاں ہاتھ جارج کے چہرے پر تیز آواز کے ساتھ پڑا۔ "تم ہاٹ ہو،" لاری نے کہا، اور اس کا دائیں ہاتھ

جارج کے چہرے کی دوسری طرف آیا۔ "تم ہاٹ ہو، جارجی،" اور اس کا بایاں ہاتھ جارج کے کولہے سے اوپر آیا۔

جارج نے خود کو بچانے کی کوشش کی، مگر لاری گفن، بلی کی طرح تیز اور بیل کی طرح طاقتور، اس کے پیچھے آیا۔ "تم ہاٹ ہو..." وام۔۔۔ "تم ہاٹ ہو..." وام۔۔۔ "تم ہاٹ ہو، جارجی۔"

آخر کار لاری پیچھے ہٹ گیا۔ "میں آدھی دلچسپی لے رہا ہوں۔ جب میں یہاں نہیں ہوں گا، تو تم ہی ریستوران چلاؤ گے، جارجی۔ تم نے حساب درست رکھنا ہے۔ تم سارا کام کرو گے، منافع کا آدھا حصہ میرا ہے۔ کبھی کبھار میں آ کر حالات دیکھوں گا۔ یہ یاد رکھنا، تم دھوکہ دینے کی کوشش نہ کرنا، جارجی۔"

"تمہیں الیکٹرک چیئر پسند نہیں آئے گی، جارجی۔ تم موٹے ہو، جارجی۔ تمہیں اچھی غذا مل رہی ہے۔ تم اس گھومنے والی لڑکی کے ساتھ مل گئے ہو، جارجی۔ میں تمہاری آنکھوں میں یہ دیکھ سکتا ہوں۔ وہ کلاس کی چیز ہے، اور وہ اس جگہ کے ساتھ ہے، جارجی۔ یاد رکھنا، میں آدھی دلچسپی لے رہا ہوں۔ میں تم پر چھوڑ رہا ہوں کہ دیکھو کوئی مسئلہ نہ ہو۔"

جارج اولی کا دماغ چکرا رہا تھا۔ اس کے گال بڑے آدمی کے زوردار تھپڑوں سے جل رہے تھے اور اس کی روح ایک بوجھ کے نیچے دبی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ لاری گفن کو کوئی قانون نہیں معلوم تھا سوائے طاقت کے، اور اس کی چھوٹی بیزار آنکھوں میں خوشی کی چمک تھی۔ وہ دوبارہ جارج کی طرف بڑھ رہا تھا اور ایک موقع کا انتظار کر رہا تھا تاکہ وہ اس پر مار سکے۔

جارج کو یہ نہیں پتا تھا کہ اسٹیلہ کب اندر آئی تھی۔ اس کی چابی نے آسانی سے دروازہ کھولا۔

"اس کے پاس تمہارے بارے میں کیا راز ہے، جارج؟" اس نے پوچھا۔
لاری گفن اس کی آواز کی طرف مڑا۔ "ارے ارے، چھوٹی مس گھومتے کولہوں والی،" اس نے کہا۔ "ادھر آ، گھومتے کولہوں والی۔ اب میں آدھا مالک ہوں۔ اپنے نئے باس سے مل لو۔"
وہ خاموش کھڑی لاری سے جارج اولی کی طرف دیکھ رہی تھی۔ لاری نے جارج کی طرف مڑ کر کہا، "ٹھیک ہے، جارجی، کہاں ہے سیف؟ مجھے سیف کا کوڈ دے دو، جارجی۔"
"تمہارا نیا پارٹنر ہونے کے ناطے مجھے یہ چاہیے۔ میں آج کی آمدنی سنبھالوں گا۔ بعد میں، تم حساب رکھ سکتے ہو، مگر ابھی، مجھے پیسوں کی ضرورت ہے۔ میری آج رات بڑی تاریخی ہے۔"
جارج اولی ایک لمحے کے لیے رک گیا، پھر کچن کی طرف پیچھے ہٹا۔ "میں نے کہا تھا کہ سیف کا کوڈ دو،" لاری گفن نے کہا، اس کی آواز چمک رہی تھی۔ اسٹیلہ اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔ جارج کو فیصلہ کرنا تھا کہ یہ آخری مقابلہ ہوگا۔
"پیسہ یہاں ہے،" اس نے کہا اور اُس ریک کی طرف بڑھا جہاں بڑے قصاب کے چاقو لٹک رہے تھے۔
لاری گفن نے اس کی ذہنیت کو فوراً پڑھ لیا۔ لاری ہمیشہ اسے کتاب کی طرح پڑھ سکتا تھا۔ لاری کا ہاتھ تیزی سے حرکت میں آیا اور اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا پستول تھا۔ اس کی آنکھوں میں قتل کی چمک تھی، مگر اس کی آواز نرم اور چھیڑ چھاڑ کرنے والی تھی۔
"اب، جارجی، تمہیں اچھا لڑکا بننا ہوگا۔ برا مت بنو۔"

"یاد رکھنا، جارجی، میں نے اپنی آخری بار کرلی ہے۔ کوئی بھی بڑا لاری کو زندہ نہیں پکڑتا۔ مجھے سیف کا کوڈ دو، جارجی۔ اور میں کوئی مذاق نہیں چاہتا"!

جارج اولی نے ایک فیصلہ کیا۔ یہ بہتر تھا کہ وہ لڑتے لڑتے مر جائے، بجائے اس کے کہ وہ الیکٹرک چیئر پر بندھا ہو۔ اس نے پستول کو نظر انداز کیا اور چاقو کے ریک کی طرف پیچھے ہٹتا رہا۔ لاری گفن ایک لمحے کے لیے حیران ہو گیا۔

جارج ہمیشہ لاری کے حکم پر فوراً عمل کرتا تھا، جیسے ہی لاری کچھ کہتا۔ یہ نیا جارج اولی تھا۔ لاری کو گولی چلانے کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ وہ شور نہیں چاہتا تھا اور نہ ہی وہ قتل کرنا چاہتا تھا۔

"رک جا، جارجی! تمہیں زیادہ بہادر نہیں ہونا چاہیے۔" لاری نے پستول واپس رکھتے ہوئے کہا۔ "تم اس بینک کے کام میں ماہر ہو، جارجی۔ یاد رکھو میں تمہیں الیکٹرک چیئر پر بھیج سکتا ہوں۔ جارجی۔"

"تمہیں کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ بس مجھے بتاؤ کہ تم باہر نکلنا چاہتے ہو، جارجی، اور میں چلا جاؤں گا۔ لاری کبھی بھی وہاں نہیں رہتا جہاں اسے خوش آمدید نہ کہا جائے۔"

"لیکن تمہیں مجھے خوش آمدید کہنا ہوگا، جارجی بوائے۔ تمہیں مجھے سیف کا کوڈ دینا ہوگا۔ تمہیں مجھے اپنا نیا پارٹنر بنانا ہوگا۔ کیا فیصلہ ہے، جارجی؟"

یہ اسٹیلہ تھی جس نے سوال کا جواب دیا۔ اس کی آواز پر سکون اور صاف تھی۔ "اسے نقصان نہ پہنچاؤ۔ تمہیں پیسہ مل جائے گا۔"

لاری اس کی طرف دیکھنے لگا، اور اس کی آنکھوں کا تاثر بدل گیا۔ "یہ اس قسم کی لڑکی ہے جو مجھے پسند ہے۔ اپنے نئے باس کو بتاؤ کہ سیف کہاں ہے۔ بتاؤ، بے بی، اور یاد رکھو تم اس جگہ میرے ساتھ ہی رہو گی۔"

"کوئی سیف نہیں ہے،" جارج نے فوراً کہا۔ "میں نے پیسہ بینک میں جمع کر دیا۔"
بڑا لاری مسکرایا۔ "تم جھوٹ بول رہے ہو۔
"چلو بے بی، بتاؤ وہ سیف کہاں ہے۔ پھر جارجی یہاں اپنے نئے پارٹنر کو کوڈ دے گا۔"
"پائی کاؤنٹر کے پیچھے سلائیڈنگ پارٹیشن کے پیچھے چھپا ہوا ہے،" اسٹیلہ نے کہا۔
"کیا بات ہے، کیا دلچسپ ہے!" لاری گفن نے کہا۔
"براہ کرم اسے نقصان نہ پہنچاؤ،" اسٹیلہ نے کہا۔
"شیلف اُٹھا لو۔۔۔"
"اسٹیلہ!" جارج اولی نے تیز آواز میں کہا۔ "چپ رہو"!
"اب تو نقصان ہو چکا ہے، جارجی بوائے،" لاری نے کہا۔ اس نے پائی کمپارٹمنٹ کے شیشے والے دروازے کو پیچھے کی طرف کھسکایا، شیلف کو اُٹھا کر کاؤنٹر پر رکھا، پھر پارٹیشن کو پیچھے کی طرف کھسکایا، جس سے سیف کا دروازہ ظاہر ہوا۔
"ہوشیار، جارجی بوائے، ہوشیار! تم نے اپنے تجربے کو استعمال کیا، ہے نا؟ اور اب سیف کا کوڈ دو، جارجی۔"
جارج اولی نے کہا، "تم اس سے بچ نہیں پاؤ گے، لاری۔ میں نہیں دے سکتا"
"جارجی بوائے، ایسا مت کہو۔ میں تمہارا پارٹنر ہوں۔ میں یہاں تمہارے ساتھ پچاس پچاس فیصد پر ہوں۔ تم کام کرو گے اور جگہ چلاؤ گے، اور میں اپنا حصہ وقتاً فوقتاً لے لوں گا—لیکن تم نے مجھے کچھ عرصے سے روک کر رکھا ہے، جارجی بوائے، اس لیے جو کچھ بھی سیف میں ہے وہ میرے حصے کا ہے۔"
"چلو، سیف کا کوڈ دو—یقیناً، میں اسے کھولنے کے لیے راڈ کا استعمال کر سکتا ہوں، لیکن چونکہ میں اس جگہ کا آدھا مالک ہوں، میں پراپرٹی کو نقصان پہنچانا نہیں

چاہتا۔ پھر تمہیں نیا سیف خریدنا پڑے گا۔ اس کا خرچ تمہارے حصے سے نکلے گا۔ تم یہ نہیں چاہو گے کہ میں نیا سیف خریدوں۔"

ربڑ کے دستانے والے گفن نے اپنی چھوٹی سی مذاق پر ہنسی اڑائی۔

"میں نے کہا کہ جہنم میں جاؤ،" جارج اولی نے کہا۔

لاری گفن کا مکا مڑا اور وہ غصے میں آگیا۔

"میرے خیال میں تمہیں اچھے طریقے سے کام کرنا چاہیے تھا، جارجی بوائے۔ تمہیں بے ادبی نہیں کرنی چاہیے تھی..." اسٹیلہ کی آواز میں دخل اندازی ہوئی۔ "اسے اکیلا چھوڑ دو۔ میں نے کہا تھا کہ تمہیں پیسہ مل جائے گا۔ جارج کو الیکٹرک چیئر نہیں چاہیے۔"

لاری واپس اس کی طرف مڑا۔ "مجھے وہ پسند ہیں جو سمجھدار ہوں، سویٹ ہارٹ۔ بعد میں' میں تمہیں اس کے بارے میں بتاؤں گا۔ ابھی، یہ سب کاروبار ہے۔ کاروبار پہلے، خوشی بعد میں۔ چلو۔"

"نوے سات چار بار دائیں طرف،" اسٹیلہ نے کہا۔

"کیا بات ہے، کیا بات ہے،" لاری گفن نے کہا۔ "وہ سیف کا کوڈ جانتی ہے۔ ہم دونوں جانتے ہیں کہ اس کا کیا مطلب ہے، جارجی بوائے، ہے نا؟"

جارج، جس کا چہرہ تھپڑوں کے اثر سے لال اور سوجا ہوا تھا، بے بس کھڑا تھا۔ "اس کا مطلب ہے کہ وہ واقعی اس جگہ کا حصہ ہے،" گفن نے کہا۔ "میری تمہارے ساتھ میں بھی آدھی دلچسپی ہے، لڑکی۔ میں اس پر بھی رقم وصول کرنے کا منتظر ہوں۔ اب باقی کوڈ کیا ہے؟"

گفن سیف کے سامنے جھک گیا؛ پھر اچانک یہ سوچ کر سیدھا ہو گیا، اپنا چھوٹا منہ والا پستول بائیں ہاتھ میں ڈالا اور کہا، "بس تاکہ تمہیں کوئی خیال نہ آئے، جارجی

بوائے — تم کوئی حرکت نہیں کرو گے، تمہیں پتا ہے۔ تمہیں الیکٹرک چیئر کا خیال پسند نہیں۔"

اسٹیلہ، جس کا چہرہ سفید اور تنگ تھا، وہ نمبرز پکارنے لگی۔ لاری گفن نے سیف کے ڈائل گھمائے، دروازہ کھولا، اور کیش بکس کھول لیا۔ "کیا بات ہے، کیا بات ہے،" اس نے کہا، بلز اور پیسے اپنی جیب میں ڈال کر۔ "آج کا دن اچھا تھا، ہے نا؟"

"لیجر میں سو ڈالر کا نوٹ ہے،" اسٹیلہ نے کہا۔

لاری نے لیجر نکالا۔

"ہاں، وہاں ہے، ہاں ہے،" اس نے کہا، سو ڈالر کے نوٹ کو تھوڑا پھٹا ہوا کونا دیکھتے ہوئے۔ "لڑکی، تم بہت مددگار ہو۔ مجھے خوشی ہے کہ تم اس جگہ پر ہو۔ مجھے لگتا ہے ہم بہت اچھے طریقے سے چلیں گے۔"

لاری سیدھا ہوا، سیف سے پیچھے ہٹا، اور جارج اولی کو دیکھتے ہوئے کھڑا ہو گیا۔ "ایسا مت دیکھو جارجی بوائے۔ میں اتنا برا نہیں ہوں۔ میں تمہیں اتنی کمائی چھوڑ دوں گا کہ تم کاروبار میں کر سکو اور کام میں دلچسپی رکھ سکو۔"

"میں بس زیادہ تر اوپری حصّہ لے لوں گا۔ میں کبھی کبھار تم سے ملنے آوں گا، اور، ظاہر ہے، جارجی بوائے، تم کسی کو نہیں بتاؤ گے کہ تم نے مجھے دیکھا۔ چاہے تم بتا بھی دو، اس سے کچھ نہیں ہوگا کیونکہ میں سامنے کے دروازے سے آیا ہوں، جارجی بوائے۔ میں سمجھدار ہوں۔ میں تمہارے جیسا نہیں ہوں۔ میرے پاس کچھ نہیں ہے جو کسی وقت میرے نیچے سے قالین کھینچ لے۔"

"تو، جارجی بوائے، مجھے اب جانا ہوگا۔ میرے پاس سڑک کے درمیان سپر مارکیٹ میں ایک چھوٹا کام ہے۔ انہوں نے اپنے سیف پر بہت زیادہ بھروسہ کر لیا

ہے۔ لیکن میں دو گھنٹوں میں واپس آؤں گا، جارجی بوائے۔ میں نے اپنے سرمایہ کا ایک حصہ جمع کر لیا ہے اور اب میں باقی حصہ وصول کرنا چاہتا ہوں۔"

جارجی، "تم میرے لیے جاگنا اور لڑکی، تم تھوڑی دیر سونے کے لیے جا سکتی ہو۔"

لاری اسٹیلہ کو دیکھ کر دروازے کی طرف بڑھا، کچھ لمحے کے لیے کسی کو تلاش کیا، پھر اندھیرے میں غائب ہو گیا۔

"تم،" جارج اولی نے اسٹیلہ سے کہا، اس کی آواز میں غم کی شدت تھی۔ "کیا؟" اس نے پوچھا۔

"سیف کے بارے میں—ان سوڈالر کے بارے میں اسے بتانا۔۔۔"

"اسے سیف کا کوڈ دینے کے بارے میں۔۔۔" اس نے کہا، "میں تمہیں نقصان پہنچانے نہیں دے سکتی تھی۔"

"تم اور وہ سب چیزیں جو تم برداشت نہیں کر سکتی ہو،" جارج اولی نے کہا۔ "تم ربڑ کے دستانے والے گفن کو نہیں جانتی۔ تمہیں یہ نہیں پتا کہ اب تمہارے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔ تمہیں نہیں۔۔۔"

"چپ رہو،" اس نے درمیان میں بات کاٹتے ہوئے کہا۔ "اگر تم دوسروں کو اپنے لیے سوچنے دو گے، تو میں یہ کام خود سنبھالوں گی۔"

اس نے حیرانی سے اس کی طرف دیکھا۔ وہ الماری کی طرف بڑھی اور ایک نوکیلی لوہے کی راڈ لے کر باہر نکلی۔ جارج کو کچھ سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا کرنے والی ہے، پھر وہ کیش رجسٹر کی طرف بڑھی، لوہے کی راڈ کو اپنے سر کے اوپر گھمایا اور زوردار طریقے سے رجسٹر کے سامنے مارا۔ پھر اس نے راڈ کی نوک اندر ڈالی، کروم اسٹیل کو کھینچا، اور دراز کھول دیا۔

وہ پچھلے دروازے کی طرف گئی، اُسے کھولا، باہر کھڑی ہوئی اور نوکیلی لوہے کی راڈ کا سرا اندر ڈالا اور دروازے کو کھینچ کر ایسا آواز نکالی کہ دروازے کی لکڑی کرچ کر گئی۔ جارج اولی اسے خاموشی سے دیکھ رہا تھا۔

"تم کیا کر رہی ہو؟" اس نے پوچھا۔ "کیا تمہیں سمجھ نہیں آ رہا۔۔۔؟"

"چپ رہو،" اس نے کہا۔

"جو تم نے مجھے اسپنڈل جاب کے بارے میں بتایا تھا، وہ کیا تھا؟ اوہ، ہاں، تم نوب نکال کر اسپنڈل باہر نکال دیتے ہو۔۔۔"

وہ سیف کی طرف بڑھی اور لوہے کی نوکیلی راڈ کو سیف کے کوڈ کے نوب پر مارا، اسے نکال دیا، اور وہ بے ترتیبی سے فرش پر گھومتا رہا۔ پھر وہ کچن کی طرف گئی، تولیہ اُٹھایا، اور لوہے کی راڈ پر سے انگلیوں کے نشان صاف کئے۔

"چلو،" اس نے جارج اولی سے کہا۔

"کہاں؟" اس نے پوچھا۔

"یوما چلیں گے،" اس نے کہا۔ "ہم ایک گھنٹہ اور آدھا پہلے فرار ہو گئے تھے۔ تم نے نہیں سنا؟ ہم شادی کر رہے ہیں۔ ایریزونا میں کوئی تاخیر یا سرکاری رکاوٹ نہیں ہے۔ جیسے ہی ہم ریاست کی سرحد پار کریں گے، ہم آزاد ہوں گے اور شادی کر لیں گے۔ تمہیں کچھ سوچنے کی ضرورت ہے۔ میں یہ کام سنبھال رہی ہوں۔"

"اور" اس نے کہنا جاری رکھا، جیسے جارج اولی وہاں کھڑا تھا، "اس ریاست میں شوہر اپنی بیوی کے خلاف گواہی نہیں دے سکتا، اور بیوی اپنے شوہر کے خلاف گواہی نہیں دے سکتی۔ اب جو کچھ میں جانتی ہوں، یہ شاید اتنا برا نہ ہو۔"

جارج اس کی طرف دیکھتے ہوئے کھڑا تھا، وہ کچھ دیکھ رہا تھا جو اس نے کبھی نہیں دیکھا تھا—ایک تیز، مالکانہ کیفیت جو اس کے ساتھ ساتھ اُسے ڈرا بھی رہی تھی اور

اُسے تسلی بھی دے رہی تھی۔ وہ ایک چیتے کی طرح تھی جو اپنے بچوں کا تحفظ کر رہی ہو۔

"لیکن میں نہیں سمجھ رہا،" جارج نے کہا۔ "سیف کو تباہ کرنے کا مقصد کیا تھا، اسٹیلہ؟"

"جب تم اخبارات دیکھو گے تو تمہیں سمجھ آ جائے گا،" اس نے کہا۔

"اب بھی مجھے سمجھ نہیں آ رہا،" جارج نے کہا۔

"تمہیں سمجھ آ جائے گا،" اسٹیلہ نے کہا۔

جارج ایک لمحے کے لیے اور کھڑا رہا۔ پھر وہ اس کی طرف بڑھا۔ عجیب بات یہ تھی کہ وہ مصیبت کے بارے میں نہیں سوچ رہا تھا، بلکہ اس کی ہلکے نیلے یونیفارم کے نیچے ہموار خطوط کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

اس نے یوما کے بارے میں سوچا، شادی اور تحفظ کے بارے میں، اور ایک گھر کے بارے میں۔ دو دن بعد یوما میں مقامی اخبار دستیاب ہوئے۔ ایک اندرونی صفحے پر سرخیاں تھیں۔

ریسٹورنٹ کی ڈکیتی اُس وقت ہوئی جب مالک ہنی مون پر تھا

لاری گفن پولیس کے ساتھ گولیوں کے تبادلے میں مارا گیا

اخبار کی رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا تھا کہ محترمہ جارج اولی نے یوما کے سوسائٹی ایڈیٹر کو فون کیا اور بتایا کہ جارج اولی اور وہ گزشتہ رات وہاں سے روانہ ہوئے تھے اور ریاستی سرحد پار کر کے گریٹنا گرین میں شادی کر لی تھی۔ سوسائٹی ایڈیٹر نے کہا کہ وہ فون پر رہیں اور کال پولیس کے پاس منتقل کر دی۔ پولیس نے جارج اولی کو لائن پر لانے کو کہا۔ ان کے پاس ایک حیرانی کن خبر تھی۔ ایسا لگتا تھا کہ جب مرچنٹ پیٹرول

مین نے رات کے ۱ بجے اولی کے ریستوران کی معمول کی چیکنگ کی، تو اسے معلوم ہوا کہ ریستوران میں چوری ہوئی تھی۔

پولیس نے کیش رجسٹر اور سیف پر فنگر پرنٹس پائے۔ جلدی سے کام کرنے والے پولیس افسران نے ان فنگر پرنٹس کو بگ لاری گفن کے نام سے شناخت کیا، جو انڈرورلڈ میں ربڑ کے دستانے والے گفن کے طور پر مشہور تھا کیونکہ وہ ہمیشہ ربڑ کے دستانے پہنتا تھا اور کبھی بھی اپنے فنگر پرنٹس نہیں چھوڑتا تھا۔ یہ وہ کام تھا جس میں لاری نے گڑبڑ کی تھی۔

ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اپنے دستانے پہننا بھول گیا تھا۔ پولیس کے پاس لاری کی چہرے کی تصویر تھیں اور بہت جلد ہی ایک عام الارم الرٹ جاری کر دیا گیا۔ اسی دن جارج اولی کی ہیڈ ویٹریس اور جزوی طور پر کیشئر پولیس کے چوری ڈیپارٹمنٹ کے سربراہ کے پاس گئی اور کہا، "اگر کبھی ہمارے یہاں لوٹ مار ہو جائے، تو میں چاہوں گی کہ آپ یہ کر سکیں کہ جب آپ چور کو پکڑیں تو آپ کے پاس سزا دلوانے کے لیے کچھ ہو۔"

"میں نے سیف میں سو ڈالر کا نوٹ چھوڑا ہے۔ میں نے اس کا کونا پھاڑ دیا ہے۔ یہ ہے پھٹا ہوا کونا۔ آپ اسے رکھیں۔ یہ آپ کو چور پکڑنے پر سزا دلوانے میں مدد دے گا۔" پولیس نے اس آئیڈیا کو بہت اچھا سمجھا۔ یہ اتنا ہوشیار آئیڈیا تھا کہ وہ افسوس کر رہے تھے کہ وہ اس کو لاری گفن پر سزا دینے کے لیے استعمال نہیں کر سکے۔

لیکن لاری نے گرفتاری کے وقت پولیس کے افسران سے گولیوں کا تبادلہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ پولیس افسران اس کے ریکارڈ کو جانتے ہوئے اس کے لیے تیار تھے۔

جب شاٹ گنز کی آواز نے لاری کی زندگی ختم کی تو پولیس نے اس کی لاش کو مورگ میں لے جاتے وقت اس کی جیب میں خون آلود سو ڈالر کا نوٹ پایا۔

پولیس کو اس کے جسم سے تین اور مقامی چوریاں بھی ملیں، جن میں تقریباً سات ہزار ڈالر کی نقدی تھی۔ پولیس ابھی تک یہ سمجھنے میں پریشان تھی کہ لاری، جو انڈرورلڈ میں کاروبار کے سب سے ماہر چور کے طور پر جانا جاتا تھا، اس نے ریستوران میں اتنی غیر پیشہ ورانہ حرکت کیوں کی۔ گفن کی شہرت یہ تھی کہ وہ کبھی بھی کوئی فنگر پرنٹ یا سراغ نہیں چھوڑتا تھا۔

جب جارج اولی کو اطلاع ملی کہ اس کی جگہ پر چوری ہوئی ہے، تو جارج، جو مقبول ریستوران کا مالک تھا، اس نے بالکل ویسا ردعمل دیا جیسا کہ ہنی مون پر جانے والوں کا ہوتا ہے۔ "کاروبار کی فکر نہ کرو،" اس نے پولیس سے کہا۔ "میں ہنی مون پر ہوں۔"

اختتام!!! ...

"بارش کا اسرار"

مصنف : ارل اسٹینلے گارڈنر

مترجم : مظہر حسین

"بارش کا جادو" حقیقت ہے یا صرف کہانی؟ مجھے افسوس ہے کہ میں یہ نہیں جان سکتا۔ میں جانتا ہوں کہ اس کہانی کا کچھ حصہ افسانہ ہے کیونکہ بعض واقعات نے مجھے بہت متاثر کیا۔ اُس وقت، میں نے اسے ایک پرانے ریگستانی خانہ بدوش کا جھوٹا قصہ سمجھا تھا۔ پھر میں نے اس پر یقین کرنا شروع کر دیا کہ شاید یہ سچ ہے۔

تقریباً چھ ماہ پہلے، میں مغربی کہانیاں پڑھ کر تھک چکا تھا۔ میرے ذہن میں کہانیوں کے کردار دھندلے پڑ گئے تھے، اور میرے جملوں میں وہ خاص کشش نہیں رہی جو ایک اچھی کہانی کو مؤثر بناتی ہے۔ میں جانتا تھا کہ مجھے کچھ نیا مواد تلاش کرنا ہوگا۔

اسی لئے میں نے ایک کیمپ ویگن حاصل کی۔ یہ ایک ایسا ٹرک تھا جس میں رہنے کے تمام انتظامات موجود تھے — بستر، باتھ روم، گرم اور ٹھنڈا پانی، ریڈیو، لکھنے کی میز، الماری، چولہا وغیرہ۔ میں بے نشان ریگستان کی طرف روانہ ہوگیا، پرانے راستوں پر چلتے ہوئے، کبھی کبھار نئے راستے بناتے ہوئے۔ میں راستے میں لکھ رہا تھا، بوڑھے کان کنوں سے مل رہا تھا، ان کے خاکے بنا رہا تھا، اور ریگستانی ماحول میں غرق ہو رہا تھا۔

۱۳ فروری کو میں ایک چھوٹے سے چشمے پر پہنچا جو ایک ویران ریگستان کے بیچ میں تھا۔ جتنا مجھے معلوم تھا، میلوں تک کوئی بھی انسان نہیں تھا۔

پھر مجھے قدموں کی آواز سنائی دی، اور کسی کی آواز آئی۔ میں اپنے ٹائپ رائٹر سے اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھا۔ وہاں ایک بوڑھا کان کن چشمے سے پانی بھر رہا تھا، لیکن وہ عام ریگستانی خانہ بدوشوں جیسا نہیں لگ رہا تھا۔ میں ہمیشہ اپنے کرداروں کا مشاہدہ کرتا ہوں، اور یہ شخص مجھے کچھ عجیب لگا۔ مجھے لگا کہ وہ شاید کبھی ملاح (سمندری جہاز کا عملہ) رہا ہوگا۔

تو میں باہر نکلا، اس سے ملا، مصافحہ کیا اور کچھ رسمی بات چیت کی۔ وہ میری ویگن کیمپ میں دلچسپی لے رہا تھا، تو میں نے اسے اندر بُلایا، بٹھایا اور کچھ دیر تک گپ شپ کی۔ پھر میں نے اس سے پوچھا کہ کیا وہ کبھی ملاح رہ چکا تھا؟

آج بھی مجھے یاد ہے جب اس کی آنکھوں میں ایک خاص سی چمک آئی اور اس نے ہاں میں سر ہلایا۔

عام طور پر ملاح پانی کے قریب رہنا پسند کرتے ہیں، اور ریگستان میں ملاح کا ملنا بہت کم ہوتا ہے۔ اس لئے میں نے پوچھا کہ وہ ریگستان میں کیوں آیا۔

اس نے بتایا کہ اسے بارش سے دور رہنا پڑتا ہے۔ جب بھی بارش ہوتی، اسے نیند کی بیماری (سلیپنگ سِکنَس) ہو جاتی تھی۔

یہ ایک کہانی جیسا لگا، تو میں نے فیصلہ کیا کہ اسے مزید بات کرنے کے لیے آمادہ کروں۔ اس کی کہانی دھیرے دھیرے سامنے آنے لگی—سہارا کے طوفان کے بعد جہاز کی رسّیوں پر جمی مٹی سے لے کر نیند کی بیماری تک، جو ہر بار جب وہ بارش سے بھیگی ہوئی خوشبو سونگھتا، واپس آجاتی تھی۔

مجھے یہ ایک عجیب جھوٹ لگا، مگر یہ ایک دلچسپ اور دل کو چھو لینے والا جھوٹ تھا، اور میں نے سوچا کہ شاید میں اسے اپنی کہانی میں استعمال کر سکوں۔ میں نے اس سے ایک معاہدہ کرنے کی تجویز دی، اور چند منٹوں بعد میرے ہاتھ میں ایک تحریری معاہدہ تھا، جس کا کچھ حصہ یہ تھا۔

"قیمت وصول ہونے پر، میں اِرلے سٹینلے گارڈنر کو اپنے افریقی مہمات کی کہانی کے تمام حقوق فروخت کرتا ہوں، جن میں بندر جیسے انسان، غیر تحریری زبان، چیونٹیاں جو سونے کی کان کی نگرانی کرتی ہیں، وہ روٹی جس سے مجھے بیماری ہوئی، نیند

کی بیماری جو ہر بہار میں واپس آتی ہے اور میری کھوئی ہوئی محبوبہ کی یاد دلاتی ہے، وغیرہ وغیرہ۔"

پھر میں نے اس کی کہانی کے تمام نوٹس لکھنا شروع کر دیے۔ میں ابھی بھی یہ سمجھ رہا تھا کہ یہ ایک بڑا جھوٹ ہے — مگر ایک دلچسپ جھوٹ۔

چونکہ میں اسے ایک مکمل افسانوی کہانی بنانا چاہتا تھا، اس لیے میں نے ان خامیوں کو خود ہی پورا کیا۔ میں نے کہانی کو ایک مسلسل انداز میں بیان کرنے کی کوشش کی اور کہیں کہیں حقیقت سے بھی۔ لیکن میں نے اس کی کہانی کے اہم حصے اور پس منظر وہی رکھا جیسا اس نے بتایا تھا۔

کیونکہ وہ حال ہی میں نیند کی بیماری کے ایک اور حملے سے صحت یاب ہوا تھا، میں نے کہانی کچھ اس طرح شروع کی جیسے کسی راہ گیر نے ریگستان میں اسے سویا ہوا پایا ہو۔ یہ ایک ایسی کہانی تھی جو خود بخود لکھی جا رہی تھی۔ الفاظ جیسے خود ہی میرے ٹائپ رائٹر پر بہتے جا رہے تھے۔ لیکن میں اسے صرف ایک افسانہ سمجھ کر لکھ رہا تھا اور ایسا ہی سوچتا رہا۔

جو کچھ اس نے مجھے بتایا، میں نے وہ سب کہانی میں شامل نہیں کیا۔ کچھ تفصیلات ذاتی نوعیت کی تھیں، جو شائع کرنا مناسب نہیں تھا۔ کچھ باتیں قبائلی روایات، مخصوص ٹھکانوں اور ثقافتی معلومات کے بارے میں تھیں، جنہیں میں نے جان بوجھ کر چھوڑ دیا۔ چونکہ میں پوری کہانی کو محض فرضی سمجھ رہا تھا، اس لیے میں نے زیادہ مستند معلومات شامل کرنے سے گریز کیا اور صرف وہی لکھا جو کہانی کے لیے ضروری تھا۔

پھر، جب کہانی مکمل ہو چکی تھی اور میں نے اسے ڈاک میں بھیج دیا، اور جب میں اپنے ہیڈکوارٹر واپس آیا، تو مجھے کچھ کتابیں ملیں جن میں کہانی میں ذکر کردہ مقامات اور قبائل کے بارے میں معلومات تھیں۔

میرے لیے یہ حیران کن تھا کہ جو کچھ بھی بوڑھے کان کن نے مجھے بتایا تھا، وہ سب حقیقت پر مبنی نکلا۔ میں اس نتیجے پر پہنچا کہ اس کی کہانی کم از کم کسی نہ کسی حد تک سچائی پر مبنی ضرور تھی۔

اور یوں، میں "بارش کا اسرار" کو اپنی زندگی کی سب سے عجیب کہانی سمجھتا ہوں جس کا مجھے کبھی حصہ بننے کا موقع ملا۔

کہیں نہ کہیں کیلیفورنیا کے ریگستان میں ایک بوڑھا کان کن آج بھی چھپا بیٹھا ہے—بارش سے بچتا ہوا، سونے کی تلاش میں مگن، اور اپنی کھوئی ہوئی یادوں کو سینے سے لگائے ہوئے۔ اس کی آنکھوں میں جو جھریاں ہیں، وہ 'وہ مناظر دیکھ چکی ہیں جو بہت کم لوگ دیکھ پاتے ہیں۔ اس کی زندگی ایک ایسی المیہ کہانی ہے جو اتنی عجیب اور ناقابل یقین ہے کہ یقین کرنا مشکل ہوتا ہے۔

لیکن اس کے بارے میں ایک بات ضرور کہی جا سکتی ہے: "وہ جی چکا ہے"!

باب ۱
موجوں کے درمیان

نہیں، نہیں—اور کافی نہیں چاہیے۔ شکریہ۔

تم نے مجھے جگایا تھا، ہاں؟ خیر، اتنا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہاری مہربانی سے مجھے جاگنے کا موقع ملا۔ آج کون سا دن ہے؟

جمعرات؟ تو میں دو دن تک سویا رہا—اوہ، واقعی؟ پھر تو نو دن ہو گئے۔ ہاں، اب یہ بات زیادہ ٹھیک لگتی ہے۔

یہ سب بارش کی وجہ سے ہوا، سمجھ رہے ہو؟ میں اپنی خیمہ گاہ تک واپس جانے کی کوشش کر رہا تھا، لیکن طوفان اچانک آ گیا۔ بارش میں بھیگی ہریالی کی وہ مخصوص خوشبو—یہی مسئلہ ہے۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ یہ خود بخود نیند میں چلے جاتا ہے (آٹو-ہپناسس)۔ وہ غلط کہتے ہیں۔ مگامبا نے پہلے ہی مجھے بتا دیا تھا کہ جب بھی مجھے جنگل کی وہ خاص خوشبو آئے گی، میری حالت ایسی ہو جائے گی۔ یہ نیند کی بیماری میرے جسم میں گہرائی تک سرایت کر چکی ہے۔

اسی لیے میں ریگستان میں آ گیا۔ یہاں سال میں ایک یا دو بار سے زیادہ بارش نہیں ہوتی۔ مگر جب بارش ہوتی ہے، تو جنگل کی وہ مہک واپس آ جاتی ہے، اور نیند کی بیماری مجھے دوبارہ پکڑ لیتی ہے۔

عجیب بات یہ ہے کہ لمبی نیند کے بعد میری یادداشت واپس آنے لگتی ہے۔ وہ نشہ آور روٹی—کِنگ-کی، یہ اس کا نام تھا—لیکن یہ زبان کبھی لکھی نہیں گئی۔ کچھ ایسی تھی جیسے بندروں کی جدید زبان۔

یہاں بہت گرمی ہے۔ آؤ، اس پام کے درخت کے سائے میں بیٹھو۔ ہاں، اب بہتر ہے۔

کبھی سمندر کا سفر کیا ہے؟ نہیں؟ تو پھر تمہیں میری باتیں سمجھنے میں مشکل ہوگی۔

یہ سب افریقہ کے ساحل پر ہوا۔ افریقہ کے ساحل پر کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ طوفانوں کے بعد، سہارا کے ریگزاروں کی مٹی سمندر میں اڑتی ہے اور جہاز کی رسّیوں پر سفید تہہ جما دیتی ہے۔ ہاں، صاحب، تین سو میل سمندر میں اندر تک میں نے یہ منظر دیکھا ہے۔ اور اگر ہوا کا رخ درست ہو، تو سو میل دور سے بھی جنگلوں کی سڑی ہوئی بدبو آنا شروع ہو جاتی ہے۔

وہ طوفان بہت خوفناک تھا۔ ایسے طوفان روز نہیں آتے۔ ہم نے جہاز کی عرشے پر رکھی لکڑیوں کا بوجھ سمندر میں پھینکنے کی کوشش کی، مگر زنجیریں میں پھنس گئیں۔ ڈچ ملاح مستولوں پر چڑھ کر دعائیں پڑھنے لگے—وہ کمزور دل لوگ تھے۔ مگر آئرش ملاح ڈٹا رہا۔ وہ شیطانی حد تک گالیاں دے رہا تھا۔

اس نے کلہاڑی اٹھائی اور کام پر لگ گیا۔ عرشے پر رکھی لکڑیوں کا بوجھ ایک طرف جھک گیا تھا، اور جہاز بھی ایک طرف جھکنے لگا۔ ڈچ لوگ مستولوں پر دعائیں کر رہے تھے، اور آئرش ملاح نیچے عرشے پر کھڑا گالیاں دے رہا تھا۔ ایک بڑی لہر نے اسے جہاز سے بہا دیا، پھر ایک اور لہر نے اسے واپس جہاز پر پھینک دیا۔ میں نے یہ سب اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ مگر وہ ہمت نہیں ہارا—بلکہ اور زیادہ گالیاں دینے لگا۔ اور آخر کار، اس نے زنجیریں کھول دیں۔

عرشے کا بوجھ سمندر میں جا گرا، اور جہاز سیدھا ہو گیا۔

لیکن موسم مزید بگڑتا ہی گیا۔ آسمان طوفانی ہوا کے گھومتے بادلوں میں بدل چکا تھا، اور سمندر کی لہریں جہاز پر یوں چڑھ دوڑتی تھیں کہ ابھی ایک لہر کا پانی نکالنے کی کوشش کرتے کہ دوسری لہر آکر ٹکرا جاتی۔

جہاز کا رَڈر (ہک) بھی ٹوٹ گیا تھا۔ مجھے لگا کہ سب کچھ ختم ہو گیا، لیکن جہاز پھر بھی بچ گیا۔ ہم ہوا کے زور سے ساحل کے قریب پہنچ گئے۔ جب طوفان تھما، تو ہم نے ساحل کو دیکھا۔ آسمان کے پس منظر میں کھجور کے درختوں کی ایک قطار نظر آئی—— بہت اونچے درخت تھے——اور ان کے نیچے سبزے کا ایک گھنا جنگل تھا، جو سڑ رہا تھا اور بدبو چھوڑ رہا تھا، جیسے بوسیدہ لکڑی۔

جہاز کا کپتان بہت ظالم تھا۔ وہ واقعی ایک جہنم زدہ انسان تھا، اس میں کوئی شک نہیں کہ مجھے زبردستی اغوا کر کے اس جہاز پر بٹھایا گیا تھا، اور میں واپس جانا چاہتا تھا۔ میرے پاس تیس پاؤنڈ تھے، اور جب شراب کا نشہ میرے دماغ پر چھایا تو مجھے حقیقت کا ادراک ہوا، مگر تب تک بہت دیر ہو چکی تھی۔ آخری چیز جو مجھے یاد ہے وہ ایک دلال کا شیطانی مسکراہٹ والا چہرہ تھا، جو نیلی دھند میں سے مجھے دیکھ رہا تھا۔

کھانے کا حال بہت خراب تھا——سڑا ہوا۔ اور جہاز کا بوڑھا کپتان... وہ ہوش میں ہوتا تو بھی شیطان تھا، اور نشے میں ہوتا تو اور بھی بدتر ہو جاتا۔ آئرش ملاح ہمیشہ گالیاں بکتا اور کام کرتا رہتا——گالیاں اور مشقت، یہی اس کی زندگی تھی۔ ان دونوں کے بیچ ہم جہاز کے باقی لوگ بالکل بھیڑ بکریوں کی طرح چلائے جا رہے تھے۔

چاند آدھا روشن تھا۔ طوفان کے بعد سمندری ہوا کے ساتھ لہریں بہتی جا رہی تھیں۔ سمندر پر جھاگ نظر نہیں آ رہی تھی، بس ہوا پانی کو تہہ در تہہ دھکیلتی جا رہی تھی، یہاں تک کہ ساحل پر پہنچ کر موجیں چودہ فٹ بلند ہو کر ٹوٹنے سے پہلے گولائی میں مڑتی اور کنارے کی طرف دوڑتی تھیں۔

مگر جہاز کے عرشے سے دیکھیں، تو یہ لہریں زیادہ خطرناک نہیں لگتیں—کم از کم آدھے چاند کی روشنی میں تو نہیں۔ ہم لوگ کا رَڈر (جہاز کا ہک) درست کرنے میں مصروف تھے، اور ایک بیڑا پانی میں لٹک رہا تھا۔ میں نگرانی پر تھا، اور جہاز کا بوڑھا کپتان نشے میں بدمست—بری طرح مدہوش۔

مجھے نہیں معلوم یہ خیال میرے دماغ میں کب آیا، لیکن ایسا لگتا ہے کہ وہ ہمیشہ سے کہیں چھپ کر بیٹھا تھا۔ جیسے ہی موقع ملا، وہ اچانک سامنے آگیا۔

میں رسی کے نصف راستے تک اُتر چکا تھا، اس سے پہلے کہ مجھے پوری طرح سمجھ آتا کہ میں کیا کر رہا ہوں۔ میرے ننگے پیر بیڑے پر لگے، اور میرا ملاحی چاقو رسی پر چلنے لگا، اس سے پہلے کہ میں کچھ بھی سوچ پاتا۔

لیکن میں نے ساحل تک پہنچنے کی سوچی—سمجھی تدبیر اختیار کرلی تھی—موجوں پر بہتے ہوئے۔ جیسے ہی رسی کٹی، میرے پاس ایک موقع تھا۔ بوڑھا کپتان نشے میں چور جہاز کی ریلنگ پر کھڑا موسم کا جائزہ لے رہا تھا—اتنا مدہوش کہ اسے یہ بھی معلوم نہ تھا کہ وہ کیا دیکھ رہا تھا، مگر عادت کے مطابق اپنی دھندلی آنکھیں آسمان پر جمائے ہوئے تھا۔

اگر اس نے نیچے دیکھا ہوتا، تو وہ مجھے دیکھ لیتا، چاہے وہ نشے میں تھا۔ وہ صرف اس وقت اپنے ہوش میں آتا، اگر وہ مجھے پکڑ لیتا، تو میں تیار تھا کہ وہ میری کھال اُتار کر لے جائے۔

میں اس سے دور بہتا رہا۔ چاند جہاز کی دوسری طرف تھا، جس کی وجہ سے جہاز کا سیاہ سایہ پانی پر پھیل گیا تھا، ایک گہرا دھبہ جو سمندر کی ہموار سطح پر ہل رہا تھا۔ پھر میں اس سائے سے نکل کر سنہری پانی میں آگیا۔ چاند جہاز کے اوپر سے جھانک رہا تھا—اور پھر شارک حرکت میں آئیں۔

میں نے سنا تھا کہ شارک اس وقت حملہ نہیں کرتیں جب انسان حرکت کر رہا ہو۔ شاید یہ سچ ہو۔ میں مسلسل حرکت کرتا رہا، ہاتھ اور پیر چلتے رہے۔ بیڑا پانی سے بمشکل ایک یا دو انچ اوپر تھا، اور یہ بہت تنگ تھا۔ شارک سائے کی طرح پانی میں سرسرا رہی تھیں۔ مجھے خوف تھا کہ کہیں وہ میرا ہاتھ یا پیر پکڑ کر نیچے نہ گھسیٹ لیں، مگر ایسا نہیں ہوا۔ میں جسم کے باقی حصے کو پانی سے باہر رکھ سکتا تھا، مگر ہاتھ اور پیر کو ہلانا ضروری تھا تاکہ ساحل تک پہنچ سکوں، اس سے پہلے کہ ہوا اور مد و جزر کا رخ بدل جائے۔ میں کسی بھی حالت میں اس سمندر میں نہیں بھٹکنا چاہتا تھا—نہ بغیر بادبان کے، نہ کھانے پینے کے—صرف شارکوں کے درمیان۔

جہاز سے وہ لہریں بے ضرر اور سست لگتی تھیں، مگر جب میں قریب آیا، تو وہ بہت بڑی اور خوفناک لگیں۔ وہ اتنی بلند ہوتی کہ زمین کا کوئی نشان، حتیٰ کہ درختوں کی چوٹیاں تک غائب ہو جاتیں۔ جب وہ ٹوٹنے کے قریب پہنچتیں، تو ان کی پھوار آسمان تک پہنچ جاتی۔ پھر وہ پوری شدت سے زمین پر آ گرتی۔

لیکن اب میرے پاس واپسی کا کوئی راستہ نہیں تھا۔ شارک، ہوا اور مد و جزر سب میرے خلاف تھے—اور بوڑھا کپتان مجھے زندہ نہیں چھوڑتا۔

میں دو بڑی لہریں پار کر گیا، اور پھر تیسری لہر میرے پیچھے آ کر زور سے لگی۔ بیڑا، میں—اور شاید شارک بھی—سب کچھ آپس میں گڈمڈ ہو گیا۔ میرے پاؤں ریت سے ٹکرائے، مگر نہیں ٹھہر سکے۔

طاقتور پانی کا بہاؤ میرے نیچے سے ریت کھود رہا تھا۔ میں اپنے پیروں کے نیچے سے ریت کو بہتا ہوا محسوس کر سکتا تھا، اور پھر میں پیچھے کی طرف کھنچنے اور نیچے گرنے لگا۔

پانی کے بہاؤ نے مجھے ایک اور لہر کے نیچے کھینچ لیا، کوئی چیز میری پیٹھ سے ٹکرا گئی، اور پھر کئی ٹن پانی مجھ پر آ گرا۔ اس بار میں سمندر کی تہہ میں تھا، ریت اور پانی کے ساتھ لڑھکتا ہوا، جیسے میرے اندر پانی اور ریت انڈیل دی گئی ہو۔ مجھے لگا کہ یہ اختتام ہے، مگر پھر طوفانی ہوا کے جھکڑوں میں ایک لمحہ کی خاموشی آئی، اور دو چھوٹی لہریں مجھے ساحل پر لے آئیں۔

میں زندگی اور موت کے درمیان تھا۔ پانی نے مجھے نیم بے ہوش کر دیا تھا، اور مسلسل مار کھانے سے میرا جسم دکھ رہا تھا۔ میں لڑکھڑاتا ہوا ریت کے کنارے سے جنگل کی طرف بڑھا۔

کچھ فاصلے پر ایک غار تھا، اور میں وہاں جا کر گر پڑا۔ میرے جسم سے پانی اس طرح بہ رہا تھا جیسے بھیگے ہوئے اسفنج سے رس رہا ہو۔ میرے پھیپھڑے، معدہ، اور کان سب پانی سے بھرے ہوئے تھے۔ میں ایک لکڑی کے اوپر جھک کر پانی نکالنے کی کوشش کر رہا تھا، لیکن اتنا کمزور تھا کہ ہل بھی نہ سکا۔ میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔

جب مجھے ہوش آیا، تو سورج نکلنے کو تھا، اور دھندلی شکلیں میرے ارد گرد گھوم رہی تھیں۔ مجھے لگا یہ سیاہ فرشتے ہیں جو مجھے پکڑنے والے ہیں۔ ان سے ایک باسی، سڑی ہوئی بدبو آ رہی تھی، اور وہ میرے ارد گرد آ کر بیٹھ گئے تھے۔

پھر میں نے اپنی جلد پر خون بہتے ہوئے محسوس کیا۔ روشنی کچھ اور بڑھ گئی، اور میں نے دیکھا کہ میں ایک چمگادڑوں کے غار میں تھا، اور وہ مجھ پر حملہ کر رہی تھیں۔ انہوں نے مجھے دیکھ لیا تھا اور جھنڈ کی صورت میں میرے جسم پر بیٹھ کر خون چوسنے لگی تھیں۔

میں نے انہیں ہٹانے کی کوشش کی، مگر یہ ایسا تھا جیسے دھند سے لڑ رہا ہوں۔ کبھی کبھار میں کسی چمگادڑ کو مارنے میں کامیاب ہو جاتا، مگر وہ دور جا کر دوبارہ واپس آ جاتی۔ وہ ہمیشہ اپنی جگہ بدلتی رہیں اور خون چوسنے کے لیے نئی جگہ تلاش کرتی رہیں۔

آخر کار، میں غار سے گھسٹتے ہوئے باہر نکل آیا۔ وہ کچھ دور تک میرا پیچھا کرتی رہیں، مگر جیسے ہی میں روشنی میں آیا، وہ واپس غار کی طرف لوٹ گئیں۔ گرم علاقوں میں سورج جلدی نکل آتا ہے، اور روشنی ان کی آنکھوں کے لیے تکلیف دہ تھی۔

میں ریت پر لڑھک گیا اور بے ہوش ہو گیا۔

جب میں جاگا، تو میں نے قدموں کی آوازیں سنیں۔ ایسا لگا جیسے کوئی فوج آ رہی ہو۔ قدموں کی آوازیں ایک خاص ترتیب میں، سست مگر زور سے گونج رہی تھیں۔ ان کی "بوم، بوم، بوم" سن کر میری ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی دوڑ گئی۔

میں گھسٹ کر ریت میں مزید اندر سرک گیا، جہاں جھاڑ جھنکار کا سایہ تھا۔ پھر میں نے دیکھا — ننگے مرد اور عورتیں ساحل پر آ گئے تھے۔

میں انہیں دیکھتا رہا۔

وہ چاکلیٹی رنگ کے تھے، اور ان کی زبان عجیب اور تیز تھی۔ بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ ان کے کچھ الفاظ فانٹی زبان سے تھے، اور کچھ بندروں کی بولی کے ایک جدید ورژن سے۔ فانٹی زبان کبھی لکھی نہیں گئی۔

یہ تشی (Tshi) زبانوں میں سے ایک ہے۔ آشانتی اور فانٹی قبائل، اور ان جیسے کچھ اور قبائل، سب اسی زبان کی مختلف شاخیں بولتے ہیں۔ مگر یہ لوگ آدھی فانٹی اور آدھی بندر نما بولی بول رہے تھے۔

ان کے درمیان ایک عجیب بندر نما انسان بھی تھا۔ وہ بہت عجیب شخص تھا۔ اس کے پورے جسم پر کھردرے بال تھے، اور اس کی ایک چھوٹی سی دُم بھی تھی۔ اس

کے پیر کے انگوٹھے عام انسانوں جیسے نہیں تھے؛ وہ اس طرح مڑے ہوئے تھے جیسے کسی ہاتھ کا انگوٹھا ہو۔

میں نے اس وقت اس کے پیروں پر دھیان نہیں دیا۔ یہ بات مجھے بعد میں پتہ چلی، جب وہ ایک درخت کی شاخ پر بیٹھا مجھ پر زہر والا تیر چلانے والا تھا۔ مجھے ہر لمحہ ایسا لگ رہا تھا کہ یہ میری زندگی کا آخری وقت ہے، اور پھر اچانک میری نظر اس کے پیروں پر پڑی، جب اس کے "پیر کے انگوٹھے" شاخ کے گرد لپٹے ہوئے تھے۔ عجیب بات ہے کہ جب انسان موت کے قریب ہوتا ہے، تو وہ چھوٹی چھوٹی باتوں کو اتنی باریکی سے دیکھنے لگتا ہے۔

خیر، یہ قبیلہ ساحل پر آیا اور پانی میں اتر گیا—مرد، عورتیں، اور بچے سب۔ انہوں نے اپنے جسم کو کمر تک پانی سے دھویا، جیسے یہ کوئی خاص رسم ہو، جیسے کسی مذہبی عمل کا حصہ ہو۔ باقی جسم کو وہ پانی میں ڈوبنے نہیں دیتے تھے۔ پھر وہ باہر نکلے اور کسی تیل سے اپنے بازوؤں، سینے اور چہروں پر مالش کرنے لگے۔

باب ۲
زندگی یا موت

آخر کار، سب وہاں سے چلے گئے—صرف ایک عورت اور ایک بچہ رہ گئے۔ عورت پانی میں کچھ تلاش کر رہی تھی—شاید مچھلی۔ بچہ قریب ہی ایک پتھر پر بیٹھا تھا، تقریباً آٹھ فٹ کے فاصلے پر۔ وہ ایک چھوٹا بچہ تھا، اس کا پیٹ باہر نکلا ہوا تھا، اور اس کی شکل بڑی عجیب سی تھی۔ میں نے ایک نظر بچے پر ڈالی، پھر عورت پر۔

میں بیمار تھا، بھوکا تھا، اور چمگادڑوں کے کاٹے کی وجہ سے خون بہ رہا تھا۔ جنگل کی بو میرے پھیپھڑوں میں بس چکی تھی، اور مجھے یہ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ میں جنگل کی بو سونگھ رہا ہوں یا پھر جنگل خود میرے اندر بس چکا ہے۔ یہ ایک عجیب تجربہ ہے، اور جب تک آپ خود اس سے نہ گزریں، آپ اسے سمجھ نہیں سکتے۔

خیر، مجھے لگا کہ اب یا تو سب کچھ ملے گا، یا کچھ نہیں۔ عورت مجھے مار نہیں سکتی تھی، اور نہ ہی بچہ۔ اور مجھے کسی نہ کسی طرح اپنے وجود کا احساس دلانا تھا تاکہ مجھے کچھ کھانے کو ملے۔

میں نے خود کو ریت سے نکالا اور سیدھا کھڑا ہو گیا۔

"ہیلو!" میں نے کہا۔

بچہ اپنی ایڑیوں پر بیٹھا تھا۔ وہ اچھلا نہیں—بس ایک جھٹکے سے ہوا میں اُڑ کر اپنی ماں کی پیٹھ پر جا بیٹھا۔ اس کے ہاتھ اس کی ماں کے کندھوں سے جڑ گئے، اور اس کا سر اس کی ماں کی جلد سے لگا تھا۔ اس کی آنکھیں مجھ پر جمی ہوئی تھیں، لیکن اس کا سر ایک انچ بھی نہ ہلا۔

ماں نے تین لمبی چھلانگیں لگائیں اور سیدھا درخت کی ایک شاخ پر جا کر لٹک گئی۔ جنگل کا سبزہ اتنا گھنا تھا کہ وہ فوراً میری نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ درختوں میں بندروں کی تیز اور بے معنی آوازیں سنائی دینے لگیں، اور پھر میں نے عورت کی چیختی آواز سنی جو بندروں کو جواب دے رہی تھی۔ میں ان کی سمت کا اندازہ بندروں کی آوازوں سے لگا سکتا تھا۔

نہیں، مجھے بندروں کی زبان کے الفاظ یاد نہیں۔ میں کبھی بندروں سے بات نہیں کر سکا۔ مگر یہ لوگ کر سکتے تھے۔ میں تمہیں اس بارے میں بتاؤں گا۔ میں نیند کی بیماری اور ان یادوں کے بارے میں بات کر رہا ہوں جو مجھے ہر بار نیند سے جاگنے کے بعد واپس آتی ہیں۔

شاید یہ سب خواب ہو، مگر شاید نہ ہو۔ اگر یہ خواب ہیں، تو جب میں کیپ کوسٹ پہنچا تھا، مجھے کیوں یاد نہیں آ رہا تھا کہ میں کہاں تھا؟ وہ مجھے وہاں اسٹریچر پر لائے تھے، اور کوئی نہیں جانتا تھا کہ وہ مجھے کتنی دور سے لائے تھے۔ وہ لوگ مجھے آدھی رات کو چھوڑ کر چلے گئے، مگر اگلی صبح زمین پر موجود نشانات سب کے لیے حیرانی کا باعث بن گئے—وہ نشان جو وہاں موجود کسی انسان نے پہلے کبھی نہیں دیکھے تھے۔

افریقہ میں بہت سی عجیب چیزیں ہیں، اور یاد رکھو، یہ سب اس وقت کی بات ہے جب میں جوان تھا۔ میں ایک طاقتور اور بے خوف نوجوان تھا۔ میں کچھ بھی کرنے کے لیے تیار تھا—چاہے مغربی افریقہ کے ساحلوں پر بیڑے پر سوار ہو کر پہنچنا ہو، یا فانٹی جنگجوؤں کا سامنا کرنا ہو—مگر ان باتوں کی تفصیل بعد میں دوں گا۔

خیر، عورت وہاں سے بھاگ گئی، اور پھر بندر آ گئے۔ وہ درختوں پر ادھر ادھر چھلانگیں مارنے لگے اور اپنی زبان میں مجھ پر چلّانے لگے۔ میں چاہتا تھا کہ میں بھی ان

کی طرح ان سے بات کر سکوں، مگر بندروں کی زبان زیادہ تر آوازوں اور اشاروں پر مشتمل ہوتی ہے۔

پھر چیونٹیاں بھی وہاں تھیں — بڑی، لمبی، اور بالوں والی چیونٹیاں جو تقریباً دو انچ تک لمبی ہوتی تھیں۔ یہ چیونٹیاں لکڑیوں سے گھر بناتی تھیں جو تیس فٹ تک بلند ہوتے تھے۔ یہ چیونٹیاں سونے کی کان کی نگرانی کرتی تھیں، اور وہاں صرف دو لوگ جا سکتے تھے — ایک کِک-کِک، جو انہیں کھلاتی تھی، اور دوسرا سنار جو سونے کا کام کرتا تھا۔

سنار ایک غلام تھا، جو غلام بردار جہاز کے ذریعے ساحل پر آیا تھا۔ باقی لوگ بخار سے مر گئے تھے، لیکن مقامی لوگوں نے سنار کو ایک خاص دوا دی تھی جس نے اسے بچا لیا۔ وہ شاید میری مدد بھی کر سکتے تھے، مگر بندر نما انسان میرا دشمن بن چکا تھا، وہ کِک-کِک کو اپنے لیے رکھنا چاہتا تھا۔

آخر کار، میں نے دوبارہ قدموں کی آوازیں سنیں اور قبیلے کے جنگجو آ گئے۔ ان کے پاس لمبے نیزے اور چھوٹے تیر کمان تھے۔ تیر بہت پتلے تھے، جیسے پنسل، اور دیکھنے میں اتنے خطرناک نہیں لگتے تھے، مگر ان کی نوک پر ایک عجیب سی چمک تھی۔

بعد میں مجھے پتہ چلا کہ وہ لوگ تیر کی نوک پر زہر لگاتے ہیں اور پھر اس زہر کو لکڑی میں جذب کرنے کے لیے پکاتے ہیں۔ ایک معمولی سی خراش بھی کسی انسان یا جانور کو مار ڈالتی ہے، مگر حیرت کی بات یہ تھی کہ زہر صرف خون میں اثر کرتا تھا، گوشت پر نہیں۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ شکار کیے گئے جانور یا انسان کا گوشت کھایا جا سکتا تھا، اور وہ دونوں کو کھاتے تھے۔

مجھے سمجھ آ گیا کہ مجھے کچھ کہنا پڑے گا۔ تمام مرد سنجیدہ اور عزت دار نظر آ رہے تھے — صرف بندر نما انسان کے علاوہ، جو دائرے کے باہر اچھل کود کر رہا تھا۔ وہ

دو پیروں پر سیدھا نہیں چل سکتا تھا، اور اکثر توازن قائم کرنے کے لیے گھٹنوں کے پیچھے ہاتھ رکھتا تھا۔ وہ زمین پر تیزی سے پھسل سکتا تھا، اور اس کے بازو بہت لمبے تھے، جن پر گھنے بال تھے۔ اس کی ہتھیلیوں کے اندرونی حصے بہت موٹے، کالے اور جھریوں والے تھے۔

آخر کار، میں نے تقریر شروع کی۔

میں نے ان سے کہا کہ میں بہت مضبوط ہوں، اور چونکہ میں دُبلا پتلا ہوں اور چمگادڑوں کے کاٹنے سے شاید زہر آلود ہو چکا ہوں، اس لیے میں انہیں مشورہ دیتا ہوں کہ مجھے پکانے کی غلطی نہ کریں۔ میں نے بتایا کہ میں ان کا دشمن نہیں ہوں، بلکہ اس بڑے جہاز سے بچ کر آیا ہوں جو ساحل کے قریب کھڑا تھا۔

مجھے لگا وہ میری بات سمجھ گئے ہیں کیونکہ کچھ لوگ جہاز کی طرف دیکھ رہے تھے۔ لیکن بعد میں مجھے پتہ چلا کہ وہ میری بات نہیں سمجھ سکے۔ انہوں نے جہاز کو دیکھا، مجھے دیکھا، اور میرے کپڑوں پر لگے ہوئے خشک سمندری پانی کو دیکھ کر خود ہی کہانی کا اندازہ لگا لیا تھا۔

جب میں نے اپنی بات ختم کی، تو میں نے ان سے تالیاں بجانے کی امید نہیں کی تھی، کیونکہ ان کے ہاتھ میں نیزے اور تیر کمان تھے۔ لیکن میں نے سوچا شاید وہ مسکرا دیں گے۔

وہ سب ایک دائرے میں کھڑے تھے — ننگے بدن، سنجیدہ، اور پراسرار انداز میں۔ ان کے دونوں گالوں پر تین تین زخموں کے نشان تھے، جو انہیں خوفناک شکل دے رہے تھے۔

پھر بندر نما انسان نے ایک لمبی چھلانگ لگائی اور درختوں میں جا پہنچا۔ بندر قریب آ کر اپنی خاص زبان میں چیخنے لگے، اور وہ بھی ان کے ساتھ آوازیں نکالنے لگا۔ مجھے

ایسا لگا جیسے وہ بندروں کو میرے بارے میں بتا رہا ہو، مگر چونکہ میں کبھی بندروں کی زبان نہیں سیکھ پایا، اس لیے میں یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتا۔

اسی دوران، جنگل سے اچانک ایک لڑکی کی آواز آئی—اور وہ انگریزی بول رہی تھی۔

"خاموش رہو، میں اپنے والد سے بات کروں گی،" اس نے کہا۔

تم سوچ سکتے ہو کہ میں نے کتنی حیرانی محسوس کی ہوگی—گہرے جنگل میں اچانک انگریزی بولتی ہوئی ایک لڑکی کی آواز سن کر! مگر مجھے فوراً پتہ چل گیا کہ وہ گوری لڑکی نہیں تھی۔ اس کی آواز میں ایک خاص لہجہ تھا، اور اس کے الفاظ ایسے تھے جیسے وہ ہونٹوں سے نرمی سے بول رہی ہو۔

پھر ایک لمحے کے لیے جنگل کی طرف سے کچھ اور آوازیں سنائی دیں۔

پھر مکمل خاموشی چھا گئی، اور کچھ دیر بعد وہ لڑکی پھر بولی۔

"وہ سنار کو بلانے گئے ہیں۔ وہ تم سے بات کرے گا۔"

مجھے نہیں معلوم تھا کہ وہ لوگ کون تھے اور سنار کون ہے۔ میں نے جنگل کی طرف دیکھنے کی کوشش کی، مگر مجھے صرف درختوں کے تنے، پتے اور بیلوں کی جھاڑیاں نظر آئیں۔ ایک ہلکی نیلی دھند ہر طرف پھیل چکی تھی، اور آسمان تک فضا سفید دکھائی دے رہی تھی—بہت اونچی اور صحرا کی گرد سے بھری ہوئی۔ لیکن نیچے زمین کے قریب جنگل کی مخصوص بو پھیل رہی تھی۔

میرے ارد گرد وہ دائرہ بدستور موجود تھا—سب ننگے بدن، خاموش، اور ایک بھی شخص نے حرکت نہ کی۔

میں سوچ رہا تھا کہ یہ سنار کون ہوگا؟ اور یہ لڑکی کون تھی؟

پھر میں نے پیچھے قدموں کی آواز سنی، اور جھاڑیاں ایک طرف ہو گئیں۔ مجھے کسی چیز کے جلنے کی بو آئی، یہ تمبا کو نہیں تھا، لیکن اس میں تمبا کو جیسی خوشبو تھی۔

ایک شخص دائرے میں آیا، اور وہ حقہ پی رہا تھا۔

"کیسے ہو؟" اس نے کہا اور ہاتھ بڑھایا۔

وہ ایک گورا آدمی تھا—یا شاید آدھا گورا۔ اس نے عجیب سے کپڑے پہن رکھے تھے، جو جانوروں کی کھال سے بنے ہوئے تھے، مگر بہت عجیب انداز میں تیار کیے گئے تھے۔ اس نے کھال سے بنی ہوئی ایک ٹوپی بھی پہنی تھی، جس کا کنارہ سبز کھال سے تھا، اور بال صاف کر کے اسے بنایا گیا تھا۔

وہ مٹی کے حقے سے دھواں نکال رہا تھا، اور اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی خاموشی تھی—ایسا لگتا تھا جیسے وہ بے جذبات ہو، جیسے وہ صرف ایک انسان نہیں، بلکہ ایک مشین ہو۔

میں نے اس سے ہاتھ ملایا۔

"یہ مجھے کھا جائیں گے؟" میں نے پوچھا۔

اس نے کچھ دیر تک خاموشی سے حقہ پیا، پھر پائپ منہ سے نکال کر سر ہلایا اور کہا، "ہاں، بالکل"!

اس کا جواب میرے لیے حوصلہ افزا نہیں تھا۔

اسی دوران دور جنگل سے لڑکی کی آواز آئی،

"حوصلہ رکھو، میں اپنے والد سے بات کروں گی۔"

لگ رہا تھا کہ وہ کہیں قریب کھڑی ہو، مگر میں اسے دیکھ نہیں پا رہا تھا۔

میں نے پھر حقہ پینے والے آدمی سے بات کی اور اسے اپنی کہانی سنائی۔ اس نے میری بات دائرے میں بیٹھے مردوں کو بتائی، مگر وہ سب چپ رہے۔

آخر کار، ایک بوڑھا شخص زیرِ لب بڑبڑایا۔ جیسے ہی اس نے آواز نکالی، وہ سب اپنی ایڑیوں کے بل بیٹھ گئے اور مجھے گھورنے لگے۔

پھر جنگل میں کھڑی لڑکی نے دوبارہ اپنی زبان میں کچھ کہا۔ بوڑھا آدمی دھیان سے اس کی بات سنتا رہا، مگر باقی سب کچھ نہ سنے، بس مجھے گھور رہے تھے، اور ان سب کے چہرے ایک جیسے تھے۔

مجھے ایسا لگا کہ وہ میری شکل و صورت کو دیکھ کر متجسس نہیں تھے، بلکہ وہ میرے ذائقے میں دلچسپی لے رہے تھے۔

پھر سنار نے اپنے حقے میں مزید بھورے رنگ کے پتے ڈالے اور دھواں نکالا۔

"لڑکی نے تمہیں اپنا غلام بنانے کا دعویٰ کیا ہے،" اس نے کہا۔

"یہ لڑکی کون ہے؟" میں نے پوچھا۔

"کِک-کِک" اس نے جواب دیا۔

مجھے سمجھ نہیں آیا کہ وہ مجھے اس کا نام بتا رہا تھا یا خاموش رہنے کو کہہ رہا تھا۔

خیر، میں نے سوچا کہ غلام بننا 'کھانے سے بہتر ہے، اس لیے میں خاموش ہو گیا۔

پھر درختوں میں چھپے بندر نما انسان نے دوبارہ شور مچانا شروع کر دیا۔

قبیلے کے لوگوں نے اوپر نہیں دیکھا، مگر میں جانتا تھا کہ وہ اس کی بات سن رہے تھے۔ جب وہ خاموش ہوا، تو لڑکی نے دوبارہ کچھ کہا۔

پھر بندر نما انسان نے ایک اور بات کی، اور لڑکی نے پھر جواب دیا۔

حقے والا آدمی مسلسل دھواں نکال رہا تھا۔ اس کی آنکھیں تھکی تھکی اور جھریوں سے بھری ہوئی تھیں۔ وہ واقعی عجیب شخص تھا۔

آخر کار، وہی بوڑھا شخص جس نے پہلے بڑبڑاتے ہوئے سب کو بیٹھنے پر مجبور کیا تھا، ایک اور آواز نکالی اور سب کھڑے ہو گئے۔

"اب فیصلہ کن لمحہ ہے،" میں نے خود سے کہا۔ "اب یا تو میں غلام بنوں گا، یا کھانے کا حصہ۔"

بوڑھے آدمی نے مجھے غور سے دیکھا اور پلکیں جھپکائیں۔ پھر اس نے اپنے ہونٹ اندر کھینچ لیے، اور اس کا چہرہ جھریوں میں سمٹ گیا۔ اس کی آنکھوں میں پلکیں نہیں تھیں، لیکن وہ پھر بھی انہیں جھپکانے لگا، اور دوبار غرایا۔

پھر سب جنگل کی طرف چل پڑے۔ میں نے ان کے ننگے پاؤں کی آوازیں سخت زمین پر سنی۔ وہ ایک خاص راستے پر جا رہے تھے جو ننگے قدموں سے اتنا سخت ہو چکا تھا۔

بعد میں مجھے پتہ چلا کہ یہ راستہ سو سال سے زیادہ وقت سے استعمال ہو رہا تھا، اور بادشاہ نے حکم دیا تھا کہ ہر روز اس پر سفر کیا جائے تاکہ زمین سخت رہے۔

"شاید میں اب کھانے کے کام آجاؤں گا،" میں نے سوچا۔ مجھے لگا اگر میں غلام بن رہا ہوتا، تو سنار مجھے بتا دیتا، مگر وہ بھی باقی لوگوں کے ساتھ خاموشی سے چل پڑا تھا۔

بندر نما انسان ابھی بھی گروہ کے ساتھ بات کر رہا تھا، مگر وہ زمین پر نہیں چل رہا تھا، بلکہ درختوں کی شاخوں میں چھلانگ لگا کر ان کے سروں کے اوپر سے جا رہا تھا، اور مسلسل بولے جا رہا تھا۔

اس کی آواز خوشگوار نہیں تھی، ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ سب کو ڈانٹ رہا ہو، بالکل جیسے کوئی بندر کسی کو ناریل کھاتے دیکھ کر غصے میں شور مچاتا ہے۔

پھر بوڑھا سردار ایک مرتبہ غرایا، اور بندر نما انسان فوراً خاموش ہو گیا، جیسے کسی نے اس کے منہ پر تالا لگا دیا ہو۔

لیکن وہ بہت ناراض تھا، اور میں یہ جانتا تھا کیونکہ اس نے درختوں میں بجلی کی سی تیزی سے دو بندروں کا پیچھا کرنا شروع کر دیا۔ وہ انہیں تقریباً پکڑ ہی چکا تھا۔ درختوں

میں ہلچل مچ گئی، شاخیں ٹوٹنے لگیں اور آوازیں آنے لگیں، پھر وہ دھیمی ہو گئیں، اور آخر کار سب کچھ خاموش ہو گیا۔

میں نے ادھر اُدھر نظر دوڑائی۔

اب وہاں کوئی نہیں تھا۔

میں ساحل کے کنارے، جنگل کی سرحد پر اکیلا کھڑا تھا۔ ہر طرف سناٹا چھایا ہوا تھا۔

پھر اچانک جنگل کے پتوں کی سرسراہٹ سنائی دی—اور وہ باہر آئی۔

وہ گھاس کا اسکرٹ پہنے ہوئی تھی، اور اس کی آنکھیں بہت عجیب تھیں۔

کیا تم نے کبھی بندروں کی آنکھیں دیکھی ہیں؟ وہ گول ہوتی ہیں، ان کے کونے نہیں ہوتے اور ان کی سطح چمکدار اور نمی سے بھری ہوتی ہے، جیسے وہ کسی مائع سے بنی ہوں۔ اس کی آنکھیں بالکل ایسی ہی تھیں۔

باقی ہر لحاظ سے وہ عام قبیلے کی عورتوں جیسی تھی۔ اس کی جلد کالی نہیں، بلکہ سانولی تھی، اور بے حد نرم اور چمکدار—چاکلیٹ کے ریشمی ٹکڑے کی طرح۔

"میں کِک-کِک ہوں، پِک-پِک کی بیٹی اور سونے کی کان کی محافظ ہوں،" اس نے کہا۔ "میں نے سنار کی زبان سیکھ لی ہے۔ تم بھی وہی زبان بولتے ہو، اس لیے تم میرے غلام ہو۔"

"شکر ہے، کم از کم مجھے کھانے کے لیے نہیں بنایا گیا،" میں نے کہا۔

(یہ بات تب کی ہے جب ڈاکٹروں نے کیلوریز دریافت نہیں کی تھیں۔ لیکن اس وقت، میں خود کو کسی کمزور سی کیلوری جیسا بھی نہیں لگ رہا تھا، تو پھر طاقتور قبیلے کے جنگجو کے لیے خوراک بننے کی بات تو دور کی تھی)!

"تم میرے غلام رہو گے،" اس نے کہا۔ "لیکن اگر تم میرے والد کو جانوروں کی کھالیں بطور فدیہ دو گے، تو تم اپنی آزادی خرید سکتے ہو اور پھر تم جنگجو بن جاؤ گے۔"

"میں نے کبھی کسی عورت کا غلام نہیں بنایا،" میں نے جواب دیا۔ (میں ان لوگوں میں سے تھا جو ہمیشہ شادی کے بندھن سے بچتے رہے تھے!) "لیکن تمہارا غلام بننا، اُس جہاز کے بوڑھے کپتان کا غلام بننے سے کہیں بہتر ہے"!

اس میں کچھ جھجک بھی تھی، مگر ساتھ ہی فخر اور وقار بھی۔

"میں نے اپنے والد سے وعدہ کیا ہے کہ اگلے شکار میں اپنا حصہ دے کر میں تمہیں قبیلے سے خریدوں گی،" وہ بولی۔

"شکریہ،" میں نے جواب دیا کیونکہ مجھے لگا کہ کچھ کہنا چاہیے۔ لیکن میں یہ بھی سوچ رہا تھا کہ کیا ایک آزاد سفید فام آدمی واقعی اس عورت کا شکریہ ادا کرے گا جس نے اسے غلام بنا لیا؟

"چلو،" اس نے کہا اور مڑ کر چل دی۔

اب مجھے اس کو پیچھے سے دیکھنے کا موقع ملا۔ وہ لچکدار اور بہت پرکشش تھی۔ اس کی چال میں ایک خاص شان تھی، اور اس کے کندھوں کی حرکت سے ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ کسی شاہی خاندان کی فرد ہے اور اسے اس بات کا مکمل احساس بھی ہے۔

یہ عجیب بات ہے کہ دنیا کے کسی بھی کونے میں جاؤ، کسی بھی نسل کے لوگ ہوں، جب ان میں شاہی خون آتا ہے، تو ان میں وہ خاص وقار آ جاتا ہے۔ میں نے یہ ہر جگہ دیکھا ہے۔

میں اس کے پیچھے جنگل میں داخل ہو گیا۔ وہاں شاخوں کے نیچے سورج کی روشنی کم ہو گئی تھی، مگر سارا دن سبز روشنی سے بھرا ہوا لگ رہا تھا۔

آخر کار، ہم جنگل عبور کر کے ایک کھلی جگہ پر پہنچے۔ وہاں ایک بڑا میدان تھا جس کے ارد گرد جھونپڑیاں تھیں اور بیچ میں ایک بڑی آگ جل رہی تھی۔

قبیلے کے لوگ وہاں موجود تھے، اور دو دو یا تین تین کے گروپوں میں اپنی روزمرہ کی سرگرمیوں میں مصروف تھے، جیسے کچھ بھی نہ ہو رہا ہو۔

اب میں بھی اس قبیلے کا حصہ بن چکا تھا—کِک-کِک کا غلام۔

زیادہ تر عورتیں مجھے حیرت سے دیکھ رہی تھیں، اور جب میں بچوں کی طرف دیکھتا، تو وہ بھاگ جاتے۔ مگر بس یہی سب کچھ ہوا—اس سے زیادہ کچھ نہیں۔

مردوں نے مجھے مکمل طور پر نظرانداز کر دیا۔

باب ۳
سونے کے محافظ

لڑکی مجھے ایک جھونپڑی میں لے گئی۔ ایک کونے میں لکڑی کا ایک فریم تھا، جس پر جانوروں کی کھالیں لٹکی ہوئی تھیں۔ وہاں مختلف قسم کی کھالیں تھیں — کچھ مجھے پہچان میں آئیں، مگر زیادہ تر مجھے اجنبی لگیں۔

لڑکی نے چیخ جیسی آواز میں کچھ کہا، پھر ایک بوڑھی عورت آئی اور مجھے پھل دے کر دیے۔

میں بھی مقامی لوگوں کی طرح ایڑیوں کے بل بیٹھ کر پھل کھانے کی کوشش کرنے لگا۔ میرا پیٹ نمکین پانی اور ریت سے بھرا ہوا تھا، مگر پھل کا ذائقہ اچھا تھا۔ پھر انہوں نے مجھے آدھے ناریل کے خول میں ایک کریمی سی مائع چیز دی، جس میں بلبلے اٹھ رہے تھے۔ اس کا ذائقہ تھوڑا کھٹا تھا، مگر اس میں ایک خاص اثر تھا۔ اسے پینے کے دس منٹ بعد، میرے سر میں ایک زور کا جھٹکا لگا، جیسے کسی خچر کی لات لگ گئی ہو۔

"چلو،" لڑکی نے کہا اور مجھے کھلے میدان کی طرف لے گئی۔

میں اس کے پیچھے چل دیا۔ ہم ایک راستے پر جنگل سے گزرے، ایک جھیل کے کنارے سے ہوتے ہوئے ایک چھوٹے سے درّے میں پہنچے۔ یہاں درخت اور بھی گھنے ہو گئے تھے، سوائے درّے کی دیواروں کے، جہاں کچھ مٹی کے تودے گرے ہوئے تھے، اور ایک دو جگہوں پر چٹان بالکل کھلی ہوئی تھی۔ کچھ دیر بعد، ہر طرف صرف چٹان ہی چٹان تھی۔

اور پھر میں نے کچھ ایسا دیکھا کہ میری آنکھیں حیرت سے پھٹ گئیں۔ ایک چٹان کا کنارہ تھا جس میں کوارٹز کی ایک دراڑ تھی۔ اس دراڑ میں سونے کے چمکتے ذرات بھرے ہوئے تھے، اور درمیان میں یہ خالص سونا تھا۔ کوارٹز نرم تھا، اس کے ٹکڑے زمین پر بکھرے ہوئے تھے۔

یہاں کی جھاڑیاں صاف کی گئی تھیں، اور زمین سخت تھی۔ ایک آگ چٹان کے قریب جل رہی تھی، اور اس کے قریب کچھ مٹی کے مرتبان رکھے ہوئے تھے۔ ایک بڑا سا دھونکنی نما آلہ بھی تھا، جو موٹے چمڑے سے بنایا گیا تھا۔ یہ کافی بڑا تھا، مگر ساری ہوا ایک چھوٹے سے کھوکھلے لکڑی کے ٹکڑے سے باہر نکلتی تھی جو اس کے سامنے تھا۔

میں نے کوارٹز کا ایک ٹکڑا اٹھایا۔ پتھر میری انگلیوں میں ریزہ ریزہ ہو گیا، اور خالص سونا میری ہتھیلی میں آ گیا۔ سونے کے ذرات پتھر کے اندر نازک درخت کی طرح بکھرے ہوئے تھے۔ میں نے جو ٹکڑا مسلا تھا، اس میں کم از کم پچاس ڈالر کی قیمت کا سونا تھا۔

میں نے فوراً اپنے ہاتھوں سے سونا اپنی پھٹی ہوئی قمیض میں چھپایا۔ لڑکی مجھے اپنی بڑی، پُراسرار آنکھوں سے دیکھ رہی تھی، مگر اس نے کچھ نہیں کہا۔

میرے اور سونے کی دراڑ کے درمیان ایک بڑا ڈھیر پڑا تھا۔ میں نے سوچا کہ یہ شاید لکڑیاں ہیں جو آگ جلانے کے لیے رکھی گئی ہیں۔ مگر جیسے ہی میری آنکھوں نے ماحول کو سمجھا، میں نے ان لکڑیوں کو حرکت کرتے ہوئے دیکھا۔

میں نے دوبارہ دھیان سے دیکھا، اور پھر مجھے ایک اور چیز نظر آئی۔

یہ ایک بہت بڑا چیونٹیوں کا ڈھیر تھا، جو لکڑیوں اور بُرادے سے بنایا گیا تھا۔ کچھ لکڑیاں آٹھ سے دس انچ لمبی اور آدھی انچ موٹی تھیں۔ یہ پورا علاقہ چیونٹیوں سے بھرا

ہوا تھا۔ ان کے سر لکڑیوں کے درمیان سے چھوٹے چھوٹے سوراخوں سے نکل رہے تھے۔

"یہ چیونٹیاں بہت بڑی ہیں!" میں نے سوچا، لیکن میرا دماغ ابھی بھی سونے کی دراڑ پر تھا۔ وہاں بہت ساری دولت چھپی ہوئی تھی۔ میں سونے کی طرف دو قدم بڑھا رہا تھا—اور اچانک وہ چیونٹیاں تودے سے باہر نکل آئیں۔

یہ چیونٹیاں بہت بڑی تھیں، سفید روئی جیسے نظر آ رہی تھیں، اور وہ ایک ساتھ باہر نکلیں جیسے کسی نے انہیں حکم دیا ہو۔

لڑکی نے تیز آواز میں کچھ کہا، لیکن مجھے نہیں پتہ تھا کہ وہ مجھ سے بات کر رہی تھی یا چیونٹیوں سے۔

چیونٹیاں دو قطاروں میں تقسیم ہو گئیں، ہر قطار میں آٹھ یا دس چیونٹیاں برابر چل رہی تھیں، اور وہ میری طرف بڑھنے لگیں۔ ایک قطار بائیں طرف سے اور دوسری دائیں طرف سے آ رہی تھی۔

پھر اچانک وہ رک گئیں۔

لڑکی تیزی سے میرے قریب آئی، اس نے اپنے بازو میرے کندھوں کے ارد گرد لپیٹے اور میرے بالوں کو سہلانے لگی۔ وہ میرے کان کے قریب کچھ سرگوشی کر رہی تھی۔ مجھے لگا جیسے وہ پاگل ہو گئی ہے۔ میں نے اس کی آنکھوں میں دیکھا، لیکن اس کی نظریں مجھ پر نہیں تھیں۔ وہ خوف سے پھیلی ہوئی آنکھوں سے چیونٹیوں کو دیکھ رہی تھی۔

اور چیونٹیاں بھی اسے دیکھ رہی تھیں۔ میں اس کی بڑی بڑی آنکھیں دیکھ سکتا تھا، جو ان پر مرکوز تھیں۔ پھر کچھ ایسا ہوا جیسے کسی نے انہیں خاموشی سے کوئی حکم دیا ہو،

اور اچانک، جیسے فوجی کسی حکم پر سلامی دیتے ہیں، وہ اپنی لمبی مونچھیں اٹھا کر آہستہ آہستہ ہلانے لگیں۔

پھر لڑکی نے میرا بازو پکڑا اور مجھے وہاں سے لے جانے لگی۔

"مجھے تمہیں پہلے بتانا چاہیے تھا،" اس نے کہا۔ "اس راستے کے قریب کبھی مت جانا۔ یہ چیونٹیاں سونے کی دھات کی محافظ ہیں، اور جو کوئی بھی ان کے قریب آتا ہے، وہ اس پر حملہ کر دیتی ہیں۔ ان سے بچنا ممکن نہیں۔ میں تمہیں یہاں اس لیے لائی تھی تاکہ تم خوراک کی تیاری میں میری مدد کر سکو۔ اب ہم انہیں خوراک دیں گے۔"

یہ سب کچھ مجھے عجیب لگ رہا تھا، مگر اس پوری صورتحال میں سب کچھ ہی مختلف تھا۔

"دیکھو،" میں نے لڑکی سے کہا، "میں کچھ وقت کے لیے تمہاری مدد کرنے کو تیار ہوں، لیکن میں کسی چیونٹیوں کے تودے کا غلام نہیں بنوں گا۔"

"تم سے ایسی کوئی توقع نہیں کی جا رہی،" اس نے کہا۔ "چیونٹیوں کو خوراک دینا ایک مقدس رسم ہے، یہ ایک اعزاز کی بات ہے۔ تم میری مدد کرو گے، لیکن دوبارہ کبھی اتنے قریب مت جانا۔"

میں گہری سوچ میں پڑ گیا۔ میں ان چیونٹیوں سے الجھنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا تھا، لیکن میں کسی نہ کسی طرح سونے کی دراڑ تک پہنچنے کا طریقہ ضرور نکالنا چاہتا تھا۔

لڑکی مجھے جنگل میں ایک جگہ لے گئی، جہاں ایک ڈھیر پھلوں کا دھوپ میں سوکھ رہے تھے۔ یہ ایک عجیب سا پھل تھا، جس سے مالٹے کی خوشبو آ رہی تھی، مگر ساتھ ہی شہد کی خوشبو بھی محسوس ہو رہی تھی۔

"اپنی بانہوں میں بھر لو،" اس نے کہا۔

یہ میری زندگی میں غلامی کا پہلا تجربہ تھا، لیکن مجھے ایسا محسوس نہیں ہوا جیسے میں غلام ہوں—بس یہ تھا کہ کام تھوڑا سا آسان تھا۔

میں نے جتنا ہو سکا، اتنے پھل اپنی بانہوں میں بھر لئے۔ اس کی خوشبو نے مجھے تھوڑا سا چکرایا، مگر جلد ہی میں اس کا عادی ہو گیا۔ لڑکی نے بھی کچھ پھل اٹھائے اور ہمیں چیونٹیوں کے تودے کی طرف لے گئی۔

اس نے مجھے حکم دیا کہ میں اپنا بوجھ نیچے رکھوں اور دکھایا کہ ان پھلوں کو ایک لمبی قطار میں کیسے رکھنا ہے۔

میں دیکھ سکتا تھا کہ چیونٹیاں اپنے تودے کے سوراخوں سے ہمیں بغور دیکھ رہی تھیں، مگر وہ کچھ نہیں کر رہی تھیں—بس دیکھ رہی تھیں۔

آخر کار، لڑکی نے اپنی زبان اور دانتوں سے ایک عجیب سی ٹِک ٹِک کی آواز نکالی، اور چیونٹیاں پھر تیزی سے باہر نکل آئیں۔ اس بار وہ پھل کی طرف قطار میں بڑھیں، جیسے کوئی بڑا بحری جہاز کے مسافر اپنی نشستوں پر جا رہے ہوں۔ کچھ چیونٹیاں پہلی قطار میں تھیں، جیسے انہیں پہلے کھانے کی اجازت ہو، اور باقی گارڈ کی ڈیوٹی پر رہیں۔

پھر شاید چیونٹیوں کی طرف سے کوئی اشارہ ہوا، کیونکہ لڑکی نے کچھ نہیں کہا تھا، مگر پہلی قطار کی تمام چیونٹیاں پیچھے ہٹ گئیں اور پہرہ دینے لگیں، جبکہ دوسری قطار آگے بڑھ کر پھل کھانے لگی۔

یہ عمل کئی بار دہرایا گیا۔ میں حیرت سے اتنا مگن تھا کہ کچھ کہہ نہ سکا۔

کچھ دیر بعد، مجھے قدموں کی آواز سنائی دی، اور وہ بوڑھا سنار آتا دکھائی دیا۔ وہ ایک خاص طریقے سے اپنا حقہ گڑگڑاتے ہوئے چل رہا تھا—ہر دو قدم پر ایک کش لیتا۔ مجھے وہ پہاڑی ڈھلوان سے نیچے آتی مال گاڑی کی طرح لگ رہا تھا، جو پابندی سے چل رہی ہو۔

اس نے نہ مجھ سے کچھ کہا، نہ چیونٹیوں سے، مگر چیونٹیوں نے اس کی آمد سن لی۔ وہ سب دو قطاروں میں سیدھی ہو گئیں، چیونٹیوں کی مونچھیں آہستہ آہستہ لہرا رہی تھیں، اور وہ سنار سیدھا ان کے درمیان سے گزرتا ہوا سونے کی دراڑ کی طرف چلا گیا۔ وہاں اس نے آگ میں مزید لکڑیاں ڈالی، کچھ راکھ ہٹائی، اور کوئلوں کا فرش صاف کیا۔

پھر میں نے دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں ایک ہتھوڑا اور سرخ دھات کا ایک ٹکڑا تھا۔ اس نے چمڑے کی چادر پیچھے ہٹائی، اور نیچے خالص سونے کے ٹکڑے اور لمبے دھاگے نظر آئے۔ وہ اتنا خالص تھا کہ اس پر برف کی سی چمک تھی، جیسے شبنم جمی ہو۔

سنار نے کچھ ٹکڑے اٹھائے اور انہیں زیورات بنانے کے لیے ہتھوڑے سے ٹھوکنے لگا۔

"تم لوگ اس دھات کا کیا کرتے ہو؟" میں نے لڑکی سے سوال کیا، تھوڑا لاپرواہی سے، تاکہ وہ یہ نہ سمجھے کہ میں زیادہ دلچسپی لے رہا ہوں۔

"ہم اسے فانٹی قبیلے کے لوگوں سے تجارت میں استعمال کرتے ہیں،" اس نے بتایا۔ "یہ ہمارے کام کا نہیں — یہ دھات بہت نرم ہے، ہتھیار بنانے کے لیے مناسب نہیں، اور تیر کی نوک کے لیے بہت بھاری ہے۔ مگر وہ اسے اپنی انگلیوں اور ٹخنوں میں پہنتے ہیں۔ ہم ان سے اس کے بدلے بہت سی کھالیں لیتے ہیں، اور کبھی کبھار وہ ہماری زمین پر قبضہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ یہ سونے کی دراڑ ان کے ہاتھ آ جائے۔ اگر میری مرضی ہوتی، تو ہم زیورات بنانا بند کر دیتے۔ ہمارے لوگ اس دھات کو پسند نہیں کرتے اور کبھی استعمال نہیں کرتے۔ اسے یہاں رکھنا بس مشکلات کو دعوت دینا ہے، اور فانٹی لوگ بہت وحشی ہیں۔ وہ ہمارے پورے قبیلے کو تباہ کر رہے ہیں۔"

میں نے سر ہلایا، جیسے میں کسی گہرے جنگل میں بیٹھا کوئی عقلمند پرندہ ہوں۔

"ہاں،" میں نے کہا، "یہ دھات ہمیشہ مسائل ہی لاتی ہے۔ میرے خیال میں تو ہمیں اسے یہاں سے نکال دینا چاہیے۔"

بوڑھے سنار نے سر اٹھایا، اپنا حقہ منہ میں ڈالا، اور اپنی دھندلی آنکھوں سے مجھے بغور دیکھا۔ ایک لمحے کے لیے لگا جیسے وہ کچھ کہنا چاہ رہا ہو، مگر پھر وہ خاموشی سے اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

یہ ایک نازک لمحہ تھا۔ اسی وقت میں نے سمجھا کہ میں زیادہ جلدی کر رہا ہوں۔ لیکن میری نظریں سونے کی دراڑ پر جمی ہوئی تھیں۔

شاید میری جان فانٹی قبیلے کے کسی آدمی نے بچائی۔ اگر میں نے انہیں نہ دیکھا ہوتا، تو وہ چیونٹیاں ضرور مجھے مار دیتیں۔

جب میں نے پہلی بار انہیں فوجی انداز میں قطاروں میں نکلتے دیکھا، تو وہ بہت خوفناک لگ رہی تھیں، مگر رات تک وہ اتنی بری نہیں لگیں۔

میں نے پورے معاملے پر سوچنا شروع کیا۔ غلام ہونا اتنا برا نہیں تھا جتنا کہ میں نے سوچا تھا، اور کسی دن میں یہاں سے نکل کر جنگل میں غائب ہو جاؤں گا، پھر کسی بندرگاہ تک پہنچنے کی کوشش کروں گا۔ بس اتنا کرنا تھا کہ جاتے وقت نوے پاؤنڈ خالص سونا اپنی پیٹھ پر لاد لوں، پھر مجھے کبھی ملاحی کا کام نہیں کرنا پڑے گا۔

گرم رات میں، جب باقی سب اپنی جھونپڑیوں میں جا چکے تھے، میں باہر بیٹھا سوچ رہا تھا۔ غلام ہونے کے باعث مجھے کوئی جھونپڑی نہیں ملی تھی—مجھے باہر ہی سونا تھا۔ اگر جنگلی جانور خطرہ بننے لگتے تو میں یا تو آگ کو زیادہ بھڑکا سکتا تھا یا کسی درخت پر چڑھ سکتا تھا۔ یہاں میرے جیسے پچاس سے ساٹھ غلام تھے، زیادہ تر دوسرے قبائل کے قیدی جنگجو، اور حقیقت میں یہ اتنا برا بھی نہیں تھا۔

جنگل میں ایک ایسی جگہ تھی جہاں پہاڑیاں ایک تنگ راستہ بناتی تھیں، اور قبیلے کے پہرے دار وہاں چوکی سنبھالے رہتے تاکہ فانٹی قبیلے کے لوگ اندر نہ آسکیں اور غلام باہر نہ جاسکیں۔ بغیر کسی راستے کے جنگل میں سے نکلنا ممکن نہیں تھا۔

یہ سب میں نے آدھا لڑکی سے سنا اور آدھا اپنی آنکھوں سے دیکھ کر سمجھا تھا۔

رات کے وقت، چیونٹیاں اتنی اچھی طرح نہیں دیکھ سکتی تھیں، اور سونے کی دراڑ مجھے پہلے سے زیادہ قیمتی لگنے لگی۔ میں سوچنے لگا کہ کس طرح میں اس تک پہنچ سکتا ہوں۔ پھر اچانک ایک خیال میرے دماغ میں آیا۔

میں چپکے سے باہر جا کر تیزی سے سونے کی دراڑ تک پہنچوں گا، کوارٹز کے کچھ ٹکڑے کاٹوں گا، اور فوراً واپس آجاؤں گا۔ میں اتنی تیزی سے اندر اور باہر آجاؤں گا کہ چیونٹیوں کو باہر آنے کا موقع نہ ملے گا۔

یہ ایک سادہ کام لگ رہا تھا۔

میں آہستہ آہستہ باہر نکلا اور کسی طرح راستہ ڈھونڈتے ہوئے سونے کی دراڑ تک پہنچ گیا۔ جنگل گہری تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔ ستارے دھندلے ہو چکے تھے، اور سمندر میں طوفان آنے والا تھا۔ میں سمندر کی گرجتی ہوئی لہروں کی آواز سن سکتا تھا اور جنگل کی بھاری، نمی بھری خوشبو محسوس کر رہا تھا۔ اس کے علاوہ، کہیں اور کوئی آواز نہیں تھی، بس سمندر کی گرج سنائی دے رہی تھی۔

جب میں بیڑے پر گرا تھا تو میرے جوتے کہیں کھو گئے تھے۔ پانی میں لڑھکتے ہوئے وہ مجھ سے الگ ہو گئے تھے، اور اب میں ننگے پاؤں تھا۔ لاکھوں ننگے قدموں نے اس زمین کو اتنا سخت کر دیا تھا کہ میری حرکت بالکل خاموش تھی۔ سب سے مشکل کام یہ تھا کہ میں کیسے جانوں کہ میں سونے کی دراڑ تک پہنچ چکا ہوں — میں راستہ بھٹک کر چیونٹیوں کے تودے میں نہیں گھسنا چاہتا تھا۔

مگر مجھے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں تھی۔ میں نے ہلکی سی دھوئیں کی بو محسوس کی، اور پھر مجھے کوئلوں کا ایک ڈھیر دکھائی دیا، جو جنگل کی سیاہ رات میں سرخ انگاروں کی طرح چمک رہا تھا۔ یہ سونے کے کاریگر کی بجھتی ہوئی آگ تھی۔

میں خود ہی ہنس پڑا۔ یہ کتنا سادہ قبیلہ تھا!

پھر اچانک مجھے احساس ہوا کہ جنگل میں کوئی اور بھی موجود ہے۔

یہ وہ عجیب سی کیفیت تھی جو ایک انسان کو محسوس ہوتی ہے، مگر وہ اسے بیان نہیں کر سکتا۔ نہ کوئی آواز آئی تھی، کیونکہ مکمل خاموشی تھی، نہ میں نے کچھ دیکھا تھا، کیونکہ چاروں طرف اندھیرا تھا، جیسے کسی جیب میں موجود منظر۔ مگر پھر بھی، میرے جسم میں ایک سرد لہر دوڑ گئی، اور میری گردن کے بال کھڑے ہو گئے۔

میں فوراً راستے سے ہٹ کر جنگل کی تاریکی میں غائب ہو گیا۔

صرف چھ فٹ دور جا کر، میں اتنا چھپ چکا تھا جیسے کسی نے مجھے زمین میں دفن کر دیا ہو۔

میں نے اپنی آنکھیں پتوں کے ایک چھوٹے سے خلا پر جما دیں اور آگ کے بجھتے ہوئے کوئلوں کو غور سے دیکھنے لگا، تاکہ یہ دیکھ سکوں کہ کیا کوئی حرکت ہو رہی ہے۔

اچانک، وہ کوئلے غائب ہو گئے۔

مجھے لگا کہ شاید کوئی پتہ یا بیل میری نظر کے درمیان آ گئی ہو، مگر ایسا نہیں تھا۔ کوئی چیز میرے اور آگ کے درمیان حرکت کر چکی تھی۔ پھر وہ چیز دوبارہ ملی، اور میں نے اسے دیکھ لیا—ایک سیاہ فام آدمی، ننگا، تیزی سے سونے کی دراڑ کی طرف دوڑ رہا تھا۔

وہ بہت تیز تھا۔ جلتی ہوئی راکھ کی مدھم روشنی میں بس ایک دھندلی سی حرکت نظر آئی، جیسے وہ چٹان سے ٹکڑے کاٹ رہا ہو۔

پھر اچانک وہ مڑا اور پوری طاقت سے بھاگ نکلا۔

میں نے پھر سے ہنسی روکی۔ اس آدمی نے میری چال سمجھ لی تھی۔ یہ تو ایک بہت سادہ کام تھا، اس میں کوئی خطرہ نہیں تھا۔

لیکن پھر اچانک ایک دل دہلا دینے والی چیخ سنائی دی۔

وہ سیاہ فام آدمی پاگلوں کی طرح ناچنے لگا، اپنے بازو اور ٹانگیں جھٹک رہا تھا۔ وہ میرے سامنے تھا— بمشکل دس فٹ کے فاصلے پر—اور میں بمشکل اس کی بے قابو حرکتیں دیکھ سکا۔

زمین سے ایک مدھم سی سرسراہٹ کی آواز آئی۔

میرے خون میں جیسے برف جمنے لگی۔ مجھے خطرہ محسوس ہوا۔ کچھ رینگ رہا تھا۔ مجھے معلوم تھا وہ کیا تھا۔ اگر چیونٹیاں مجھے یہاں پالیتیں—

میں ہلنے کی ہمت نہیں کر پا رہا تھا، اور مجھے یہ خوف بھی تھا کہ اگر میں وہیں رکا رہا تو کیا ہوگا۔

لیکن اس آدمی نے میری مشکل آسان کر دی۔ وہ ایک درخت کی طرف دوڑ کر اس پر چڑھنے لگا، جیسے کوئی بندر ہو۔

درخت کی شاخوں میں' میں اس کی گھبراہٹ بھری آوازیں سن سکتا تھا، وہ اپنی جلد سے چیونٹیاں جھاڑنے کے لیے خود کو مار رہا تھا۔ اس کی سسکیاں اور کراہیں عذاب کی طرح محسوس ہو رہی تھیں۔

میں نہیں جان سکا کہ چیونٹیاں اسے چھوڑ چکی تھیں یا وہ صرف نیچے گرنے کا انتظار کر رہی تھیں۔

پھر میں نے کچھ عجیب محسوس کیا۔ جس درخت کی بیل پر وہ چڑھ رہا تھا، وہ آسمان میں ستاروں کے درمیان صاف دکھائی دے رہا تھا— میرے بالکل سامنے۔

اور وہ ہل رہی تھی۔
ہلکی سی لہر، ایک مدھم سا جھٹکا۔
پہلے تو میں سمجھ نہیں پایا۔
پھر میں نے دیکھ لیا۔
چیونٹیاں درخت پر چڑھ رہی تھیں۔
یہ اس کا خاتمہ تھا۔
سسکیاں چیخوں میں بدل گئیں۔ پھر زمین سے بھاری چیزوں کے گرنے کی آواز آئی۔ شاید وہ سونے کے ٹکڑے تھے جو اس نے چرمی تھیلی میں باندھے تھے۔
پھر — خاموشی۔
سب کچھ رک گیا۔
لیکن میں محسوس کر سکتا تھا کہ جنگل خوفناک سرگرمی سے بھر چکا تھا، ایک ایسی سرسراہٹ، ایک ایسا احساس، جس سے مجھے متلی ہونے لگی۔
مجھے خون کی ہلکی سی بو آئی۔
اور درختوں سے ہلکی ہلکی ٹپ... ٹپ... کی آواز آ رہی تھی۔
پھر الاؤ کی راکھ تھوڑی چمکی اور میں نے واضح طور پر دیکھا۔ زمین پر کچھ کالا سا ہل رہا تھا۔ چیونٹیاں ادھر ادھر دوڑ رہی تھیں، رینگ رہی تھیں، بیلوں پر چڑھ رہی تھیں، اور درختوں کے اور اوپر جا رہی تھیں۔
پھر کچھ نیچے گرا۔
وہ انسان نہیں تھا۔ وہ بہت چھوٹا تھا — بمشکل کسی ہرن کے گوشت کے ٹکڑے جتنا۔

لیکن جب آگ کی روشنی اس پر پڑی، تو میں نے دیکھا کہ وہ ایک کپچاتی ہوئی بوٹی تھی۔

اور وہ آہستہ آہستہ مزید چھوٹی ہوتی جا رہی تھی۔

تب مجھے سمجھ آیا۔

چیونٹیاں اپنا کام مکمل کر رہی تھیں۔

میں نے اپنے ہاتھ اپنی آنکھوں پر رکھ لیے، لیکن اس منظر کو اپنے دماغ سے نکال نہ سکا۔

اگر میں ذرا بھی ہلتا، تو کیا وہ چیونٹیاں مجھ پر حملہ کر دیتیں؟ میں نے ان کی حدود نہیں پار کی تھی — مگر کیا وہ یہ جانتی تھیں؟

میرے جسم میں سردی کی لہر دوڑ گئی۔

میرے پیٹ میں مروڑ اٹھنے لگا۔

کچھ وقت بعد، میں نے دوبارہ دیکھنے کی ہمت کی۔

زمین خالی تھی۔ چیونٹیاں اپنے تودے میں واپس جا چکی تھیں۔ آگ کی آخری مدھم روشنی سفید ہڈیوں کے ڈھیر پر پڑ رہی تھی۔ قریب ہی، میں نے سونے کی مدھم چمک دیکھی — وہی سونا جو فانٹی نے چٹانوں سے چرا لیا تھا۔

میرا پیٹ پھر مروڑ کھانے لگا۔ میں نے واپس جانے کا فیصلہ کیا اور کیمپ کی طرف چل پڑا۔ میں نے کسی کو نہیں بتایا کہ میں کہاں تھا یا میں نے کیا دیکھا تھا۔

مگر مجھے اب بھی وہ سونا چاہیے تھا۔

لیکن اب جو طریقہ میں نے سونا حاصل کرنے کا سوچا تھا، وہ بدل چکا تھا۔

میں زیادہ نہیں سو سکا۔ مجھے بستر کے طور پر صرف ایک کھال دی گئی تھی، اور مجھے خود ہی زمین پر سونے کے لیے جگہ بنانی تھی۔

لیکن اس رات مجھے وہ چھوٹا سا سیاہ ڈھیر یاد آتا رہا—جو آہستہ آہستہ اور چھوٹا ہوتا جا رہا تھا—اور یہ خیال میرے ذہن میں آ کر رک گیا تھا۔

میں نے وہ رات مشکل سے گزار لی، اور اگلے دن بھی۔ مگر میں نے وہ سب کچھ دیکھا جو شاید کسی دوسرے کو نہیں دیکھنا چاہیے تھا۔

آخر کار، میں نے سونے کی دراڑ تک پہنچنے کا ایک منصوبہ بنایا۔

بطور کک-کک کے غلام، مجھے چیونٹیوں کو خوراک دینے میں اس کی مدد کرنی پڑتی تھی۔ ہر رات، مجھے کچھ پھل اوپر لے جانا پڑتے تھے۔

لیکن وہ کبھی مجھے خود چیونٹیوں کو کھلانے نہیں دیتی تھی۔

قبیلے کا قانون تھا کہ صرف سردار کی بیٹی ہی چیونٹیوں کو کھلا سکتی تھی۔ مگر میں اتنا قریب ضرور جا سکتا تھا کہ بہت کچھ سیکھ سکوں۔

یہ چیونٹیاں سدھائی ہوئی تھیں۔

کک-کک ان کے درمیان چل سکتی تھی، اور وہ اس کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتی تھیں۔ وہی ان کی خوراک دینے والی تھی۔

بوڑھا سنار بھی جب چاہتا، چیونٹیوں کے درمیان سے گزر سکتا تھا، اور وہ اس پر دھیان نہیں دیتی تھیں۔ وہ اسی طرح تربیت یافتہ تھیں۔

مگر کوئی اور ان کے دائرے میں نہیں جا سکتا تھا۔

اگر کوئی حد سے آگے بڑھتا، تو چیونٹیاں فوراً حملہ کر دیتیں، جیسے کسی ندی میں طوفان آ گیا ہو، اور پھر وہ اپنا گھناؤنا کام شروع کر دیتیں۔

جب وہ شروع کر دیتیں، تو پھر کوئی بچ نہیں سکتا تھا۔

میں نے اس ہفتے دو بار انہیں کسی پر حملہ کرتے دیکھا۔ وہ ہمیشہ شکار کے پیچھے سے آتی تھیں، پھر اسے چاروں طرف سے گھیر لیتی تھیں۔

کوئی کتنا ہی تیز دوڑتا، وہ اس کی ٹانگوں پر چڑھ جاتی تھیں۔
اتنی تعداد میں کہ وہ زیادہ دور نہ جا پاتا، اور پھر اس کے پیچھے چیونٹیوں کی ایک دیوار بن جاتی، جو آخری کام مکمل کرنے کے لیے تیار ہوتی۔
لیکن ایک بات میں نے نوٹ کی—یہ چیونٹیاں دن میں صرف ایک بار کھانا کھاتی تھیں، دوپہر میں۔
یہیں سے میرا منصوبہ شروع ہوا۔
اگر چیونٹیوں کے لیے دو خوراک دینے والے ہوں تو؟
تب وہ یہ نہیں سمجھ پائیں گی کہ اصل خوراک دینے والا کون ہے۔ اور وہ تو صرف اصلی خوراک دینے والے کو ہی سونے کی دراڑ تک جانے دیتی تھیں۔
مجھے معلوم تھا کہ وہ خشک پھل کہاں رکھتے تھے، جو چیونٹیوں کو بہت پسند تھے۔
اس لیے، طلوع آفتاب سے پہلے، میں چیونٹیوں کے تودے کے پاس جاتا اور انہیں ناشتہ کھلا دیتا۔
میں ہمیشہ تھوڑی مقدار میں دیتا، تاکہ جب سنار کام کے لیے پہنچے، تو وہاں کچھ باقی نہ بچا ہو۔
شروع میں، چیونٹیاں شک میں تھیں، لیکن پھر بھی انہوں نے پھل کھا لیا۔
ایک لمبی، روئی میں لپٹی ہوئی چیونٹی تھی، جو شاید ان سب کی سردار تھی، اور وہ ہمیشہ ایک چمکدار پشت والی چیونٹی کو رپورٹ دیتی تھی، جو یقیناً ان کی ملکہ یا کوئی اور اہم رہنما تھی۔
میری اس سردار چیونٹی سے اچھی دوستی ہو گئی۔ وہ سب آتیں اور میرے ہاتھ سے کھاتی، پھر واپس جا کر اپنی لمبی مونچھیاں ملکہ کے سامنے ہلاتی۔
آخر کار، ملکہ نے فیصلہ کیا کہ سب کچھ ٹھیک ہے۔

بس، کام بن گیا!
میں اندرونی لوگوں میں شامل ہو چکا تھا۔
مجھے یہ چھوٹی چھوٹی چیزوں سے پتہ چلتا، جیسے ان کے مونچھوں کو ہلانے کا طریقہ، اور وہ کیسے کھانے کے لیے آتی تھیں۔ میں نے انہیں اچھی طرح پہچاننا سیکھ لیا تھا۔
اسی دوران، کک-کک مجھے قبیلے کے رسم و رواج سکھا رہی تھی۔
مجھے صاف نظر آ رہا تھا کہ وہ میرے ساتھ دوستانہ رویہ رکھتی تھی۔
اسے مجبوراً سنار کی زبان سیکھنی پڑی تھی تاکہ اگر سنار کو کچھ ہو جاتا، تو وہ فوراً قبیلے کے نئے قیدی سنار کو تربیت دے سکے۔
لیکن مجھے قبیلے کے لیے کوئی خاص ہمدردی نہیں تھی۔
اگر تم نے انہیں کبھی اپنے شیطانی رقص کرتے دیکھا ہوتا، یا جب وہ پورے چاند کی رات اپنے قریبی رشتہ داروں — بندروں — کے لیے ضیافت منعقد کرتے تھے، تو تم بھی ایسا ہی سوچتے۔
نہیں! میں نے سوچ لیا تھا کہ اگر میں قبیلے کے ساتھ کچھ برا کروں، تو وہ بالکل جائز ہوگا۔
لیکن کک-کک کے لیے، میرے جذبات مختلف تھے۔
اور مجھے یہ بھی صاف نظر آ رہا تھا کہ اس کے میرے لیے بھی مختلف جذبات تھے۔
لیکن اس دوران، "بندر آدمی" حسد میں جل رہا تھا۔
وہ کک-کک سے محبت کرتا تھا، اور وہ اسے خریدنا چاہتا تھا۔
اس ملک میں عورتوں کو شادی کے فیصلے کا اختیار نہیں تھا، اور نہ ہی یہ طے کرنے کا کہ وہ بیوی نمبر ایک بنیں گی یا پچاس۔
یہاں مرد اپنی بیویاں خریدتے تھے۔

جتنی وہ خرید سکتے تھے اور پال سکتے تھے، اتنی ان کی ہو سکتی تھیں۔
چند ہفتوں بعد، میں نے سونا لینا شروع کر دیا۔
پہلے تو، میں آہستہ آہستہ چیونٹیوں کے علاقے کی سرحد کے قریب جاتا رہا۔
میں آج بھی وہ ٹھنڈا پسینہ محسوس کر سکتا ہوں جو پہلی بار اس حد کو عبور کرتے وقت میرے جسم سے نکلا تھا۔
لیکن چیونٹیاں مجھے "اپنا بندہ" سمجھنے لگیں تھیں۔
انہوں نے کوئی حرکت نہیں کی۔
آخر کار، میں سیدھا سونے کی دراڑ تک جا پہنچا، مگر میری نظریں زمین پر جمی ہوئی تھیں، خاص طور پر اپنے پیچھے کے علاقے پر۔
پھر میں نے نرم کوارٹز کے کچھ ٹکڑے توڑے اور ان میں سے سونا نکال لیا۔
اس کے بعد، سب کچھ آسان ہو گیا۔
میں ایک وقت میں زیادہ نہیں لیتا تھا، تاکہ سنار کو شک نہ ہو۔
مجھے لالچ نہیں تھی،
مجھے صرف نوے پاؤنڈ سونا چاہیے تھا—نہ ایک تولہ زیادہ، نہ کم۔
اور میں کوئی بیوقوف نہیں تھا،
میں یہ سب آہستہ آہستہ کرنے والا تھا۔

باب ۴
فانٹی ۔ حملہ

پھر وہ رات آئی جب بڑی لڑائی ہوئی۔

میں سو رہا تھا، اپنی جیسی کھال کی چادروں میں لپٹا ہوا — یہ سردی کی وجہ سے نہیں تھا، کیونکہ راتیں گرم اور مرطوب تھیں، بلکہ اس لیے کہ میں جتنا ہو سکے نمی اور ان کیڑوں سے بچ سکوں جو میری نرم، سفید جلد کو پسند کرتے تھے۔

پاس کے پہرے دار نے آواز نکالی، پھر شور مچ گیا، اور ساری صورتحال بگڑ گئی۔

چاند تھا، اور اس کی روشنی میں، میں کچھ چیزوں کو دیکھ سکتا تھا۔

ہمارے سپاہی اپنے گھروں سے باہر نکل آئے۔ ایک بات — انہیں کپڑے پہننے کی ضرورت نہیں تھی۔ بس ایک آدمی کو نیزہ اور ڈھال پکڑنی ہوتی تھی یا درختوں پر چڑھ کر تیر و کمان سے تیر پھینکنے ہوتے تھے، اور وہ جنگ کے لیے تیار ہو جاتا تھا۔

یہ سب کچھ پہلے سے طے شدہ لگتا تھا کیونکہ کچھ لوگ راستے کی حفاظت کر رہے تھے نیزوں کے ساتھ، اور دوسرے درختوں پر چڑھ کر زہر آلود تیر پھینک رہے تھے، جو نیچے آ رہے ہجوم میں جا رہے تھے۔

یہ ایک عجیب قسم کی لڑائی تھی۔ وہاں بندوقوں کی آواز نہیں تھی، بس بہت ساری آوازیں آ رہی تھیں، اور ان آوازوں میں، میں رات میں تیروں کی سرسراہٹ سن سکتا تھا۔

کچھ وقت بعد، مجھے سمجھ آ گیا کہ ہمارے لوگ ہار رہے ہیں۔

میں صرف ایک غلام تھا، اور جب لڑائی شروع ہوتی تھی تو عورتیں غلاموں پر نظر رکھتی تھیں تاکہ وہ بھاگنے یا پیچھے سے حملہ کرنے کی کوشش نہ کریں۔

شاید مجھے بھاگنے کا دل کرتا، مگر میں چاہتا تھا کہ یہ اپنے طریقے سے ہو۔ ہمارے کسی آدمی کی پیٹھ میں نیزہ گھونپنا مجھے صحیح نہیں لگتا تھا۔ پھر، اگر میں بھاگ بھی جاتا، تو بھی میں بہتر حالت میں نہ ہوتا۔ میری سفید جلد دوسرے لوگوں کے لیے مسئلہ بن جاتی۔

مگر جب لڑائی ہو رہی ہو تو میں صرف تماشائی بن کر نہیں رہ سکتا تھا۔

اس لیے میں نے صورتحال کا جائزہ لیا۔

جب الرٹ سنا گیا، آگ کے نگرانوں نے بڑی آگ پر لکڑیاں ڈال دیں، اور لڑائی ساری آگ کی روشنی میں ہو رہی تھی۔ آگ کا وسط کم ہو چکا تھا، اور بہت ساری جلتی ہوئی چھوٹی لکڑیاں تھیں—ایک طرف آگ، دوسری طرف لکڑیاں۔

میں نے کچھ کہا اور پھر ہم آگ کی طرف دوڑ پڑے، لکڑیاں اٹھا کر، ان کو گھما کر، اور پھر انہیں ان وحشیوں کی طرف پھینک دیا جو ہمارے سپاہیوں کے درمیان سے گزرنے کی کوشش کر رہے تھے۔

اس نے دوسرے غلاموں سے کچھ کہا، اور وہ بھی لائن میں لگ کر لکڑیاں پھینکنے لگے۔ وہ اتنی دلجمعی سے نہیں پھینک رہے تھے جتنی دلجمعی سے میں اور کک-کک پھینک رہے تھے، مگر وہ بھی پھینک رہے تھے، اور ہم سب مل کر ہوا میں جلتے ہوئے لکڑی کے ڈھیر کو پھینکنے میں کامیاب ہو گئے۔

یہ ایک عجیب منظر تھا—جلتی ہوئی لکڑیاں ہوا میں گھوم رہی تھیں، اور ہمارے سپاہیوں کے سر سے اوپر سے گزر کر فانٹیوں کے بیچ میں جا کر پھینکی جا رہی تھیں۔

میں نے احساس کیا کہ میں نے شاید غلطی کی تھی، لیکن ہم آگ کو ٹکڑے ٹکڑے کر رہے تھے اور جلد ہی یہ اندھیرا ہونے والا تھا۔ ہم اتنی زیادہ جلتی ہوئی لکڑیاں پھینک رہے تھے کہ بہت جلد اتنی بچ نہیں پائیں گی کہ ہم دیکھ سکیں۔

ہمارے ایک سپاہی کو زہر آلود تیر لگا اور وہ زمین پر گر گیا، اس کے ساتھ اس کا ڈھال اور نیزہ پڑا تھا۔ تیر ابھی بھی ہوا میں سرسراہٹ کر رہے تھے، اور میں نے دیکھا کہ ہمارے کچھ غلام ساتھی ایک ایک کر کے گر گئے۔

مجھے وہ ڈھال بہت پسند آئی۔

جب میں نے اسے پکڑا، تو میرے دماغ میں خیال آیا—کیوں نہ نیزہ بھی لے لوں؟

کوئی مجھے نہیں روک رہا تھا، تو میں نے دونوں کو تھام لیا۔

پھر میں لڑائی میں شامل ہو گیا۔

وحشی پہلی ہلہ بولنے کے بعد تقریباً خاموشی سے لڑے۔ شور تھا، لیکن وہ آہستہ اور انفرادی آوازیں تھیں، جیسے کسی ایک مسلسل لڑائی کا شور نہ ہو۔ میں نے اچھا وقت منتخب کیا تھا، کیونکہ جب میں لڑائی میں شامل ہوا تو تھوڑی سی رکاوٹ آ گئی تھی۔

میرے کپڑے پہلے ہی پھٹ چکے تھے۔ جو تھوڑے سے کپڑے باقی تھے، وہ میں نے اتار کر پھینک دیے تاکہ مقامی لوگوں میں آسانی سے گھل مل سکوں۔ میری جلد اب بھی سفید تھی، حالانکہ تھوڑی سنہری ہو چکی تھی، لیکن میں بالکل الگ پہچانا جا رہا تھا۔

ہمارے لوگ تو اس بات کے عادی تھے کہ ایک سفید آدمی غلام ہے،

لیکن فانٹی؟ وہ مجھے لڑتے ہوئے دیکھنے کی توقع نہیں کر رہے تھے۔

ان فانٹیوں نے شاید پہلے کبھی سفید گوشت کھایا تھا—کوئی بدقسمت مہم جو یا ملاح جو بہت دور جا نکلا تھا۔

کسی بھی صورت میں، سفید آدمی کو لڑتے ہوئے دیکھنا ان کے لیے بہت بڑا جھٹکا تھا۔

یہ دلچسپ بات ہے کہ ایک مقامی آدمی جتنا بھی بہادر بننے کی کوشش کرے، اس کا سب سے بڑا خوف ہی اس کا سب سے بڑا حصہ ہوتا ہے۔ وہ جلتی ہوئی لکڑیاں پہلے ہی انہیں ہلا چکی تھیں، اور جب میں ان کے سامنے دوڑ کر آیا تو یہ ان کے لیے بہت زیادہ تھا۔

وہ ایک لمحے کے لیے ہچکچائے، پھر اپنی ہی گھبرائی ہوئی چیخیں ماری اور دوڑنے لگے، ہر لڑکا اپنے سامنے والے کے پیچھے دوڑ رہا تھا۔

یہ عجیب بات ہے کہ جب ایک گروہ لڑائی کے دوران پیچھے ہٹتا ہے، تو وہ کس طرح پَریشانی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ جب وہ بھاگتے ہیں، تو وہ ایک ہی لمحے میں خوف کا شکار ہو جاتے ہیں، وہ بس بھاگنا چاہتے ہیں۔ ان میں لڑنے کا کوئی جذبہ نہیں ہوتا۔

ہمارے گروہ نے جو' ان لڑکوں کے ساتھ کیا، وہ بہت برا تھا۔ جیسے ہی وہ دوڑنے لگے، ہمارے سپاہیوں نے نیزوں کا استعمال شروع کر دیا، اور لاشوں کی تعداد بڑھتی گئی۔ اور میں ان سب سے آگے تھا۔

مجھ سے نہ پوچھیں کہ میں نے یہ کیسے کیا—مجھے خود بھی نہیں پتا۔ میں بس یہ جانتا ہوں کہ میں چیخ رہا تھا اور دوڑ رہا تھا جب پورا فانٹی گروہ پیچھے ہٹ گیا، اور میں وہاں تھا، بھاگتے ہوئے سپاہیوں کے پیچھے، اور ان کی پیٹھوں پر نیزہ مار رہا تھا۔

کچھ وقت بعد، ہم نے تعاقب چھوڑ دیا۔ ہم نے بہت نقصان پہنچا دیا تھا اور جنگل میں مزید گہرائی تک جانا خطرناک ہو سکتا تھا۔ سامنے کی بھیڑ دوبارہ اکٹھی ہو سکتی تھی اور ہم پر حملہ کر سکتی تھی، اور ہم اتنی دور تک پھیل چکے تھے کہ واپس آنا ضروری تھا۔

میں نے اپنے سپاہیوں کو واپس بلایا، اور ہمارے پیچھے جہاں لڑائی ہوئی تھی، وہاں فانٹیوں کی لاشوں کا بڑا ڈھیر تھا۔

اس کے بعد، انہوں نے کیمپ کی آگ کے ارد گرد ایک بڑی مجلس بلائی۔ میں نے کک-کک کو اپنے بوڑھے ساتھی، پِک-پِک سے بات کرتے ہوئے دیکھا، اور مجھے لگ رہا تھا کہ وہ اپنے غلام پر فخر محسوس کر رہی تھی۔

پھر پِک-پِک نے مجھے آگے بلایا۔ اس نے مجھے سپاہیوں کے حلقے میں آگ کے سامنے کھڑا کیا اور ایک بڑی تقریر کی۔ پھر اس نے مجھے ایک خون آلود نیزہ اور ڈھال دی، میرے سینے پر رنگ لگایا، میری آنکھوں کے ارد گرد حلقے بنائے، اور میرے گالوں پر تین دھاریاں لگا دیں۔

پھر سب سپاہی آگ کے ارد گرد چھلانگیں لگانے لگے، اپنے قدم زور سے زمین پر مارنے لگے اور کچھ عجیب نعرے بلند کرنے لگے۔ ہر چند قدموں کے بعد، وہ سب ایک ساتھ اپنے قدم زمین پر مارتے اور درختوں کے پتے سرسرانے لگتے۔ یہ ایک جوشیلے ماحول والی رات تھی۔

کک-کک نے میرے لیے ترجمہ کیا۔ اس نے بتایا کہ وہ مجھے آزادی دے رہے ہیں اور مجھے قبیلے میں ایک عظیم جنگجو کے طور پر تسلیم کر رہے ہیں۔

"یہ مناسب نہیں کہ اتنا طاقتور سپاہی ایک عورت کا غلام ہو،" اس نے کہا۔

ویسے، دنیا بھر میں عورتوں کے بارے میں کچھ عجیب بات ہے۔ وہ امن اور سفید کبوتر کی باتیں کرتی ہیں، مگر انہیں اچھے جنگجو بہت پسند ہیں۔ کک-کک کی آنکھوں میں نرمی اور فخر کی چمک تھی۔ میں دیکھ سکتا تھا کہ وہ مجھ پر فخر محسوس کر رہی تھی جیسے وہ میری ماں ہو، یا میری محبوبہ، یا ان دونوں کے درمیان کچھ۔

اور اس کی آنکھوں میں وہ دیکھ کر مجھے کچھ محسوس ہوا۔

میں کک-کک سے بغیر شعور کے دل لگانے لگا تھا۔ وہ کافی خوبصورت تھی، حالانکہ اس کی رنگت چاکلیٹ جیسی تھی، اور وہ بہت صاف ستھری تھی۔ وہ ہمیشہ سے

میرے ساتھ کھڑی رہی تھی، اور اگر وہ نہ ہوتی، تو میں غلام نہ بن کر کھانے کا حصہ بن چکا ہوتا۔ یہ قدرتی تھا کہ میں اس سے زیادہ سے زیادہ لگاؤ محسوس کرتا۔ پھر جب میں مقامی طریقوں اور سب کچھ سے واقف ہو گیا، تو وہ مجھے اور بھی خوبصورت لگنے لگی۔

ویسے، وہاں میں تھا، اس سے محبت کرتا ہوا۔

ہاں—اور اب بھی کرتا ہوں۔

شاید میں مقامی بن گیا ہوں، تو کیا؟ اس سے بدتر چیزیں بھی ہیں۔ اور کک-کک ایک صاف ستھری لڑکی تھی۔ مجھے اس کی رنگت سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ اور یاد رکھیں—وہ ایک بادشاہ کی بیٹی تھی۔ اس کے خون میں شاہی خون تھا، اور یہ فرق ڈالنا ضروری ہے، نسل یا رنگ یا کچھ اور۔

چاہے آپ کو پسند ہو یا نہ ہو، میں اس سے محبت کرتا ہوں، اور اب بھی کرتا ہوں۔

اوہ، میں جانتا ہوں کہ اب میں بوڑھا ہو گیا ہوں۔ اگر وہ زندہ ہے، تو کک-کک بھی بہت بوڑھی ہو چکی ہو گی—یہ مقامی لوگ تیز بڑھاپے کی طرف جاتے ہیں—اور میں خود بھی کوئی جوان لڑکا نہیں ہوں۔ لیکن میں اسے اتنی ہی محبت کرتا ہوں۔

خوب، ایک سفید آدمی اپنی عورتوں کے بارے میں عجیب ہوتا ہے۔ وہ بے صبر ہوتا ہے۔ جب وہ محبت میں پڑتا ہے، تو وہ پوری طرح سے پڑتا ہے، اور وہ اپنی لڑکی چاہتا ہے۔ میرے صبر کا حال وہ نہیں تھا جو بندر جیسے آدمی کا ہوتا تھا۔ میں انتظار نہیں کر سکتا تھا۔

میں نے اگلے دن کک-کک کے پاس جا کر اسے بتایا کہ میں کیا محسوس کرتا ہوں۔

یہ وہ وقت تھا جب ہم چیونٹیوں کو کھانا دے رہے تھے، اور ہم انہیں پھل لے جا رہے تھے۔ میں ابھی بھی اس کی مدد کر رہا تھا، حالانکہ اب میں غلام نہیں تھا۔ میں یہ اس لیے کر رہا تھا کیونکہ میں چاہتا تھا۔

تو، میں نے اسے بتا دیا۔ اس کی آنکھیں چمک اُٹھیں، اور اس نے خشکی سے پھل پھینک کر ایک ڈھیر لگا دیا۔ پھر اس نے اپنے بازو میرے گرد ڈالے اور تھوڑی دیر کے لیے رونا شروع کر دیا، اور نرم آواز میں اپنے قبیلے کی اصل زبان میں بات کرنے لگی۔ وہ اتنی خوش تھی کہ اس نے سنار کی زبان کو بھلا دیا اور اپنی زبان میں واپس آ گئی۔

چیونٹیاں آئیں اور پھل کھا گئیں، ہماری ٹانگوں پر رینگتے ہوئے۔

اگر وہ اتنی خوش نہ ہوتی، اور اگر میں اتنا محبت میں نہ ہوتا، تو ہم دونوں شاید سمجھ پاتے کہ اس کا کیا مطلب تھا—وہ چیونٹیاں جو ہم پر رینگ رہی تھیں، بغیر کاٹے، بغیر کسی دشمنی کے۔ اس کا مطلب تھا کہ میں نے ان سے آہستہ آہستہ دوستی کر لی تھی، بغیر یہ جانے۔

کچھ وقت کے بعد، اس نے مجھے چھوڑا اور پھر کچھ اور رونے لگی۔ پھر اس نے بتایا کہ وہ سردار کی بیٹی ہے۔ جو آدمی اسے شادی کرے گا، وہ ایک دن قبیلے کا سردار بنے گا۔ یا یوں کہوں کہ وہ قبیلے کی ملکہ کا شوہر بنے گا۔

اس قبیلے میں مرد اپنی بیویوں کو خریدتے ہیں۔ کک-کک سے شادی کرنے والا آدمی اس کا ہاتھ اس کے والد سے خریدنا پڑے گا۔ مگر چونکہ وہ سردار کی بیٹی ہے اور قبیلے کی مستقبل کی ملکہ ہے، اس لیے اس کے لیے اتنی دولت درکار ہوگی جتنی کسی بھی ایک مرد کے پاس نہیں ہو سکتی۔

اس نے مجھے بتایا کہ کتنی کھالیں، کتنے سور، کتنی خشک گوشت، کتنے تیر، نیزے، کتنی پاؤنڈ مقامی تمباکو، اور وہ سب چیزیں جو ضروری ہوں گی۔

میں اس کی لمبی فہرست پر زیادہ دھیان نہیں دے رہا تھا۔ میرے پاس پہلے ہی ساٹھ پاؤنڈ خالص سونا چھپایا ہوا تھا، اور مجھے ایسا لگ رہا تھا جیسے میں کروڑ پتی ہوں۔

آخر کار، وہ سب مقامی چیزیں جو میرے پاس تھیں، میرے سونے کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں تھیں۔ میں ایک عام ملاح کے لیے امیر آدمی تھا۔ اس سونے کو لے کر میں دنیا کے کسی بھی بازار میں جا سکتا تھا اور جو چاہتا خرید سکتا تھا۔ ہاں، یہاں تک کہ کچھ مواقع پر اعلیٰ طبقے کی خواتین نے خود کو یا اپنی بیٹیوں کو کم قیمت پر بیچ دیا تھا، اور وہ قیمت ساٹھ پاؤنڈ خالص سونے سے بھی کم تھی۔

میں نے ہنستے ہوئے کہا کہ فکر نہ کرو—میں اس کے والد سے تمہارا ہاتھ خرید لوں گا۔ مجھے قیمت کی پرواہ نہیں تھی۔ میں ایک ملاح لڑکا تھا، میری رگوں میں جوانی کا خون تھا، اور میں کک-کک سے محبت کرتا تھا۔ وہ وہاں اپنے نرم اور دھندلے نظر آنے والے آنکھوں کے ساتھ، میرے گلے میں ہاتھ ڈالے کھڑی تھی، اور میرے پاس ساٹھ پاؤنڈ خالص سونا تھا۔

پھر میں نے ایک آواز سنی اور اوپر دیکھا۔ وہ بندر جیسے آدمی درخت کی ایک شاخ پر بیٹھا ہمیں دیکھ رہا تھا۔ اس کے ہونٹ اپنے دانتوں کے اوپر نیچے ہو رہے تھے۔ وہ ایک لفظ بھی نہیں بولا، مگر ہر بار جب اس کے ہونٹ حرکت کرتے، اس کے دانت مدھم روشنی میں چمکنے لگتے۔

میں تھوڑا سا سخت ہو گیا—یہ خوف کی وجہ سے نہیں تھا، بلکہ اس کے انداز کو پسند نہ آنے کی وجہ سے۔ اس وقت مجھے ایسا لگا جیسے میں دنیا کے ہر بندر جیسے آدمی کا مقابلہ کر سکتا ہوں، چاہے ایک بار میں، یا سب کو ایک ساتھ۔

کک-کک خوفزدہ تھی۔ میں اس کی بازوؤں میں کپکپاہٹ محسوس کر سکتا تھا، اور وہ اپنے ہونٹوں سے چھوٹی، خوفزدہ آوازیں نکال رہی تھی۔ لیکن بندر جیسے آدمی نے کچھ نہیں کہا۔

جب اس نے دیکھا کہ ہم نے اسے دیکھ لیا ہے، تو اس نے اپنی بڑے بازوؤں کو اوپر اٹھایا، ایک شاخ پکڑی، اور خلا میں اچھل کر دوسری شاخ کو اپنے مضبوط پیروں سے پکڑ لیا، پھر وہ جنگل میں غائب ہو گیا۔

اب صرف شام کی مدھم روشنی، بندر کی آوازیں، اور کک-کک کی سرگوشیاں باقی رہ گئیں۔ میں نے اس کے کندھے پر ہاتھ پھیرا۔

دیکھو، بندر جیسے آدمی کو درختوں میں ادھر ادھر دوڑنے دو۔ اس کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔ وہ کک-کک کا ہاتھ خریدنے کی پوزیشن میں نہیں تھا، اور شاید کبھی بھی نہیں ہو سکے گا۔ میرے پاس خالص سونا تھا، اور مجھے یقین تھا کہ مجھے اسے خریدنے میں کوئی مسئلہ نہیں ہوگا۔

لیکن اگلے دن مجھے ایک عجیب مسئلہ کا سامنا ہوا۔ میرے پاس جتنا سونا تھا، میں اتنا ہی لے جا سکتا تھا، مگر سونا کچھ کام کا نہیں تھا۔ میرے پاس اتنا سونا تھا کہ پورے ٹینزی کے برابر بہترین کھالیں خرید سکتا تھا، مگر میں اس سونے کا بدلہ ان سے نہیں لے سکتا تھا۔

جس قبیلے کے ساتھ میں تھا، وہ سونے کی کوئی اہمیت نہیں رکھتا تھا—سوائے اس کے کہ وہ فینٹیوں کے ساتھ تجارت کے لیے استعمال کرتے۔ اور ساری تجارت سردار ہی کرتا تھا۔ قبائلی رسم و رواج کے مطابق، کسی دوسرے کو سونا رکھنے یا تجارت کرنے کی اجازت نہیں تھی۔

مجھے اب سمجھ آ رہا تھا کہ یہ معاملہ اتنا آسان نہیں تھا جیسا میں نے سوچا تھا۔ اور اس دوران، میں کک-کک سے اور بھی محبت کرتا جا رہا تھا۔ وہ بالکل ایسی عورت تھی جو ایک سچے مہم جو آدمی کو چاہیے ہوتی ہے۔ وہ ہر مشکل وقت میں اپنا دماغ ٹھنڈا رکھ سکتی تھی۔ وہ مضبوط اور نرم دل تھی۔ اس کے جسم میں کوئی تکلیف یا درد نہیں تھا۔

جب وہ چلتی، تو ایسا لگتا تھا جیسے وہ بغیر کسی محنت کے چل رہی ہو۔ اگر درختوں کا راستہ صاف ہوتا، تو وہ ان پر چڑھ کر شاخ سے شاخ پر پھرتی جیسے ہوا میں اڑتا ہوا پرندہ۔

میں کہہ رہا ہوں، وہ بیل کی طرح طاقتور اور اتنی ہی نرم و نازک تھی۔ ایسی عورت ایک مرد کے ساتھ کہیں بھی جا سکتی تھی۔ اور وہ میٹھی اور نرم دل تھی۔ جب بھی اسے لگتا کہ میں غمگین ہوں—اپنی سفید نسل، اپنے گھر، اور جو کچھ بھی پیچھے چھوڑ آیا—تو وہ میرے سر کو اپنی چھاتی پر رکھ کر نرم آواز میں گاتی، جیسے جنگل میں ہوا سرسراہتی ہو۔

میں چاہتا تھا کہ وہ میرے ساتھ ہو۔

سب کو یہ بات صاف نظر آ رہی تھی کہ قبیلہ ختم ہونے والا تھا۔ وہ سونا جو انہیں تجارتی طاقت دیتا تھا، وہی ان کا عذاب تھا۔ فینٹی وہ سونا چاہتے تھے۔ وہ لڑائیاں ہار سکتے تھے، یا ہزار لڑائیاں ہو سکتی تھیں، لیکن جب تک وہ سونا موجود تھا، حملہ آور ہمیشہ آتے رہیں گے۔

یہ صرف وقت کی بات تھی کہ قبیلہ مٹ جائے گا—وہ شکست کھا کر، پکڑے جا کر، اور ان کی عورتوں کو غلام بنا کر۔ وہ اندرون علاقے میں نہیں رہ سکتے تھے، وہ صرف سمندر کے قریب زندہ رہ سکتے تھے۔ لیکن فینٹیوں کو وہ سونا چاہیے تھا۔ کبھی کبھار ایک لڑائی ہوتی، اور جب وہ ختم ہوتی، تو مردہ اور زخمی پڑے ہوتے۔

ہمیشہ دشمن زیادہ ہوتے۔

لیکن ہر لڑائی کے بعد ہمارے لڑکوں کی تعداد کم ہوتی جاتی تھی۔

اگر میں بھاگ سکتا—کک-کک کو اپنے ساتھ لے جا سکتا، اور سونا بھرا بیگ، جتنا ہم اٹھا سکتے—تو ہم زندگی بھر کے لیے محفوظ ہو جاتے۔ ہم شہروں میں جا سکتے تھے اور بہترین لوگوں کے ساتھ عزت سے چل سکتے تھے۔

لیکن مجھے پتہ تھا کہ کک-کک کو اپنے طریقے سے سوچنے پر راضی کرنا مشکل ہوگا۔ میں شاید اسے اپنے ساتھ لے جانے کے لیے قائل کر سکتا تھا، مگر وہ ایسی حالت میں پروان چڑھی تھی کہ اس کا فرض قبیلے کے لیے مقدس تھا۔ وہ سونے کا ایک ٹکڑا بھی نہیں لیتی۔ آپ دیکھیں، اس نے کبھی پیسوں کا کاروبار نہیں کیا تھا، اور وہ جو صحیح سمجھتی تھی، وہ کرتی تھی — نہ کہ وہ جو اس کے لیے سب سے زیادہ پیسہ کما سکتا تھا۔

جب میں یہ سب سوچ رہا تھا، تو بندر جیسے آدمی کونسل میں آیا اور اعلان کیا کہ وہ اگلے پورے چاند پر کک-کک کا ہاتھ خریدنے جا رہا ہے۔ بس اتنا ہی اس نے کہا۔ اس نے یہ نہیں بتایا کہ وہ ضروری سامان کہاں سے لائے گا یا کوئی اور تفصیل نہیں دی۔

لیکن اتنا کافی تھا کہ مجھے فکر لاحق ہو جائے۔ اور یہ کک-کک کو بھی پریشان کر رہا تھا۔

ان دنوں بہت ساری جنگلی افواہیں پھیل رہی تھیں۔ ایک رپورٹ میں کہا گیا کہ آشنتی اور فانٹی ایک ساتھ مل کر حملہ کرنے جا رہے ہیں تاکہ سونے کی چٹان کو حاصل کر سکیں۔

میں نے کک-کک کو قائل کرنے کی کوشش کی کہ وہ قبیلے کو سونا چھوڑ دینے کا مشورہ دے۔ سونے کے بغیر، وہ حملے سے محفوظ رہ سکتے تھے، اور ویسے بھی ان کے لیے اس کی کوئی خاص اہمیت نہیں تھی۔

لیکن وہ باقی دنیا کی طرح تھے — اگر آپ ایک وحشی قبیلے کو ایک قوم سے موازنہ کر سکیں۔ وہ سونا چاہتے تھے، حالانکہ اس سے ان کی اکثریت کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا تھا۔ وہ اس کے لیے لڑنے کو تیار تھے، اور اگر ضرورت پڑی تو مرنے کو بھی، اور پھر بھی صرف سردار کو ہی اس کے ساتھ تجارت کا حق تھا۔

وہ جانتے تھے کہ اگر وہ سونا چھوڑ دیں، تو وہ امن حاصل کر سکتے تھے۔ انہیں یہ سمجھنا چاہیے تھا کہ وہ زیادہ دیر تک نہیں رہ سکیں گے۔ ہر لڑائی انہیں مزید کمزور کر

رہی تھی۔ لیکن نہیں، وہ سونے کی چٹان کے لیے مرنا چاہتے تھے۔ اور انہیں اس کی اصل قیمت کا بھی اندازہ نہیں تھا۔

سونے کے بارے میں ایک عجیب بات یہ ہے۔

ایک اور افواہ بھی پھیل رہی تھی جس نے مجھے سوچنے پر مجبور کر دیا—ایک اور سفید آدمی کے بارے میں جو دو دن کی دوری پر کیمپ میں تھا۔ اس کے ساتھ بڑی جماعت تھی، وہ بڑے شکار کر رہا تھا اور عام طور پر تلاش میں تھا۔

میرے دماغ میں ایک جنگلی خیال آیا۔ اگر میں چپکے سے اس تک پہنچ سکتا اور پچاس یا ساٹھ پاؤنڈ سونا لے جا سکتا، تو میں اس سے آئینے، بندوقیں، کمبل وغیرہ کے بدلے لے سکتا تھا—وہ چیزیں جو سردار کے لیے ایک بہت بڑی دولت کی طرح لگیں۔ پھر میں کک-کک کا ہاتھ خرید سکتا، اور شاید اسے اپنے ساتھ جانے کے لیے قائل کر سکوں۔

میرے پاس پہلے ہی کافی سونا تھا، لیکن اب میں لالچی ہو رہا تھا۔

کک-کک جیسی عورت کی محبت نے ایک مرد کو دنیا کے سب سے امیر بادشاہ سے بھی زیادہ دولت مند بنا دینا چاہیے تھا۔ لیکن میں ایک سفید آدمی تھا، اور مجھے سونا خدا کے ساتھ ساتھ پوجنا سکھایا گیا تھا۔

اصل میں، جب میں بچہ تھا تو مجھے صرف اتوار کے دن خدا کی عبادت سکھائی گئی تھی۔ باقی دنوں میں، اصل خدا سونا تھا۔

میرے والدین کو عام لوگوں کے حساب سے کافی مذہبی سمجھا جاتا تھا، لیکن وہ بھی مذہب کو صرف اتوار تک محدود رکھتے تھے۔ سونا چھ دنوں تک خدا تھا، اور میں سفید آدمی کے طریقے سے بڑا ہوا تھا۔

اس لیے مجھے مزید سونا حاصل کرنا تھا۔

میں اتنا سونا چاہتا تھا کہ میں سفید آدمی کے کیمپ میں جا سکوں، جتنا سونا میں اٹھا سکتا ہوں، اور پھر بھی کافی سونا باقی رہ جائے، جو زمین میں دفن ہو، میری واپسی کا انتظار کر رہا ہو۔

اگلی صبح، میں نے فیصلہ کیا کہ میں تھوڑی قسمت آزما کر ایک بڑا حصہ کوارٹز نکالوں گا۔

میں چیونٹیوں کے لیے کھانا لے کر آرام سے نکل آیا؛ ان کا میرے لیے کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ وہ میری پریشانیوں میں سے ایک نہیں رہیں۔ میں چٹان کے کنارے پر آیا اور کوارٹز کھودنا شروع کر دیا۔

پھر ایک عجیب بات ہوئی۔

یہ ایک عجیب سا احساس تھا—جیسے کچھ میرے پیچھے سے میری کمر میں سوراخ کر رہا ہو۔

میں مڑا اور دیکھا کہ وہ بندر جیسا آدمی درخت کی ایک شاخ پر بیٹھا مجھے دیکھ رہا تھا۔

وہ درخت میں شاخ پر بیٹھا تھا، اور ایک کمان پکڑے ہوئے تھا جس پر زہر آلود تیر لٹکا ہوا تھا۔

پھر میں نے کچھ اور نوٹ کیا—اس کی انگلیاں شاخ کے نیچے جکڑ کر اسے مضبوطی سے پکڑے ہوئے تھیں۔

عجیب بات یہ ہے کہ جب ایک شخص سمجھتا ہے کہ اس کی تقدیر منحوسیت سے جڑی ہوئی ہے، تو وہ ایسی چھوٹی چھوٹی تفصیلات پر دھیان دیتا ہے۔

باب ۵
بندر جیسے آدمی

میں بندر جیسے آدمی کی آنکھوں میں گھوم کر دیکھ رہا تھا، اور وہ بھی مجھے گھور رہا تھا۔ میں نے کہیں پڑھا تھا کہ سفید آدمی ہمیشہ دوسری نسلوں پر ایک فائدہ رکھتا ہے کیونکہ دوسرے لوگ کسی مشکل میں پڑنے پر ایک طرح کی نسلی کمزوری کا شکار ہو جاتے ہیں۔ شاید یہ سچ ہو، اور شاید نہ ہو۔

جو کچھ میں جانتا ہوں وہ یہ ہے کہ میں بندر جیسے آدمی کو گھور رہا تھا، اور وہ کمان کی رسے پر اپنے انگلیوں سے کھیل رہا تھا۔

میں رنگے ہاتھوں پکڑا گیا تھا۔ ان زہر آلود تیروں میں سے ایک مجھے میرے قدموں میں گرا دے گا۔ میرے پاس آخری موقع تک پہنچنے کا کوئی موقع نہیں تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے میری زندگی کا پردہ گرتا جا رہا ہے۔

پھر ایک عجیب بات ہوئی۔ اُس وقت، مجھے لگا کہ یہ میری گھورتی ہوئی آنکھوں کی وجہ سے تھا، وہ فرضی نسلی کمزوری اور کچھ اور۔ اب مجھے اصل وجہ معلوم ہو گئی ہے۔

بندر جیسے آدمی نے اپنی کمان نیچے کر دی، چند بار آنکھیں جھپکیں—بالکل ویسا جیسے بندر نئی سوچ پر غور کرتا ہے—پھر اس نے ایک لمبی پنجے والے ہاتھ سے اوپر کی شاخ پکڑی، درختوں میں اچھلا، اور غائب ہو گیا۔

ایسا لگا جیسے وہ گواہ لانے جا رہا تھا، اور مجھے پتہ تھا کہ مجھے سونا دفن کرنا ہے—اور فوراً۔

میں نے دیکھا کہ چیونٹیاں جو کھانا میں نے انہیں دیا تھا، وہ ختم کر رہی تھیں، تو مجھے باقی بچا کھچا کھانا ختم ہونے کا خوف نہیں تھا۔

میں نے سونا اٹھایا اور اپنے چھپانے کی جگہ کی طرف دوڑ لگا دی۔ میں نے نئی مقدار باقی سونے کے ساتھ دفن کی اور پھر صاف ستھرا نظر آ کر کھلی جگہ کی طرف واپس چل پڑا۔

لیکن میرا سینہ بھاری ہو رہا تھا۔ کسی نہ کسی طرح، مجھے پتہ تھا کہ بندر جیسے آدمی مجھے پکڑ لے گا۔ اگر وہ اپنے الزامات ثابت کرنے میں کامیاب ہو گیا، تو مجھے رات سے پہلے کھانے کے طور پر کھایا جائے گا۔

لیکن عجیب بات یہ تھی — اس نے کوئی الزامات نہیں لگائے۔ وہ وہاں بھی نہیں تھا۔

یہ عجیب تھا۔

میں ادھر ادھر چکر لگا رہا تھا، کچھ جنگجوؤں سے ان کی زبان میں بات کی، اور پھر کک-کک کو دیکھ لیا۔

قبیلے میں زندگی سست تھی۔ سونے کے زیورات کی تجارتی طاقت نے انہیں ایک فائدہ دے رکھا تھا۔ انہیں زیادہ محنت نہیں کرنی پڑتی تھی۔ عجیب بات یہ تھی کہ وہ سونے کو سمجھتے نہیں تھے۔

وہ یہ سمجھتے تھے کہ سونا خود نہیں، بلکہ سنار جو اس میں انگوٹھیاں اور کڑے بناتا ہے، وہی چیز ہے جو اسے قیمتی بناتی ہے۔ سونا ایک خام مال کے طور پر ان کے لیے کچھ نہیں تھا۔

جنگجوؤں کے پاس زیادہ کچھ کرنے کو نہیں تھا سوائے اس کے کہ کبھی کبھار شکار پر جاتے۔ عورتیں سارا اصل کام کرتی تھیں، مگر وہ بھی زیادہ نہیں تھا۔

کک-کک اور میں ساحل کی طرف چل پڑے۔ اس کے بازو میری گردن کے ارد گرد تھے، اور اس کا سر میرے کندھے پر رکھا تھا۔ میں ایک گہری ملکیت کا احساس محسوس کر رہا تھا—جیسے میں ساری دنیا کا مالک ہوں۔

میں نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا کہ فکر نہ کرو، میں اس کی خریداری کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گا، اور میں بندر جیسے آدمی سے زیادہ پیشکش کروں گا۔

وہ تجسس سے دیکھنے لگی، لیکن جب اس نے دیکھا کہ میں جواب نہیں دینا چاہتا، تو اس نے سوالات نہیں کیے اور خاموش ہو گئی۔

وہ ایک شاندار عورت تھی—اس قسم کی عورت جس پر ہر مرد فخر کر سکتا ہے، خاص طور پر ایک کھردرے سمندری آدمی پر جو دنیا کے تمام سمندروں میں سفر کر چکا تھا اور مختلف موسموں کا سامنا کر چکا تھا۔

میں نے اسے اس وقت چھوڑا جب سورج بلند ہو چکا تھا، یہ جانتے ہوئے کہ وہ قبیلے کے ساتھ روزانہ نہانے کے لیے سمندر کی طرف جائے گی۔

یہ میرا موقع تھا۔

میں جنگل میں دوڑ کر اُس جگہ پہنچا جہاں میں نے سونا دفن کیا تھا۔

لیکن جب وہاں پہنچا، تو جو سونا میں نے دفن کیا تھا، وہ غائب تھا۔

صرف بیس پاؤنڈ سونا باقی تھا۔ زمین کھودی گئی تھی، اور سونا لے لیا گیا تھا۔

وہ دھوپ میں پڑا تھا، نرم اور پیلا چمکتا ہوا جنگل کے سبز اور مٹی کے گہرے رنگوں کے درمیان۔

ایک لمحے کے لیے، میرا دل دھڑکنے لگا۔

پھر مجھے سمجھ آ گیا۔

بندر جیسے آدمی نے شور نہیں مچایا۔ اس نے سونے کی طاقت کو سمجھ لیا تھا۔

جب اس نے مجھے چیونٹیوں کو کھانا دیتے اور سونے کی چٹان سے فائدہ اٹھاتے دیکھا، تو اس نے سوچا کہ میں نے کوئی اور ذخیرہ کہیں چھپایا ہوگا۔

یہی وجہ تھی کہ اس نے مجھے زہر آلود تیر سے نہیں مارا۔

اس نے بس انتظار کیا تھا، درختوں کی اونچی شاخوں سے مجھے خاموشی سے دیکھتے ہوئے، اور مجھے اپنے خزانے تک لے آیا۔ درختوں میں اس کی مہارت کے ساتھ یہ اس کے لیے آسان تھا—وہ پرندے کی طرح درختوں کی شاخوں میں پھڑکنے میں ماہر تھا۔

اب، اس نے جتنا سونا اٹھا سکتا تھا، لے لیا تھا۔

وہ جلدی میں تھا۔ اس نے باقی سونا دفن کرنے یا مٹی سے ڈھانپنے کی زحمت نہیں کی۔

کیوں؟

صرف ایک جواب تھا۔

اس نے کک-کک کو اس کے والد سے خریدنے کے بارے میں دھوکہ دیا تھا، اور اب وہ اس دھوکے کو سچ ثابت کرنا چاہتا تھا۔

اس بندر نما شخص نے دوسرے سفید آدمی کے کیمپ کے بارے میں سنا تھا—جیسے میں نے سنا تھا۔

اور اس نے مجھ سے پہلے شروع کر لیا تھا۔

میرے پاس ایک کھال کی تھیلی تھی جس میں کندھے کے پٹے تھے۔

میں نے باقی سونا اس میں بھر لیا اور روانہ ہو گیا۔

مجھے پتہ تھا کہ گزرگاہ پر پہرے داروں سے بچنا مشکل ہوگا، لیکن میں رات تک انتظار نہیں کر سکتا تھا۔

بندر جیسے آدمی درختوں کی شاخوں میں پھسل کر گزر سکتا تھا۔
مجھے جھوٹ اور حوصلے پر انحصار کرنا تھا۔
پہلے ان سے گزرنا اتنا مشکل نہیں تھا۔
اصل مشکل سونا لے کر نکلنا تھا۔
ایک جنگجو کے طور پر، مجھے جنگل میں شکار پر جانے کی آزادی تھی—میں جب چاہوں آجا سکتا تھا۔
لیکن وہ چیز جو کھال کی تھیلی میں تھی، وہ اصل مسئلہ بننے والی تھی۔
پھر مجھے ایک اور خیال آیا۔
پچھلے دن ایک شکار ہوا تھا—ایک چھوٹا سا ہرن جو جنگل میں دوڑ رہا تھا۔ مجھے معلوم تھا کہ گوشت کہاں ملے گا۔ سونا زیادہ جگہ نہیں لے رہا تھا، اس لیے میں فوراً گوشت اٹھا کر اس پر رکھ آیا۔
یہ تھا یا وہ تھا—میں مزید پیچیدہ منصوبہ بندی کا انتظار نہیں کر سکتا تھا۔
میں نے ایک نیزہ اور ڈھال پکڑی اور راستے پر چل پڑا۔
پہرے داروں نے مجھے دیکھ کر اپنے سفید دانت نکالے اور بڑی بڑی آنکھیں جھپکائیں۔ پھر ایک نے میری پیٹھ پر موجود تھیلے کو دیکھا، نیزہ نیچے کیا اور آکر اس کی تفتیش کرنے لگا۔
میں نے ذرا بھی خوف نہیں دکھایا۔
میں نے خود ہی تھیلا کھولا اور اس کا بڑا تاثر بنایا۔ میں نے سورج کی طرف اشارہ کیا اور ہاتھ اوپر نیچے کیا، یہ بتانے کی کوشش کی کہ میں چار دن کے لیے جا رہا ہوں۔ پھر میں نے گوشت کی طرف اشارہ کیا اور اپنے منہ کی طرف، تاکہ یہ بتا سکوں کہ یہ سفر کے لیے کھانا ہے۔

میں نے تھوڑی مزاحیہ باتیں کیں اور ان کو ہنسا دیا۔
وہ جنگل کے لوگ آسانی سے ہنس پڑتے تھے—اتنے سادہ کہ انہیں سونے کی طاقت کا پتا نہیں تھا۔
یہ سب کچھ بہت آسان تھا۔
میں اپنے راستے پر تھا، دشمن علاقے میں جا رہا تھا، جانتے ہوئے کہ فانٹی اس علاقے میں ہیں اور میں ان کے لیے بہترین کھانا بن سکتا ہوں۔
یہ ایک عجیب سا احساس تھا، یہ جاننا کہ تمہاری واحد قیمت وہ گوشت ہے جو تم اپنے جسم میں تبدیل کر سکتے ہو۔
مگر یہ سب کچھ پہلے ہی شروع ہو چکا تھا، اور مجھے اسے مکمل کرنا تھا۔
ایک بار جب میں ان علاقوں تک پہنچوں گا جہاں سفید لوگ سفر کرتے ہیں، میری جلد کا رنگ مجھے بچا لے گا۔
سفید لوگوں کو سیاہ فاموں سے عزت ملتی ہے۔ انہیں یہ عزت حاصل کرنے کے لیے بہت سے سیاہ فاموں کو مارنا پڑتا ہے، لیکن انہیں نتیجہ ملتا ہے۔
پہلے چند میلوں نے مجھے پریشان کر رکھا تھا۔
مجھے ایسو ملک سے گزرنا تھا اور نچوا علاقے میں جانا تھا، اور میں جلدی میں تھا۔
میں آہستہ اور احتیاط سے نہیں چل سکتا تھا، اور میں بندر جیسے آدمی کی طرح درختوں میں نہیں جا سکتا تھا۔
پہلے دن، میں تقریباً پکڑا گیا تھا۔
فانٹی کے جنگجوؤں کا ایک گروہ راستے پر آ رہا تھا۔ میں فوراً جنگل کے سب سے گھنے حصے میں چھپ گیا، سائے میں چھپتے ہوئے۔

مجھے یقین تھا کہ پکڑا جا چکا ہوں—ان لڑکوں کی آنکھیں ایسی تھیں جو اندھیرے میں بھی دیکھ سکتی تھیں۔

لیکن میں بچ گیا۔

دوسرے دن، مجھے کوئی نہیں ملا۔

میں زیادہ کھلے اور پہاڑی علاقے میں جا رہا تھا، اور مجھے بس یہ عمومی خیال تھا کہ کہاں جا رہا ہوں۔ ایک پہاڑ تھا جو بلندی پر تھا، تو میں اس پر چڑھا اور ایک مضبوط درخت پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔

ٹھیک شام کے قریب، میں نے انہیں دیکھا— سینکڑوں آتشیں چمکتے ہوئے، جیسے چھوٹے ستارے اندھیرے میں جگمگا رہے ہوں۔

میں نے سوچا کہ یہ ضرور سفید آدمی کا کیمپ ہوگا۔

رات کے وقت جنگل سے گزرنا محفوظ نہیں ہوتا۔

جنگل میں بہت سے جانور ہیں جنہوں نے انسانوں کی عادتیں اپنا لی ہیں اور وہ سمجھنے لگے ہیں کہ جو کچھ تم نے کیا، وہ ان کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔

وہ انسان کے گوشت کو خوشی سے کھاتے ہیں، خاص طور پر سفید آدمی کا گوشت، جیسے وہ کوئی لذیذ کھانا ہو۔

ہم کبھی نہیں سوچتے جب ہم ایک اچھے ہرن کا پیچھا کرتے ہیں، اور یہ سوچ کر ہمارے منہ میں پانی آجاتا ہے کہ وہ کوئلے پر سینک کر کھایا جائے گا۔

لیکن جب وہ ہرن ہمیں پیچھا کرنا شروع کرتا ہے—اپنے ہونٹ چاٹ کر، یہ سوچتے ہوئے کہ ہم کتنے مزیدار ہوں گے—تو کہانی کچھ اور ہو جاتی ہے۔

مجھے یہ پتہ ہے۔

دو گھنٹے تک، میں اس علاقے سے گزر رہا تھا، اور جنگل سے نظریں گھوم کر میری طرف آ رہی تھیں، نرم قدموں کے ساتھ پیچھے پیچھے آ رہے تھے۔

وہ جانور تھے—چپ چاپ چلتے ہوئے، سفید آدمی کی خوشبو سے تھوڑا ڈرتے ہوئے، لیکن پھر بھی مجھے پکڑنے کی کوشش کرتے ہوئے، اور یہ سوچ کر ان کے منہ میں پانی آ رہا تھا۔

ہاں، میں جانتا ہوں کہ ایسا لگتا ہے جب تم شکار ہو، اور وہ تمہیں کھانے کے بارے میں سوچ کر یہ سمجھنے کی کوشش کر رہا ہوتا ہے کہ تم کتنے مزیدار ہو گے جب وہ تمہیں اپنے پنجے سے پکڑ لے گا۔

آخر کار، میں سفید آدمی کے کیمپ تک پہنچ گیا۔

میں نے اسے وہاں بیٹھا دیکھا، داڑھی کے ساتھ، سفید کپڑوں میں ملبوس، آگ کے سامنے بیٹھا تھا۔ ایک گروہ اور مقامی خادمہ اس کے ارد گرد کھڑا تھا، جو کھانا اور مشروبات لے کر آ رہے تھے۔

میں اس کے پاس پہنچا، تھکا ہارا، اور اپنے منہ کی طرف اشارہ کیا۔

میں اتنا عادی تھا مقامی لوگوں سے اس انداز میں بات کرنے کا کہ ایک لمحے کے لیے مجھے یہ یاد ہی نہیں آیا کہ یہ آدمی میری زبان بولتا ہے۔

پھر میں نے کہا،

"میں تجارت کرنے آیا ہوں،" اور سونا زمین پر پھینک دیا۔

وہ اپنی کرسی سے اچھل کر اٹھا جیسے گولی لگی ہو۔

"ایک اور!" اس نے کہا، "اور یہ تو سفید ہے"!

پھر اس نے اپنے ہاتھ بجائے۔

سیاہ فام لوگ آگے بڑھے اور مجھے پکڑ لیا۔

"یہ کہاں سے آیا؟ کہاں ہے؟ کیا مزید ہے؟ وہاں تک پہنچنے میں کتنا وقت لگے گا؟"
وہ سوالات کر رہا تھا، اس کا چہرہ جوش سے بنفشی رنگ میں بدل چکا تھا، ماتھے کی نسیں پھول رہی تھیں، اور اس کی آنکھوں میں وحشی پن تھا۔
میں بھول چکا تھا کہ سفید لوگ سونے کو دیکھ کر کتنے پاگل ہو جاتے ہیں۔
"سونا! سونا!" وہ بولا، "یہ ملک تو سونے سے بھرا ہوگا"!
پھر اس نے کچھ ایسا کہا جس سے میرا خون جما سا گیا۔
"آج صبح کیمپ میں ایک بڑا بندر آ رہا تھا۔ وہ تقریباً انسان جیسا لگ رہا تھا۔ میں نے اس کا پیچھا کیا اور اسے نمونے کے طور پر گولی مار دی۔
"کیا آپ تصور کر سکتے ہیں کہ مجھے کتنی حیرت ہوئی جب میں نے دیکھا کہ وہ سونا سے بھری کھال لے کر آیا تھا؟"
میرے پیٹ میں مروڑ اٹھا۔
بندر جیسے آدمی۔
"اور یہ،" اس نے سونے کو گھورتے ہوئے کہا، "یہ وہی سونا ہے۔ میں اسے کہیں بھی پہچان سکتا ہوں۔
"آئیں، میرے اچھے دوست — آئیں اور بتائیں کہ کیا آپ نے کبھی اس عجیب بندر جیسی مخلوق کو دیکھا ہے؟ میں نے اسے الکحل میں محفوظ کیا ہے اور اسے برٹش میوزیم لے جانے کا ارادہ ہے۔"
میرے ذہن میں آیا کہ شاید یہ خیال مجھے تھوڑا عجیب لگ رہا ہے، لیکن میں کچھ نہیں کر سکتا تھا۔
وہ مجھے ایک بڑے مرتبان کی طرف لے جا رہا تھا، جہاں بندر جیسے آدمی کا جسم تھا، اس کی پیٹھ میں گولی کا سوراخ تھا — یاد رکھیں، اس کی پیٹھ میں۔

اس نے اسے سامنے سے نہیں مارا تھا، بلکہ پیچھے سے آ کر مارا تھا، جیسے کوئی بزدل آدمی۔ "نمونہ" الکحل میں تیر رہا تھا۔

میں نے اپنا منہ موڑ لیا۔

"بتائیں، بتائیں،" وہ آدمی منت کرتے ہوئے بولا۔ "کیا آپ اسے جانتے ہیں؟ آپ کا سونا اسی نوعیت کا ہے۔ شاید آپ نے اسی قسم کی کوئی اور مخلوق دیکھی ہو۔

"جب میں نے اسے گولی ماری، تو مجھے پچھتاوا ہوا۔ اگر میں نے اسے زندہ پکڑا ہوتا، تو وہ مجھے سونے کے ذخیرے تک لے جا سکتا تھا۔ لیکن مجھے سونے کے بارے میں پہلے نہیں پتا تھا، اس سے پہلے کہ میں نے اسے گولی مار دی۔"

میں نے فوراً سوچا۔

اگر یہ شخص سمجھتا ہے کہ مجھے سونے کا راستہ معلوم ہے، تو وہ مجھے دکھانے کے لیے مجبور کر دے گا—یا بدتر، شاید وہ مجھے مار کر مجھے بھی الکحل میں محفوظ کر لے گا۔

لہٰذا، میں نے غمگین چہرہ بنایا۔

"نہیں، میں نہیں جانتا،" میں نے کہا۔ "میں نے اس بندر نما انسان کو دیکھا تھا جو کھال میں کچھ بھاری چیز لے کر جا رہا تھا۔ میں اس کے پیچھے آیا جب تک کہ وہ کھال رکھ کر سو نہ گیا۔ پھر میں چپکے سے قریب آیا، دیکھا کہ یہ سونا تھا، اور سوچا کہ ایک بندر نما انسان کو سونے کی کیا ضرورت؟"

اس نے سر ہلایا۔

"بالکل درست، میرے دوست۔ بالکل درست۔ ایک بندر سونے کا کیا کرے گا؟ اور آپ کا کیا حال ہے؟ آپ شاید اس کے لیے کوئی استعمال نہیں رکھتے ہوں گے۔ بہرحال، آپ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ یہ سونا بندر کا تھا، تو آپ کو اسے اصل ڈھیر میں واپس کر دینا چاہیے، اور میں اس کا خیال رکھوں گا۔"

میں دیکھ سکتا تھا کہ یہ آدمی وہ تھا جو سب کچھ مفت میں چاہتا تھا—اور اسے یہ پسند نہیں آتا تھا جب کوئی اس سے کچھ چھپائے۔

میں نے اسے بتایا کہ میں خوشی سے اس کی مدد کرنے کو تیار ہوں—لیکن پہلے مجھے کچھ کیلکوز، کچھ آئینے، کچھ کمبل، ایک بندوق، گولہ بارود، کچھ شکار کے چاقو، اور کچھ موتیوں کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد، وہ سونا لے سکتا تھا۔

ہم نے تھوڑی دیر تک بات چیت کی، اور آخر کار میں روانہ ہو گیا، دو پورٹرز کو ساتھ لے کر۔ وہ ڈرے ہوئے تھے لیکن سامان سے لادے ہوئے تھے۔ میں نے خود بندوق اٹھائی اور اپنے پیچھے کے راستے پر نظر رکھی۔

شاید وہ بوڑھا آدمی بھی مجھے ایک نمونہ سمجھ کر پیچھے آ جائے۔

آخر کار، میں بخیر واپس پہنچ گیا۔

ہمیں فانٹیوں کے ساتھ تھوڑی سی جھڑپ کا سامنا ہوا، لیکن جیسے ہی بندوق کی آواز سن کر وہ جنگل میں دوڑ گئے، سب کچھ ٹھیک ہو گیا۔

میں نے پورٹرز سے سامان تقریباً دو میل دور کیمپ سے اتروایا، پھر خود سارا بوجھ اٹھا کر راستے تک پہنچایا۔ اس کے بعد، میں سینٹریوں کے پاس گیا، ان سے ہاتھ ملایا اور آرام سے گزر گیا۔ اندر پہنچ کر، میں نے کچھ جنگجوؤں کی مدد سے لوٹ کا مال اٹھوایا۔

کک-کک وہاں تھی، پورے زیور میں سجی ہوئی، گاؤں میں گھوم رہی تھی۔

یہ فانٹیوں کی رسم تھی۔

جب کسی لڑکی کو شادی کے لیے پیش کیا جاتا، تو وہ اپنے خاندان کا سارا سامان پہنتی اور گاؤں میں گھومتی تھی۔ یہ بولی لگانے والوں کے لیے ایک اشارہ تھا۔

مجھے پتہ تھا کہ کک-کک یہ سب میرے لیے کر رہی تھی۔

اسے قبیلے کی رسموں کا پورا خیال تھا، لیکن وہ سمجھتی تھی کہ میں ہی وہ شخص ہوں جو اس کی قیمت ادا کر سکتا ہوں۔

اسے میری ہوشیاری پر بھروسہ تھا کہ میں اس کے لیے سب کچھ لے آوں گا۔

باب ٦
افریقی انصاف

میرے سامان نے بڑی ہلچل مچائی۔
جب میں نے جنگجوؤں سے کہا کہ وہ اسے زمین پر پھیلائیں، تو ان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں، جیسے وہ کچھ سمجھے ہی نہ ہوں۔ ان میں سے زیادہ تر نے کبھی سفید آدمیوں کے سامان کو نہیں دیکھا تھا۔ وہ اتنے الگ تھلگ تھے کہ ان کے لیے یہ سب نیا تھا۔
چاقو سب سے زیادہ پسند کیے گئے۔ جنگجو شکار کے ماہر تھے اور تیز دھار چمکدار فولاد کی اہمیت سمجھتے تھے۔ کمبل اور کیلکوس ان کے لیے زیادہ دلچسپ نہیں تھے، مگر چاقو، آئینے اور موتی ان کے لیے قیمتی تھے۔
بوڑھا یک-یک اپنی آنکھیں سکیڑ کر کچھ سوچنے لگا اور پھر بندر جیسی زبان میں کچھ بولا۔
سنارو وہاں موجود تھا۔ اس نے اپنی چپچپی آنکھوں کو جھپکایا، ہاتھ باہر نکالا اور کہا، "بوڑھا یک-یک کہہ رہا ہے کہ تم نے لڑکی خرید لی ہے۔"
میرے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی۔
ان کے لیے بیوی خریدنا صرف تجارت تھا، چاہے وہ قبیلے کی مستقبل کی ملکہ ہو۔ مگر میرے لیے صرف ایک کک-کک تھی، اور اب وہ میری تھی۔
میرے راز کا واحد جاننے والا وہ بندر جیسا آدمی تھا، اور وہ اب الکحل کے مرتبان میں تیر رہا تھا۔
میں قبیلے میں سکون سے رہ سکتا تھا اور باقی زندگی خوشی سے گزار سکتا تھا۔

مگر کچھ عجیب سا محسوس ہو رہا تھا۔ میرے دماغ میں ہلکا سا چکر تھا، اور جب میں نے جلدی سے سر موڑا، تو ایسا لگا جیسے سب کچھ چند لمحوں تک گھوم رہا ہو۔ میرے قدم عجیب لگ رہے تھے، جیسے وہ زمین کو پورا چھو نہیں رہے ہوں۔

مگر کیا فرق پڑتا تھا؟

کیا میں کک-کک سے شادی نہیں کرنے والا تھا؟ یہ چھوٹی سی بیماری اس کے مقابلے میں کچھ نہیں تھی۔

پھر شور مچ گیا۔

میں نے اوپر دیکھا اور دو پہرے داروں کو قیدی کے ساتھ آتے دیکھا۔

"ایک اور کھانا!" میں نے سوچا، اور پھر خیال آیا کہ شاید یہ قیدی میری شادی کی ضیافت کے لیے کھانا فراہم کرے گا۔

پھر میں نے دوبارہ دیکھا، اور میرا منہ خشک ہو گیا۔

یہ وہ پورٹر تھا جس نے میرا سامان اٹھایا تھا۔

شاید وہ چپکے سے واپس آیا تھا، یہ امید رکھتے ہوئے کہ سونا مل جائے گا، یا پھر شاید کچھ شکاریوں نے اسے پکڑ لیا تھا۔ کسی بھی صورت میں، میری تقدیر کا فیصلہ ہو چکا تھا۔

جب اس نے یہ بتایا کہ میں نے سفید آدمی سے کیا تجارت کی—

میں نے اپنے کان کھڑے کر لیے۔

ہمارے کچھ جنگجو فینٹی بولتے تھے، اور شاید وہ پورٹر بھی بولتا ہو گا۔

وہ بول رہا تھا۔

میں نے باتیں سنی، اور پھر میں نے پورٹر کو اشارہ کرتے دیکھا—میری طرف اور سامان کی طرف جو زمین پر پڑا تھا۔

میں نے یک-یک کی طرف ایک چپکی سی نظر ڈالی۔

اس کی آنکھیں سخت تھیں، جیسے شیشے کے موتی۔ اس کے ہونٹ اتنے تنگ تھے کہ ان میں بس جھریوں کا ڈھیر تھا۔

اس نے کچھ کہا، اور پھر جنگجو میرے ارد گرد گھیرا ڈال کر کھڑے ہو گئے۔

سنار ابھی بھی وہاں موجود تھا اور مترجم کا کردار ادا کر رہا تھا، مگر مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں تھی کہ کیا ہو رہا ہے۔

پھر اچانک، میں اکڑ گیا۔

یک-یک نے کک-کک پر قبیلے سے غداری کا الزام لگا دیا۔

ایک لمحے کے لیے مجھے لگا کہ بوڑھا آدمی پاگل ہو گیا ہے، مگر پھر مجھے سمجھ آیا کہ وہ کیا دیکھ رہا تھا۔

کک-کک مجھ سے محبت کرتی تھی۔ وہ بندر جیسے آدمی، جس سے وہ نفرت کرتی تھی، اس نے اسے خریدنے کی دھمکی دی تھی۔ ملک میں ایک سفید آدمی تھا۔

کیا یہ ممکن نہیں تھا کہ وہ مجھے سونا دے دے؟

میں نے سمجھانے کی کوشش کی، مگر وہ میری بات نہیں سن رہے تھے۔

کک-کک ایک لمحے کے لیے کچھ بدلی، پھر میرے پاس آئی۔

"ہم ساتھ ساتھ موت کو گلے لگائیں گے،" اس نے کہا، بالکل ایک ملکہ کی طرح۔

مگر میں یہ سب برداشت نہیں کرنے والا تھا۔

میں نے انہیں چیونٹیوں کے بارے میں بتایا، کہ میں نے انہیں کس طرح تربیت دی تھی۔ میں نے خود کو ثابت کرنے کی کوشش کی، یہاں تک کہ میں نے یہ تک کہا کہ مجھے چیونٹیوں کو کھانے دے دو۔

مگر وہ میری بات نہیں سن رہے تھے۔

کک-کک وہ واحد تھی جس کی وہ بات سنتے تھے، اور اس نے ایک لفظ بھی نہیں کہا۔

وہ میرے ساتھ مرنا چاہتی تھی۔

تب مجھے سمجھ آیا کہ میں واقعی بیمار ہوں۔

زمین گھومنے لگی، اور میں اتنا چکرایا ہوا محسوس کر رہا تھا کہ بمشکل اپنی آنکھیں کھولے رکھ سکا۔ میرے سر میں جلن اور دھڑکن تھی، اور ایسا لگ رہا تھا جیسے جنگل کی نم ہوا میرے خون میں جذب ہو گئی ہو، مجھے گھیر کر ایک بھاری، مرطوب چادر میں ڈھانپ رہی ہو۔

میرے ارد گرد کی آوازیں مدھم ہوتی جا رہی تھیں۔

میں نے سنار کو سنتے ہوئے سنا کہ سردار نے کیا فیصلہ سنایا۔

اسے میرے کان کے قریب جھک کر آواز دینی پڑی تاکہ میں سمجھ سکوں۔

ایسا لگتا تھا کہ قبیلے کے پاس ایک عجیب قسم کی روٹی تھی، جو بیریوں اور جڑوں سے بنتی تھی۔ جب کوئی اس روٹی کو کھاتا، تو وہ اپنی یادداشت کھو دیتا تھا۔

بوڑھے سردار نے فیصلہ کیا کہ ہمیں مارا نہیں جائے گا، بلکہ ہمیں یہ روٹی کھلائی جائے گی اور قبیلے سے نکال دیا جائے گا۔

چونکہ ہم نے قبیلے کے خلاف جرم اس لیے کیا تھا کہ ہم شادی کرنا چاہتے تھے، اس لیے بوڑھے آدمی کو یہ ایک شاعرانہ انصاف لگ رہا تھا—ہمیں وہ روٹی کھلاؤ تاکہ ہم ایک دوسرے کو یاد بھی نہ کر سکیں۔

یہ ایک خوفناک سزا تھی۔

اگر میں بیمار نہ ہوتا، تو میں فوراً بھاگ جاتا—یا انہیں مجھے مارنے پر مجبور کرتا، یا اپنی رائفل پکڑ کر کک-کک کے ساتھ بھاگنے کی کوشش کرتا۔

مگر میں ایک بیمار آدمی تھا۔

مجھے لگا کہ انہوں نے کچھ میرے منہ میں ڈال دیا۔ میں نے فوراً اسے نگل لیا اور پھر پانی کی طلب محسوس کی۔

آخری چیز جو میں نے دیکھی، وہ کک-کک کی آنکھیں تھیں، دھندلی اور آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے، جو میرے اوپر جھک رہی تھیں۔

پھر سب کچھ اندھیرے میں چلا گیا۔

جیسے موم بتی بجھ جائے۔

خدا ہی جانے کتنے وقت کے بعد مجھے ہوش آیا۔

میں کیپ کوسٹ قلعے میں تھا۔

انہوں نے بتایا کہ کچھ مقامی لوگوں مجھے ایک اسٹریچر پر لائے، مجھے اس عمارت کے دروازے کے سامنے چھوڑا جہاں وہ دوائیں رکھتے تھے، اور پھر رات کے اندھیرے میں غائب ہو گئے۔ اگلے دن صبح انہیں وہاں پایا گیا، نیند کی بیماری میں مبتلا۔

جب میں بیدار ہوا، تو مجھے کچھ بھی یاد نہیں تھا کہ میں کون ہوں، کہاں تھا، یا یہاں کیسے آیا تھا۔ مجھے بس یہ احساس تھا کہ مجھے کچھ چاہیے تھا، مگر میں یہ نہیں بتا سکا کہ کیا۔

پھر ایک کشتی آئی، اور مجھے اس پر بھیج دیا گیا۔

اس کشتی کے سرجن نے میرے کیس میں دلچسپی دکھائی۔ ہر بار جب بارش ہوتی، میں سو جاتا۔ ایسا لگتا تھا جیسے ہوا میں نمی کی خوشبو مجھے نیند میں غرق کر دیتی۔

اس نے مجھے بہت عزت دی جیسے میں ایک بادشاہ ہوں اور مجھے بوسٹن لے آیا۔ وہاں ایک جرمن ڈاکٹر تھا جو گرم علاقوں کے بخار کا ماہر تھا۔ اس نے چھ ماہ تک میرے کیس کا مطالعہ کیا۔

ڈاکٹر نے بتایا کہ میں ایک ایسی حالت کا شکار ہوں جسے آٹوہپنوٹیسس کہتے ہیں۔

اس نے کہا کہ جب بارش ہوتی ہے، میں سوتا ہوں کیونکہ میں نے خود کو اس طرح ڈھال لیا ہے — کیونکہ میں بارش میں سونا چاہتا ہوں۔

میں نے اسے بتایا کہ یہ میرے خون کا بخار ہے، جو ہوا کی نمی میں سطح پر آجاتا ہے۔

مگر وہ صرف سر ہلا کر کہنے لگا — آٹو ہپنوٹیسس، جو کچھ بھی یہ ہو سکتا ہے۔

اس نے چھ مہینے تک میرا علاج کرنے کی کوشش کی، پھر آخر کار ہار مان لی۔

اس نے مجھے کیلیفورنیا یا ایریزونا جانے کا مشورہ دیا، صحرا میں، جہاں سال میں صرف ایک یا دو بار بارش ہوتی ہے۔ اس نے کہا کہ مجھے بارش کے دوران ہمیشہ اپنے خیمے میں رہنا چاہیے۔

میں نے اس کی بات مانی۔

پچھلے پچاس سالوں سے، میں یہاں صحرا میں رہ رہا ہوں۔

ہر بار جب بارش ہوتی ہے اور میں نم ہوا کی خوشبو سونگھتا ہوں، یہ بالکل ویسا ہی محسوس ہوتا ہے جیسے جنگل کی خوشبو جب مجھے نیند کی بیماری تھی، اور میں سو جاتا ہوں۔

کبھی کبھی میں دو ہفتے تک مسلسل سوتا ہوں۔

مگر میرے بارے میں ایک عجیب بات ہے — اب جب میں بوڑھا ہو رہا ہوں، میری یادداشت واپس آ رہی ہے۔

خاص طور پر جب میں بیدار ہوتا ہوں، تو میں سب کچھ یاد کر لیتا ہوں — بالکل جیسے میں نے یہ آپ کو بتایا۔

یقیناً، اب میں صرف ایک بوڑھا آدمی ہوں، کچھ نہیں بس ایک صحرا کا چوہا، ریت میں کچھ سونا تلاش کرتا ہوں۔ میرے پاس ایک سونے کے ذخائر ہے جو اس پہاڑ کے نیچے ہے۔

کتنا عجیب ہے؟

میں نے اپنی ساری زندگی سونا ڈھونڈنے میں گزار دی، حالانکہ وہ سونا بڑے ٹکڑوں میں حاصل کرنا ہی تھا جس نے میری ساری مشکلات پیدا کیں۔

اوہ، خیر۔ یہ سب ایک زندگی کا حصہ ہے۔

اب میں اتنا بوڑھا ہوں کہ ایسی باتوں پر زیادہ نہیں سوچتا، لیکن کک-کک کی یاد بہت آتی ہے۔

جب بھی میں لمبی نیند سے بیدار ہوتا ہوں، مجھے اس کی گول، مائع آنکھیں یاد آتی ہیں جو مجھے دیکھتی ہوئی نظر آتی ہیں۔

میں سوچتا ہوں کہ کیا اس کی یادداشت بھی واپس آ رہی ہوگی، اب جب وہ بھی بوڑھی ہو رہی ہے۔

کیا وہ کبھی مجھے یاد کرتی ہوگی؟

ہاں، جناب۔

شکریہ، جناب۔

اس کافی کا ایک اور کپ اچھا لگے گا۔

جب آدمی آٹھ یا نو دن تک سوئے، تو وہ آہستہ بیدار ہوتا ہے۔

میں یہ کافی پیوں گا، پھر اپنے سونے کی زمین کی طرف چل پڑوں گا۔

مجھے افسوس ہے کہ آپ لوگوں کو تنگ کیا، لیکن وہ بارش اچانک آئی اور پھر میں نے خود کو گیلا اور غنودگی محسوس کرتے ہوئے پایا، زمین کی نم خوشبو اور صحرا کی ہوا سونگھتے ہوئے۔

میں اس پام کے درختوں میں گھس گیا—اور یہی آخری چیز تھی جو مجھے یاد ہے جب تک کہ آپ نہ آئے اور میری زبان میں گرم کافی نہ ڈالی۔

نہیں، شکریہ، مجھے نہیں لگتا کہ میں مزید رکوں گا۔
میرے خیمے میں بہت آرام دہ انتظام ہے۔
اور جب میں اس طرح بیدار ہوتا ہوں، تو ایسا لگتا ہے جیسے میں کک-کک کے ساتھ کسی خواب کی دنیا میں ہوں۔
میں اپنی گمشدہ محبوبہ کے بارے میں سوچنا پسند کرتا ہوں۔
اللہ حافظ، لڑکوں۔
کافی کا شکریہ۔

اختتام۔۔۔!!!

"ارل اسٹینلے گارڈنر کے سنسنی خیز ایکشن اور جاسوسی ناولز، جو ۱۸۸۹ سے ۱۹۷۰ کے دوران تحریر کیے گئے اور جریدہ "دی ڈینجر زون" میں شائع ہو کر قارئین کو مسحور کر چکے تھے، اب پہلی بار مظہر حسین کے شاندار اردو ترجمے میں پیش کیے جا رہے ہیں۔ اس نایاب انگریزی جریدے کو اردو ترجمے کا لباس پہنا کر نہ صرف اس کی اصل مغربی فضا اور سحر کو برقرار رکھا گیا ہے بلکہ پیچیدہ حالات، غیر متوقع موڑ اور سنسنی خیز لمحوں کو بھی اسی شدت سے قاری تک پہنچایا گیا ہے جو آخر تک گرفت میں رکھے گا۔"

مظہر حسین

ایم اے (انٹرنیشنل ریلیشن)

0312-2433707